

شیخ علی رحمان فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبدالجواد رحمان کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی منقعی بن حاتم الدین
بہندی بزحان پوری
تقریباً ۱۰۰۰

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعہ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاعتدال

اُردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی پاکستان فون: 32631861

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ششم

مترجم

مولانا محمد اصغر مغل

فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی

فہرست عنوانات..... حصہ ششم

	مخالفت پر وعیدوں کے بیان میں	۴۲۹	کتاب الامارت..... من قسم الاقوال
۴۵۰	امیر کی اطاعت کی اہمیت	۴۲۹	پہلا باب..... امارت میں
۴۵۱	امیر کی اطاعت از الاکمال	۴۲۹	فصل اول
۴۵۲	امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت	۴۳۰	عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے
۴۵۳	اچھے حکمران کے اوصاف	۴۳۰	بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے
۴۵۶	تیسری فرغ..... حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے جواز میں	۴۳۱	عادل بادشاہ کی فضیلت
	گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں	۴۳۲	الاکمال
۴۵۷	بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت	۴۳۳	شرعی حد نفاذ کرنے کی فضیلت
۴۵۷	بے خوشامدی کی مذمت	۴۳۳	نیک و صالح وزیر اللہ کی رحمت ہے
۴۵۸	ادب الامیر..... الاکمال	۴۳۳	دوسری فصل..... امارت سے متعلق وعید کے بیان میں
۴۶۱	چوتھی فرغ..... حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں	۴۳۵	ہر حاکم سے رعایا سے متعلق سوال ہوگا
۴۶۲	آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت	۴۳۵	رعایا کے حقوق ادا نہ کرنے پر وعید
۴۶۲	الاکمال	۴۳۷	دو بد قسمت لوگ
۴۶۳	ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید	۴۳۸	عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے
۴۶۵	پانچویں فرغ..... حکومت و خلافت کے لواحق میں	۴۳۹	رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم
۴۶۵	رعایا کے ساتھ نرمی کرنا	۴۴۰	الاکمال
۴۶۶	نظم و نسق امور مملکت	۴۴۱	ظالم حکمران شفاعت سے محروم
۴۶۷	دوسرا باب..... قضاء (عدلیہ) کے بارے میں	۴۴۲	حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید
۴۶۷	پہلی فصل..... قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں	۴۴۳	شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید
۴۶۹	عہدہ قضا پر وعید..... الاکمال	۴۴۵	تیسری فصل..... امارت (حکومت) کے احکام اور آداب میں
۴۷۰	دوسری فصل..... ترغیب اور آداب میں	۴۴۷	پہلی فرغ..... حکومت کے آداب میں
۴۷۰	ترغیب	۴۴۷	امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے
		۴۴۸	دوسری فرغ..... امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت و

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۹۰	الاکمال	۴۷۰	الاکمال
۴۹۱	بادلوں کی تخلیق.....الاکمال	۴۷۰	آب و آب و الاحکام
۴۹۲	لوح محفوظ	۴۷۲	مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے
۴۹۲	عرش	۴۷۳	الاکمال
۴۹۲	کرسی	۴۷۳	فیصلے اور جامع احکام.....الاکمال
۴۹۲	شمس القمر	۴۷۵	تیسری فصل... بدیہ اور رشوت کے بیان میں
۴۹۲	الاکمال	۴۷۶	بدیہ سے محبت بڑھتی ہے
۴۹۳	ہوائیں	۴۷۷	رشوت
۴۹۳	الرعد.....بجلی کی گرج	۴۷۷	بدیہ
۴۹۴	المحرفات	۴۷۸	بدیہ کو کمتر نہ سمجھے
۴۹۴	الاکمال	۴۷۹	رشوت.....الاکمال
۴۹۴	تخلیق ارض.....الاکمال	۴۷۹	امارت سے متعلق ملحقات الاکمال
۴۹۵	تخلیق بحر.....سمندر کی تخلیق	۴۸۰	کتاب خلق العالم.....من قسم الاقوال
۴۹۵	الاکمال	۴۸۰	خلق انعام.....الاکمال
۴۹۶	خلق العالم.....دنیا کی پیدائش	۴۸۰	خلق العالم.....الاکمال
۴۹۶	قسم الافعال.....بدء الخلق.....ابتدائے تخلیق	۴۸۱	حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ
۴۹۶	مدت دنیا	۴۸۲	وادی نعمان میں عبد است
۴۹۶	تخلیق قلم	۴۸۳	الاکمال
۴۹۷	خلق الامرواح	۴۸۴	آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر
۴۹۷	آدم علیہ السلام کی تخلیق	۴۸۶	آدم علیہ السلام کے کفن و دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا
۴۹۸	چوں کی تخلیق	۴۸۶	ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق
۵۰۱	آسمان کی تخلیق	۴۸۶	الاکمال
۵۰۱	رعد.....آسمانی بجلی کی تخلیق	۴۸۷	جبریل علیہ السلام کی تخلیق
۵۰۱	تخلیق شمس	۴۸۷	الاکمال
۵۰۳	بادل	۴۸۸	میکائیل علیہ السلام
۵۰۳	کہکشاں	۴۸۸	الاکمال
۵۰۳	الارض.....زمین	۴۸۸	متفرق ملائکہ.....الاکمال
۵۰۳	بحر.....سمندر	۴۸۹	الاکمال
۵۰۳	جامع الخلق	۴۸۹	آسمان اور بادلوں کی تخلیق

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۲۲	فصل ثانی..... مہلت اور نرم رویے کے بیان میں	۵۰۵	المسوخ..... مسخ شدہ مخلوقات
۵۲۳	الاکمال	۵۰۵	کتاب الخلع..... قسم الاقوال
۵۲۵	تیسری فصل..... قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن	۵۰۵	الاکمال
	ادائیگی کا بیان	۵۰۵	کتاب الخلع..... قسم الافعال
۵۲۵	قرضدار کی اللہ کی طرف سے مدد	۵۰۷	خلع کو حلال کرنے والی باتیں
۵۲۶	الاکمال	۵۰۸	خلع کے لئے مہر واپس کرنا
۵۲۶	مقروض اگر وفات پا جائے	۵۰۸	حرف الدال
۵۲۷	ادائے قرض کے آداب اور فضائل..... الاکمال	۵۰۸	دعویٰ اور دین..... قرض
۵۲۸	قضائے دین کی دعا..... الاکمال	۵۰۸	قسم الاقوال کتاب الدعویٰ
۵۲۹	دوسرا باب..... بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت	۵۰۹	قبضہ کا حق
۵۳۰	الاکمال	۵۰۹	الاکمال
۵۳۱	مقروض کی جان انگی رہے گی	۵۱۰	نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا
۵۳۳	کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں	۵۱۱	غیر بات کی نسبت کرنے والا ملعون ہے
۵۳۳	الاکمال	۵۱۲	نسب کی نفی..... الاکمال
۵۳۵	بیع سلم	۵۱۳	الحاق الولد..... بچے کو لاحق کرنا
۵۳۵	الاکمال	۵۱۳	الاکمال
۵۳۵	کتاب الدین والسلم..... قسم الافعال	۵۱۳	کتاب الدعویٰ از قسم الافعال
۵۳۵	قرض کی ممانعت	۵۱۳	آداب الدعویٰ
۵۳۸	قرض دینے کی فضیلت	۵۱۳	نسب کا دعویٰ
۵۳۸	قرض دینے والے کا ادب	۵۱۵	نسب شوہر سے ثابت ہوگا
۵۳۸	قرض میں مہلت	۵۱۶	اولاد کا الحاق
۵۳۹	قرض لینے والوں کے آداب	۵۱۷	ایک بچے کے نسب کے متعلق فیصلہ
۵۴۰	قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا	۵۱۹	نسب کی نفی
۵۴۰	قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا	۵۲۰	دوسری کتاب
۵۴۱	قرض کے احکام	۵۲۰	قرض اور بیع سلم کے بیان میں..... از قسم الاقوال
۵۴۲	قرض کے بارے میں	۵۲۰	پہلا باب..... قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں
۵۴۲	بیع سلم	۵۲۰	قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں
۵۴۳	حرف الذال..... کتاب الذبح	۵۲۰	پہلی فصل..... حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں
۵۴۳	قسم الاقوال	۵۲۰	الاکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۶۹	تیسری فصل..... احکام زکوٰۃ میں	۵۴۳	پہلا باب..... ذبح کے احکام اور آداب میں
۶۶۹	بکریوں میں	۵۴۶	الاکمال
۵۶۹	دیناروں میں	۵۴۷	دوسرا باب..... ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں
۵۷۰	اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل	۵۴۸	کتاب الذبح..... قسم الافعال
۵۷۰	ساتھ بکریوں میں	۵۴۸	ذبح کرنے کے آداب اور احکام
۵۷۲	گھوڑے پر زکوٰۃ معاف ہے	۵۴۹	ذبح کی ممنوعات کا بیان
۵۷۳	سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہے	۵۴۹	حرف الراء
۵۷۴	الاکمال	۵۴۹	کتاب الرضاع..... قسم الاقوال
۵۷۵	گائے کی زکوٰۃ..... الاکمال	۵۵۰	الاکمال
۵۷۵	نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ.....	۵۵۱	رضاعت کی مدت دو سال ہے
	الاکمال	۵۵۱	کتاب الرضاع..... قسم الافعال
۵۷۵	زیورات کی زکوٰۃ..... الاکمال	۵۵۲	دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے
۵۷۵	اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ	۵۵۷	لے پانک میراث کا حقدار نہیں
۵۷۷	شہد کی زکوٰۃ..... الاکمال	۵۵۸	کتاب الرهن..... قسم الاقوال
۵۷۷	جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں	۵۵۸	الاکمال
۵۷۷	احکام متفرقہ..... الاکمال	۵۵۹	کتاب الرهن..... قسم الافعال
۵۷۸	ذیل الاحکام..... احکام کے بارے میں	۵۶۰	حرف الزای
۵۷۸	زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق..... فرع	۵۶۰	زکوٰۃ زینت اور تحمل میں
۵۷۹	الاکمال	۵۶۰	قسم الاقوال..... کتاب الزکوٰۃ
۵۸۰	زکوٰۃ لینے والے کارندے کو راضی کرنا..... الاکمال	۵۶۰	پہلا باب..... ترغیب، ترہیب اور احکام میں
۵۸۰	دوسرا باب..... سخاوت اور صدقہ میں	۵۶۰	پہلی فصل..... زکوٰۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت
۵۸۱	فصل اول..... سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں		کے بیان میں
۵۸۲	صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ	۵۶۲	الاکمال
۵۸۳	اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی	۵۶۳	دوسری فصل..... زکوٰۃ روکنے والے پر وعید
۵۸۷	صدقہ کی پرورش	۵۶۴	زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید
۵۸۸	صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے	۵۶۵	مالدار لوگ خسارے میں ہیں
۵۹۰	رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی	۵۶۶	الاکمال
۵۹۱	دو آدمیوں پر حد جائز ہے	۵۶۷	قرض و زکوٰۃ نہ دینے پر وعید
۵۹۲	صدقہ سے زندگی میں برکت	۵۶۸	جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۶۲۴	کسی مومن کو خوشی فراہم کرنا..... الاکمال	۵۹۳	افضل صدقہ کی صورت
۶۲۵	متفرق انواع..... الاکمال	۵۹۴	الاکمال
۶۲۶	صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال	۵۹۵	نیکی کا صدقہ
۶۲۹	نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے	۵۹۸	آدھی روٹی صدقہ کرنے کا صلہ
۶۲۹	قضاء الحوائج..... الاکمال	۵۹۹	نیک راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے دعا
۶۳۰	اچھی سفارش کا اجر	۶۰۰	راہ خدا میں خرچ کرنا
۶۳۲	فرع..... مشرک پر اور اس کی طرف سے نیکی اور صدقے کے بیان میں	۶۰۱	خیر کے ارادہ پر نیکی ملتی ہے
۶۳۳	الاکمال	۶۰۲	جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے
۶۳۳	چوتھی فصل..... مصرف زکوٰۃ کے بیان میں	۶۰۳	بقدر کفاف روزی ہو
۶۶۳	لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے	۶۰۴	ایک روٹی صدقہ کرنے کا اجر
۶۳۵	الاکمال	۶۰۵	اللہ تعالیٰ سے فقر کی حالت میں ملاقات
۶۳۷	صدقہ کے مختلف مصارف..... الاکمال	۶۰۶	صدقے کی بدولت توبہ نصیب ہو جائے
۶۳۸	عقیف شخص کو صدقہ دینے کی فضیلت	۶۰۷	سخاوت..... الاکمال
۶۳۸	صدقہ لینے کے آداب میں..... الاکمال	۶۰۸	سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے
۶۳۹	صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے	۶۰۹	فصل ثانی..... صدقے کے آداب میں
۶۴۰	فقر اور فقراء کی فضیلت میں	۶۱۰	صدقہ کی بہتر صورت
۶۴۰	فصل اول..... فقر اور فقراء کی فضیلت میں	۶۱۱	خفیہ صدقہ کی فضیلت
۶۴۱	فقراء مسلمین کی فضیلت	۶۱۲	الاکمال
۶۴۲	فرع..... فقر و فاقہ سے متعلق	۶۱۳	اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے
۶۴۳	الاکمال	۶۱۴	صحت کی حالت میں صدقہ افضل ہے
۶۴۴	فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے	۶۱۵	تیسری فصل..... صدقہ کی اقسام اور مجازاً
۶۴۶	سب سے پہلے جنت میں داخلہ	۶۱۵	جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے
۶۴۷	فقر حب خد اوندی کی علامت ہے	۶۱۶	ذکر واذکار بھی صدقہ ہے
۶۴۹	اکثر جنتی فقراء ہوں گے	۶۱۸	دودھ کا جانور دینا بھی صدقہ ہے
۶۴۹	موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال	۶۱۹	کانٹے دار نہیں ہٹانا بھی صدقہ ہے
۶۵۰	رسول اللہ ﷺ کی فقیری موت کی دعا	۶۲۰	الاکمال
۶۵۱	حضور ﷺ کا فقر و فاقہ	۶۲۱	بجو کے کوکھانا کھلانا
		۶۲۳	اہل و عیال اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا..... الاکمال
		۶۲۴	راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا..... الاکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۸۴	ادب المزکی	۲۵۱	الاکمال
۲۸۵	عائل الصدقہ	۲۵۲	اضطراری (پریشان کر دینے والا) فقر وفاقہ
۲۸۵	زکوٰۃ کے مال میں احتیاط	۲۵۲	الاکمال
۲۸۶	باب..... سخاوت اور صدقہ میں	۲۵۳	الغریب.....الاکمال
۲۸۶	فصل..... سخاوت اور صدقے کی فضیلت	۲۵۳	دوسری فصل..... سوال کرنے کی مذمت
۲۸۶	زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال پر حقوق ہیں	۲۵۳	تین قسم کے لوگوں کے لئے سوال جائز ہے
۲۸۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ	۲۵۵	حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت
۲۸۹	صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا	۲۵۶	الاکمال
۲۹۰	رسول اللہ ﷺ کا بار بار رسول کرنے والے کو مال عطا کرنا	۲۵۷	سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے
۲۹۱	پیسے کو پانی پلانے کی فضیلت	۲۵۹	سوال کرنے والے کی مثال
۲۹۲	سوال سے احتراز کرنے کی تاکید	۲۶۱	لوگوں سے سوال کرنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا
۲۹۳	نیکی کیا چیز ہے؟	۲۶۲	تیسری فصل..... حاجت طلب کرنے کے آداب میں
۲۹۵	فصل..... صدقہ کے آداب میں	۲۶۳	دستاویز پر مٹی چھڑکنا
۲۹۶	صدقہ کے وکیل کو بھی مالک کے برابر جرم ملتا ہے	۲۶۳	الاکمال
۲۹۷	فصل..... صدقے کی انواع میں	۲۶۵	حاجت کے وقت کی دعا.....الاکمال
۲۹۸	صدقہ کی مختلف صورتیں	۲۶۵	چوتھی فصل..... عطا
۲۹۹	برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کر لے	۲۶۵	غسی سے بخشش اور مال لینے کے آداب میں
۷۰۰	فصل..... میت کی طرف سے صدقہ	۲۶۷	کتاب الزکوٰۃ..... قسم الافعال
۷۰۱	ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا	۲۶۷	زکوٰۃ کی ترغیب میں
۷۰۲	شوہر کے مال سے صدقہ کرنا	۲۶۷	چوتھی فصل..... عطا (بخشش) لینے کے آداب میں
۷۰۳	فصل..... کافر کا صدقہ کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا	۲۶۸	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد
۷۰۳	فصل..... مصرف (صدقہ اور زکوٰۃ) میں	۲۶۹	زکوٰۃ کے احکام
۷۰۴	صدقہ لینا حلال نہ ہوتا	۲۷۰	صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین
۷۰۵	کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں	۲۷۲	زکوٰۃ میں عمدہ جانور نہ لیا جائے
۷۰۶	باب..... فقر اور فقراء کی فضیلت میں	۲۷۵	جانوروں کی زکوٰۃ اصول کرنے میں احتیاط
۷۰۶	فصل	۲۷۶	سونے چاندی میں نصاب زکوٰۃ
۷۰۷	رسول اللہ ﷺ کا فقر و تنگدستی	۲۷۸	جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں
۷۰۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ	۲۷۹	غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں
۸۰۸		۲۸۳	عشر اور نصف عشر

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۲۵	الاکمال	۷۰۹	اضطراری فقر
۷۲۶	انواع زینت کو جامع احادیث.....الاکمال	۷۰۹	فصل
۷۲۶	ناخن کا ثنا.....الاکمال	۷۰۹	ذمہ السؤل.....سوال کی مذمت
۷۲۷	بالوں میں کنگھی کرنا اور ان کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا	۷۱۰	اللہ تعالیٰ سے غشی طلب کرنا
۷۲۷	الاکمال	۷۱۲	بلا ضرورت مانگنے پر وعید
۸۲۷	مونڈنے کی ممانعت	۷۱۳	بلا ضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ
۷۲۸	سفید بال مومن کا نور ہے.....الاکمال	۷۱۳	لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید
۷۲۹	حجام کے آئینے میں دیکھنا.....الاکمال	۷۱۳	فصل.....حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب
۷۲۹	انگوٹھی پہننا	۷۱۶	حاجت کی دعا
۷۳۰	خضاب	۷۱۶	استخارہ
۷۳۰	سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا	۷۱۶	لینے کا ادب
۷۳۱	سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے	۷۱۷	دینے والے کی شکرگذاری
۷۳۱	الاکمال	۷۱۷	بے مانگنے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے
۷۳۲	خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان	۷۱۹	الکتاب الثانی.....حرف زاء
۷۳۳	سیاہ خضاب پر وعید شدید	۷۱۹	کتاب الزینت والتجمل.....زینت و آرائشی
۷۳۳	خوشبو	۷۱۹	از قسم الاقوال
۷۳۳	خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا	۷۱۹	باب اول.....زیب و زینت کی ترغیب
۷۳۳	الاکمال	۷۲۰	بالوں کا اکرام کرنا
۷۳۳	خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان	۷۲۱	الاکمال
۷۳۵	زیورات اور ریشم	۷۲۱	مالداری کے اثرات ظاہر کرنا
۷۳۵	الاکمال	۷۲۲	دوسرا باب.....زیب و زینت کی انواع و اقسام.....
۷۳۶	کتاب الزینت... قسم الافعال	۷۲۲	بالترتیب حروف تہجی
۷۳۶	زیب و زینت کی ترغیب	۷۲۲	اکتجال.....سرمہ لگانا
۷۳۶	باب زینت کی انواع میں.....مردوں کی زینت	۷۲۲	الاکمال
۷۳۶	سرمہ لگانا	۷۲۳	تیل لگانا
۷۳۶	بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا	۷۲۳	الاکمال
۷۳۷	زیر ناف بال صاف کرنا	۷۲۳	بالوں کا حلق کرنا.....منڈوانا، قص.....کا ثنا، تقصیر.....
۷۳۸	انگوٹھی پہننا	۷۲۳	چھوٹے کرنا
۷۳۸	مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے	۷۲۳	فطرت کی باتیں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۵۷	متفرق آداب کا بیان	۷۳۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش
۷۵۸	سفر سے واپسی کے آداب	۷۴۰	خضاب
۷۵۹	توشہ سفر	۷۴۱	سیاہ خضاب دھونے کی تاکید
۷۶۰	دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام	۷۴۲	رسول اللہ ﷺ کے صرف چند بال سفید تھے
۷۶۲	سفر کی ایک اہم دعا	۷۴۲	الترجیل..... تکمہ کرنا
۷۶۳	رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت	۷۴۳	آئینہ دیکھنا
۷۶۵	سفر میں نمازوں کا اہتمام	۷۴۳	خوشبو
۷۶۵	کتاب السحر والعین والکھائنہ	۷۴۳	مردوں کی زینت میں مباح زینت
۷۶۵	جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)	۷۴۳	عورتوں کی زینت..... زیورات
۷۶۵	قسم الاقوال	۷۴۳	عورتوں کا ختنہ
۷۶۵	فصل اول..... جادو میں	۷۴۳	عورتوں کی متفرق زینت
۷۶۶	الاکمال	۷۴۳	ممنوعات
۸۶۶	دوسری فصل..... نظر لگنا	۷۴۵	حرف السین
۷۶۷	تیسری فصل..... کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت	۷۴۵	کتاب سفر..... قسم الاقوال
	(نجومی پن)	۷۴۵	فصل اول..... سفر کی ترغیب میں
۷۶۸	کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں	۷۴۶	الاکمال
۷۶۸	کتاب السحر والعین والکھائنہ	۷۴۶	دوسری فصل..... آداب سفر میں
۷۶۸	قسم الافعال..... جادو گر کو قتل کرنا	۷۴۷	الاکمال
۷۶۹	نظر لگنا	۷۴۸	متفرق آداب
۷۶۹	کہانت	۷۵۱	سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا
		۷۵۲	متفرق آداب..... از الاکمال
		۷۵۳	سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے
		۷۵۴	تیسری فصل..... سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان
		۷۵۵	الاکمال
		۷۵۵	چوتھی فصل..... عورت کے سفر میں
		۷۵۶	الاکمال
		۷۵۷	کتاب سفر..... قسم الافعال
		۷۵۷	فصل..... سفر کی ترغیب میں
		۷۵۷	فصل آداب سفر میں..... الوداع کرنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الامارت..... من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... امارت میں

اس میں تین فصول ہیں

فصل اول

۱۳۵۸۰..... بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کا اکرام کیا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جس نے اس کی اہانت کی اللہ اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا۔

الكبير للطبراني، شعب الايمان للبيهقي عن ابي بكر رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۰، الضعیفۃ ۱۶۶۲۔

۱۳۵۸۱..... سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ ہے، اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کے پاس جاتا ہے، اگر وہ عدل سے کام لیتا ہے تو اس کو اجر ملتا ہے اور پھر رعایا پر اس کا شکر (اور اس کی قدر) لازم ہے۔ اور اگر وہ ظلم کرتا ہے، یا خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعایا پر صبر لازم ہے جب وقت کے حکام و سلاطین ظلم کرنا شروع کرتے ہیں تو آسمان قحط میں مبتلا ہوتا ہے جب لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں، جب زنا عام ہو جاتا ہے تو فقر و فاقہ اور مسکنت عام ہو جاتی ہے اور جب وعدہ اور ذمہ توڑا جاتا ہے تو کفار کا بدبہ بڑھ جاتا ہے۔

الحکیم والبخاری، شعب الايمان للبيهقي عن ابن عمر رضى الله عنه

۱۳۵۸۲..... سلطان زمین پر ظل الہی ہے، ضعیف اس کا آسرا پکڑتا ہے، اس کے طفیل مظلوم مدد پاتا ہے، اور جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا

اکرام کیا اللہ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے۔ ابن النجار عن ابي هريرة رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۲، الضعیفۃ ۱۶۶۳۔ کشف الخفاء ۱۳۸

۱۳۵۸۳..... زمین پر سلطان ظل خداوندی ہے، جس نے اس کو دھوکا دیا وہ گمراہ ہو اور جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی ہدایت یاب ہوا۔

شعب الايمان للبيهقي عن انس رضى الله عنه

۱۳۵۸۴..... زمین میں بادشاہ اللہ کا سایہ ہے پس جب کوئی ایسے علاقے میں داخل ہو جہاں بادشاہ (حاکم وغیرہ) نہ ہو تو وہاں ہرگز نہ ٹھہرے۔

ابو الشيخ عن انس رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۳۹۔

۱۳۵۸۵..... سلطان زمین پر رحمن کا سایہ ہے، رحمن کے مظلوم بندے اس کے پاس پناہ لیتے ہیں۔ اگر سلطان عدل کرے تو اس کو اجر ملے گا اور

رعایا پر اس کا شکر کرنا (اور اس کی قدر کرنا) لازم ہے۔ اور اگر بادشاہ ظلم و ستم ڈھائے تو اس پر وبال ہے اور رعایا پر صبر کرنا لازم ہے۔

مسند الفردوس للدينى عن ابن عمر رضى الله عنه

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۳۸۔

۱۳۵۸۶..... سلطان (حاکم) کو گالی گلوچ مت دو، کیوں کہ اللہ کا اس کی زمین پر سایہ ہے۔ شعب الایمان للیہقی عن ابی عبیدہ

۱۳۵۸۷..... حکام کو برا بھلا مت کہو اور ان کے لئے صلاح (فلاح) کی دعا مانگو، کیوں کہ ان کی صلاح (درستی) تمہاری صلاح ہے۔

الكبير للطبرانی عن ابی امامة

کلام: ضعیف الجامع: ۶۲۲۱۔

۱۳۵۸۸..... اپنے دل و دماغ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت کھپاؤ بلکہ اللہ سے ان کے لئے دعا کرو اللہ پاک ان کے قلوب کو تمہارے لئے

نرم کر دے گا۔ ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع: ۶۲۳۵۔ ضعیف ہے۔

عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے

۱۳۵۸۹..... عدل پرور اور نرم خور بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ اور اس کے لئے ستر صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ۳۳۳۷ ضعیف الجامع۔

۱۳۵۹۰..... جب تم کو امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اور اپنی رعایا سے درگزر کرتے رہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع: ۲۰۲۔ الضعیفۃ: ۱۸۷۳۔

۱۳۵۹۱..... جو حاکم کسی پر مقرر ہوا اور اس نے نرمی کی تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۵۹۲..... تجھے میرے بعد امارت سونپی گئی اور تو نے عمل صالح کیا تو ضرور تجھے ایک درجہ بلندی نصیب ہوگی اور کچھ اقوام تجھ سے نفع حاصل کریں

گی اور دوسرے نقصان اٹھائیں گے اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھو اور انکو اٹھائے پاؤں واپس نہ کر سوائے سعد بن خولہ بیمار کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص

۱۳۵۹۳..... کوئی شخص امام (حاکم وقت) سے افضل نہیں ہو سکتا اگر امام بولے تو بیچ بولے، فیصلہ کرے تو عدل کرے اور اس سے رحم طلب کیا

جائے تو رحم کا معاملہ کرے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۱۳۲۔

۱۳۵۹۴..... جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو لوگوں کی ضروریات اس کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: اسنی المطالب ۶: ضعیف الجامع ۳۳۲، الضعیفۃ ۲۲۲۳۔

بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے

۱۳۵۹۵..... جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو حلیم اور بردبار لوگوں کو ان پر حاکم مقرر کر دیتا ہے علماء کو ان کا فیصل (نجم)

بنادیتا ہے اور مال ان میں ایسے لوگوں کو دیتا ہے جو بخشنے والے ہوں۔ اور جب پروردگار کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کے بے وقوفوں کو ان

پر حاکم مسلط کرتا ہے، ان کے جاہلوں کو ان کا فیصل (وقاضی) بنادیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن مہران

۱۴۵۹۶..... جب اللہ پاک خلافت کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرمانا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الضعفاء للعقلى، الكامل لابن عدی التاريخ للخطیب مسند الفردوس للديلمى عن ابى هريرة رضى الله عنه
کلام:..... روایت ناقابل اور ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات: ۸۸۶، ۸۸۷، التزییہ ۱۔ ۲۰۸ ضعیف الجامع ۳۲۳۔

۱۴۵۹۷..... جب حاکم کوئی فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کو درجہ جبرماتا ہے اور اگر وہ فیصلہ میں غلطی کرتا ہے تو اس کو صرف اکبراً
اجرماتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، مسند احمد، البخاری، مسلم،
الکامل لابن عدی عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۴۵۹۸..... جب تیرا گزرا ایسے شہر پر ہو جس میں حاکم نہ ہو تو وہاں داخل مت ہو۔ بے شک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔

شعب الایمان للبيهقي عن انس رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے الاتقان ۳۳۳۔ ضعیف الجامع ۲۹۵۔

۱۴۵۹۹..... اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں تک بارش برسنے سے کہیں بہتر حدود اللہ میں سے کسی حد کا قائم ہونا ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ الکشف الالہی ۱۳۳۔ کشف الخفاء ۴۷۸۔

۱۴۶۰۰..... اللہ پاک جب کسی بندے کو خلافت کے لئے منتخب کرنا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الخطیب فی التاريخ عن انس رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ التزییہ ۱۔ ۲۰۸۔ ضعیف ابی الجامع ۱۵۳۱۰۔ الضعیفۃ ۸۰۵۔

۱۴۶۰۱..... اللہ پاک جب کسی مخلوق (بندے) کو خلافت کے لئے پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں پس جو آنکھ بھی
اس پر پڑتی ہے اس کو پسند کرنے لگ جاتی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضى الله عنه

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۵۳۲۔ الضعیفۃ ۸۰۶۔

۱۴۶۰۲..... اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد پسند کرتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضى الله عنه

کلام:..... ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۶۹۸۔

عادل بادشاہ کی فضیلت

۱۴۶۰۳..... انصاف پرور لوگ قیامت کے روز رحمن عزوجل کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ

انصاف پرور لوگ اپنے فیصلوں اپنے اہل و عیال اور اپنی رعایا پر عدل و انصاف کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن عمرو

۱۴۶۰۴..... قیامت کے روز اللہ کے پاس سب سے محبوب اور اس سے قریب تر مجلس والا امام عادل ہوگا اور اللہ کے ہاں مبغوض ترین اور اس سے

دور ظالم امام (حاکم) ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی سعید رضى الله عنه

۱۴۶۰۵..... امام ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی هريرة رضى الله عنه

۱۴۶۰۶..... زمین پر جو حد (شرعی سزا) جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے چالیس دن بارش برسنے سے کہیں بہتر ہے۔

النسائی، ابن ماجہ عن ابی هريرة رضى الله عنه

کلام:..... المشعبیر ۱۰۳ روایت ضعیف ہے۔

الاکمال

۱۳۶۰۷..... اللہ کے ہاں محبوب ترین اور قریب ترین مجلس والا امام عادل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ کے ہاں مبعوض ترین اور سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا ظالم امام ہوگا۔ شعب الایمان للسیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۶۰۸..... اللہ کے ہاں افضل ترین شہداء انصاف پرور لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنی رعایا اور اپنے ماتحتوں پر عدل برتتے ہیں۔

المتفق والمتفرق عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم مکی ہے، جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیس بشیء ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۳۶۰۹..... اللہ کے ہاں افضل ترین شخص عدل پسند حاکم ہے، جو لوگوں کے لئے اللہ سے لیتا ہے اور لوگوں کے لئے انہی میں سے ایک دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۰..... اللہ کے ہاں قیامت کے دن افضل ترین شخص عدل پسند نرم خو حاکم ہوگا قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ شہر پسند سخت، اکھڑ اور ظالم حاکم ہوگا۔ ابن زنجویہ والشیرازی فی الالقاب عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۱..... قیامت کے دن سب سے بلند درجہ والا امام عادل ہوگا اور سب سے پست اور گھٹیا درجے والا وہ امام ہوگا جو عدل نہیں کرتا۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۲..... امام ڈھال ہے جس کی آڑ میں قتال کیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۳..... اسلام اور سلطان دو جڑ والی بھائی ہیں، دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسلام بنیاد اور جڑ ہے اور سلطان اس کا محافظ ہے جس چیز کی بنیاد نہ ہو اس پر کوئی عمارت نہیں کھڑی رہ سکتی اور جس عمارت کا محافظ نہیں وہ برباد ہو جاتی ہے۔ الدبلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۴..... عدل پسند حاکم کی دعا نہیں ہوتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۵..... عدل پسند اور تواضع پسند سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے عدل پسند متواضع مزاج بادشاہ کے لئے ہر دن اور رات میں ستر انتہائی عبادت گزار صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۶۱۶..... سلطان زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی اور اس کے لئے دعائے خیر کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس پر بددعا کی اور اس کے ساتھ خیر خواہی نہ برتی وہ گمراہ ہوا۔ الدبلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاتفاق ۳۳۴، الشذرة ۱۸۷، کشف الخفاء ۶۳۵۔

۱۳۶۱۷..... سنت دو ہیں، نبی مرسل کی سنت اور (حاکم) عادل کی سنت۔ الدبلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵، المغیر ۷۸۔

۱۳۶۱۸..... قیامت کے دن عدل پسند لوگ رحمن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ اور عدل پسندوں میں اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے والے تمام لوگ شامل ہیں۔ ابن حبان عن ابن عمرو

۱۳۶۱۹..... دنیا میں انصاف برتنے والے لوگ قیامت کے دن رحمن کے سامنے اپنے انصاف کے بدلے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

ابو سعید النقاش فی القضاء عنہ

۱۳۶۲۰..... عدل پسند حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ جس نے اپنے اندر اور لوگوں کے بیچ میں اس کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھا اللہ پاک اس کو اپنے سائے میں رکھے گا اور جس نے اس کو دھوکہ دیا اور اللہ کے بندوں میں اس کے ساتھ دھوکہ برتا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو

رسوا کر دیں گے۔ ابن شاہین والاصبہانی معافی الترغیب وهو ضعیف
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

شرعی حد نافذ کرنے کی فضیلت

۱۳۶۲۱..... جوحد (شرعی سزا) زمین میں (کسی مجرم پر) جاری کی جائے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۲..... زمین پر جوحد جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے تمیں یا چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے؛ المشرق ۱۰۳۔ ضعیف النسائی ۳۳۹۔

۱۳۶۲۳..... ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۴..... عدل پرور حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جوحد زمین پر برحق قائم کی جائے وہ چالیس دن کی بارش سے زیادہ

زمین کے لئے بہتر ہے۔ الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، اسحق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۵..... عدل پرور حاکم کو اس کی قبر میں کہا جائے گا خوشخبری ہو کہ تم محمد (ﷺ) کے رفیق ہو۔ ابو نعیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۶..... بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اور دونوں دوشہروں کے بادشاہ تھے۔ ایک رحم دل اور اپنی رعیت کے ساتھ انصاف برتنے والا تھا اور دوسرا

سخت مزاج اور اپنی رعیت پر ظلم کرنے والا تھا۔ دونوں کے زمانے میں ایک پیغمبر خدا تھا۔ اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی فرمائی کہ نیک خوادشاہ کی عمر میں صرف تین سال رہ گئے ہیں اور سخت مزاج بادشاہ کی عمر کے تیس سال باقی ہیں۔ پیغمبر نے دونوں بادشاہوں کی رعایا کو خبر دی، اس عادل بادشاہ کی رعایا کو بھی رنج ہوا اور ظالم بادشاہ کی رعیت کو بھی (اس بات نے) رنجیدہ کیا کہ طویل عرصے تک ان کو اس کے ظلم سہنے ہوں گے۔

دونوں بادشاہوں کی رعایا نے (بھوک ہڑتال میں) بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا، کھانا پینا ترک کر دیا اور خدا سے دعا کرنے کے لئے صحراء میں نکل آئے اور خوب دعا کی کہ عادل بادشاہ کی عمر میں اضافہ ہو اور ظالم بادشاہ سے انکونجات ملے۔ وہ تین دن تک اسی طرح دعا میں مشغول رہے۔ تب اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی نازل فرمائی:

میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں نے ان پر رحم کر دیا اور ان کی دعا قبول کر لی ہے۔ پس نیک بادشاہ کی عمر ظالم کو دیدی اور ظالم بادشاہ کی عمر نیک کو لگادی ہے۔

تب ساری رعایا اپنے گھروں کو (خوش و خرم) واپس ہوئی۔ ظالم بادشاہ تین سال پورے کر کے مر گیا اور نیک خوادشاہ اپنی رعیت کے درمیان تیس سال تک زندہ رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما یعمر من معمر ولا ینقص من عمرہ الا فی کتاب ان ذلک علی اللہ بسیر

کسی کی عمر بڑھائی نہیں جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی مگر وہ کتاب میں لکھا ہے بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

ابو الحسن بن معرف و الخطیب و ابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن العباس البہاشمی ایک حاکم تھا، جو قابل حجت راوی نہیں ہے۔ شاید اہل نقد و جرح نے اس کے مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔ میزان الاعتدال ۲-۶۲۰۔

۱۳۶۲۷..... اللہ عزوجل کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا جب تک کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ نہ پھیر دے۔

ابن النجار، الدیلمی عن سلیمان بن معقل بن عبداللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ عن جدہ عن کعب بن مالک

کلام:..... روایت موضوع ہے۔ ترتیب الموضوعات ۸۸۸، الآلی ۱۵۳۔

۱۳۶۲۸..... کوئی مسلمان مسلمانوں کے کسی معاملے کا سربراہ نہیں بنتا مگر اللہ پاک اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کی درست راہ کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کی نیت رکھے۔ اور جب وہ جان بوجھ کر ظلم کی نیت کرتا ہے تو وہ فرشتے اس کو اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔
الكبير للطبرانی عن وائلة

نیک صالح وزیر اللہ کی رحمت ہے

۱۳۶۲۹..... اللہ پاک جس کو مسلمانوں کے کسی معاملے میں والی بناتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو ایک سچا وزیر دیتے ہیں، اگر وہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو نصیحت کرتا ہے اور جب وہ درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۶۳۰..... تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی مقرر ہوتا ہے اور اللہ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو نیک وزیر عطا کرتا ہے اگر بادشاہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر درست راہ پر گامزن رہتا ہے تو اس کا وزیر اس کی مدد کرتا ہے۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۶۳۱..... مسلمانوں کے امور کا والی (حاکم) مقرر ہوا اور اس کا باطن اور اندرونی معاملہ اچھا ہو تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پڑتی ہے اور جب وہ نیکی کے ساتھ اپنے ہاتھ ان کے لئے کھولتا ہے تو اس کی حجت ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتی ہے۔

جب بادشاہ رعایا کے اموال کو رعایا پر خرچ کرتا ہے تو اللہ پاک بادشاہ کو بھی اس کے مال میں وسعت اور فراخی عطا کرتا ہے، جب بادشاہ کمزور کو ظالم سے حق دلاتا ہے تو اللہ پاک اس کی بادشاہت کو مضبوط کرتا ہے اور جب بادشاہ ان کے درمیان عدل کا برتاؤ کرتا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔
الحکیم والدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... امارت سے متعلق وعید کے بیان میں

۱۳۶۳۲..... اپنے بعد مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا خوف ہے: حاکموں کا ظلم و ستم، ستارہ شناسی پر ایمان رکھنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔

ابن عساکر عن ابی محجن

۱۳۶۳۳..... سلطان جب بھڑکتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عطية السعدي

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۶، الضعیفة ۵۸۱: ۲۳۱۸۔

۱۳۶۳۴..... لوگوں میں سب سے سخت عذاب والا ظالم حاکم ہوگا۔ مسند ابی یعلیٰ، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۶۳۵..... ۱۔ قدیم: اگر تو مر گیا اس حال میں کہ کہیں کا حکم نہ تھا اور نہ نشی اور کاہن (حال بتانے والا) تو تو کامیاب ہو گیا۔

ابو داؤد عن المقدم بن معدی کرب

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۶۲۸، ضعیف الجامع ۱۰۵۵۔

۱۳۶۳۶..... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے سوال کرے گا ان کے بارے میں جو اس کے ماتحت ہوں گے کہ ان کی حفاظت کی ہے یا ان کو ضائع کر دیا ہے؟

حتیٰ کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے سنداً: دیکھئے: ذخیرۃ الفاظ ۴۲۶۸، المعلة ۲۳۔ جبکہ متالیعی حدیث کا مضمون صحیح اور درست ہے اور دوسری صحیح

روایات سے مؤید ہے۔

ہر حاکم سے رعایا کے متعلق سوال ہوگا

۱۳۶۳۷..... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے گا خواہ وہ رعیت چند نفوس پر مشتمل ہو یا کثیر افراد اس میں شامل ہوں حتیٰ کہ اللہ پاک شوہر سے اس کی بیوی کے بارے میں والد سے اس کی اولاد کے بارے میں اور مالک سے اس کے خادم کے بارے میں بھی باز پرس فرمائے گا کہ کیا ان میں اللہ کے حکم کو نافذ کیا ہے یا نہیں؟ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۳۸..... حاکموں کو قیامت کے دن لایا جائے گا وہ جہنم کے پل پر کھڑے ہوں گے۔ پس جو اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے جہنم سے نجات دلا دے گا اور جو اللہ کا نافرماں ہوگا پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ نافرماں جہنم کے بھڑکتے شعلوں کی وادی میں جا کرے گا۔ ابن ابی شیبہ، الباوردی و ابن مندہ عن بشر بن عاصم

۱۳۶۳۹..... اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑے گا تو انکو برباد کر دے گا یا بربادی کے دھانے پر پہنچا دے گا۔ ابو داؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۴۰..... امام (حاکم وقت) ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں اسے جنگ کی جاتی ہے اور اس کے اُردے حفاظت اور پناہ حاصل کی جاتی ہے۔ پس اگر وہ امام اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اجر ہے اور اگر اس کے علاوہ حکم کرے تو اس پر اس کا وبال ہے۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۴۱..... کیا میں تم کو تمہارے بہترین حاکموں اور بدترین حاکموں کی خبر نہ دوں؟ بہترین حاکم وہ لوگ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت رکھیں اور تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور تمہارے بدترین امراء وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت کریں اور تم ان کو لعنت کرو اور وہ تم کو لعنت کریں۔ الترمذی عن عمر رضی اللہ عنہ
۱۳۶۴۲..... قریب ہے کہ آدمی یہ تمنا کرے گا کہ وہ ثریا سے گر جائے لیکن لوگوں کے کسی معاملے کا والی (حاکم) نہ بنے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح ووافقة الذہبی
۱۳۶۴۳..... کوئی امام یا حاکم ایسا نہیں جو کسی رات کو تاریک اور اپنی رعیت کے لئے دھوکہ دینے والی بسر کرے مگر اللہ پاک اس پر جنت حرام کر دے گا جبکہ جنت کی خوشبو اور مہک قیامت کے دن ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن مغفل
کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۵۱۳۹۔

۱۳۶۴۴..... کوئی امیر ایسا نہیں جو مسلمانوں کا امیر ہو پھر ان کے لئے محنت و مشقت کرے اور ان کے لئے خیر خواہی کرے مگر وہ ان کے ساتھ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ مسلم عن معقل بن یسار

رعایا کے حقوق ادا کرنے پر وعید

۱۳۶۴۵..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی ہو پھر ان کی ضرورت اور فقر وفاقے سے غافل رہے تو اللہ پاک بھی قیامت والے دن اس کے فقر وفاقے اور اس کی ضرورت سے غافل رہے گا۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی مریم الازدی

۱۳۶۴۶..... اے ابو ذر! میں تجھے ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں پس کبھی تو دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ کسی یتیم کے مال کا سرپرست بننا۔ مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۶۴۷..... اے ابو ذر! تو ضعیف ہے، اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہوگی سوائے اس شخص کے جو اسکو حق کے ساتھ لے اور اس کا حق ادا کرے گا۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۶۴۸..... اے عبدالرحمن بن سمرہ! کبھی امارت کا سوال نہ کر کیوں کہ اگر تیری خواہش اور مانگنے پر آ کر تجھے امارت سپرد ہوئی تو تجھے (بے یار و مدد

گار) اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر بغیر سوال کئے تجھے امارت سونپی گئی تو تیری مدد ہوگی۔ اور جب تو کسی بات پر قسم کھالے پھر اس کے خلاف کرنا تجھے مناسب محسوس ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور وہ کام کرنا جو صحیح اور بہتر ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن عبدالرحمن بن سمرہ

۱۳۶۴۹..... اللہ تعالیٰ اسی امت کو مقدس اور پاک نہیں کرتے جو اپنے کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۶۵۰..... عدل پسند حاکم کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ ہی پر رہنے دیا جاتا ہے اور اگر وہ ظلم و ستم ڈھاتا ہو تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر، عن عمر بن عبدالعزیز بلاغا کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۱۶

۱۳۶۵۱..... تم عن قریب امارت (حکومت) کی خواہش کرو گے۔ جبکہ قیامت کے دن یہ ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی پس دودھ پلانے والی بہتر ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ:..... دودھ پلانے والی بہتر ہے یعنی جو لوگ ایسے فتنے کے زمانے میں کم سنی یا کبر سنی کی وجہ سے باہر کے فسادات سے محفوظ رہیں انکو خطرات سے حفاظت ہے اور یہ ان کے لئے بہتر ہی ہے، جبکہ بلوغت کو پہنچ گئے اور حکومت طلبی کے فسادات کا حصہ بن گئے ان کے خطرات ہیں اور یہ ان کے لئے بہت برا ہے۔

۱۳۶۵۲..... اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت کا پہلا ملامت ہے۔ دوسرا ندامت ہے اور تیسرا قیامت کے دن عذاب ہے مگر وہ جو شخص عدل کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک

۱۳۶۵۳..... جو شخص کسی کو دس جانوں پر بھی امیر بنائے اور اس کو یہ علم ہو کہ ان دس افراد میں کوئی اس امیر سے بہتر ہے تو بے شک اس نے اللہ کے ساتھ دھوکہ کیا اس کے رسول کے ساتھ دھوکہ کیا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ دھوکہ کیا۔ مسند ابو یعلیٰ عن حذیفہ کلام:..... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۲۲۳۲۔

۱۳۶۵۴..... جو شخص مسلمانوں کا امیر بنے اور ان کی حفاظت نہ کرے ان چیزوں سے جن سے اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے تو وہ امیر جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۲۰

۱۳۶۵۵..... جو والی مسلمانوں کے کسی امر کا دالی بنے اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو ڈگر جائے گا۔ ابن عساکر عن بشر بن عاصم

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۶، الضعیفۃ ۲۲۶۹۔

۱۳۶۵۶..... جو راعی اپنی رعیت کو دھوکا دے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۳۶۵۷..... خیانتوں میں بدترین خیانت حاکم کارعایا کے اندر (ذاتی) تجارت اور کاروبار کرنا ہے۔ الکبیر الطبرانی عن رجل کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۲۸۰۔

۱۳۶۵۸..... جو والی میری امت کا میرے بعد والی بنا اس کو پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا ملائکہ اس کے اعمال نامے کو کھولیں گے اگر وہ عادل ہوگا تو اللہ پاک اس کو اس کے عدل کی وجہ سے نجات عطا فرمائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو پل صراط اس کو ایسا جھٹکا دے گا کہ اس کا ہر عضو ایسا کھلے گا کہ ہر دو عضو کے درمیان سو سال کی مسافت بڑھ جائے گی پھر پل صراط اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور جہنم کی آگ میں سب سے پہلے اس کی ناک اور اس کا چہرہ جلے گا۔ ابو القاسم بن بشر ان فی امالیہ عن علی، الجامع لعبد الرزاق حلیۃ الاولیاء عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۳، الضعیفۃ ۲۲۷۰۔

۱۳۶۵۹..... جوراعی (حاکم) اپنی رعیت پر رحم کرے اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔

خبيمة الطبر ابلسى فى جزئه عن ابى سعيد رضى الله عنه

کلام:.....ضعيف الجامع ۲۲۳۱۔

۱۳۶۶۰..... بدترین مقتول وہ ہے جو ایسی دو جنگی صفوں کے درمیان مارا جائے جن میں سے کسی ایک صف والے حکومت کے طلب گار ہوں۔

الاوسط للطبرانى عن جابر رضى الله عنه

کلام:.....ضعيف - ضعيف الجامع ۳۳۹۶۔

دو بد قسمت لوگ

۱۳۶۶۱..... میری امت میں دو قسموں کے لوگ ہرگز میری شفاعت حاصل نہ کر سکیں گے ظالم اور جابر حکمران اور دوسرا ہر خیانت باز اور دین سے

نکل جانے والا گمراہ شخص۔ الكبير للطبرانى عن ابى امامة رضى الله عنه

۱۳۶۶۲..... ہر راعی (حاکم) جس سے رعایا کی حفاظت کا سوال کیا جائے لیکن وہ ان کی حفاظت نہ کرے امانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ تو اس

پر اللہ کی رحمت بھی تنگ ہو جائے گی حالانکہ وہ ہر چیز کے لئے وسیع رحمت ہے۔ الخطيب، فى التاريخ عن عبدالرحمن بن سمره

کلام:.....ضعيف ہے۔ ضعيف الجامع ۲۲۳۰۔

۱۳۶۶۳..... جو دالی کسی کا دالی بنے اور اس پر نرمی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نرمی کرے گا۔

ابن ابى الدنيا فى ذم الغضب. عن عائشة رضى الله عنها

۱۳۶۶۴..... جو شخص میری امت کے کسی امر کا دالی بنے لیکن ان کے لئے خیر سگالی کا جذبہ نہ رکھے اور ان کے لئے ایسی کوشش نہ کرے جیسی

وہ اپنے لئے کرتا ہے اور اپنے لئے خیر خواہی رکھتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

الكبير للطبرانى عن معقل بن يسار

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۵۴۔

۱۳۶۶۵..... کمزور حاکم ملعون (لعنت کا مستحق) ہے۔ جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے اور کمزور کو اس کا حق نہ دلا سکے۔

الكبير للطبرانى عن ابن عمر رضى الله عنه

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۲۹۲۔

۱۳۶۶۶..... ایسے امراء آئیں گے جو (بلند بانگ) دعوے کریں گے لیکن انکو پورا نہ کریں گے وہ (پتوں کے گرنے کی طرح) جہنم میں ایک

دوسرے کے پیچھے پے در پے گریں گے۔ الكبير للطبرانى عن معاوية رضى الله عنه

۱۳۶۶۷..... غنقریب میری امت پر زمین کے مشرق و مغرب کھل جائیں گے خبردار! ان کے حکمران جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو

اللہ سے ڈریں اور امانت کو ادا کریں۔ حلیة الاولیاء عن الحسن مرسلًا

کلام:.....روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲۵۳، الضعيفة ۲۱۵۳۔

۱۳۶۶۸..... ہر راعی (سرپرست) سے اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ الخطيب فى التاريخ عن انس رضى الله عنه

۱۳۶۶۹..... بنی آدم کا ہر انسان سردار ہے، آدمی اپنے اہل و عیال کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

ابن انس فى عمل يوم وليلة عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۳۶۷۰..... تم میں سے ہر شخص سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امام راعی (نگہبان) ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال

ہوگا، آدمی اپنے گھر کا راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، الغرض تم میں سے ہر شخص راعی ہے (جگہ بان) ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت (ماتحت) کے بارے میں سوال ہوگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۳۶۶۷۱..... مجھے اپنی امت پر ایسے سرکش حاکم کا خوف نہیں جو انکو قتل کر دے نہ ایسے دشمن کا جو انکو جڑ سے اکھیڑ دے، بلکہ مجھے اپنی امت پر ایسے گمراہ حاکموں کا خوف ہے کہ اگر مسلمان ان کی اطاعت کریں تو وہ انکو گمراہ کر دیں اور اگر ان کی نافرمانی کریں تو انکو قتل کریں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۴۶۷۱

۱۳۶۷۲..... ہر چیز کے لئے ایک آفت ہے جو اس کو خراب کر دیتی ہے اور اس دین کی آفت برے حاکم ہیں۔

الحارث، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے

۱۳۶۷۳..... ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملے کا بڑا عورت کو کر دیں۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۱۳۶۷۴..... بہت سے لوگ جن کو حکومت عطا کی گئی ان کی تمنا ہوتی تھی کہ کاش وہ ثریا ستارے سے نیچے گر جاتے لیکن انکو یہ حکومت سپرد نہ ہوتی۔

مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۳۶۷۵..... آدمی یہ خواہش کرے گا کہ وہ ثریا سے نیچے گر جاتا لیکن لوگوں کی حکومت میں سے کسی معاملے کا والی نہ بنتا۔

الحارث، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۳۶۷۶..... جس حاکم نے اپنی رعایا میں (ذاتی) کاروبار کیا وہ کبھی انصاف پرورد نہ ہوگا۔ الحاکم فی الکنی عن رجل

کلام:..... روایت ضعیف ہے الجامع ۵۱۰۷۔

۱۳۶۷۷..... جو شخص دس یا دس سے زائد پر امیر بنا اور ان میں عدل نہ کیا تو قیامت کے دن زنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا آئے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح اسناد وافقہ الذہبی

۱۳۶۷۸..... جو شخص کسی کام میں امیر بنا پھر اس نے انصاف نہ کیا تو اس کو اللہ پاک جہنم میں منہ کے بل گرا دے گا۔

مستدرک الحاکم عن معقل بن سنان

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۳۳۔

۱۳۶۷۹..... جس حاکم یا والی کا دروازہ حاجت مندوں مسکینوں اور دوست احباب کے لئے بند ہو اللہ پاک بھی اس کی حاجت روائی کا دروازہ بند

فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی عن عمرو بن مرة، قال الترمذی غریب

۱۳۶۸۰..... جو دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا اس کو قیامت کے دن جکڑا ہوا پیش کیا جائے گا حتیٰ کہ عدل اس کو چھڑائے گا یا ظلم و ستم اس کو ہلاک

کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۳۶۸۱..... جو دس آدمیوں پر بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۴۶۸۲..... جو شخص دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں سوال پوچھ گچھ کی جائے گی۔

الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۶۸، ضعیف الجامع ۵۱۵۶۔

۱۴۶۸۳..... جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ اس کو جہنم کے بل پر کھڑا کر دے گا پھر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سر اٹھائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اس کو ڈال دو تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں گرا دے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۵۰۸۔ ضعیف الجامع ۵۱۶۶۔

۱۴۶۸۴..... جو دس یا دس سے زائد آدمیوں پر والی بنا اس کو اللہ پاک کے سامنے گردن میں بندے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ پیش کیا جائے گا پھر اس کی نیکی اس کو چھڑائے یا اس کا گناہ اس کو باندھے گا۔ حکومت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن رسوائی ہے۔

مسند احمد، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم

۱۴۶۸۵..... جس بندے کو اللہ نے کوئی رعیت سوچی اور وہ ایسے دن مرا کہ اس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا تو اللہ پاک اس پر جنت حرام کر دے گا۔ البخاری، مسلم عن معقل بن یسار

۱۴۶۸۶..... جو (حاکم) لوگوں سے چھپا ہوا جہنم کی آگ سے نہ چھپ سکے گا۔ ابن مندہ عن رباح

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۳۵

۱۴۶۸۷..... جس نے کسی جماعت میں سے ایک شخص کو ان پر حاکم بنایا جبکہ انہی میں ایسا شخص بھی تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو راضی کرنے والا تھا تو انتخاب کرنے والے نے اللہ سے اس کے رسول سے اور مومنوں سے خیانت برتی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۴۰۱، النقلة ۸۱۔ مذکورہ کتب میں اس روایت پر کلام کیا گیا ہے جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۶۸۸..... جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا اللہ پاک اس کی ضروریات میں نظر نہ کرے گا جب تک کہ وہ رعایا کی ضروریات میں نظر نہ کرے۔

الكبير للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۸۲۔

۱۴۶۸۹..... والی کو رعیت کی طرف سے ہلاکت کا اندیشہ ہے ہاں مگر وہ والی جو ان کی حفاظت اور خیر خواہی کا اہتمام رکھے۔

الرویانی عن عبد اللہ بن معقل

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۴۴۔

۱۴۶۹۰..... مسلمان آدمی کے لئے امارت میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسند احمد عن حبان بن یحییٰ الصدائی

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۸۸، روایت کی سند میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔

۱۴۶۹۱..... تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعن طعن کرو اور وہ تم پر لعن طعن کریں۔

مسلم عن عوف بن مالک

۱۴۶۹۳..... بدترین راعی (حاکم) ماروھاڑ کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عائذ بن عمرو

الاکمال

۱۴۶۹۳..... عدل پسند حکمران کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو اپنی پشت پر یعنی دائیں کروٹ پر رہنے دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ ظلم و ستم روار کھنے والا ہوتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر عن عمر بن عبدالعزیز
کلام:..... خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے۔
اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۴۱۶

۱۴۶۹۴..... ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت والا شخص وہ ہے جو حکومت کو طلب کرے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
۱۴۶۹۵..... بدترین راعی (حاکم) غضبناک لوگ ہیں۔ مسلم عن عائذ بن عمرو
۱۴۶۹۶..... اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت (حکومت) کا اول ملامت ہے، دوم ندامت ہے اور سوم قیامت کے دن عذاب ہے سوائے اس شخص کے جو عدل کرے لیکن اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاة عن عوف بن مالک
کلام:..... اس روایت میں ایک راوی زید بن واقد ہے جس کو ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابو دارعم نے اس کی تضعیف فرمائی ہے بشر بن عبداللہ سے روایت کرنے میں اور بشر منکر الحدیث ہے۔ اس لئے اجمالاً روایت ضعیف کے حوالے سے محل کلام ہے۔
۱۴۶۹۷..... ایک قوم ضعیف اور مسکین لوگوں کی تھی، ایک سرکش اور دشمن قوم نے ان کے ساتھ جنگ کی لیکن اللہ پاک نے کمزور مسکینوں کو غالب اور فتح مند کر دیا، کمزور لوگوں نے انہی سرکشوں کو اپنا امیر اور سربراہ بنایا جس کی وجہ سے ان مسکینوں نے بھی قیامت تک کے لئے اللہ کو اپنے اوپر ناراض کر لیا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن مردویہ السنن للعبد بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
۱۴۶۹۸..... سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ حاکم اپنی رعایا کے ساتھ کاروبار کرے۔

ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی الاسود امالکی عن ابیہ عن جدہ
۱۴۶۹۹..... عن قریب زمین کے مشرق و مغرب کو تم فتح کرو گے۔ اس وقت کے حاکم جہنم میں ہوں گے ہاں مگر وہ حاکم جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کرتے رہیں۔ مسند احمد عن رجل من معارب

۱۴۷۰۰..... امارت کا اول ملامت ہے، ثانی ندامت ہے اور ثالث قیامت کے دن اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔ ہاں مگر جو شخص رحم کرے اور یوں یوں خرچ کرے اور وہ رشتہ داروں کے ساتھ پھر بھی کیسے عدل کر سکے گا۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس
۱۴۷۰۱..... اے ابو ذر! تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے ہاں مگر جو شخص اس (حکومت) کا حق ادا کرے اور اس پر جو امانت عائد ہو اس کو ادا کرے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن سعد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (حکومت کا کوئی عہدہ کیوں سپرد نہیں کرتے) تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۰۲..... کوئی شخص امارت کی حرص نہ کرنے اور حکومت کے حصول کے بعد عدل کرنے کا دعویٰ نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۴۷۰۳..... جہنم میں سب سے پہلے جو شخص داخل ہوگا وہ زبردستی مسلط ہونے والا بادشاہ ہے وہ اپنی بادشاہت میں عدل نہ کرے اس کی بڑائی اس کو سرکش کر دے اور اس کی طاقت اس کو کڑفوں بنا دے۔ التاریخ للحاکم، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۴۷۰۴..... کیا میں تم کو تمہارے اچھے اور برے حکام نہ بتاؤں؟ بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو اور وہ تم سے محبت رکھیں، تم ان کے لئے

دعا کرو اور وہ تمہارے لئے اللہ سے دعا کریں، اور تمہارے بدترین حکام وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں، تم انکو بددعا دو اور وہ تم کو بددعا دیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! تو کیا ہم ایسے حاکموں سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز روزہ کرتے رہیں انکو چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی، عن عقبہ بن عامر

۱۳۷۰۵..... (حکام کے سامنے) خاموشی اختیار نہ کرو۔ کوئی امیر ہو یا کہیں کا گورنر، اس کے پاس فقیر اور حاجت مند لوگ آئیں تو ان کو کہا جائے بیٹھ جاؤ ہم تمہاری حاجت اور ضرورت میں غور کریں گے۔ پھر انکو خاموش ایک طرف چھوڑ دیا جائے، ان کی حاجت پوری کی جائے اور نہ ان کے لئے کوئی حکم دیا جائے، کہ وہ اپنی راہ لگیں جبکہ ایسے امیر کے پاس کوئی مالدار سربر آوردہ آئے تو امیر اس کو اپنے پاس بٹھائے اور کہے تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اور وہ اپنے مسائل گنوائے تو امیر حکم دیدے کہ اس کی حاجت پوری کرو اور جلدی کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۰۶..... امارت و حکومت تباہی کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ ابن ابی شیبہ عن خیشمہ، مرسلًا
۱۳۷۰۷..... بدترین راہی (حاکم) تیز غصے والے غضبناک لوگ ہیں۔ مسند احمد، ابو عوانہ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عائذ بن عمرو المزنی
کلام:..... الجبر آکسثیت ۱۸۳۔

۱۳۷۰۸..... میری امت کے دو گروہ سدھر جائیں تو ساری امت درست ہو جائے، امراء اور علماء۔

حلیۃ الاولیاء، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ نصیحۃ الداعیۃ ۱۷

ظالم حکمران شفاعت سے محروم

۱۳۷۰۹..... میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ ظالم جابر بادشاہ اور دین میں گمراہی پیدا کرنے والا۔ لوگ ان کے خلاف شہادت دیں اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں۔ الشیرازی فی الاقاب، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار
۱۳۷۱۰..... تم میں سے ہر ایک راہی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۶۸۔

۱۳۷۱۱..... ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، بہت سی قومیں قیامت کے دن تمنا کریں گی کہ کاش وہ اپنی چوٹیوں کے ساتھ ثریا پر لٹکے ہوئے اور آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے اور لوگوں کے کسی معاملے کے حاکم نہ بنتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۱۲..... ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، ان پر ایسا دن بھی آئے گا کہ ان کا کوئی بھی فرد تمنا کرے گا کہ کاش وہ ستارے کے ساتھ معلق ہوتا اور ہوا میں جھول رہا ہوتا مگر دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بنتا۔ الدار قطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۳۷۱۳..... ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، یہ لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ بندھی ہوئی اور وہ آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے لیکن کسی طرح کی حکومت انکو نہ ملتی۔

البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۷۱۴..... رعایا ہرگز ہلاک اور برباد نہ ہوگی خواہ وہ ظالم اور بد کردار ہو، جب تک کہ ان کے حکمران ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ پر گامزن ہوں ہاں رعیت و عوام اس وقت ہلاک ہو جائے گی خواہ وہ ہدایت یافتہ ہو جبکہ ان کے حکمران ظالم اور بد کردار ہوں۔

ابونعیم وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... الضعیفة ۵۱۳۔

۱۳۷۱۵..... کوئی امت ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں کوئی امت ہرگز ہلاک و برباد نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں۔ الخطیب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۳۷۱۶..... کوئی قوم فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سپرد کر دیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۷۱۷..... کوئی والی جو کسی چھوٹی یا بڑی قوم کا حاکم بنے پھر ان میں عدل نہ کرے تو اس کو اللہ پاک منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۳۷۱۸..... کسی بھی چھوٹی یا بڑی امت کا حاکم جو عدل نہ کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

مسند احمد عن معقل بن یسار، الضعیفة ۴۰۳۳

۱۳۷۱۹..... اللہ پاک جس بندے کو کوئی رعیت سپرد کرے لیکن وہ ان کی خیر خواہی کے ساتھ حفاظت نہ کرے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن عبدالرحمن بن سمرۃ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۹۔

۱۳۷۲۰..... کوئی بھی شخص جو دس یا دس سے اوپر آدمیوں کا امیر مقرر ہو مگر قیامت کے دن اس کو گردن کے ساتھ باندھتے ہوئے حال میں لایا جائے

گا پھر اس کا عدل اس کو چھڑا لے گا یا اس کا ظلم اس کو قعر ہلاکت میں ڈال دے گا۔ ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۳۷۲۱..... تین آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ حق اسکو چھڑا لے گا

اس کو تباہ کر دے گا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۲۲..... دس آدمیوں کا حاکم بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے۔ اس طوق سے

اس کے ہاتھوں کو صرف عدل ہی چھڑا سکے گا۔

السنن السعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادۃ

۱۳۷۲۳..... دس آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے روز اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اس کا عدل اس کو آزاد

کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کر دے گا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجہنی

۱۳۷۲۴..... جس امیر کے دروازے حاجت مندوں اور مسکینوں کے لئے بند ہوں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور مسکنت پر بند

کر دیتے ہیں۔ ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجہنی

۱۳۷۲۵..... کوئی آدمی جو دس آدمیوں کا والی ہو قیامت کے دن اس حال میں ایسا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے حتیٰ کہ اس کے

اور اس کے ماتحتوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۷۲۶..... کوئی بندہ نہیں جس کو اللہ پاک کسی رعیت کا راعی (نگہبان) بنائے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کا خیال نہ کرے تو اللہ پاک جنت کو

اس پر حرام کر دے گا۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۲۷..... جس بندے سے کسی رعیت کی نگرانی لی جائے تو قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ اللہ کا حکم اس نے ان میں قائم کیا یا ضائع کیا۔

ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۲۸..... کوئی دس بندوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں اس کو لایا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا پھر یا تو اس کو عذاب

سے دوچار ہونا پڑے گا یا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ ابن مندہ و ابو نعیم عن الحارث بن محمد عن حصین

۱۴۷۲۹..... کوئی مسلمان جو دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا امیر ہو، اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ پھر اس کی نیکی اس کو آزاد کرانے کی یا اس کا گناہ اس کو برباد کرے گا، امارت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن عذاب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۰..... کوئی تین آدمیوں کا والی نہیں مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اور اس کا دایاں ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا۔ اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو تباہ کرے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۱..... کوئی والی نہیں جو مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے پھر خیر سگالی کے جذبے کے ساتھ ان کے لئے محنت نہ کرے تو اللہ پاک اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا جس دن اللہ پاک اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۲..... کوئی کسی چھوٹی یا بڑی امت کا والی نہیں جو ان کے ساتھ عدل نہ کرتا ہو تو اللہ پاک ضرور اس کو چہرے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن معقل

۱۴۷۳۳..... کوئی دس آدمیوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے۔ اس کو اس کا عدل چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

کلام:..... ضعف ہے۔ الملالی۔ ۱/۴۷۸

۱۴۷۳۴..... کوئی شخص جو کسی ولایت کا حاکم بنے اولاً اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھلے گا اگر وہ اس کو قبول کرے تو وہ عافیت اس کے لئے مکمل ہوگی اور اگر وہ عافیت کو حقیر جانے تو اس کو ایسے مسائل درپیش ہوں گے کہ وہ ان سے نمٹنے کی طاقت نہ رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۵..... اس شخص کی مثال جو فیصلہ میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور صاحب رحم پر رحم کرے میری جیسی ہے، جس نے ایسا نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

الحسن بن سفیان، الباوردی ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن للسعید بن منصور عن بلال بن سعد عن ابیہ

فائدہ:..... صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد خلیفہ کا کیا حکم ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۳۶..... جس نے رعیت کی سربراہی لی مگر خیر خواہی کے ساتھ ان کے لئے تنگ و دوڑ نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا خواہ اس کی خوشبو سو سال

کی مسافت سے آئے۔ ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۷..... جس نے رعیت کی سرپرستی لی مگر اس نے انکو دھوکہ دیا تو وہ پروردگار سے اس حال میں ملے گا کہ پروردگار اس پر غضبناک ہوگا۔

الخطیب عن معقل

۱۴۷۳۸..... اللہ پاک نے جس سے رعیت کی نگہبانی کا کام لیا اور وہ دھوکہ دہی کی حالت میں مرا تو اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن الحسن مرسلاً

۱۴۷۳۹..... جس کو اللہ پاک نے مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنایا لیکن وہ ان کی حاجت، فقر وفاقہ اور ضروریات سے چھپا رہا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت فقر وفاقہ اور ضرورت سے بے نیاز ہوگا۔ ابو داؤد، ابن سعد، البغوی، عن ابی مریم الادی

۱۴۷۴۰..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ ان کی حاجت اور فقر وفاقہ سے غافل رہا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حاجت اور فقر وفاقہ سے بے نیاز ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن قانع، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی مریم الازدی

۱۴۷۴۱..... جو دس آدمیوں پر والی بنا پھر اس نے ان کا من پسند حکم جاری کیا یا ان کی منشاء کے خلاف حکم جاری کیا تو قیامت کے دن اس کو لایا جائے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اگر اس نے عدل کیا ہوگا، رشوت نہ لی ہوگی اور نہ ظلم کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو آزاد کر دے گا اور اگر اس نے حکم جاری کیا ایسا جو اللہ نے نازل نہیں کیا، رشوت لی، اور رشوت ستانی میں دوسروں کی مدد کی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ

کے ساتھ باندھ دیا جائے گا پھر اس کو جہنم کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پانچ سو سال تک اس گڑھے میں نہیں پہنچے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۲..... جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ کمزور اور حاجت مند مسلمانوں سے دور رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس سے

پردہ میں ہوں گے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۳..... جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا لیکن خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہیں کی جسے وہ اپنے اہل خانہ کی نگہبانی کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ

جہنم میں بنا لے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۴..... جو لوگوں کا حاکم منتخب ہوا لیکن اس نے فقراء اور حاجت مندوں پر اپنے دروازے بند کر لئے تو اللہ پاک اس کی حاجت اور فقر و فاقے

سے آسمان کا دروازہ بند فرمائیں گے۔ ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی مریم

۱۴۷۱۵..... جس نے فقیروں اور حاجت مندوں پر اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کے فقر و فاقے اور حاجت سے آسمان کے دروازے بند کر دیں گے۔

ابن عساکر عن ابی مریم

حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید

۱۴۷۱۶..... جس نے حاجت مندوں اور مسکینوں سے اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت آسمان کا دروازہ بند فرمائیں گے۔

مستدرک حاکم عن عمرو بن مرة الجہنی

۱۴۷۱۷..... جو لوگوں کے امور کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر اس نے اچھا

کیا ہوگا تو نجات پا جائے گا اور اگر بدی کی ہوگی تو پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ ستر سال کی گہرائی تک نیچے جا گرے گا۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن بشر بن عاصم الثقفی

کلام:..... امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ان کی اور کوئی روایت نہیں جانتا اور اس روایت میں سوید بن عبدالعزیز متروک راوی ہے۔

۱۴۷۱۸..... جو لوگوں کے کسی امر کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو نجات

پا جائے گا اور اگر وہ برائے کرنے والا ہوگا تو پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ ستر سال کی گہرائی میں اترتا رہے گا اور یہ انتہائی تاریک گڑھا ہوگا۔

البغوی، الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت میں سوید بن عبدالعزیز متروک راوی ہے۔

۱۴۷۱۹..... جو مسلمانوں کے امور کا حاکم بنا پھر اس نے ان پر ظلم روار کھنے کے لئے کوئی سخت آدمی امیر مقرر کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ پاک

اس سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اور جس نے اللہ کی حمد میں کسی کو داخل کیا اور اس نے اللہ کی

حد کو توڑا بغیر کسی حق کے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۰..... جو کسی منصب پر تعینات ہوا اور اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

الرویانی، ابن عساکر عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۱..... جو لوگوں کے کسی کام کا سردار بنا پھر وہ عوام سے یا مظلوم سے یا کسی بھی حاجت مند سے بند ہو کر بیٹھ گیا اللہ پاک بھی اپنی رحمت

کے دروازے اس کی حاجت، اس کے سخت ترین فقر و فاقے سے بھی بند فرمائیں گے۔

مسند احمد، ابن عساکر عن الشماخ الازدی عن ابن عمر له من الصحابة

۱۴۷۲۲..... جس نے کسی رشتے دار پر ظلم و ستم ڈھایا حالانکہ وہ اس سے خیر کی آس لگائے ہوئے تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۳..... امارت و حکومت اس شخص کے لئے بہترین شے ہے جو اس کو اس کے حقوق کے ساتھ اور حلال طریقے سے حاصل کرے، اور اس شخص کے لئے بہت بری شے ہے جو اس کو بغیر کسی حق کے حاصل کرے یہ ایسے شخص کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت و افسوس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۴۷۵۴..... امارت کا سوال نہ کرے بے شک جس نے اس کا سوال کیا اس کو امارت کے حوالے کر دیا جائے گا جبکہ جس کو بغیر سوال کے اس میں آزمایا گیا اس کی مدد کی جائے گی۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرہ

۱۴۷۵۵..... لوگوں پر حکومت ہونا لازمی ہے خواہ نیک ہو یا بد اگر نیک حکومت ہوگی تو وہ تقسیم میں عدل کرے گی اور تمہارے درمیان غنیمت کے اموال برابر کے ساتھ منقسم ہوں گے۔ اگر حکومت بد ہوگی تو اس میں مومن کو آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا۔ امارت و حکومت قائم ہونا برج سے بہتر ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل اور جھوٹ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۶..... دو آدمیوں پر کبھی امیر نہ بن اور نہ ان کے آگے چل۔ ابو نعیم عن نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۷..... جو شخص دس مسلمانوں کا بھی امام ہو گا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہو گا یہاں تک کہ اللہ اس پر رحم فرما کر اس کو آزاد فرمائیں گے یا اور معاملہ فرمائیں گے۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرہ

۱۴۷۵۸..... یہ (حکومت کا) معاملہ تمہارے درمیان یوں ہی رہے گا، اور تم اس کے حاکم بنے رہو گے جب تک کہ ایسے نئے اعمال ایجاد نہ کرو جو سراسر تمہاری ایجاد ہوں، پس جب تم ایسا کرو گے تو اللہ پاک تم پر اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں کو مسلط کر دے گا وہ تم کو اسی طرح قطع برید کریں گے جس طرح یہ شاخ کٹ رہی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۱۴۷۵۹..... اللہ پاک کسی بندے کو کسی رعیت پر نگران بناتا ہے اور وہ ایسے دن مرتا ہے جس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، عن معقل بن یسار

۱۴۷۶۰..... اللہ پاک کسی بندے کو رعایا کا حاکم بنائے رعایا میں قلیل افراد ہوں یا کثیر مگر اللہ پاک اس حاکم سے ان کے بارے میں قیامت کے دن ضرور سوال کرے گا کہ کیا ان کے اندر اللہ کا حکم قائم کیا ہے یا ضائع کر دیا ہے حتیٰ کہ کسی بھی آدمی سے خاص طور پر اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائیں گے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۱..... کوئی آدمی دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم نہیں بنایا گیا مگر وہ قیامت کے روز گلے میں طوق ڈالے ہوئے آئے گا جس میں اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اس کی گردن چھوڑ دی جائے گی اور اگر وہ بد کردار ہوگا تو طوق پر مزید طوق چڑھادیے جائیں گے۔

النسانی عن عبداللہ بن نرید عن ابیہ

شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید

۱۴۷۶۲..... اللہ پاک ایسے حاکم کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے اور نہ بغیر طہارت والے بندے کی نماز قبول فرماتا ہے اور نہ خیانت کے مال میں سے صدقہ کو قبول کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم، الشیخ ازی فی الالقاب عن طلحة بن عبید اللہ کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے۔ الضعیفہ: ۱۱۶۰۔ ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۶۳۔ الوضع فی الحدیث ۳-۱۶۳۔

۱۴۷۶۳..... اللہ پاک ایسی امت کو پاک اور مقرب نہیں کرتا جس کی حکومت عورت کے ہاتھ میں ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۴..... کوئی شخص کسی قوم پر حاکم نہیں ہوتا مگر وہ قیامت کے دن ان کے آگے آئے گا اور اس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور قوم والے اس کے پیچھے ہوں گے۔ بھر اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور ان سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن المقدم بن معدی کرب

۱۳۷۶۵..... اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی بنا پھر اس نے اپنا دروازہ حاجت مسلمان سے بند کر لیا تو اللہ پاک اس کو جنت کے دروازے میں جانے سے روک لے گا۔ اور جس شخص کا مقصود نظر صرف دنیا بن گئی اللہ پاک اس پر میرا پڑوس حرام فرمادیں گے بے شک مجھے دنیا کی ویرانگی کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کو آباد کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی الدحداح ۱۳۷۶۶..... اے عباس! اے نبی کے چچا! ایک جان جس کو تم امارت سے نجات دو اس میں اس قدر خیر ہے جس کو تم شمار نہیں کر سکتے۔

ابن سعد عن الضحاک بن حمزہ مرسلًا، ابن سعد، السنن للبیہقی عن محمد بن المنکدر مرسلًا، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۳۷۶۷..... اس حاکم کو جو خدا کی نافرمانی کا حکم دیتا تھا اور اس کی اطاعت کی جاتی تھی لایا جائے گا اور جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں آگ میں نکلتی پھریں گی، جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے (اس طرح وہ اپنی آنتوں کے گرد چکر کاٹے گا) اس کے پاس اس کے فرماں بردار لوگ آئیں گے وہ پوچھیں گے اے فلانے! تو تو ہم کو کیسے کیسے ظلم کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو ایک حکم کرتا تھا اور خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ مستدرک الحاکم عن اسامہ بن زید

۱۳۷۶۸..... حاکم کو لایا جائے گا اور پل پر کھڑا کر دیا جائے گا، پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو اپنی جگہ سے ڈگمگا جائے گا، اگر وہ عادل ہوگا تو پل صراط پر سے گزر جائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو وہ جہنم کی ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ عبد بن حمید عن بشر بن عاصم ۱۳۷۶۹..... قیامت کے دن عادل اور ظالم ہر طرح کے حاکموں کو سامنے لایا جائے گا حتیٰ کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہو جائیں گے اللہ عزوجل فرمائیں گے۔ تمہاری ہی مجھے تلاش تھی۔ پس جو بھی اپنے فیصلے میں ظلم کرنے والا ہوگا۔ فیصلے میں رشوت کھانے والا ہوگا اور مقدمے میں کسی ایک فریق کی بات کو زیادہ توجہ اور دھیان دینے والا ہوگا وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے حد سے اوپر (سزائیں) مارا ہوگا۔ اللہ پاک اس سے پوچھیں گے: تو نے میرے حکم سے اوپر کیوں مارا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! مجھے تیری وجہ سے اس پر غصہ آ گیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: کیا تیرا غضب میرے غضب سے زیادہ سخت تھا؟ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے (شرعی سزائیں) کمی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تو نے کیوں کمی کی؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آ گیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا، کیا تیری رحمت میری رحمت سے زیادہ بڑھ کر تھی؟ مسند ابی یعلیٰ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۳۷۷۰..... اس شخص کو لایا جائے گا جو والی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس کی آنتیں نکل جائیں گی اور وہ جہنم میں (ان کے گرد) چکر کاٹے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے۔ وہ پوچھیں گے۔ کیا تو ہی ہمیں نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا؟ اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ الحمیدی والعدلی عن اسامہ بن زید

۱۳۷۷۱..... قیامت کے دن حاکم کو ان لوگوں کے ساتھ لایا جائے گا جن پر حکام نے سزائیں کمی یا زیادتی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: تم میری زمین کے کبھی (حساب کتاب رکھنے والے) تھے میرے بندوں کے راعی (حاکم) تھے اور مجھے تمہاری ہی تلاش تھی۔ پھر پروردگار اس شخص سے فرمائے گا جس نے کمی کی ہوگی کہ تجھے کس بات نے (سزائیں) کمی کرنے پر اکسایا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آ گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو میرے بندوں پر مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا تھا۔ اور پروردگار اس شخص کو فرمائے گا جس نے ظلم اور زیادتی کی ہوگی کہ تجھے زیادتی پر کس چیز نے اکسایا تھا۔ وہ کہے گا: غصے کی وجہ سے (میں نے اس پر سزا زیادہ کی تھی) پروردگار فرمائے گا: انکو لے جاؤ اور جہنم کے ستونوں میں سے کوئی ستون ان کے ساتھ بھردو۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة من طریق ابن عبدالرحیم المروری عن بقیة لنا مسلمة ابن کلثوم عن انس، وعنده قال ابو داؤد:

لاحدث عنه، وسلة شامی ثقہ وبقیة روايته عن الشامیین مقبولة وقد صرح فی هذا الحدیث بالتی دیت

۱۳۷۷۲..... قیامت کے دن امیر کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں (اپنی آنتوں کے گرد) اس طرح چکر کاٹے گا جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا وہ کہے گا کیوں نہیں، لیکن

میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ حلیۃ الاولیاء عن اسامۃ بن زید

۱۳۷۷۳..... جب قیامت کا دن ہوگا والی (حاکم) کے لئے حکم ہوگا اور اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک پل کو حکم دے گا وہ اس شدت سے ہلے گا کہ حاکم کا ہر جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا پھر اللہ پاک ہڈیوں (اور جوڑوں) کو حکم دے گا وہ واپس اپنی جگہ آ جائیں گی، پھر پروردگار اس سے سوال جواب کرے گا اگر وہ اللہ کا اطاعت گزار ہوگا تو اس کو کھینچ لے گا اور اس کو دو بوجھ اجر کے عطا فرمائے گا اور اگر وہ نافرمان ہوگا تو پل شق ہوگا اور وہ جہنم تک ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عاصم بن سفیان الثقفی

۱۳۷۷۴..... بہت سے حکام لوگوں کو نفرت دلانے والے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن عباس الجشمی
فائدہ:..... یعنی جو حاکم نماز میں امام بنتے ہیں اور لمبی لمبی قرأت کر کے لوگوں کو بھگاتے ہیں۔

تیسری فصل..... امارت (حکومت) کے احکام اور آداب میں

اس میں پانچ فروع ہیں۔

پہلی فرع..... حکومت کے آداب میں

اور اس بیان میں کہ حکام قریش میں سے ہوں گے۔

۱۳۷۷۵..... جب تم میرے پاس کسی آدمی کو (اپنا نمائندہ بنا کر) بھیجو تو خوبصورت چہرے اور اچھے نام والے شخص کو بھیجا کرو۔

البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ السنن یہاں ۲۰۰۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۔

۱۳۷۷۶..... جب تم میرے پاس کسی کو ڈاکیہ (قاصد) بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے والے اور اچھے نام والے کو بھیجو۔

البزار عن ہریرۃ ضعیف، اللالی ۱۱۲، ۱۱۳

۱۳۷۷۷..... جب تو میرے پاس کوئی برید (نمائندہ) بھیجے تو اچھے جسم اچھے چہرے والے کو بھیجو۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۱۶۔

۱۳۷۷۸..... اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن نعیم بن مسعود الاشجعی

۱۳۷۷۹..... اللہ کی قسم! اگر رسولوں (نمائندوں) کو قتل نہ کرنے کی رسم نہ ہوتی تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن مسعود

۱۳۷۸۰..... اگر تو رسول نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۷۸۱..... قوم میں سب سے سست رفتار سواری امیر کی ہو۔ الخطیب فی تاریخ عن معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرۃ مرسلًا.

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۰۷۶۔

امام خطیب نے اس روایت کو شیبہ بن شیبہ المنقری کے حالات کے ذیل میں نقل کیا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ اس راوی کے متعلق فرماتے ہیں: لیس بشیء اس کا اعتبار نہیں، راجع ترجمہ میزان ۲۶۲۔ امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

۱۳۷۸۲..... امیر جب لوگوں میں شک و شبہ کرنے لگ جائے گا تو ان کو خراب اور تباہ کر دے گا۔

ابو داؤد، مستدرک، الحاکم عن جہر بن نضر و کلثوم بن مرۃ والمقدم و ابی امامۃ

۱۴۷۸۳..... لوگوں سے اعراض برتو (اور بے جا شک شبہ میں نہ پڑو) کیا نہیں سمجھتے کہ اگر تم لوگوں میں عیب تلاش کرنے کے پیچھے پڑ جاؤ گے تو ان کو تباہ کر دو گے۔ یا تباہ کرنے کے قریب ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویہ
 ۱۴۷۸۴..... اگر تو لوگوں کے عیوب کو تلاش کرے گا تو انکو برباد کر دے گا یا بربادی کے دہانے پر پہنچا دے گا۔

ابوداؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ، ۱۴۰۳۹

۱۴۷۸۵..... ہم ایسے شخص کو حکومت کے کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کی طلب کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۶..... اللہ کی قسم! ہم ایسے شخص کو اس کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کا سوال کرے اور نہ ایسے شخص کو جو اس کی حرص اور طمع رکھے۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۷..... میں اپنے بعد خلیفہ کو اللہ کے تقویٰ کی اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑے کی عزت کرے چھوٹے پر رحم کرے ان کے علماء کی توقیر و احترام کرے انکو مار مار کر زلیل نہ کرے وحشت زدہ کر کے نفرت نہ دلائے ان کو خصی کر کے ان کی نسل کو منقطع نہ کرے اور یہ کہ اپنے دروازے کو ان پر بند نہ کرے ورنہ ان میں سے طاقتور کمزوروں کو کھا جائیں گے۔ السنن للبیہقی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۱۹۔

۱۴۷۸۸..... بادشاہوں کا معافی دینا ان کی سلطنت کو زیادہ باقی رکھنے والی چیز ہے۔ الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۹..... حاکم پر پانچ باتیں ضروری ہیں حق کے ساتھ غنیمت لے اور حق کے ساتھ ادا کرے ان کے امور کا نگہبان ایسے شخص کو بنائے جو اچھی طرح ان کے امور کو جانتا ہو اور ان کے لئے بہتر ہو۔ ان کو کسی معرکہ میں محصور کر کے ختم نہ کر دے۔ اور نہ ان کے آج کے کام کو کل پر چھوڑے۔

الضعفاء للعقبلی عن وائلۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۳۶، الکشف الہامی ۵۶۱۔

امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے

۱۴۷۹۰..... امراء قریش میں سے ہوں جب تک کہ وہ تین باتوں پر عمل کریں: ان سے رحم مانگا جائے تو وہ رحم کریں اور جب وہ فیصلہ کریں تو

انصاف اور عدل کے ساتھ کام لیں۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۱..... امراء قریش میں سے ہوں گے جو ان سے مقابلہ اور دشمنی کرے گا یا انکو گرانے کی کوشش کرے گا درخت کے پتوں کی طرح خود

جھڑ جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن کعب بن عجرۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۷۹۲..... امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے۔ ان میں سے نیک نیکوں کے امیر ہوں گے فاسق فاسقوں کے امیر ہوں گے۔ اگر قریش تم پر

کسی کا لے اور تک کئے کو بھی امیر مقرر کر دیں تب بھی تم ان کے امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور اس کی

گردن زدنی میں اختیار نہ دیا جائے۔ پس جب اس کو ان دو چیزوں میں اختیار دیا جائے تو وہ اپنی گردن زدنی کے لئے گردن جھکا دے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۳..... یہ حکومت پہلے حمیر قوم میں تھی پھر اللہ نے ان سے چھین لی اور اس کو قریش میں رکھ دیا اور عن قریب ان (قریش) ہی کی طرف

لوٹ آئے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی ذی مخر

کلام: روایت باطل ہے الا باطل ۲۵۳، احادیث مختارہ ۸۸، التناجیہ ۱۷۷۸۔
۱۷۷۹۳..... یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں دو (قریشی) بھی باقی رہیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت و مخالفت پر وعیدوں کے بیان میں

۱۷۷۹۵..... حاکم کی سن اور اطاعت کر خواہ وہ سیاہ کالا اور لولا لنگڑا ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۷۷۹۶..... سنو اور اطاعت کرو، بے شک ان پر اس کا وبال ہے جس کو وہ اپنے اوپر اٹھائیں (اور ظلم ڈھائیں) اور تم پر اس کا وبال ہے جو تم اٹھاؤ
(اور نافرمانی کرو)۔ مسلم، الترمذی عن وائل

۱۷۷۹۷..... جوان پر بار ہوا (بار حکومت) اس کا وبال ان پر ہے، اور جو تم کرو گے اس کا وبال تم پر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سلمة الجعفی
۱۷۷۹۸..... اگر تم پر ٹھٹھے سیام فام جھنشی غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے جو تم پر کتاب اللہ کے ساتھ حکمرانی کرے تم ضرور اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

مسلم، ابن ماجہ عن ام الحسین

۱۷۷۹۹..... سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر کالے لکھوٹے غلام جس کا سر کشمش کی طرح ہو کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے تم اس کی اطاعت کرنا۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰۰..... اطاعت صرف نیکی میں سے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن علی رضی اللہ عنہ
۱۷۸۰۱..... تجھ پر سب و طاعت فرض ہے تنگی ہو یا آسانی یا خوشی سے ہو یا زبردستی اور خواہ تم پر کسی اور کو ترجیح دی جائے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰۲..... عنقریب تم پر ایسے والی مقرر ہوں گے جو خرابی پیدا کریں گے لیکن اللہ پاک ان کی بدولت جو اصلاح پیدا فرمائیں گے وہ زیادہ ہوگی
پس ان میں سے جو اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کریں ان کو اجر ہے اور تم پر ان کا شکر واجب ہے۔ جو ان میں سے اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل
کریں ان پر اس کا وبال ہے اور تم پر صبر کرنا لازم ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کلام: ذخیرة الحفاظ۔ ۳۲۸۱۔ ضعیف الجامع ۳۳۱۴۔

۱۷۸۰۳..... جو شخص نکلے اس غرض سے کہ میری امت میں پھوٹ ڈالے تم اس کی گردن اڑاؤ۔ النسائی عن اسامة بن شریک
۱۷۸۰۴..... میرے بعد بڑے بڑے مسائل پیش ہوں گے پس جو مسلمانوں کی جماعت کو پارہ پارہ کرنا چاہے اس کی گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی
بھی ہو۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن عرفجہ
۱۷۸۰۵..... بنی اسرائیل کے امور حکومت کو بھی ان کے انبیاء سنبھالتے تھے۔ جب بھی ایک نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کے بعد اس کا
خلیفہ بن جاتا۔

اور میرے بعد بے شک کوئی نبی نہ آئے گا۔ ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟
ارشاد فرمایا: پہلے والے کی بیعت کی وفاداری کرو، پھر اس کے بعد والے کی بیعت کی وفاداری کرو اور ان کو ان کا حق دو جو اللہ نے ان کا حق
رکھا ہے۔ بے شک اللہ بھی ان سے ان کی رعیت کے حقوق کے بارے میں باز پرس کرے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۸۰۶..... جو تمہارے پاس آئے اس حال میں کہ تم سب ایک ہو اور ایک پر تمہارا اتفاق ہو۔ پھر وہ آنے والا تمہاری لاشی توڑنا چاہے یا تمہاری
جمیعت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ مسلم عن عرفجہ

۱۳۸۰۷..... جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو بعد والے کو قتل کرو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۳۸۰۸..... جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امیر کی اطاعت کی اہمیت

۱۳۸۰۹..... جو (امام کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے جدا ہو گیا پھر اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔ جس نے مصیبت و گمراہی کے جھنڈے تلے قتال کیا مصیبت کے لئے غضبناک ہوا۔ یا مصیبت کی طرف بلا یا یا مصیبت کی مدد کی اور لڑائی میں مارا گیا تو اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہے، جو شخص میری امت پر نکلا اور ان کے نیکیوں اور بدوں کو مارنا شروع کیا۔ مومن کی پروا کی اور نہ کسی عہد والے (غیر مسلم ذمی) کے عہد کا خیال کیا تو وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں)۔

مسند احمد، النسائی، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۱۰..... جس نے (امام کی) اطاعت سے ہاتھ نکال لیا وہ قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس (نجات کی) کوئی حجت نہ ہوگی (اور جو اس حال میں مرا) کہ اس کے گلے میں بیعت کا طوق نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۳۸۱۱..... جو اپنے امیر سے کوئی ناگوار بات دیکھے صبر کرے۔ کیوں کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور ہو اور اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد، مسلم، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۱۲..... اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم پر کسی کا لے لکھو لے لکھو غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے اس کی سنو اور اطاعت کرو جب تک وہ تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ام الحصین

۱۳۸۱۳..... مجھ سے پہلے جو نبی بھی تھا اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو خیر کی راہ بتائے جو ان کے لئے سب سے بہتر اس کو معلوم ہو۔ اور انکو اس برائی سے بھی ڈرائے جو ان کے لئے بری معلوم ہو اور میری اس امت کی عافیت کا زمانہ شروع کا ہے جبکہ آخر والوں کو شدید مصیبتوں اور ایسے ایسے فتنوں کا سامنا کرنا ہوگا جو ان کے لئے بالکل اجنبی ہوں گے۔ فتنے یوں اٹھ آئیں گے کہ ایک دوسرے سے بڑھ کر نکلے، ایک فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا یہ تو ہلاکت خیز فتنہ ہے۔ پھر اس کی قلعی کھل جائے گی پھر اور کوئی فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا ہاں یہ ہے۔ پس جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہے اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو اس کو موت اس حال میں آنا ضروری ہے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔ اور جو کسی امام کی بیعت کرے اور اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور دل کا شمرہ دیدے تو اس کی اطاعت کرتا رہے جہاں تک ممکن ہو سکے پھر اگر دوسرا امام آجائے جو پہلے والے سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۳۸۱۴..... ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی گالی مت دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۸۹۷

۱۳۸۱۵..... ہم نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو ہر نیک اور بد کی نماز جنازہ پڑھو اور ہر نیک اور بد (حائم) کے تحت جہاد کرو۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۲۷۸ ضفاف الدار قطنی ۳۳۱، حلیۃ المرتاب ۲۷۳۔

امیر کی اطاعت از الاکمال

۱۳۸۱۶..... سن اور اطاعت کر خواہ امیر حبشی ہو اور اس کا سر کشمش کی طرح (چھوٹا اور بد صورت) ہو۔ ابو داؤد، البخاری عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۳۸۱۷..... اپنے امراء کی اطاعت کرتے رہو جیسے بھی ممکن ہو سکے۔ اگر وہ ایسی چیز کا حکم کریں جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں تو ایسے حکم پر ان کو
 اجر ملے گا اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم کو بھی اجر ملے گا اور اگر وہ ایسی کسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا تو اس کا وبال ان
 پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

اس کا حال یہ ہوگا کہ جب تم اپنے پروردگار سے ملو گے تو کہو گے اے پروردگار کوئی ظلم قبول نہیں، پروردگار فرمائے گا ظلم نہ ہوگا، بندے عرض
 کریں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس رسولوں کو بھیجا ہم نے آپ کے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی آپ نے ہم پر خلیفہ منتخب کئے ہم
 نے آپ کے حکم کے ساتھ ان کی بھی اطاعت کی آپ نے ہم پر امیر مقرر کئے اور ان کی اطاعت بھی ہم نے آپ کے لئے کی۔ پروردگار فرمائے گا: تم نے
 سچ کہا غلط بات کے حکم کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المقدم

۱۳۸۱۸..... اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن کو اللہ نے تمہاری باگ ڈور تھمائی ہے ان کی اطاعت کرو اور اہل حکومت سے
 حکومت کے لئے نہ جھگڑو خواہ حاکم حبشی غلام ہو۔ تم پر تمہارے نبی اور خلفاء راشدین مہدین کی سنت کی اتباع بھی لازم ہے جو تم کو معلوم ہے
 باتوں کو اپنے جبروں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، الادب
 للبخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو، ابن جریر، مستدرک الحاکم عن العریاض بن ساریہ

۱۳۸۱۹..... میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میری امت پر میرے بعد ظلم و تعدی نہ کرنا، میرے بعد عنقریب ایسے امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا
 بے شک امیر کی مثال ڈھال کی سی ہے جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے پس اگر تم اپنے معاملوں کو خیر کے ساتھ درست کرو تو ان کا فائدہ تمہارے
 لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی اگر وہ تم پر احکام جاری کرنے میں برائی کریں تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم ان سے بری ہو بے شک امیر جب
 لوگوں میں شک و شبہ کرتا ہے تو ان کو فاسد و خراب کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن المقدم بن معدککرب و ابی امامہ معاً

۱۳۸۲۰..... جب تم پر امراء مقرر ہوں اور وہ نماز زکوٰۃ اور جہاد فی سبیل اللہ کا تم کو حکم کریں تو اللہ تم پر ایسے امراء کو گالی دینا حرام قرار دیتا ہے اور ان
 کے پیچھے تمہارے لئے نماز پڑھنا حلال اور جائز رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو البکالی

۱۳۸۲۱..... جس نے جانور کی کونچیں (پچھلی پنڈلیاں) کاٹ دیں اس (کی زندگی) کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے کھجور کا (پھل دار)
 درخت جلا دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے اپنے شریک کو دھوکہ دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا اور جس نے اپنے حاکم کو دھوکہ دیا اس کا
 سارا اجر ضائع ہو گیا۔ السنن للبیہقی، الدیلمی، ابن البخاری عن ابی رهم السماعی، اسم ابی رهم احزاب بن اسید

۱۳۸۲۲..... جب زمین پر دو خلیفہ ہوں تو بعد والے کو قتل کر دو۔ الاوسط للطبرانی، الترمذی عن معاویہ رضی اللہ عنہ
 ۱۳۸۲۳..... جب تم پر کوئی باغی خروج کرے حالانکہ تم کسی ایک آدمی پر جمع ہو اور باغی مسلمانوں کی جمعیت کا عصا توڑنا چاہے اور ان کی جمعیت کو
 پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن عمر الاشجعی

۱۳۸۲۴..... یقیناً میرے بعد سلطان آئے گا۔ اس کو ذلیل نہ کرنا۔ جس نے اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا
 قلاوہ (تعویذ) نکال کر پھینک دیا۔ اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے خلاء کو پر نہ کرے جو (بغادت سے) پیدا ہو چکا ہے اگر
 چہ وہ خلاء پر نہیں کر سکتا مگر وہ پھر بھی لوٹ آئے گا اور سلطان کو عزت دینے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۲۵..... عنقریب میرے بعد سلطان (بادشاہ) آئے گا۔ اس کی عزت کرنا بے شک جس نے اس کو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا اسلام میں دراز پیدا

کردی۔ اس کے لئے توبہ نہیں ہے جب تک کہ وہ اس دراز کو بند نہ کرے اور وہ دراز (پہلی حالت پر) قیامت تک بند نہ ہوگی۔

التاریخ للبخاری، الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۲۶..... عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے خبردار تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے ساتھ (مسجد میں) آجانا۔ اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں گے تو تم بھی اپنی نماز پڑھ چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو جانا اور تمہاری ان کے ساتھ نماز نفل ہو جائے گی۔ ابو داؤد، عبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۲۷..... عنقریب تم پر ایسے امراء (مسلط) ہوں گے جو نمازوں کا وقت ضائع کر دیں گے۔ تم اپنی نمازیں وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۳۸۲۸..... عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت نکال کر پڑھائیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم اپنی نمازیں (گھروں میں) وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ (مسجد میں) نفل نماز پڑھ لینا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۲۹..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کریں تو اس کا ثواب تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی ہے اور اگر وہ نماز میں کمی کوتاہی کا شکار ہوں تو تمہارے لئے کوئی نقصان نہیں اس کا سارا وبال انہی پر ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت

۱۳۸۳۰..... عنقریب بہت خطرات اور مسائل پیدا ہوں گے۔ جو اس امت کو پارہ پارہ کرنا چاہے گا جبکہ امت مجتمع ہو تو ایسے شخص کی تلوار کے ساتھ گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی ہو۔ ابن حبان عن عرفجة، ۱۳۸۰۴

۱۳۸۳۱..... عنقریب میرے بعد بڑے بڑے فتنے رونما ہوں گے۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ جماعت میں پھوٹ ڈال رہا ہے یا امت محمد کے درمیان انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ سب ایک ہیں تو ایسے شخص کو قتل کر دینا خواہ وہ کوئی ہو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور شیطان انکو لاتیں مارتا ہے جو جماعت سے جدا ہو جاتے ہیں۔ النسائی، شعب الایمان للبیہقی عن عرفجة ابن شریح الاشجعی

۱۳۸۳۲..... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے کچھ کام تمہارے جانے (پہچانے) درست ہوں گے اور کچھ اجنبی اور نامانوس (غلط) کام ہوں گے۔ جس نے غلط کام کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا، جس نے اس پر نکیر کی۔ آواز اٹھائی وہ برائی سے محفوظ ہو گیا لیکن جو راضی ہو گیا اور اتباع کر لی۔ وہ خطرہ اور ہلاکت میں پڑ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ایسے امراء سے قتال (جنگ) نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ مسلم، ابو داؤد عن ام سلمة رضی اللہ عنہ

۱۳۸۳۳..... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو فوت کر دیں گے اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے۔ یہ ایسے لوگوں کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی بدتر ہوں گے جو اس کے بغیر چارہ نہ پائیں گے (مجبوراً) پڑھنے والے لوگ ہوں گے تم ان کے ساتھ شریک ہو کر نفل نماز پڑھ لیا کرنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۸۳۴..... عنقریب ایسے امراء (حکام) آئیں گے جن کو دوسرے کام ایسا مشغول کر لیں گے کہ وہ نماز وقت پر نہیں پڑھیں گے تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز پالو تو ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن ام حرام

۱۳۸۳۵..... عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت پر بھی پڑھیں گے اور وقت سے مؤخر بھی کر دیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ وقت پر نماز پڑھو تو ان کے لئے بھی اور تمہارے لئے بھی اجر ہے۔ اگر وہ وقت مؤخر کر دیں اور تم ان کے ساتھ نماز پڑھو تو تمہارے لئے نیکی ہے اور ان کے لئے وبال ہے اور جو جماعت (مسلمین) سے جدا ہو گیا وہ جاہلیت کی موت مر اور جس نے عہد توڑا اور عہد شکنی میں اس کو موت آئی تو وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

عبدالرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن عامر بن ربیعہ
۱۲۸۳۶..... عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نماز کا وقت نکال دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز
پڑھو پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لو۔ سمویہ، السنن للسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ
۱۲۸۳۷..... میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ تم قریش (جو تمہارے حاکم ہوں ان) کی بات سنو اور ان کے فعل کو چھوڑ دو۔

ابن سعد و ابن جریر عن عامر بن شہر ہمدانی
۱۲۸۳۸..... اپنے ائمہ کی اطاعت کو تمام لوگوں کی مخالفت مول نہ لو۔ ان کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے
اور اللہ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ میں حکمت (و بصیرت) اور اچھے وعظ کے ساتھ انکو اللہ کی طرف بلاؤں۔ پس جو میرے اس کام میں
میرا خلیفہ بناوہ مجھ سے ہے اور میں اس سے جس نے میری اس کام میں مخالفت کی وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ اس سے اللہ اور اس کے
رسول کا ذمہ بری ہے۔ اور جو تمہاری حکومت کا کوئی کام سنبھالے پھر اس میرے طریق کے بغیر عمل کرے اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی
لعنت ہے۔ عن قریب تم پر ایسے حکام حاکم ہوں گے جن سے رحم کی بھیک مانگی جائے گی تو وہ رحم نہ کریں گے اگر ان سے حقوق کا مطالبہ کیا جائے گا
تو وہ حقوق کی ادائیگی سے انکار کریں گے، اگر انکو نیکی کا حکم کیا جائے گا تو اس سے منہ موڑیں گے اور تم ان سے خوف کرو گے۔ تمہارے معزز لوگ
ان میں ہلکے پن اور انتشار کا شکار ہو جائیں گے وہ تم کو کسی چیز پر مجبور کرنا چاہیں گے تو تمہیں خوشی یا زبردستی آمادہ ہونا پڑے گا۔ پس تم پر اس وقت ادنیٰ
ترین فرض یہ ہوگا کہ تم ان کے عطا یا نہ لو اور نہ ان کے دربار اور مجالس میں شریک ہو۔

الہیثم بن کلیب اشاشی و ابن مندہ، الکبیر للطبرانی، البغوی، ابن عساکر عن ابی لیلی الاشعری
کلام:..... اس روایت میں محمد بن سعید الشامی متروک ہے۔

۱۲۸۳۹..... تمہارے ائمہ میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان پر دعائیں بھیجو اور وہ تم پر دعائیں
بھیجیں۔ تمہارے بدترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ پوچھا گیا: یا رسول
اللہ! کیا ایسے وقت ہم ان کو نہ چھوڑ دیں، ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کراتے رہیں، خبردار! جس پر کسی کو حاکم مقرر کیا گیا پھر اس
نے حاکم کو اللہ کی معصیت میں مبتلا ہوتے دیکھا تو وہ اس معصیت سے نفرت رکھے لیکن حاکم کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔

مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

اچھے حکمران کے اوصاف

۱۲۸۴۰..... تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو، اور وہ تم سے محبت رکھیں وہ تم پر دعائے رحمت بھیجیں اور تم ان پر دعائے رحمت بھیجو،
تمہارے بدترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم
تلوار کے ساتھ ان کو نہ سیدھا کریں۔ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں۔ ہاں جب تم اپنے حاکموں کی کوئی بری بات دیکھو تو
اس سے کراہت کرو اس کے عمل سے نفرت کرو لیکن اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔ مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

۱۲۸۴۱..... منتریب میرے بعد امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا ہے شک امیر ڈھال کے مثل ہے، جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے، اگر وہ
درست رہیں تقویٰ اختیار کریں اور تم کو نیکی کا حکم کریں تو پس تمہارے لئے بھی اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر وہ برائی اختیار کریں اور تم کو بھی
اس کا غم دیں اس کا وبال انہی پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ اور امیر جب لوگوں میں عیب تلاشی کرتا ہے تو انکو بگاڑ دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن شریح بن عبد قال اخبرنی جبیر بن نفیر و کثیر بن مرة و عمرو بن الاسود و المقدم بن معدی کرب و ابو امامة
۱۲۸۴۲..... عن قریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو میری ہدایت قبول کریں گے اور نہ میری سنت اختیار کریں گے۔ عن قریب ایسے لوگ

اٹھ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب شیاطین کے قلوب ہوں گے لیکن وہ انسانی جسم میں محصور ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر مجھے ایسا وقت پیش آجائے تو میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: بڑے امیر کی اطاعت کرنا خواہ وہ تیری کمر پر مارے اور تیرا مال لے لے۔

ابن سعد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۴۳... عن قریب تم پر حاکم مقرر ہوں گے وہ تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع و سجود وغیرہ کو اچھی طرح ادا کریں تو تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اگر وہ سمجھ کی کریں تو تمہارے لئے پورا ثواب ہے اور ان کے لئے وبال ہے۔

الدارقطنی فی الافراد عن عقبہ بن عامر

۱۳۸۴۴... عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز سے مشغول کر دیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیں گے تم اپنی نماز وقت پر ادا کرنا اور پھر ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کر لینا۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۴۵... عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو وقت سے مؤخر کر دیں گے پس جب تم ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۸۴۶... عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے نیک اپنی نیکی کے ساتھ تم پر حکومت کریں گے اور فاسق اپنے فسق کے ساتھ حکومت کریں گے۔ پس سنو اور اطاعت کرو جب تک حق کے موافق ہو اور ان کے پیچھے نماز پڑھو، اگر وہ اچھائی کریں تو ان کے لئے اور تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر وہ برائی کریں تو تمہارے لئے وبال نہیں بلکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ ابن جریر الدارقطنی، ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۳۸۴۷... اپنی تنگی اور آسانی میں خوشی میں اور ناخوشی میں اور خواہ تم پر اوروں کو فوقیت دی جائے تم پر ہر حال میں اطاعت لازم ہے۔ حکومت کے معاملے میں اہل حکومت سے نہ جھگڑو خواہ وہ معاملہ تیرے لئے ہو ہاں مگر جب تمہارے اہل حکومت کی کوئی بات کتاب اللہ کی رو سے سمجھ میں نہ آئے۔ (جب تو ان کی مخالفت کر سکتا ہے)۔

الکبیر للطبرانی، امریانی، ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۸۴۸... اپنی تنگی میں اور خوشی میں نشاط میں اور ناخوشی میں ہر حال میں خواہ تم پر کسی کو فوقیت دی جائے تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۴۹... تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے تم چاہو یا نہ چاہو، خبردار! سننے والا اور اطاعت کرنے والا، اس پر کوئی حجت اور الزام نہیں، لیکن سن کر نہ ماننے والے کے لئے (نجات کی) حجت نہیں۔ خبردار! تم پر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک ہر بندے کو اس کے اچھے

گمان کے مطابق بلکہ مزید اضافے کے ساتھ عطا کرنے والا ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۸۵۰... میرے بعد لوگوں پر اللہ اس کے رسول اور وقت کے خلیفہ کی اطاعت لازم ہے۔

البغوی وابن شاہین عن حزم بن عبدالختمسی، قال البغوی: ولا ادری له صحبة ام لا وقد ذکرہ ابن ابی حاتم وابن حبان فی ثقات التابعین

۱۳۸۵۱... اگر تم اپنے امرا، کوگالی نہ دو تو اللہ پاک ان پر ایسی آگ بھیجے جو انکو ہلاک کر دے، بے شک اللہ پاک تمہارے انکوگالی دینے کی وجہ سے ان سے عذاب نال دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۳۸۵۲... تم پر جمع و خاعت لازم ہے تمہاری پسند کی باتوں میں اور ناگوار باتوں میں، تمہاری خوشی ہو یا زبردستی، اور خواہ تم پر اور کسی کو فوقیت دی جائے۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے معاملے میں نہ جھگڑو۔ الکبیر للطبرانی عن عبادہ بن الصامت

۱۳۸۵۳... جو قوم سابقان کی طرف اس غرض سے آئی کہ اس کی تذلیل و توہین کرے تو اللہ پاک قیامت سے قبل انکو ذلیل کرے گا۔

النسائی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۵۴... جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی

اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام ڈھال ہے اس کی حفاظت میں مقابل سے نرا جاتا ہے اور اس کے ساتھ حفاظت حاصل ہوتی ہے، اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے علاوہ حکم دے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

البخاری و مسلم، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، صدرہ الی قولہ فقد عصانی
۱۳۸۵۵..... جو تم میں سے یہ کر سکے کہ نہ سوئے اور نہ صبح کرے مگر اس حال میں کہ اس پر کوئی امام ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔

ابن عساکر عن ابی سعید و ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۳۸۵۶..... جس نے امام کی بیعت کی اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور اپنے دل کا شمر دید یا تو پس ممکنہ حد تک اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا کوئی اس سے جھگڑنے والا آجائے تو اسی دوسرے کی گردن اڑادو۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو

۱۳۸۵۷..... جو (بغاوت اور) خروج کرنے اور اپنے لئے یا کسی اور کے لئے لوگوں کو بلائے حالانکہ لوگوں پر ایک امام ہے، پس اس پر اللہ کی ملامت کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (ایسے شخص کو قتل کر ڈالو)۔ الدیلمی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۱۳۸۵۸..... جو میری امت پر نکلے حالانکہ امت ایک ہے اور وہ ان کے درمیان انتشار کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔

مسند ابی یعلیٰ، ابو عوانہ، السنن للسعید بن منصور عن اسامة بن شریک، الکبیر للطبرانی عن عرفجہ الاشجعی

۱۳۸۵۹..... جس کو سلطان کی طرف جانے کا بلاوا آئے لیکن وہ نہ آئے تو وہ ظالم ہے اس کا کوئی حق نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرہ

۱۳۸۶۰..... جس کو احکام میں سے کسی حکم (سرکاری منصب) کی طرف دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے (حالانکہ) اس کو عدل و انصاف کرنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو وہ ظالم ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن الحسن مرسلًا

۱۳۸۶۱..... جو اس حال میں مرا کہ اس پر کسی حاکم کی اطاعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور اگر اس نے اطاعت کی مالا گئے میں ڈالنے کے بعد نکال دی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی۔ خبر دار کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ بے شک ان میں تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے سوائے محرم کے بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہے۔ جس کو اپنی برائی ناگوار گزرے اور نیکی اچھی لگے وہ مومن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور، عن عامر بن ربیعہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفظ ۵۵۹۲۔

۱۳۸۶۲..... جو جماعت سے جدا ہو کے مرا جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۳..... جو امام (حاکم) کی ماتحتی کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امام کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اس حال

میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ ابو داؤد، حلیۃ الاولیاء، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۴..... جو عہد شکنی کی حالت میں مرا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ حجت سے خالی ہوگا۔

الخیرانطی فی مساوی الاخلاق عن عامر بن ربیعہ

۱۳۸۶۵..... جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا اور جماعت سے جدا ہو گیا پھر اس حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے

اطاعت سے عہد کر کے اس کو نکال دیا پیور دیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۶..... جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس اطاعت ہوگی اور نہ حجت، اور جو

جماعت سے جدا ہونے کی حالت میں مرا جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۷۔ اپنے حاکموں پر فساد کی بددعا نہ کرو بے شک ان کی صلاح و کامیابی تمہاری صلاح اور کامیابی ہے اور ان کا بگاڑ و فساد تمہارا بگاڑ و فساد ہے۔

الشیرازی فی القاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۸۔ سلطان (بادشاہ و حاکم) کو گالی مت دو، کیوں کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے۔ ابو نعیم فی المعرفة عن ابی عبید

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کشف الخفاء، ۳۰۵۹، النواخ، ۲۵۶۹۔

۱۳۸۶۹۔ اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے اصحاب میں سے کسی کو گالی مت دے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ، ۶۳۵۶۔

۱۳۸۷۰۔ اے لوگو! کیا تم جانتے نہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے کہ جس نے میری

اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ کی اطاعت میں شامل ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ شامل ہے کہ اپنے حکام کی

اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھے کر نماز پڑھا نہیں تو تم بھی سب بیٹھے کر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۱۔ تم پر ایسے امراء آئیں گے دل ان پر مطمئن ہوں گے۔ ان کی کھالیں (خدا کے ذکر سے نرم) ہوں گی پھر تم پر ایسے امراء آئیں گے دل

ان سے اجنبیت کریں گے اور ان کی کھالیں سخت ہوں گی۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! تو کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ

نماز قائم رات کریں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تیسری فرع..... حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے جواز میں

۱۳۸۷۲۔ جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۳۔ جو کوئی بھی حاکم تم کو معصیت کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۴۔ اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں بے شک اطاعت تو صرف نیکی میں ہے۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۵۔ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عمران والحکم بن عمرو الغفاری

۱۳۸۷۶۔ عن قریب تم پر ایسے حکام آئیں گے جو تمہاری روزی کے مالک ہوں گے تم سے بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے عمل کریں گے تو

برا عمل کریں گے۔ تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی برائی کو اچھا قرار نہ دو، ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہو۔ ان کو حق دو جب تک

وہ اس پر راضی ہوں، پس جب وہ تجاوز کریں تو جو ان سے لڑائی میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سلامة

کلام:..... روایت ضعیف ہے، مشتمل ۹۰

۱۳۸۷۷۔ عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کی کچھ باتیں تم کو اچھی اور کچھ اوپری (اجنبی) محسوس ہوں گی جس نے ان کو چھوڑ دیا تجاوت پائی۔

جس نے خارہ کر یا وہ غنوز با اور جو ان کے ساتھ مل جل گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۸۔ میرے بعد تمہاری حکومت کے ذمہ دار ایسے لوگ ہوں گے جن باتوں کو تم غلط خیال کرتے ہو وہ ان کو اچھا بتائیں گے اور جن باتوں کو تم

اچھا خیال کرتے ہو وہ ان کو غلط خیال کریں گے پس تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے وہ یاد رکھے کہ اللہ عز و جل کے نافرمان کی طاعت نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبادة بن الصامت

کناہ لے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں

۱۳۸۷۹..... امام کی اطاعت مسلمان آدمی پر حق (لازم) ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے پس جب وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس کے لئے سمع ہے اور نہ طاعت۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۰..... عن قریب میرے بعد تمہارے نظام کی باگ ایسے لوگ سنبھالیں گے جن باتوں کو تم اجنبی اور ناپسند خیال کرتے ہو وہ انکو اچھا قرار دیں گے۔ اور تمہاری اچھی باتوں کو وہ ناپسند کریں گے جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں اور تم اپنے رب سے گمراہ نہ ہو جانا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۸۸۱..... مسلمان آدمی پر (حاکم کی بات) سن کر اطاعت کرنا واجب ہے، اچھا لگے یا برا لگے جب تک کہ حاکم معصیت کا حکم نہ کرے پس ایسی صورت میں نہ سنا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۲..... قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں اگر وہ تمہارے لئے سیدھے نہ ہوں تو اپنی تلواریں کندھوں پر اٹھا لو پھر اپنے ہدایت یافتہ لوگوں کی تائید اور پیروی کرو۔ مسند احمد عن ثوبان

۱۳۸۸۳..... عن قریب تم پر میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا عمل کریں گے جو تمہارے لئے نیا ہوگا پس وہ تمہارے امام (حاکم) نہیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۸۸۴..... عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے وہ جو کہیں گے ان کی بات ان پر رد نہیں ہوگی۔ وہ جہنم میں ایک دوسرے کے اوپر یوں گریں گے جس طرح بند ایک دوسرے کے اوپر اچھلتے کودتے ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن معاویہ

۱۳۸۸۵..... تم بادشاہوں کے دروازے پر جانے سے اجتناب کرو کیوں کہ وہ انتہائی سخت جگہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رجل من سلیم

۱۳۸۸۶..... کوئی شخص بادشاہ سے جس قدر قریب ہوتا ہے اللہ سے دور ہو جاتا ہے جس (ظالم) کے پیروکار جس قدر زیادہ ہوں گے اسی قدر اس کے شیاطین زیادہ ہو جائیں گے اور جس قدر جس کا مال زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا (قیامت کے دن) حساب زیادہ ہوگا۔

ہناد عن عبید بن عمیر مرسلأ

کلام: ضعیف ہے۔ الاقان ۱۵۷۲، ضعیف الجامع ۴۹۹۵۔

بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت

۱۳۸۸۷..... بادشاہ کے دروازے سے اور اس کے قرب و جوار سے بچو بے شک جو لوگوں میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوگا وہ اللہ سے اسی قدر دور ہوگا اور جس نے اللہ پر بادشاہ کو ترجیح دی اللہ پاک اس کے اندر اور باہر فتنہ رکھ دیں گے اور اس سے تقویٰ و پرہیزگاری ختم کر دیں گے اور اس کو حیران پریشان چھوڑ دیں گے۔ الحسن بن سفیان، مسند الفردوس للذہبی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۸..... جو رب کی ناراضگی کے ساتھ بادشاہ کو راضی کرنے والا ہوگا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۳۹۱۔

۱۳۸۸۹..... عن قریب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو ان کے اوقات سے موخر کر دیں گے اور بدعتیں ایجاد کریں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں ان کو پالوں تو کیا طریقہ اختیار کروں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد! تو

مجھ سے سوال کر رہا ہے کہ تو کیا طریقہ اختیار کرے؟ (سن) اس شخص کی اطاعت نہیں جو اللہ کی نافرمانی کرے۔

الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن ابن مسعود رضي الله عنه

۱۳۸۹۰۔ سنو! عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے تم ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرنا اور ان کے کذب پر ان کی تصدیق نہ کرنا بے شک جس نے ان کی مدد کی ان کے ظلم پر اور جس نے ان کی تصدیق کی ان کے کذب جھوٹ پر وہ ہرگز میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الكبير للطبراني، مستدرک الحاکم، السنن للسعيد بن منصور عن عبد الله بن جناب عن ابیہ

۱۳۸۹۱۔ سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے، ان کے

ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں ہے)۔ وہ میرے پاس حوض پر نہیں آئے گا۔ اور جو

ان کے پاس نہ آئے، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے، ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے، اور وہ حوض پر میرے

پاس ضرور آئے گا۔ الترمذی صحیح غریب، النسائی، ابن حبان عن کعب بن عجرة

۱۳۸۹۲۔ اے کعب! تیرا کیا حال ہوگا جب امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس داخل ہو اور ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر

ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ شخص حوض (کوثر) پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ اے کعب! جنت میں ایسا

گوشت داخل ہوگا اور نہ خون، جو حرام سے پرورش پایا ہو۔ بروہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پاتے ہوں جہنم کی آگ ہی ان کی زیادہ مستحق

ہے۔ اے کعب! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو جانے والے ہیں اور شام کو لوٹنے والے ہیں: ایک صبح جا کر اپنی جان آزاد کرانے والا ہے اور

دوسرا صبح کو جا کر اپنی جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔

اے کعب! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں اڑا دیتا ہے جس طرح برف چلنے پھرنے سے پھسل جاتی ہے۔

شعب الایمان للبيهقي عن كعب بن عجرة

بے خوشامد کی مذمت

۱۳۸۹۳۔ اے کعب بن عجرہ! اللہ تجھے بیوقوفوں کی امارت سے پناہ دے، میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو میرے راستے پر چلیں گے اور نہ

میری سنت کو اختیار کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس گیا ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے نہیں اور نہ

میرا ان سے کوئی واسطہ ہے وہ لوگ حوض پر میرے پاس نہ آئیں گے اور جو ان کے پاس نہیں گیا ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر

ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے وہ لوگ حوض پر میرے پاس ضرور آئیں گے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں

کو یوں بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، نماز قربان ہے (یعنی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے) یا فرمایا برہان (دلیل ہے) اے کعب بن

عجرہ! ایسا گوشت ہرگز داخل نہ ہوگا جو حرام سے پرورش پایا ہو ایسے گوشت کی جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے، اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کے

ہیں دونوں صبح کو نکلتے ہیں۔ ایک اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اپنے نفس کو فروخت کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، ابن زنجویہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعيد بن منصور، ابن

حزیر، الكبير للطبراني، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبيهقي عن جابر رضي الله عنه

۱۳۸۹۴۔ اے عبدالرحمن! اللہ تجھے ایسے امراء سے پناہ میں رکھے جو میرے بعد آئیں گے پس جو ان کے پاس آئے ان کی تصدیق کرے اور

ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اے عبدالرحمن! روزہ ڈھال ہے، نماز برہان ہے، اے

عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ نے منع روایات کہ جنت میں ایسا کوئی شخص داخل ہوگا جس کا گوشت حرام سے پرورش پایا ہو، اس کے لئے جہنم کی آگ ہی

زیادہ مستحق ہے۔ مستدرک الحاکم، الخطیب عن عبدالرحمن بن سمرة

۱۳۸۹۵..... اے کعب بن عجرہ! میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ایسے امراء سے جو میرے بعد آئیں گے، جو ان کے دروازہ پر آیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے اور جو ان کے دروازوں پر آیا آیا ہی نہیں اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور عنقریب وہ میرے پاس حوض پر ضرور آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! کوئی گوشت حرام سے پرورش نہ پائے گا مگر جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہوگی۔

الترمذی حسن غریب عن کعب بن عجرہ

۱۳۸۹۶..... اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کے حواریین (ساتھی) بھی بنائے۔ پس وہ نبی ان کے درمیان جب تک اللہ نے چاہا کتاب اتنا اور اپنے (پیش رو پیغمبر) کی سنت کے ساتھ عمل کرتا رہا جب وہ انبیاء چلے گئے تو ان کے بعد ایسے امراء آئے جو منبروں پر بیٹھتے تھے اور بات وہ کہتے تھے جو تم کو اچھی لگے لیکن عمل وہ کرتے تھے جو تم جانتے نہیں، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہ مومن پر حق ہے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے، اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے اور اگر اپنی زبان کے ساتھ بھی ہمت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے اور اس کے بعد اسلام نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۸۹۷..... عنقریب تم پر امراء (حکام) مسلط ہوں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم ڈھائیں گے پس جو ان کے کذب و جھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم کی مدد کرے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ عنقریب حوض پر ضرور میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، سمویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للسعید بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۹۷..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے وہ منبروں پر بیٹھ کر حکمت کی بات کریں گے لیکن جیسے ہی وہ اتریں گے ان سے ان کے دل گویا نکل جائیں گے (اور عمل ان کا قول کے بالکل مخالف ہوگا) پس وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہیں۔ جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر بھی میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۳۸۹۸..... عنقریب امراء آئیں گے جو ان کے جھوٹ کو سچا کہیں اور ان کے ظلم میں معاون بنے اور ان کے دروازوں پر چھایا رہے وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا اور جو ان کے جھوٹ کو سچا نہ کہیں ان کے ظلم میں ان کا معاون نہ بنے اور ان کے دروازوں پر نہ جوم رکھے وہ مجھ سے ہے اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۹۹..... عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم و ستم کریں گے۔ جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا اور جو ان کے کذب بیانی کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس آئے گا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن کعب بن عجرہ

۱۳۹۰۰..... خبردار! عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم و ستم کریں گے پس جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

خبردار! سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ باقیات صالحات ہیں (باقی رہنے والی نیکیاں)۔

مسند احمد عن النعمان بن بشر

۱۳۹۰۱..... عنقریب امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے اور دھوکہ باز لوگ ان کے پاس جوم کریں گے پس جو بھی ان کی

تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کا معاون و مددگار ہوگا وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔ اور جو ان کے پاس نہ گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم کی مدد کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۳۹۰۲..... عنقریب میرے بعد خلفاء آئیں گے اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور حکم کے مطابق عمل بجالائیں گے پھر ان کے بعد عنقریب
ایسے آئیں گے وہ عمل کریں گے جس کا انکو علم نہ ہوگا اور وہ کام کریں گے جس کا ان کو حکم نہ ہوگا پس جس نے ان کی تردید کی وہ ان سے بری ہوا۔
جس نے ان کی مدد سے ہاتھ روک لیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اتباع کر لی (وہ ہلاکت میں پڑ گیا)۔

السنن للبیہقی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۹۰۳..... عنقریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جن کی باتیں تم کو معروف بھی نظر آئیں گی اور منکر بھی۔ پس جس نے ان پر انکار کر دیا وہ بری
ہو گیا، جس نے ان کی باتوں کو ناپسند کیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اتباع کر لی (وہ قعر ہلاکت میں پڑ گیا)۔ پوچھا گیا:
یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

مسند احمد، الترمذی حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا
۱۳۹۰۴..... عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو حکم کریں گے ایسا جو خود نہیں کرتے۔ پس جس نے ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان
کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (اور وہ حوض پر میرے پاس نہ پہنچ سکے گا)۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۳۹۰۶..... عنقریب امراء آئیں گے جو تم کو حکم کریں گے جو تم کو معلوم ہوگا (اور صحیح ہوگا) لیکن عمل کریں گے جو تمہارے لئے اجنبی اور نیا ہوگا۔
پس ایسے لوگوں کی تم پر اطاعت لازم نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ عن عبادہ بن الصامت

۱۳۹۰۷..... اے عبد اللہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء ہوں گے جو سنت کو ضائع کریں گے اور نماز کو وقت سے موخر کر دیں گے پوچھا گیا
رسول اللہ! پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ام عبد! تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ کیسے کرے گا؟ (سن!) اللہ کی معصیت میں کسی
مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔ عبد الرزاق، مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۹۰۸..... عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے امراء (حکام) بے وقوف لوگ ہوں گے، جو بدترین لوگوں کو آگے کریں گے جبکہ اچھے
لوگوں سے صرف محبت کا اظہار کریں گے جو نماز کو وقت سے موخر کر دیں گے۔ پس تم میں سے جو انکو پالے وہ کاہن، پولیس، صدقات وصول
کرنے والا نمائندہ اور حکومت کا خزانچی ہرگز نہ بنے۔ مسند ابی یعلیٰ، السنن للسعید بن منصور عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۹۰۹..... آخرا زمانے میں حکام ظلم کرنے والے ہوں گے وزراء فاسق ہوں گے، حج خیانت دار ہوں گے اور ان کے علماء جھوٹے ہوں گے۔ پس
جو ایسا زمانہ پائے وہ کاہن نہ بنے، صدقات و عشر لینے والا نہ بنے، خزانچی نہ بنے اور نہ پولیس کا اہلکار بنے۔ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... اللطیفۃ ۴۷

۱۳۹۱۰..... آپ نے تین مرتبہ فرمایا: میری امت کو تنگی میں نہ ڈالو۔ اے اللہ جس نے میری امت کو ایسا حکم دیا جس کا آپ نے مجھے حکم نہیں
دیا میں نے ان کو ایسا حکم دیا تو ان کو اس حکم کا نہ ماننا حلال ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب ابن عساکر عن ابی عتبۃ الخولانی

۱۳۹۱۱..... اللہ کی معصیت میں کسی انسان کی اطاعت روا نہیں۔ ابن جریر، ابن عساکر ابن ابی شیبہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۹۱۲..... میرے بعد امراء آئیں گے، جو ان کے پاس داخل ہو حق کہے بعض مرتبہ آدمی بادشاہ کی رضا کے لئے کوئی بات کہتا ہے مگر اس کی وجہ

سے آسمان کی بلندی سے نیچے لڑ جاتا ہے۔ ابن مندہ و ابن عساکر عن بلال بن ابی الحارث المزنی

۱۳۹۱۳..... کیا تم عاجز ہو کہ جب میں تم میں کسی کو (سرکاری) کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے تو تم اس کی جگہ ایسے شخص کو مقرر کر دو

جو میرے حکم پر چلے۔ ابو داؤد عن عقبۃ بن مالک

ادب الامیر..... الاکمال

۱۳۹۱۳..... میں اپنے بعد آنے والے حاکم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی جماعت پر نرمی کرے اور انکے چھوٹے پر رحم کرے۔ میں آدمی کو قوم پر امیر بناتا ہوں حالانکہ قوم میں اس سے بہتر آدمی بھی ہوتا ہے لیکن وہ امیر آنکھوں کا زیادہ بیدار اور حرب زنی میں زیادہ ماہر ہوتا ہے۔

البیہقی من طریق یونس بن بکیر عن ابی معشر عن بعض مشیختہم

۱۳۹۱۵..... اللہ کی قسم! ہم حکومت کا والی ایسے کسی شخص کو نہیں بناتے جو اس کو مانگے اور نہ ایسے کسی شخص کو جو اس کی حرص اور لالچ رکھے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۳۹۱۶..... میں کسی کو عامل (گورنر وغیرہ) نہیں بناتا جب تک کہ میں اس سے شرائط طے نہ کر لوں۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۱۷..... والی پر پانچ باتیں لازم ہیں غنیمت کو حق کے ساتھ جمع کرنا، حق کے ساتھ اس کو تقسیم کرنا، مسلمانوں کے امور پر ایسے شخص سے کام لینا جو ان کے لئے اچھا ثابت ہو، انکو کسی معرکہ میں محصور کر کے سب کو ہلاک نہ کر دینا اور ان کے آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ العقیلی فی الضعفاء عن واصلة کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۳، الکشف الالہی ۵۶۲۔

۱۳۹۱۸..... جو بادشاہ رحم کے رشتوں اور قرابت داروں سے صلہ رحمی کرے اور اپنی رعیت کے ساتھ عدل برتے اللہ پاک اس کے ملک کو مضبوط کر دے گا۔ اس کو اجر جزیل عطا کرے گا، اس کا ٹھکانہ اچھا کرے گا اور اس سے ہلکا حساب لے گا۔

ابوالحسن بن معروف، الخطیب وابن عساکر والدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۹۱۹..... جو مسلمانوں میں سے کسی کو عامل بنائے حالانکہ اس کو علم ہو کہ ان میں اس سے زیادہ بہتر کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا اور اپنے نبی کی سنت کا بڑا عالم موجود ہے تو اس نے اللہ سے اس کے رسول سے اور تمام مسلمانوں سے خیانت برتی۔ مسلم، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۰..... لوگوں کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو ورنہ انکو بگاڑ دو گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۱..... عورت فیصلہ کرنے کی اہل نہیں بن سکتی کہ عوام کے درمیان فیصلے کرے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۲۲..... وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملہ کا حاکم کسی عورت کو کر دیں۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۳..... ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے امر کا بڑا عورت کو کر دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۴..... خلیفہ کے لئے اللہ کے مال (بیت المال) میں سے صرف دو پیالے (طعام کے) جائز ہیں ایک پیالہ وہ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے رکھے اور دوسرا پیالہ وہ لوگوں کے سامنے رکھے۔ مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... ہمارے زمانہ کا پیالہ مراد نہیں بلکہ وہ پیالہ آج کل کے لگن (ٹب) جتنا بڑا ہوتا تھا۔

۱۳۹۲۵..... جو ہمارے معاملے کا والی بنے اور اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیوی حاصل کر لے جس کے پاس خادم نہ ہو وہ خادم لے لے جس کے پاس گھر نہ ہو گھر لے لے، اور جس کے پاس سواری نہ ہو سواری لے لے اور جو اس کے علاوہ کچھ حاصل کرے گا وہ اسراف کرنے والا ہے یا چور ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد مسلم عن المستور

۱۳۹۲۶..... اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور وہ پھر ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان کے

ساتھ نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما۔ مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۲۷..... جب تم میرے پاس کسی کو رسول بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الحکیم، البزار، الضعفاء للعقیلی بالاولیٰ للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ التقریب ۱۔ ۲۰۰۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۔

۱۳۹۲۸..... جب تم میرے پاس کسی کو نمائندہ بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعة ۴۱۷، التحدیث ۳۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳۔

چوتھی فرع..... حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں

۱۳۹۲۹..... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی یا خلیفہ کو نہیں بھیجا مگر اس کے لئے ساتھی رکھے: ایک ساتھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے اور دوسرا ساتھی اس میں برائی کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ اور جو برے ساتھی سے بچ گیا وہ یقیناً بچ گیا۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۳۰..... اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دو ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور اس پر اسکا ساتھ دوسرا ساتھی شر کا حکم کرتا تھا اور اس پر اسکا ساتھ تھا، پس معصوم وہی رہا جس کو اللہ نے معصوم رکھا۔

۱۳۹۳۱..... اللہ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ اس کے بعد کوئی خلیفہ آیا مگر اس کے دو ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور دوسرا ساتھی کسی برائی میں کمی نہ آنے دیتا تھا پس جو برائی کے ساتھی سے بچ گیا وہی محفوظ رہا۔ النسائی عن ابی ایوب

۱۳۹۳۲..... کوئی حاکم ایسا نہیں جس کے دو ساتھی نہ ہوں ایک تو اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک ساتھی کسی شر میں مبتلا کرنے سے نہ چوکتا تھا پس جو اس کے شر سے محفوظ رہا وہی محفوظ ہو گیا اور کوئی بھی ساتھی کسی بھی حاکم پر غالب آسکتا ہے۔

النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۳۳..... لوگوں میں اجر کے اعتبار سے نیک وزیر سے زیادہ کوئی نہیں جو امام کو اللہ کی اطاعت کا حکم کرتا ہے۔

السنن سعید بن منصور عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۳۹۔

آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت

۱۳۹۳۴..... لوگوں میں سب سے بدترین مرتبہ والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہے جو اپنی آخرت کو کسی اور کی دنیا کے بدلے ضائع کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۳۵..... لوگوں میں بدترین مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت کا دوسرے کی دنیا کے بدلے نقصان کرے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۲۸۱۔

۱۳۹۳۶..... لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ندامت والا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے فروخت کر دے۔

التاریخ للبخاری عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۳۸۸

۱۳۹۳۷..... قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مرتبہ والا وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض ضائع کر دے۔

ابن ماجہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۳۸..... جو کسی امام (حاکم) کے پاس حاضر ہو وہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۵۹، ضعیف الجامع ۵۵۵۸۔

۱۳۹۳۹..... جو شخص تم میں سے کسی عمل پر والی مقرر ہوتا ہے پھر اللہ پاک اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا نیک وزیر مقرر کر دیتا ہے اگر والی بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور جب وہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۴۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو ایک مخلص و سچا وزیر دے دیتا ہے۔ اگر امیر بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ پاک کچھ اور ارادہ فرماتا ہے تو برا وزیر مقرر کر دیتا ہے اگر وہ سیدھی راہ بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ سیدھی راہ چلتا ہے تو وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔

ابو داؤد، شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۱۔

الاکمال

۱۳۹۴۱..... اللہ کے نزدیک قیامت کے روز سب سے بدترین مخلوق وہ شخص ہوگا جو غیر کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت ضائع کر دے۔

الخبر انطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۴۲..... جہنم میں ایک چٹان ہے جس کو ویل کہا جاتا ہے عرفاء (امور مملکت کے منتظمین) اس پر چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں۔

مسند البزار عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۳۹۴۳..... اگر تم چاہو (تو میں تم کو ناظم الامور بنا دیتا ہوں) لیکن ناظم جہنم میں ہوگا۔ ابن عساکر عن سلیمان بن علی عن ابیہ عن جدہ فائدہ:..... سلیمان بن علی اپنے والد علی سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے عریف (ناظم) بنا دیجئے، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۹۴۴..... اللہ پاک سہیل پر لعنت فرمائے۔ وہ زمین پر لوگوں سے عشر وصول کرتا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو مسخ کر کے ٹوٹا ہوا تارہ بنا دیا۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن عمل یوم ولیلۃ عن ابی الطفیل عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے: الملای ۱-۱۶۰۔

فائدہ:..... جاہلیت میں جو لوگ عشر وصول کرتے تھے اور اپنے دین سابق پر قائم تھے وہ عشر ناجائز تھا ایسے عاشر کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ یا ایسا عاشر جو مسلمان ہو لیکن مسلمانوں سے زکوٰۃ (چالیسویں حصے) کی بجائے عشر (دسویں حصے یعنی ٹیکس) وصول کرے اور اسی کو حلال جانے یہ بھی کفر کے زمرے میں ہے اور ایسے عاشر کو قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کے لئے جہنم کی وعید آئی ہے لیکن جو عشر وصول کرنا جائز ہے وہ ذمیوں کے اموال تجارت سے عشر لینا ہے اور مسلمانوں کی زمینوں سے بھی بشرطیکہ آسمان کے پانی سے انکو سیراب کیا جاتا ہو۔ ایسا عاشر زمرۃ وعید میں داخل نہیں۔

۱۳۹۴۵..... سہیل یمن میں عشر تھا۔ عشر (دسواں حصے) وصول کرتا تھا لوگوں پر ظلم ڈھاتا اور ان کے اموال کو غصب کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کر کے شہاب (بھڑکتا ہوا ٹوٹا تارہ) بنا دیا جس کو تم (آسمان میں) معلق دیکھتے ہو۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے الفوائد المجموعۃ ۱۳۶۵۔

۱۳۹۴۶..... کوئی انسان نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو امام کے ساتھ رہے اور اس کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیتا رہے۔

ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۴۷..... کوئی نبی یا حاکم ایسا نہیں جس کے دو راز دار نہ ہوں۔ ایک راز دار اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک راز دار اس کو کسی شرکی کی نہیں آنے دیتا تھا۔ پس جو ایسے راز دار کی برائی سے بچ گیا وہ نجات پانے والا ہے اور دونوں راز داروں پر غالب آنے والا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۴۸..... جس نے کسی فریق پر ظلم کے ساتھ مدد کی یا کسی ظلم پر مدد کی وہ مستقل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس ظلم سے نکلے۔

ابن ماجہ و الرامہر مزی فی الامثال، مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۴۹..... جس نے کسی ظالم کی مدد کی کسی جھگڑے کے وقت حالانکہ وہ اس زیادتی کو جانتا ہے تو اس سے اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۵۰..... جس نے کسی ظالم کی اس کے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا آیس من رحمة

اللہ، اللہ کی رحمت سے مایوس۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۹۵۱..... جس نے کسی ظلم پر مدد کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو (کھائی میں) گر گیا ہو اور اس کو پونچھ کے ذریعے کھینچا جائے۔

السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۹۵۲..... جس نے اپنا نام کسی ظالم حاکم کے ساتھ نتھی کیا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھے گا۔

المتفق و المفروق للخطیب عن مجاہد مرسل

کلام:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۳۹۵۳..... جو کسی ظالم کے ساتھ چلا پس اس نے بھی جرم کیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

انا من المعرین منتقمون

ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۱۱، کشف الخفاء ۲۶۲۷۔

۱۳۹۵۴..... جو کسی ظالم بادشاہ کے پاس گیا اپنی رضاء و رغبت کے ساتھ، خوشامد اور چاچلوسی کی غرض سے اور اسی کو سلام کیا وہ جہنم میں اس

قدر دھنسنے گا جس قدر اس نے بادشاہ کے پاس جانے کے لئے قدم اٹھائے۔ یہاں تک کہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے اگر اس نے بادشاہ کی

خواہشات کی طرف میلان کیا یا اس کے بازو کو مضبوط کیا تو جو لعنت اللہ کی طرف سے بادشاہ پر اترے گی۔ اسی کے مثل خوشامد کے لئے بھی

اترے گی اور بادشاہ کو دوزخ میں عذاب کی جن قسموں سے گزرنا پڑے گا اس کا چاچلوسی بھی ان عذابوں سے ضرور گزرے گا۔

الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۳۹۵۵..... جو کسی ظالم کے ساتھ چلا تا کہ اس کی مدد کرے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسے! ام سے نکل گیا۔

التاریخ للبخاری، البغوی، الباوردی، ابن شاہین، ابن قانع، ابو داؤد، الترمذی، ابونعیم، السنن للسعید بن منصور عن اوس بن شرحبیل

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحیح نام میرے خیال میں شرحبیل بن اوس ہے۔

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۱۲۔ ضعیف الجامع ۵۸۵۹۔

۱۳۹۵۶..... لوگوں میں سب سے بدترین مرتبے والا وہ ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے خراب کر دے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... الضعیفۃ ۱۹۱۵۔ روایت ضعیف ہے۔

ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید

۱۳۹۵۷..... قیامت کے روز صاحب قلم (منشی) کو آگ کے تابوت میں آگ کے تالوں کے ساتھ مقفل کر کے لایا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے قلم سے کیا کیا چیزیں نکلی ہیں۔ اگر اس کا قلم اللہ کی اطاعت میں چلا ہے اور اس کی رضا مندی میں چلا ہے تو اس کا تابوت کھل جائے گا۔ اور اگر وہ اللہ کی نافرمانی میں چلا ہے تو وہ تابوت ستر سال کی گہرائی میں جا گرے گا حتیٰ کہ قلم تراشنے والا اور دوات بنانے والا (بھی) اس سلوک سے گزرے گا اگر اس نے عہد ظلم لکھنے کے لئے قلم و دوات بنائے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے مختصر المقاصد: ۲۴۰۔

۱۳۹۵۸..... قیامت کے دن (ظالم) لوگوں کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف و موضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۴۔

۱۳۹۵۹..... قیامت کے دن پولیس والے کو کہا جائے گا: اپنے کوڑا رکھ دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

الدیلمی عن عبدالرحمن بن سمرۃ، ۸۹۱، ۸۹۲، التعقیبات

۱۳۹۶۰..... آخر زمانے میں اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جو صبح کو اللہ کی ناراضگی میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹیں گے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ التزییہ ۲-۲۲۳۔ الملآلی ۲-۱۸۴۔

پانچویں فرع..... حکومت و خلافت کے لواحق میں

۱۳۹۶۱..... میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت کا دور ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان عن سفینۃ، الترمذی حدیث حسن

۱۳۹۶۲..... نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ پاک جس کو چاہے گا ملک عطا فرما دے گا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن سفینۃ

۱۳۹۶۳..... آج رات ایک نیک شخص کو دکھایا گیا کہ ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں، عمر ابو بکر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت منقطع و ضعیف ہے، کیوں کہ زہری کا سماع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

عون المعبود، ۱۲، ۳۸۹، ۳۹۰، ضعیف الجامع ۷۸۷

۱۳۹۶۴..... ہر قوم کا کوئی سردار ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد کی مکھوں کی بھی سردار ہوتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۵-۳۷۔

۱۳۹۶۵..... اپنے اوپر نرمی رکھ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کی ایک عام عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کے ٹکڑے چباتی تھی۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ، هذا اسناد صحیح. زوائد ابن ماجہ

۱۳۹۶۶..... مدینہ خلافت کا مرکز ہے اور شام میں بادشاہت کا راج ہے۔

التاریخ للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۳۹، الضعیفۃ ۱۱۸۸۔

۱۳۹۶۷..... دین پر نہ روؤ (اور نہ عم کرو) جبکہ حاکم دین کے اہل ہوں۔ لیکن جب نا اہل لوگ حکومت پر بیٹھ جائیں تو رونے کا مقام ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۸۸۔

۱۳۹۶۸..... جو حاکم غضب کے وقت درگزر سے کام لے اللہ پاک قیامت کے دن اس سے درگزر فرمائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن مکحول مرسل

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۵۰۔

رعایا کے ساتھ نرمی کرنا

۱۳۹۶۹..... اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما۔ اور جوان کا والی بن کر ان پر نرمی برتے تو بھی اس کے

ساتھ نرم سلوک فرما۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، کتاب الامارۃ رقم الحدیث ۱۸۲۸

روایت ۱۳۹۲۶ پر گزر چکی ہے۔

۱۳۹۷۰..... دو امیر ایسے ہیں جو امیر نہیں ہیں (یعنی صاحب اختیار نہیں ہیں)۔ اس عورت کے ساتھ والے جو کسی قوم کے ساتھ حج کرے پھر طواف

زیارت سے قبل حائضہ ہو جائے تو اس کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس عورت سے اجازت لئے بغیر (یا اس کی فراغت کے بغیر کوچ کر

جائیں) دوسرا وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جائے اس پر نماز پڑھے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ اہل جنازہ سے اجازت لئے بغیر لوٹ آئے۔

المحاملی فی اعالیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعف الجامع ۱۲۸۵، المتناہیۃ ۹۳۳، الوقوف ۱۰۸۔

۱۳۹۷۱..... میرے بعد خلفاء کی تعداد وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نقباء (سرداروں) کی تھی (یعنی بارہ)۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعف الجامع ۱۸۷۹۔

۱۳۹۷۲..... جیسے تم ہو گے ویسے تم پر والی آئیں گے۔ مسند الفردوس عن ابی بکرۃ شعب الایمان للبیہقی عن ابی اسحق السبعی مرسل

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاثقان ۱۳۶۱، اسنی المطالب ۱۰۸۔ الدرر المنشرۃ ۳۲۸، ضعف الجامع ۲۲۷۵۔

۱۳۹۷۳..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ برار ارادہ فرماتا ہے ان کی حکومت عیش پرستوں کو سونپ دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... فیض المقدر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں حفص بن مسلم سمرقندی ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے متروک

قرار دیا ہے۔ فیض ۱۔ ۲۶۵ نیز دیکھئے ضعف الجامع ۲۳۳۔

۱۳۹۷۴..... شاید (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔ مسند احمد عن علی القضاعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب: ۱۸۰۰، الشتر ۹۸۔

نظم و نسق امور مملکت

۱۳۹۷۵..... ناظم۔ چیف منسٹر کے بغیر چارہ کار بھی نہیں اور وہ جہنم میں ہوگا۔ ابو نعیم فی المعرفة عن جعونہ بن زیاد الشنی

فائدہ:..... اس منصب سے دور رہنے کے لئے وعید فرمائی ہے کہ اس کی طلب و حرص میں نہ پڑو اگرچہ منصب بھی ضروری ہے اس سے امور

مملکت کا انتظام ہوتا ہے لیکن وعید اس صورت میں ہے جب اس میں ظلم و ناانصافی روا رکھی جائے۔

۱۳۹۷۶..... نظامت کا اول ملامت ہے، آخر قیامت کے دن پرندامت ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام میں ہے۔ کشف الخفاء ۱۷۲۸۔

۱۳۹۷۷..... نظم و نسق مملکت حق ہے اور لوگوں کے لئے اس منصب پر کسی کو فائز کئے بغیر چارہ کار نہیں۔ لیکن عرفاء منتظمین جہنم میں ہوں گے۔

ابو داؤد عن رجل

کلام:..... امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اس لئے روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: عون المعبود ۸-۱۵۳، الترمذی
۳۲، ضعیف الجامع ۱۵۰۶۔

۱۳۹۷۸..... بہر حال ناظم جہنم میں جھوٹا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سیف
کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۲۲۶۔

دوسرا باب..... قضاء (عدلیہ) کے بارے میں

پہلی فصل..... قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں

۱۳۹۷۹..... قصاص تین ہیں: امیر مامور یا مختار (بڑائی پسند)۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک وعن کعب بن عیاض
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۳۔

۱۳۹۸۰..... قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں وہ شخص جس نے حق جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا جنت میں ہے اور
جس نے اپنی جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق کو جانا تو سہی لیکن فیصلہ میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے۔

الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں ابن بکیر الغنوی منکر الحدیث ہے لیکن اس کا
ایک شاہد صحیح ہے۔

۱۳۹۸۱..... قاضی تین طرح کے ہیں دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے جس نے خواہش پر فیصلہ کیا جہنم میں ہے، جس نے بغیر علم
کے فیصلہ کیا جہنم میں ہے اور جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۸۲..... دو قاضی جہنم میں ہیں ایک قاضی جنت میں ہے۔ وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور اسی کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے وہ قاضی جس
نے حق کو جانا لیکن عداً ظلم کا فیصلہ کیا یا بغیر علم کے فیصلہ کیا دونوں جہنم میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۸۳..... اللہ سے ڈرو بے شک تم میں سب سے بڑا خیانت دار ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو عمل (سرکاری عہدہ) طلب کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۳۹۸۴..... قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے دور شخص وہ قاضی ہوگا جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے۔

مسند الفردوس للذہبی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲، الضعیفۃ ۲۰۹۱، المغیر ۱۱۔

۱۳۹۸۵..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو خدا اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کے
ساتھ لازم ہو جاتا ہے۔ الترمذی عن عبداللہ بن ابی اوفیٰ

۱۳۹۸۶..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن معقل بن ہسار

کلام: ضعیف الجامع ۱۶۶۲۔

۱۳۹۸۷..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم السنن للبیہقی عن ابن ابی اوفی

۱۳۹۸۸..... عدل پسند قاضی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو اس قدر حساب کی شدت ہوگی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان کبھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ الشیرازی فی الالقباب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۱۶، المتناہیہ ۱۲۶۰۔

۱۳۹۸۹..... عدل پسند قاضی پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان کبھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۸۶۳۔

۱۳۹۹۰..... میری امت میں بدترین وہ ہے جو قضاء کا عہدہ سنبھالے اگر اس پر کوئی بات مشتبہ ہوتی ہے تو وہ مشورہ نہیں کرتا اور اگر وہ درست رہتا ہے تو اگرچہ اگر غصہ کرتا ہے تو ناک منہ چڑھاتا ہے اور برائی کو لکھنے والا اس پر عمل کرنے والے کے مثل ہے۔

مسند الفردوس للذہبی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۴، کشف الخفاء ۱۵۳۶

۱۳۹۹۱..... ایک پتھر اللہ تعالیٰ کے حضور چینا گڑ گڑایا: اے میرے معبود! اے میرے آقا! میں نے اتنے اتنے سال تیری عبادت کی ہے پھر تو نے مجھے ایک گرجے کی بنیاد میں رکھا ہے (میری یہ دعا سن لے) پروردگار نے فرمایا: کیا تو راضی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے قاضیوں کی مجلس سے نکال لیا۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۸۷۶، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۶، الترمذیہ ۲۳۰، ذی الحلیٰ ۱۳۳۔

۱۳۹۹۲..... قاضی کی زبان دوا نگاروں کے درمیان ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔ مسند الفردوس للذہبی عن انس

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۶۷۰، النواہج ۱۳۹۲

۱۳۹۹۳..... مسلمانوں کے قاضیوں میں سے کوئی قاضی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ رہتے ہوں جو اس کی حق کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ حق کے علاوہ کا ارادہ نہ کرے۔ پس جب وہ حق کو چھوڑ کر کچھ اور ارادہ کرتا ہے اور عہدہ ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمران

کلام: محل کلام روایت ہے ضعیف الجامع ۵۲۱۰۔

۱۳۹۹۴..... جس نے عہدہ قضاء تلاش کیا اور ذمہ داروں سے اس کا سوال کیا تو اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جس کو زبردستی منصب سونپا گیا اللہ پاک اس پر ایک فرشتہ نازل کر دیتا ہے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھتا ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۰، ضعیف الترمذی ۲۲۳۔

۱۳۹۹۵..... جس نے قضاء کا سوال کیا اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور جس پر قضا مسلط کی گئی اس پر ایک فرشتہ نازل کرتا ہے اور اس کو درست راہ دکھاتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۰، ضعیف الترمذی ۲۲۲، ضعیف الجامع ۵۶۱۳۔

۱۳۹۹۶..... جس نے قضاء کا سوال کیا اور اس پر مدد طلب کی اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جس نے قضاء کا سوال نہیں کیا اور اس پر مدد نہیں مانگی اللہ پاک اس پر فرشتہ نازل فرمائیں گے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھے گا۔ ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۹۷..... جو مسلمانوں کے عہدہ قضاء کی طلب و جستجو میں لگا رہا حتیٰ کہ اس کو پالیا پھراس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آ گیا تب بھی اس کے لئے جنت ہے۔ لیکن اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ گیا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۶۳۷، ضعیف الجامع ۵۶۸۹، الضعیفة ۱۱۸۶۔

۱۴۹۸..... جو بندہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کی گردن پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو ڈال دو، تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں دھکیل دے گا۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس کی سند میں مجالد ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ رقم ۲۳۱۱۔

۱۴۹۹..... جو قضاء کا والی بنا اس نے بغیر چھری کے اپنی جان کو ذبح کر لیا۔

مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفاظ ۵۶۳۳، مختصر المقاصد ۱۰۹۳۔

۱۵۰۰..... جو لوگوں کا قاضی بنایا گیا اور اس نے لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا اس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... اسنی المطالب ۱۳۸۵۔

۱۵۰۱..... جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ برابر برابر چھوٹ جائے۔ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

عہدہ قضاء پر وعید..... الاکمال

۱۵۰۲..... قاضی جہنم میں عدل سے زیادہ دور تک پھسل کر گرتا ہے۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن معاذ ورجالہ ثقات الا ان فیہ بقیة وقد عنعن

۱۵۰۳..... قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی بغیر حق کے فیصلہ کرے حالانکہ اس کو حق علم ہے وہ جہنم میں ہے۔ ایک قاضی بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے اور لوگوں کے حقوق تباہ کرے تو وہ جہنم میں ہے۔ اور جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جنت میں ہے۔ السنن للبیہقی عن بريدة

۱۵۰۴..... دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی حق کو جانے اور اس کے ساتھ فیصلہ کر دے وہ جنت ہے اور جو قاضی حق کو جانے لیکن جان بوجہ کر ظلم کا فیصلہ صادر کرے یا بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے یہ دونوں جہنم میں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جو جاہل ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص علم حاصل کئے بغیر قاضی نہیں بن سکتا۔ مستدرک الحاکم عن بريدة

۱۵۰۵..... جو شخص لوگوں پر فیصلہ ہو اور اس کے سر پر بہت لوگ اکٹھے ہو جائیں اور وہ تب بھی چاہے کہ مزید زیادہ لوگ ہو جائیں تو اس کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ مستدرک الحاکم ابو سعید النقاش فی القضاة عن معاوية رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶..... جو قاضی بنے پھر جہالت کے ساتھ فیصلہ کرے وہ اہل جہنم میں ہوگا جو شخص عالم قاضی ہو پھر وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور عدل

کرے تو اس سے برابر برابر سوال ہوگا۔ الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس روایت میں عبد الملک بن ابی جمیلہ مجہول راوی ہے۔

۱۵۰۷..... قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہے یا تو وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

المتفق والمفترق للخطیب، میسرۃ بن علی فی مشیخۃ، الدیلمی، الرافعی عن انس تفرده علی بن محمد الطنافسی

کلام:..... روایت میں علی بن محمد الطنفسی متفرد ہے۔ روایت ضعیف ہے دیکھئے النواہج ۱۳۹۲، ضعیف الجامع ۴۶۷۰۔
 ۱۵۰۰۸..... عدل پر اور قاضی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس قدر سخت حساب لیا جائے گا کہ وہ تمنا کرے گا کاش اس نے ایک کھجور کے بارے میں بھی کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ ابو داؤد۔ السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا
 کلام:..... الضعیفۃ ۱۱۳۲۔ محل کلام ہے۔

۱۵۰۰۹..... قیامت کے دن قاضی کو لایا جائے گا حساب سے قبل ہی اس قدر ہولناکیوں سے وہ گزرے گا کہ اس کی تمنا ہوگی کاش اس نے دو آدمیوں کے بیچ میں ایک کھجور کے دانے کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔
 ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۱۰..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کو لازم ہو جاتا ہے۔ الترمذی غریب، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن ابی اوفی
 کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ترمذی

۱۵۰۱۱..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔ ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن ابی اوفی
 ۱۵۰۱۲..... جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے وہ بغیر چھری کے اپنی جان ذبح کرتا ہے۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۱۵۰۱۳..... میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دنیا پر جھک جائیں گے، فیصلہ کرنے میں رشوت ستانی کریں گے، نماز ضائع کریں گے اور شہوتوں (خواہشات) کے پیچھے پڑیں گے۔ ابو سعید النقاش عن مجاہد
 کلام:..... اس روایت میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو محل کلام ہے۔

دوسری فصل..... ترغیب اور آداب میں

ترغیب

۱۵۰۱۴..... لوگوں کے درمیان فیصلہ کر، بے شک اللہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن معقل بن یسار

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۷۵۔

۱۵۰۱۵..... جب قاضی اپنی جگہ بیٹھ جاتا ہے تو دو فرشتے اس پر اترتے ہیں، اس کو درست راہ دکھاتے ہیں، درست بات کرنے کی توفیق دیتے ہیں اور سچ بتانے کی ترغیب دیتے ہیں جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۵۵، اللطیفۃ ۴۷، المتناہیۃ ۱۲۶۳۔

۱۵۰۱۶..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔

ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی اوفی

۱۵۰۱۷..... اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے اللہ پاک اس کو درست راہ دکھاتا ہے جب تک وہ اور کوئی ارادہ نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن رید بن ارقم

الاکمال

۱۵۰۱۸..... اے عمرو! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اگر تو دونوں کے درمیان صحیح فیصلہ کرے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو کوشش کرے لیکن فیصلہ میں خطا ہو جائے تو تب بھی تیرے لئے ایک نیکی ہے۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عمرو

۱۵۰۱۹..... کوشش کر، اگر تو درست رہا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

الکامل لابن عدی عن عقبه بن عامر

۱۵۰۲۰ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہو سکے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہو جائے تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

ابن سعد عن عمرو بن العاص

۱۵۰۲۱..... قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور قاسم جب تقسیم کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۲..... دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے اس بنیاد پر کہ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہو تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو نے کوشش کی لیکن تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمرو و کلام: امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت پر کلام فرمایا ہے۔

الآداب والاحکام

۱۵۰۲۳..... جب دو شخص تیرے پاس فیصلہ کے لئے آئیں تو پہلے کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے۔ تقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کس طرف تجھے فیصلہ کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۴..... جب تیرے پاس دو فریق بیٹھ جائیں تو کسی ایک کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جیسے پہلے کی بات سنی ہے جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لئے فیصلہ کرنا واضح ہو جائے گا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن، للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۵..... دونوں جاؤ سوچو، قرعہ اندازی کرو پھر تقسیم کر لو پھر ہر ایک ساتھی دوسرے کو کئی بیش حلال کر دے۔

مستدرک الحاکم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۵۰۲۶..... جاؤ اور آدھے آدھے اموال تقسیم کر لو۔ اور بچوں کو ہاتھ نہ لگاؤ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ پاک عمل کی گمراہی پسند نہیں فرماتا تو ہم تم

سے ایک رسی کا احسان بھی قبول نہیں فرماتے۔ ابو داؤد عن الزبیب العبری

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۴۱

۱۵۰۲۷..... ہرگز فیصلہ نہ کرو اور نہ فیصلے سے متعلق کوئی بات کہو سوائے اس بات کے جو تم کو معلوم ہو اور اگر تجھ پر کوئی معاملہ مشکل اور مشتبہ ہو جائے

تو توقف کر لے حتیٰ کہ تجھ پر وہ مسئلہ واضح ہو جائے یا تو اس کو لکھ کر میرے پاس بھیج دے۔ ابن ماجہ عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۸..... کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ حالت غصہ میں ہو۔ مسلم، الترمذی، النسائی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۹..... قصاص صرف امیر لے یا مامور یا محتمل (جو متاثر ہوا ہو)۔ ابو داؤد عن عوف بن مالک

کلام:..... الجامع المصنف ۲۲۳۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۰..... قاضی کبھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۱..... کوئی شخص کسی ایک فیصلہ میں دو فیصلے نہ کرے اور نہ غصہ کی حالت میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرے۔

النسائی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے

۱۵۰۳۲..... جس کو مسلمانوں کی قضاء کا عہدہ سپرد ہوا تو وہ ان کے درمیان دیکھنے میں اشارہ کرنے میں، اٹھنے بیٹھنے میں اور مجلس میں عدل کرے۔

الدارقطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۲، الکشف الالہی۔

۱۵۰۳۳..... جس کو مسلمانوں کا قاضی بنایا جائے وہ کسی ایک فریق پر آواز بلند نہ کرے جب تک دوسرے کے ساتھ بھی یہی سلوک نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۔

۱۵۰۳۴..... جب کسی کو مسلمانوں کے درمیان عہدہ قضاء کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو وہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اور سب

فریقوں کے درمیان دیکھنے میں مجلس (بیٹھنے) میں اور حتیٰ کہ اشارہ کرنے میں بھی برابری کرے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۷۲، الضعیفۃ ۲۱۹۵۔

۱۵۰۳۵..... مجھے حکم نہیں ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگا کر دیکھوں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں (کہ حقیقت کیا ہے)۔

مسند احمد، البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۰۳۶..... اللہ پاک تیرے دل کو ہدایت دے گا، تیری زبان کو مضبوط اور ثابت کرے گا۔ پس جب تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھے تو فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جس طرح پہلے کی بات سنی ہے۔ بے شک اس سے تجھ پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔

ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۷..... قاضی کسی فریق کی ضیافت اور خاطر تواضع نہ کرے نہ اس کو اپنے قریب کرے اور نہ اس کی بات سنے جب تک دوسرا فریق ساتھ نہ ہو۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت میں ایک راوی العلاء بن ہلال ہے جو حدیث وضع کرتا ہے۔ لہذا روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۸..... حاکم دو آدمیوں کے بیچ میں غصہ کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۰..... قاضی جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ سیر اور سیراب ہو۔

السنن للدارقطنی، الخطیب فی التاریخ، السنن للبیہقی، وضعفہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۴۱..... کوئی بھی کسی ایک مسئلے میں دو فیصلے نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فیصلے اور جامع احکام..... الاکمال

۱۵۰۴۲..... بہر حال جب تم کرو جو کرو تو پہلے تقسیم کرو، حق کو خوب سوچ سمجھ لو پھر قرعہ اندازی کرو اور پھر کمی بیشی ایک دوسرے کے لئے حلال کر لو۔

ابو داؤد عن ام سلمة

۱۵۰۴۳..... میں ایک بشر ہوں، ممکن ہے تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اچھا بولنے والا ہو اپنی حجت کو، پس میں جس کے لئے کسی دوسرے

کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے اس کے لئے کاٹ دیا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۴..... اے عمر! چھوڑو، ہم کو کیوں کہ صاحب حق کو کہنے کی گنجائش ہے۔ الاوسط والکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۵..... رک جا لے عمر! قرض خواہ کو کہنے کا حق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۶..... اس کو چھوڑ دو بے شک حق کا طالب نبی سے زیادہ عذر رکھنے والا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۷..... چھوڑ دو اس کو، بے شک صاحب حق کو بات کہنے کا حق ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور قرض کا تقاضا کیا اور سختی برتاؤ کیا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا

تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا: ابن عساکر عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۸..... حضور ﷺ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے روبرو بیٹھیں۔

سنن ابو داؤد مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

امام منذری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مصعب بن ثابت ابو عبداللہ المدنی ہے، جس کی روایت قابل استدلال نہیں ہے۔

۱۵۰۴۹..... نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے سامنے بیٹھیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبداللہ بن الزبیر

۱۵۰۵۰..... اے عمر! ہم اور وہ اس کے سوا کسی اور بات کے زیادہ ضرورت مند تھے۔ وہ یہ کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا حکم دیتا اور اس کو حسن اتباع کا

حکم دیتا (کہ قرض مانگنے میں نرم رویہ اپناتے) اے عمر! اس کو اس کا حق دے اور میں صاع (من کے قریب) کھجور زیادہ دے، یہ اس کے

بدلے جو تم نے اس کو رعب اور دبہ دکھایا ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن سلام ۱۵۰۵۱ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کے لئے اس کا حق رکھا ہے خبردار! وارث (شرعی) کے لئے وصیت نہیں اولاد بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کی ہے اور زانی کے لئے سنگساری ہے خبردار! کوئی غلام آدمی اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کو اپنا والی نہ بنائے (جس نے وراثت وغیرہ اصل والیوں کے بجائے اوروں کو منتقل کی ہو) اور کوئی شخص اپنی ولدیت غیر والد کے کہیں اور منسوب نہ کرے جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ خبردار! کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کے شوہر کا کوئی مال خرچ نہ کرے۔ خبردار! عاریت (مانگے کی چیز) واپس کرنا ضروری ہے۔ منجہ (دودھ کے لئے دیا ہوا جانور یا پھل کے لئے دیا ہوا درخت وغیرہ) واپس کرنا ضروری ہے۔ قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت اٹھانے والا چٹی برداشت کرنے والا ہے (نقصان کی صورت میں)

الحسن بن سفیان، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن الحسن وروی ابن ماجہ بعضہ ۱۵۰۵۲ دو دولتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے عورت اپنے شوہر کی دیت اور مال کی وارث ہوگی شوہر بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایک دوسرے کو عداقت کر دے تب وہ اس کے مال کا وارث نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی دیت کا اگر کوئی ایک دوسرے کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس کے مال کا وارث ہوگا لیکن اس کی دیت کا وارث نہ ہوگا۔

جس عورت سے اس کا باپ، اس کا بھائی یا کوئی اور اس کے گھر کا فرد عورت کے اپنے گھریا والی ہونے سے قبل اس کے لئے کسی چیز کا وعدہ کر لے پھر وہ اپنے گھریا کی ہو جائے تو جس چیز کا اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ عورت کا حق ہے۔ ہاں اگر عورت اپنے گھریا کی ہو جائے اور پھر اس کا باپ بھائی یا کوئی اور فرد اس کے لئے کسی چیز کا اکرام کرتا ہے تو وہ اسی کے لئے ہے (عورت اس کی مالک نہ ہوگی جب تک صراحاً اس کو مالک نہ بنا دے) اور بیٹی اور بہن گھر میں اکرام کی زیادہ مستحق ہیں یاد رکھو! گواہ پیش کرنا مدعی (دعویدار) پر فرض ہے اور مسلمانوں کا ہاتھ دوسرے سب لوگوں پر ایک ہے (یعنی وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں) ان کا خوف بھی برابر ہے (کسی غیر مسلم نے کسی مسلم کا خون بہا دیا تو سب مسلمان اس کا قصاص لینے والے ہیں) اور کوئی مومن کسی (حربی) کافر کے بدلے قصاصاً قتل نہ ہوگا۔ اور مومنین میں سے قوی کو ضعیف پر اور سریہ میں نکلنے والے کو (معرکہ میں نکل کر) بیٹھنے والے پر لونادیا جائے گا (یعنی قوی اور ضعیف اور سریہ میں جانے والا اور پیچھے معرکہ میں رہنے والا غنیمت میں برابر کے حصہ دار ہیں) اور مسلمانوں میں سے ادنیٰ ترین شخص کے مفادات کا لحاظ لازم ہے۔

السنن للبیہقی، ابن عساکر عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ۱۵۰۵۳ حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ معدن (کان) میں ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کنویں میں گر کر ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کسی چوپائے کے چوٹ مار دینے کی سزا معاف ہے۔ نیز آپ ﷺ نے رکاز (وہ خزانہ جو اللہ نے زمین میں چھپا رکھا ہو کسی آدمی کا چھپایا ہوا نہ ہو) میں (ملک کا) خمس (پانچواں) حصہ ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ کھجور کا پھل اس شخص کے لئے ہے جس نے اس کی تائیر کی (نر کھجور سے شگوفہ کی تیلیاں مادہ کھجور میں لگائیں اور اس کی آبیاری کی) ہاں اگر درخت خریدنے والا شرط لگا دے (کہ پھل بھی میرا ہوگا تو پھر پھل اسی خریدار کا ہے) یونہی غلام کی ملکیت کی چیزیں غلام کو فروخت کرنے والے کی ہیں۔ ہاں اگر مشتری شرط لگا دے (تو مشتری کی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کا ہے اور زانی (بدکار) کے لئے سب رسی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور گھروں میں شریک ایک دوسرے کے لئے شفعہ کا حق رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پیت کا بچہ جو قتل کر دیا جائے اس کے عوض ایک غلام یا باندی دینا ضروری ہے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ میدان جو راستے میں پڑتا ہو پھر میدان کے مالک اس میں عمارت کھڑی کرنا چاہیں تو راستے کے لئے سات باتھ جگہ چھوڑی جائے گی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک کھجور کا درخت یا دو یا تین اگر ان کے مالک مختلف ہوں تو ہر درخت کی جگہ اس کی شاخیں پہنچنے کی جگہ تک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ باغوں کو نہر وغیرہ کے پانی سے بیچنے میں پہلے اوپر کی زمین میں ٹخنوں تک پانی چھوڑا جائے گا، پھر اس کے نیچے والی

زمین میں اتنا ہی پانی چھوڑا جائے گا حتیٰ کہ باغات اور زمینیں پوری ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جدتین (دادی اور نانی) میراث کے چھٹے حصے میں برابر کی حصہ دار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے: جس نے اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ اگر وہ بقیہ حصہ کا بھی مالک ہے تو اس کو بھی آزاد کر دے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام میں ضرر ہے (کسی کو) ناروا ضرر (تکلیف) پہنچانے کی اجازت ہے اور نہ بلا وجہ کسی ضرر کا بدلہ اور نقصان برداشت کرنے کی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کسی ظالم (نا جائز) پیدا ہونے والی شے کا کوئی حق نہیں (اس کا مطلب خاص طور پر یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی مردہ زمین آباد کی بعد میں کسی دوسرے نے اس میں کوئی فصل یا درخت وغیرہ لگا کر اس پر اپنا حق جتانے کی ناجائز کوشش کی تو دوسرے کا زمین میں کوئی حق نہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ شہر کے باغ میں کنویں کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ باغ کو سیراب کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اہل دیہات کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ نہر، جوہڑ اور تالاب وغیرہ کا بچا ہوا پانی پینے سے مویشیوں کو نہیں روکا جاسکتا تا کہ وہ زاندا آگی ہوئی خود ڈوگھاس پھوس چر سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دیت کبریٰ (قتل عمد کی دیت) میں فیصلہ فرمایا ہے تیس بنت لبون (وہ اونٹنی جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں شروع ہو جائے) تیس حقہ (وہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو جائے) چالیس جذعہ (جو اونٹنی چار سال پورے کر کے پانچویں سال میں داخل ہو جائے) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے دیت صغریٰ (قتل خطا کی دیت) میں تیس بنت لبون تیس حقہ اور تیس بنت مخاض اور تیس بنتی مخاض (یعنی ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہونے والی بیس اونٹنیاں اور بیس

اونٹ)۔ مسند احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عوان، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۰۵۴۔۔۔ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلوغت کے بعد تیسری نہیں رہتی ملکیت کے بغیر (غلام کو) آزاد کرنے کا اختیار نہیں طلاق کا حق صرف نکاح کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ قطع رحمی میں کسی قسم کا لحاظ نہیں ہجرت کے بعد واپس دیہات میں جا کر بسنا جائز نہیں۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ اولاد کے لئے کسی چیز کی قسم جائز نہیں جو اپنے والد کے ساتھ ہو، نہ عورت کے لئے جو شوہر کے ساتھ ہو اور نہ غلام کے لئے جو اپنے آقا کے ساتھ ہو۔ یعنی یہ تینوں خود مالک بننے کے اہل نہیں لہذا ان کے مفاد میں قسم کھانا درست نہیں بلکہ ان کے سر پرستوں کے لئے کسی فائدے کی قسم درست ہے اللہ کی معصیت میں کوئی نذر نہیں۔ اگر کوئی اعرابی دس حج کرے پھر وہ ہجرت کرے تو دوبارہ اس پر حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اگر کوئی بچہ دس حج کرے پھر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اسی طرح اگر کوئی غلام دس حج کرے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

تیسری فصل ہدیہ اور رشوت کے بیان میں

۱۵۰۵۵۔۔۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۵۶۔۔۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور مصافحہ کیا کرو دلوں کا کھوٹ دور ہوگا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۵۱۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۵۔

۱۵۰۵۷۔۔۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، تمہاری باہمی محبت میں اضافہ ہوگا، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی بزرگی اور مرتبہ بڑھے گا اور معزز

توں کی غرضوں دور ہو کر کیا کرو۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ اشذرة ۱۲۸، ضعیف الجامع ۲۳۹۱۔

۱۵۰۵۸..... ایک دوسرے کو کھانا طعام ہدیہ میں بھیجا کرو اس سے تمہارے رزقوں میں فراخی و کشادگی پیدا ہوگی۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ذخیرہ الحفاظ ۲۳۹۶، ضعیف الجامع ۲۳۸۸۔

۱۵۰۵۹..... ایک دوسرے کو ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ دل کا کینہ صاف کرتا ہے اور کوئی عورت اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے ہدیہ کرنے کو بھی معمولی

نہ سمجھے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الترمذی، ۳۷۸، ضعیف الجامع ۲۳۸۹۔

۱۵۰۶۰..... ہدایا دیا لیا کرو۔ کیوں کہ ہدیہ دل کا کینہ و عداوت ختم کرتا ہے۔ اگر مجھے کسی جانور کے پائے کی دعوت بھی دی جائے تو میں قبول کروں

گا اور اگر ایک دستی گوشت بھی بھیجا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۹۲۔

ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے

۱۵۰۶۱..... ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ محبت بڑھاتا ہے اور دل کی کدورتیں زائل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت ودا ع

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۳۹۳، کشف الحفاء ۱۰۲۳۔

۱۵۰۶۲..... امام (حاکم) کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶۳..... ہدیہ سماعت اور بصارت کو بڑھاتا ہے اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۰۲۔

۱۵۰۶۴..... ہدیہ حاکم کی آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۶۱۰۵، النوافح ۲۳۵۶۔

۱۵۰۶۵..... جس کے پاس ہدیہ آئے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو وہ بھی اس ہدیہ میں شریک ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن الحسن بن علی ۱۹۵۸

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۵۳۳۰، تحذیر المسلمین ۱۱۳

۱۵۰۶۶..... ہدیہ بہترین شے ہے جو حاجت روائی کا امام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن بن علی

کلام:..... روایت ضعیف ہے، تذکرۃ الموضوعات ۶۶، ضعیف الجامع ۵۹۶۵، الضعیفۃ ۷۵۳

۱۵۰۶۷..... سرکاری البکاروں کے ہدایا خیانت بازی ہیں۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی حمید الساحدی عن عرباض

کلام:..... حسن الاثر ۴۳، ۵۰، روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۶۸..... سرکاری البکاروں کے (پاس آنے والے) ہدایا سب حرام ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ عن حذیفہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۹۱۔

۱۵۰۶۹..... امیر (حاکم) کا ہدیہ وصول کرنا حرام خوری ہے قاضی کارشوت قبول کرنا کفر ہے۔

۱۵۰۷۰..... جس نے اپنے بھائی کے لئے سفارش کی پھر اس کو ہدیہ پیش ہو اور اس نے ہدیہ قبول کر لیا تو وہ سود خوری کے دروازوں میں سے ایک

بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۱..... عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ کرتا تھا میں بھی اپنے پاس جو ہوتا تھا اس کو بدلے میں دے دیتا تھا، لیکن وہ (اس بدلے کو

کم سمجھ کر) ناراض ہو گیا اور مستقل مجھ پر ناراض رہنے لگا۔ اللہ کی قسم آج کے بعد میں عرب کے کسی شخص کا کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۲..... فلاں شخص نے مجھے ہدیہ کیا ہے میں نے اس کے عوض اس کو چھ اونٹ دیدیئے ہیں۔ لیکن وہ مستقل ناراض ہے۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۳..... اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی سے کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، دوسی اور ثقفی کے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۴..... مجھے مشرکین کو داد و دہش کرنے سے روکا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی عن عیاض بن حمار

۱۵۰۷۵..... میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۰۷۶..... ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

رشوت

۱۵۰۷۷..... رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن عمرو

فائدہ:..... اگر رشوت دیئے بغیر جان کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو یا دوسرے کسی بڑے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مجبوراً بکراہت رشوت صرف دینے کی اجازت ہے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۲۶

۱۵۰۷۸..... اللہ کی لعنت ہو راشی اور مرثی پر۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۰۷۹..... فیصلہ میں رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۰..... اللہ پاک راشی اور مرثی دونوں پر لعنت فرمائے اور اس شخص پر بھی جو دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرائے۔ مسند احمد عن ثوبان

کلام:..... اسنی المطالب ۱۱۳۳، ضعیف الجامع ۳۶۸۳۔

۱۵۰۸۱..... عطاء لو جب تک وہ عطا رہے، لیکن جب قریش (حکام) آپس میں اس کے ذریعے کام نکالنے لگیں اور عطاء تمہارے دین میں رشوت بن جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ التاریخ للبخاری، ابو داؤد عن ذی الزوائد، کلام ۲۸۱۹

ہدیہ

۱۵۰۸۲..... حکام کے لئے ہدیے (اور تحفے تحائف) خیانت بازی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق عن جابر بن حسن

۱۵۰۸۳..... امراء (حکام) کے لیے ہدایا خیانت ہیں۔

ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة عن ابی حمید الساعدی وعن ابی سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الراعی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفظ ۵۹۹۱

۱۵۰۸۴..... بادشاہ کے (پاس آنے والے) ہدایا حرام اور خیانت ہیں۔ ابن عساکر عن عبداللہ بن سعد

۱۵۰۸۵..... امیر کا ہدیہ خیانت ہے۔ ابن جریر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۶..... میں نے دین میں تیری آزمائش جان لی ہے جو تکلیف تجھے آئی ہے تیرا مال ضائع ہوا ہے اور قرض کا بوجھ تجھ پر چڑھ گیا ہے، اس لئے میں نے تیرے لئے ہدیہ کو اچھا قرار دیا ہے لہذا اگر تجھے ہدیہ میں کچھ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لینا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

ارشاد فرمایا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن عبید بن صخر بن لوزان

۱۵۰۸۷..... حاجت روائی میں ہدیہ پیش کرنا بہترین مددگار ہے۔ التاريخ للحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۸۸..... حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۲۸۲۲۔

۱۵۰۸۹..... حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔ التاريخ للخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۵، التزییہ ۲۹۷۔

۱۵۰۹۰..... آپس میں کھانا ایک دوسرے کو ہدیہ کیا کرو، یہ تمہاری روزی کے لئے فراخی کشادگی کا سبب اور جلد اچھے بدلے کا ذریعہ اور قیامت کے

دن بڑے ثواب کا پیش خیمہ ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الخفا ۲۳۹۶، ضعیف الجامع ۲۳۸۸۔

۱۵۰۹۱..... ہدیہ اللہ کا پاکیزہ رزق ہے لہذا جب کسی کو ہدیہ پیش ہو تو وہ اس کو قبول کرے اور اس سے اچھا بدلہ دے۔ الحکیم عن ابن عمرو

۱۵۰۹۲..... ہدیہ اللہ کے رزق میں سے رزق ہے، جس نے ہدیہ قبول کیا اس نے گویا اللہ سے ہدیہ قبول کیا اور جس نے ہدیہ واپس کیا اس نے اللہ

کو ہدیہ واپس کیا۔ ابو عبدالرحمن السلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۳..... ہدایا لیا دیا کرو یہ دلوں کے کینے دور کرتے ہیں۔ الخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے الامتناحیہ ۱۲۵۸۔

۱۵۰۹۴..... خبردار! کوئی اپنے بھائی کے ہدیے کو رد نہ کرے اگر اس کے پاس بھی کچھ میسر ہو تو اچھا بدلہ دے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے اگر ایک دستی گوشت بھی مجھے ہدیہ کیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پائے کی دعوت پر بلایا جائے تو میں دعوت میں

جاؤں گا۔ ہناد عن الحسن مرسلًا

ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے

۱۵۰۹۵..... میں اس کو کمتر نہیں سمجھتا۔ اگر مجھے ایک پایہ ہدیہ کیا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، اگر مجھے ایک دستی پر دعوت دی جائے تو میں قبول

کروں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت ودا ع الخزاعیۃ

فائدہ:..... ام حکیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پائے کو رد کرنا ناپسند فرماتے ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۰۹۶..... ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اس پر صدقہ ہے یعنی بریرۃ رضی اللہ عنہ پر۔ ابن النجار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرۃ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باندی) کو (جو گوشت پکا رہی تھی) فرمایا، ہمیں نہیں

کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا: یہ تو کسی نے ہم پر صدقہ کیا ہے تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پر تو صدقہ ہوا ہے لیکن وہ ہمیں ہدیہ کر سکتی ہیں۔

۱۵۰۹۷..... یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ صدقہ سے تو اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ سے رسول کی رضا مقصود ہوتی ہے اور

حاجت روائی مقصود ہوتی ہے۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن علقمہ

۱۵۰۹۸..... جب تمہارے پاس کوئی شخص ہدیہ لے کر آئے تو اس وقت جو پاس بیٹھے ہوں وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۹..... جس کو کوئی ہدیہ پیش کیا جائے اور اس کے پاس کوئی قوم ہو تو وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الضعفاء للعقبلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: الاسرار المفوتہ ۵۷۹، ترتیب الموضوعات ۸۸۰، الفوائد المجموعہ ۱۰۶۔
۱۵۱۰۰ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں سوائے انصاری قریشی یا ثقفی کے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۱..... مجھے کون فلاں آدمی سے معذرت دلائے گا اس نے مجھے ایک گا بہن اونٹنی ہدیہ کی تھی حالانکہ وہ اونٹنی میری تھی مجھے اس طرح اس کی پہچان ہے جس طرح اپنے کسی گھر کے فرد کی پھر بھی میں نے اس کے بدلے چھ اونٹ ہدیہ کرنے والے کو دیئے لیکن وہ پھر بھی ناراض ہے۔ پس میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے۔

مسند رک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۲..... فلاں شخص نے میری ہی اونٹنی مجھے ہدیہ کی میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں، جس طرح اپنے کسی گھر والے کو وہ مجھ سے خندق والے دن کھو گئی تھی۔ پھر بھی میں نے اس کے عوض چھ اونٹ دے دیئے لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے۔ لہذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہدیہ صرف قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی سے قبول کروں گا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۱۰۳..... ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے لیکن اگر تم چاہو تو، میں قیمت کے بدلے اس کو قبول کر سکتا ہوں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مسند رک الحاکم، السنن للسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

فائدہ: ایک مرتبہ حکیم بن حزام نے آپ ﷺ کو ایک جوڑا ہدیہ کیا، اس وقت حکیم مسلمان نہ ہوئے تھے لہذا آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۵۱۰۴..... ہم مشرکین سے ہدیہ کا لین دین نہیں کرتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عیاض بن حمار

۱۵۱۰۵..... میں مشرکین سے لینا پینا پسند کرتا ہوں۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

رشوت..... الاکمال

۱۵۱۰۶..... ہر وہ گوشت جس کو سحت سے پرورش ملی ہو، جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔ پوچھا گیا: سحت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: فیصلہ میں رشوت لینا دینا۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۷..... اللہ پاک نے راشی اور مرثی پر لعنت فرمائی۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی۔

مسند رک الحاکم عن ابن عمر ابو سعید فی القضاة عن عائشہ، مسند رک الحاکم عن عبدالعزیز بن مروان بلاغاً

۱۵۱۰۸..... اللہ پاک رشوت کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر رحم فرمائے۔

التاریخ لعبدالرزاق، ابو سعید النقاش فی القضاة عن عبدالرحمن بن عوف

۱۵۱۰۹..... فیصلہ میں رشوت لینے والے پر لعنت کی گئی ہے، یہ پردہ تھا اس کے اور جنت کے درمیان۔ عن انس رضی اللہ عنہ

امارت سے متعلق ملحقات..... الاکمال

۱۵۱۱۰..... تم میں اب نبوت ہے، پھر نبوت کے طریق پر خلافت رہے گی پھر بادشاہت اور جبریت۔ زور زبردستی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی عبیدۃ بن الجراح وبشیر بن سعد والد النعمان بن بشیر

۱۵۱۱۱..... یہ امر رحمت اور نبوت کی صورت میں شروع ہوا ہے، پھر یہ رحمت اور خلافت ہو جائے گا، پھر کاٹ کھانے والی مملکت ہوگی، پھر زمین پر سرکشی، جبر و فساد کا دور ہوگا لوگ حریر (ریشم) ہدکاری اور شراب کو حلال سمجھیں گے۔ اس کے باوجود انکو رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد ہوگی حتیٰ کہ وہ

اللہ عزوجل سے ملاقات کریں۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفة عن ابی ثعلبة الخشنی عن معاذ و ابی عبیدة الجراح
۱۵۱۱۲..... یہ امر (دین و حکومت) نبوت اور رحمت کی صورت میں شروع ہوا، پھر خلافت اور رحمت ہوگا، پھر زبردستی بادشاہت ہوگی لوگ شراب
پئیں گے، ریشم پہنیں گے اور پرانی شرم گاہوں کو حلال جانیں گے۔ اس کے باوجود انکو رزق ملے گا حتیٰ کہ ان پر اللہ کا حکم آجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۱۳..... اس امت کا اول نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہے، اس میں بھی قدرے رحمت ہے، پھر
کھلی زبردستی ہوگی۔ اس میں کسی کے لئے کوئی رحمت نہ ہوگی، اس میں گردنیں اڑائی جائیں گی ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور اموال چھینے
جائیں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی عبیدة بن الجراح

۱۵۱۱۴..... نبوت جب تک اللہ چاہے تم میں رہے گی، پھر اللہ پاک جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا، پھر نبوت کے طرز پر خلافت ہوگی۔ جب تک
اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھائے گا، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے، پھر جب اللہ چاہے گا اس کو
اٹھالے گا، پھر زبردستی کی بادشاہت ہوگی پھر نبوت کی طرز پر خلافت قائم ہو جائے گی۔

ابو داؤد، ابن داؤد، مسند احمد، الرویانی، السنن للسعید بن منصور عن نعمان بن بشیر عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کتاب خلق العالم..... من قسم الاقوال

۱۵۱۱۵..... سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے اللہ نے قلم کو حکم دیا لکھ، لہذا اس نے ہر چیز جو وقوع پزیر ہوگی لکھ ڈالی۔

حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے المعلة ۱۷۱۔

۱۵۱۱۶..... سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی قلم ہے، اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ۔ اس نے عرض کیا: اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ہر
چیز کا حساب اور مقدار لکھ دے جب تک کہ قیامت قائم ہو۔ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اس (عقیدہ)
کے علاوہ (کسی عقیدے) پر مراوہ مجھ سے نہیں ہے۔ ابو داؤد عن عبادة بن الصامت

۱۵۱۱۷..... سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ قلم نے دریافت کیا: کیا لکھوں؟ ارشاد خداوندی ہوا تقدیر
لکھ ہر چیز کی جو ہو چلی اور جو ہونے والی ہے اب تک۔ الترمذی عن عبادة بن الصامت

خلق القلم..... الاکمال

۱۵۱۱۸..... جب اللہ پاک نے قلم کو پیدا فرمایا اس کو ارشاد فرمایا: لکھ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، قلم نے سب لکھ دیا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

خلق العالم..... الاکمال

۱۵۱۱۹..... ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع مع ۴۲۳۲، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خبر منکر ہے۔

۱۵۱۲۰..... اللہ عزوجل نے دنوں میں سب سے پہلے اتوار کا دن پیدا فرمایا، زمین اتوار اور پیر کے دن پیدا ہوئی تھی۔ پہاڑوں کی پیدائش، نہروں کا

شق ہونا، زمین درختوں پھلوں کا اگنا اور ہرزہ میں کی قوت و نشوونما منگل اور بدھ کے روز ہوئی تھی۔

ثم استوى الى السماء وهي دخان فقال لها وللارض اني اطوعا وكرها قالنا انا انا طائعين. فقضاهن سبع

سموات في يومين واوحى في كل سماء امرها. حم السجده ۱۱

پھر وہ (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا: دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم بھیجا۔

یہ دو دن جمعرات اور جمعے کے دن تھے آخر تخلیقات جمعہ کے دن آخری گھڑیوں میں ہوئی تھیں۔ لیکن جب ہفتہ کا دن ہوا تو اس میں کوئی تخلیق نہ ہوئی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۱..... اللہ عزوجل نے زمین کو اتوار اور پیر کے روز پیدا فرمایا پہاڑوں کو ان کے منافع سمیت منگل کے روز پیدا فرمایا، شجر (درخت)، پانی، شہر، آبادیاں، ویرانے بدھ کے روز پیدا فرمائے، جمعرات کے دن آسمان کو پیدا فرمایا، جمعہ کے دن ستارے، شمس و قمر اور ملائکہ کو جمعہ کی آخری تین گھڑیوں میں پیدا فرمایا۔ ان تین گھڑیوں کی شروع کی گھڑی میں آجال (عمروں) کو پیدا فرمایا کہ کون کب مرے گا۔ دوسری گھڑی میں اللہ پاک نے ہر چیز کو الفت عطا فرمائی جس سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں اور آخری گھڑی میں آدم کو پیدا فرمایا، اس کو جنت میں سکونت بخشی ابلیس کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا اور بالکل آخری گھڑی میں آدم کو جنت سے نکالا۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ایک راوی ابو سعید البقال ہے جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں۔ المستدرک رک ۲-۵۴۳۔

حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ

۱۵۱۲۲..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی پشت سے ہر جان باہر نکل آئی جس کو قیامت تک پیدا ہونا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک پیدا فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان ایک دوسروں کی نسبت زیادہ چمکدار پیشانی والا شخص دیکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آخری امتوں میں آپ کی اولاد میں سے ایک نبی ہے جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی کتنی عمر ہے؟ ارشاد فرمایا: ساٹھ سال عرض کیا: اس کو میری عمر میں سے چالیس سال زیادہ کر دے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تب اس بات کو لکھ لیا جائے اس پر مہر لگا دی جائے اور اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوئی ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں ابھی چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ فرشتہ نے عرض کیا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دے دیتے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی مکر جاتی ہے آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی اسی وجہ سے ان کی اولاد سے بھی خطا ہوتی رہتی ہے۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۳..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انکو چھینک آئی حضرت آدم علیہ السلام نے الحمد للہ کہا اور الحمد لله للہ کے حکم سے کی۔ پھر پروردگار نے انکو فرمایا: برحمتک اللہ یا آدم اے آدم! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، جا ان ملائکہ کے پاس ان کی جو جماعت بیٹھی ہے ان کو جا کر کہہ: السلام علیکم۔ آدم علیہ السلام نے۔ جا کر انکو السلام علیکم کہا۔ فرشتوں نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اپنے رب کے پاس آگئے پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ تیرا اور تیری اولاد کا تھیج (ملنے وقت کی مبارک باد) ہے۔ پھر اللہ

تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: ان میں سے جو چاہو پسند کر لو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ لیتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دایاں میں ہیں بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اس میں آدم اور ان کی اولاد بھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیری اولاد ہیں۔ اس وقت ہر انسان کی عمر اس کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی ان میں ایک آدمی دوسروں کی نسبت زیادہ روشن اور چمکدار تھا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے، عرض کیا: اے پروردگار! اسی کی عمر زیادہ کر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ عمر تو میں نے لکھ دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تو (جان) اور یہ پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے۔ آدم علیہ السلام دنیا میں اپنی زندگی کے ایام شمار کرتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس موت کا فرشتہ آ گیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار سال لکھی گئی تھی۔ فرشتے نے عرض کیا: ہاں لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے۔

پس انہوں نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ وہ بھول گئے ان کی اولاد بھی بھول گئی فرمایا: اس دن لکھنے اور گواہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

وادئ نعمان میں عہد لست

۱۵۱۳۳..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت (سے نکلنے والی اولاد) سے عہد لیا وادی نعمان میں عرفہ کے روز اور ان کی پشت سے تمام اولاد نکالی اور انکو اپنے سامنے پھیلا دیا چیونٹیوں کی طرح۔ پھر ان سے رو برو پوچھا:

ألست بربکم قالوا بلی.

کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اولاد نے عرض کیا، کیوں نہیں۔

مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۵..... اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (زمین) پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کئے پیر کے روز درخت پیدا کئے، منگل کے روز ناپسندیدہ چیزیں پیدا فرمائی بدھ کے روز نور کو پیدا فرمایا، چرند و چوپایوں کو جمعرات کے دن زمین میں پھیلا دیا۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد رات تک تمام تخلیقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... فرمان الہی ہے۔

خلق السموات والارض وما بینہما فی ستة ايام.

اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔

مذکورہ حدیث سے لازم آتا ہے کہ تخلیق مخلوقات سات دنوں میں ہوئی۔ درحقیقت مذکورہ حدیث حضرت کعب احبار رحمہ اللہ کا قول ہے نہ کہ فرمان رسول ﷺ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر علماء اسلام کا یہی قول ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری ۱-۴۱۳۔ نیز اس بحث کا خلاصہ دیکھے المنار السنیف لابن القیم ۸۳، ۸۵۔

۱۵۱۳۶..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی کی مٹی سے پیدا فرمایا جو ساری زمین سے لی گئی تھی۔ اس وجہ سے اولاد آدم زمین کی مختلف انواع کی وجہ سے مختلف رنگ و نسل والی پیدا ہوئی۔ کوئی سرخ ہے تو کوئی سفید اور کوئی بالکل سیاہ اور کوئی ملے جلے رنگ والے۔ اسی طرح ان کی طبائع ہیں

نرم مغنوم، بری اور اچھی وغیرہ وغیرہ۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۷..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیبہ کی مٹی سے پیدا کیا اور جنت کے پانی کے ساتھ اس کو گوندھا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۶۰۳، المفیر ۳۶۔

۱۵۱۲۸..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیہ کی مٹی سے پیدا کیا، اور اس مٹی کو جنت کے پانی سے گوندھا۔

الحکیم، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۹..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ (گز) رکھا۔ پھر فرمایا: جا اس جماعت کو سلام کر، وہ ملائکہ کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جو وہ جواب دیں اس کو سن وہ تیر اور تیری اولاد کا تجیہ ہے (ملاقات کے وقت کے کلمات)۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور ان کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے بھی جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

اس طرح انہوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ پس ہر شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا (اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا) لیکن مخلوق تب سے مسلسل اب تک گھٹاؤ کا شکار ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۰..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تین رنگ کی مٹیوں سے پیدا فرمایا سیاہ، سفید اور سرخ۔ ابن سعد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۱..... اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کی دائیں کندھے پر ہاتھ مارا اور سفید ذریت (اولاد) نکالی۔ گویا وہ دودھ ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ ذریت نکالی گویا وہ کولے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ جہنم میں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۲..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی جنت میں صورت بنائی تو ان کو ایک وقت تک یوں ہی چھوڑے رکھا جب تک اللہ نے چاہا۔ ابلیس ان کے گرد چکر کاٹتا تھا اور انکو خوب غور سے دیکھتا تھا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو اندر (پیٹ) سے خالی دیکھا تو کہنے لگا یہ ایسی مخلوق ہے جو (خواہشات میں پڑنے سے) اپنے کو روک نہ سکے گی۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۳..... اگر داؤد علیہ السلام اور تمام مخلوق کے رونے کا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے سے موازنہ کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا۔ ابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۸۰۲، الضعیفۃ ۷۸۵۔

۱۵۱۳۴..... تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۱۳۵..... اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صرف تین چیزیں پیدا فرمائیں ہیں اور بقیہ چیزوں کو فرمایا ہے کنن (ہو جاؤ)۔ پس اللہ نے قلم کو، آدم علیہ السلام کو اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور جنت الفردوس کو فرمایا: میری عزت کی قسم اور میری بزرگی کی قسم تجھ میں کوئی بخیل داخل ہوگا اور نہ کوئی دیوث تیری خوشبو بھی سونگھ سکے گا۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۶..... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۵۱۳۷..... پروردگار عزوجل نے جنت الفردوس کو یہ بھی ارشاد فرمایا: میری عزت کی قسم کوئی شراب کا عادی اور کوئی دیوث تجھ میں داخل نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! دیوث کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں برائی کو چھوڑے (اور اس کو یہ پروا نہ ہو کہ گھر میں کون آ رہا ہے اور کون جا رہا ہے)۔ الخرنطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۸..... اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت الفردوس

کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدیلمی عن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۹... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صورت کو (اور ڈھانچے کو) بنا دیا تو ابلیس اس نے گرد چکر کاٹنے لگا اور اس کو دیکھنے لگا۔ جب اس نے آدم علیہ السلام کو اندر سے خالی پایا تو کہنے لگا: میں تو اس پر کامیاب ہو گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے پر قدرت نہ رکھ سکے گی۔

مستدرک الحاکم، ابو الشیخ فی العظمة، عن انس رضی اللہ عنہ
۱۵۱۴۰... حضرت آدم علیہ السلام طویل قامت تھے گویا کھجور کا درخت ہیں جب ان سے خطا سرزد ہو گئی تو وہ جنت میں بھاگتے پھرنے لگے۔ ایک درخت نے انکو پکڑ لیا وہ درخت کی طرف متوجہ ہوئے اور پروردگار سے دعا کرنے لگے: اے پروردگار معافی دیدے۔ پس اسی وجہ سے جب کوئی غلام بھاگتا ہے اور پکڑا جاتا ہے تو سب سے پہلے معافی کا سوال کرتا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۱... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو سجدہ کا حکم دیا انہوں نے سجدہ کیا۔ پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جنت ہے اور تیری جو اولاد سجدہ کرے ان کے لئے بھی جنت ہے۔ پھر پروردگار نے ابلیس کو حکم فرمایا: آدم علیہ السلام کو سجدہ کر تو لیکن ابلیس نے انکار کر دیا، پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جہنم ہے اور جو تیری اولاد سجدہ سے انکار کرے اس کے لئے بھی جہنم ہے۔ التاریخ للحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۲... اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو فرمایا: اے آدم میں نے (اپنی) امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا لیکن وہ اس کو اٹھانے سے عاجز رہے، کیا تو اس کو اٹھا سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میرے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ پروردگار نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے امانت کو اٹھا لیا تو تجھے اجر ملے گا اور اگر تو نے امانت کو ضائع کر دیا تو تجھے عذاب ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے امانت کو اٹھا لیا جو کچھ اس میں ہے اس کے ساتھ پھر آدم علیہ السلام جنت میں اتنا عرصہ ٹھہرے جتنا عرصہ فجر سے عصر کے درمیان ہے حتیٰ کہ شیطان نے انکو وہاں سے نکلوا دیا۔

ابو الشیخ من طریق جویر عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۵۱۴۳... آدم وحواء علیہما السلام دونوں عریاں حالت میں زمین پر اترے تھے، ان کے جسموں پر صرف جنت کے پتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پیش نے ستایا تو بیٹھ کر رونے لگے اور حواء علیہ السلام کو فرمایا: اے حواء! مجھے گرمی نے ستا دیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام روئی لے کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔

اور حضرت حواء علیہ السلام کو حکم فرمایا روئی کا تو اور انکو روئی کا تنا سکھایا۔ جبکہ آدم علیہ السلام کو وہاگے سے کپڑا بننے کا حکم دیا اور سکھایا: آدم علیہ السلام جنت میں اپنی بیوی سے جماع نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کی وجہ سے زمین پر اترے تب بھی وہ علیحدہ علیحدہ سوتے تھے ایک وادی بطحاء میں سوتا تھا اور دوسرا دوسرے کونے میں سوتا تھا۔ حتیٰ کہ آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے انکو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مباشرت کا طریقہ سکھایا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس آئے اس کے بعد جبریل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: صالحہ (اچھانیک)۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر

۱۵۱۴۴... اگر آدم علیہ السلام کے آنسوؤں کا ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو آدم علیہ السلام کے آنسو ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں سے زیادہ نکلیں گے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن سلیمان بن بريدة عن ابیہ

قال ابن عدی روی موقوفاً عن ابی بريدة وهو اصح

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفظ ۲۶۱۵، المصنوع ۴۴۔

۱۵۱۴۵... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی طرح

سفید تھی۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سیاہ اولاد نکالی جو کونکوں کی طرح سیاہ تھی۔ پھر پروردگار نے دائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور بائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۶..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا اور ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی مانند سفید تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ اولاد نکالی جو کونکے کی مانند تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۷..... جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی اولاد موتیوں کی مانند نکلی پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تیری یہ اولاد اہل جنت میں سے ہے۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا پھر جس سے ان کی اولاد کونکوں کی طرح نکلی پھر فرمایا تیری یہ اولاد اہل جہنم میں سے ہے۔

الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے الجامع المصنف ۱۰۰۸۳، ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۳۳۔

۱۵۱۳۸..... اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت سے ایک مٹھی پکڑی جس سے ہر نیک اولاد اللہ کی مٹھی میں آگئی اور ہر خبیث اولاد بائیں مٹھی میں آگئی پھر ارشاد فرمایا: یہ اصحاب الیمین ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ اصحاب الشمال ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے پھر اللہ عزوجل نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ جو اسی کے مطابق نسل در نسل پیدا ہوتے رہیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۹..... اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور بائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لئے ہیں اور یہ اس (جہنم) کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد عن ابی عبد اللہ

۱۵۱۵۰..... اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا حتیٰ کہ ساری زمین بھر گئی۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۱..... سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ آدم تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی اولاد نکالا پھر انکو ان کے باپ پر پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے ان میں ایک چمکدار چہرے والے کو دیکھا تو پوچھا: اے پروردگار! یہ کون سا نبی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ عرض کیا: اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کیا: اے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کر دیجئے پروردگار نے فرمایا: نہیں، ہاں اگر تم اپنی عمر میں سے انکو دو تو ممکن ہے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال تھی۔ چنانچہ پروردگار نے چالیس سال عمر آدم علیہ السلام کی عمر میں سے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے۔ اس کو لکھ لیا اور ملائکہ کو اس پر گواہ بنا لیا۔ جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ملائکہ ان کے پاس حاضر ہوئے تاکہ ان کی روح قبض کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال ابھی باقی ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا: اے رب! میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب اللہ پاک نے ان کو واپس لیا اور گواہ قائم کر دئے۔ پھر بھی اللہ نے آدم علیہ السلام کو مکمل ہزار سال عطا کئے اور داؤد علیہ السلام کو سو سال عطا کئے (جبکہ داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی چالیس سال دینے کے بعد نو سو ساٹھ سال تھی)۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے اس میں ایک راوی علی بن زید ہے جس کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے مجمع الزوائد ۸-۲۰۶۔

آدم علیہ السلام کے کفن دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا

۱۵۱۵۲..... جب آدم علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: اے بیٹو! میرا جنت کا پھل کھانے کو جی کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکلے۔ انہوں نے ملائکہ کو دیکھا۔ ملائکہ نے پوچھا اے بنی آدم کہاں جا رہے ہو؟ بیٹوں نے کہا: ہمارے باپ کا جنتی پھل کھانے کو جی کر رہا ہے ہم اس کی تلاش میں نکلے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: واپس ہو جاؤ تمہارے باپ کی روح قبض کرنے کا حکم آچکا ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور اپنے باپ کے پاس پہنچے، حواء نے انکو دیکھا تو حقیقت سمجھ گئی اور آدم علیہ السلام کو چمٹ گئی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے دور رہ میرا بلاوا آگیا ہے۔ لہذا مجھے اور فرشتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے چنانچہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح ان کے بیٹوں کے دیکھتے دیکھتے قبض کر لی، پھر ملائکہ ہی نے ان کو غسل دیا بیٹے دیکھ رہے تھے، پھر کفن دیا اور وہ دیکھ رہے تھے، حنوط خوشبو لگائی اور وہ دیکھ رہے تھے، پھر ان پر نماز پڑھی پھر ان کے لئے قبر کھودی گئی اور انکو دفن کیا، پھر ملائکہ بنی آدم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے اولاد آدم تمہارے مردوں میں تمہاری یہ سنت ہے اور یہی تمہارا طریقہ ہونا چاہیے۔

ابو داؤد، ابن منیع، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الرویانی، ابن عساکر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن للسعید بن منصور عن ابی بن کعب، السنن للسعید بن منصور عن الحسن رفع الحدیث

ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق

۱۵۱۵۳..... ایک فرشتہ اللہ عزوجل کا پیغام رسالت لے کر میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا اور اس کو آسمان پر رکھ دیا اور دوسرا پاؤں زمین پر رکھا۔ پھر اس کو نہیں اٹھایا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرة الحفاظ ۶۸، ضعیف الجامع ۸۱، الضعیفة ۱۶۸۸
۱۵۱۵۴..... مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں اللہ کے مالمین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کر دوں، ایک فرشتے کی کان کی لو سے اس کے شانے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہے۔ ابو داؤد، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۵۱۵۵..... مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں جالمین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں۔ اس ایک فرشتے کی ٹانگیں نچلی زمین پر ہیں اور اس کے سینگ پر عرش تھیں۔ اس کے کان کی لو اور شانے کے درمیان پھڑ پھڑاتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت تھی۔ وہ فرشتہ کہہ رہا تھا۔

سبحانک حیث کنت

تو جہاں ہو پاک ذات ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۶..... ملائکہ نور سے پیدا ہوئے، فرشتے بھڑکتی آگ سے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش تو جیسے کہ تم کو بتائی گئی (کہ کھنکسی مٹی سے ہوئی)۔

مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۵۷..... مجھے اجازت ہی ہے کہ میں جالمین عرش فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتے کے متعلق بتا دوں۔ اس کی ٹانگیں نچلی ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے کاندھے تک اڑتے ہوئے پرندے کی سات سو سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن جابر و ابن عباس رضی اللہ عنہم

۱۵۱۵۸..... مجھے اجازت ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی (جسمانی) حالت بتاؤں اس کے کاندھے سے کان کی لوتک اڑتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینگ پر عرش ہے اور وہ کہہ رہا ہے:

سبحانک حیث کنت

۱۵۱۵۹..... میں تم کو اللہ کی عظمت کا کچھ حصہ بتاؤں؟ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں شامل ہے۔ اس کا نام اسرافیل ہے عرش کا ایک پایہ اس کے شانے پر ہے اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں گھسے ہوئے ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان میں گیا ہوا ہے یہ تمہارے رب کی تخلیق کی ایک (چھوٹی سی) مثال ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۰..... اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتے کی کان کی لو سے گردن کی ہنسی تک تیز رفتار پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ابو الشیخ فی العظمت عن جابر رضی اللہ عنہ

جبریل علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۱۶۱..... میں نے جبریل علیہ السلام کے زیادہ مشابہہ وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ ابن سعد عن ابن شہاب

۱۵۱۶۲..... میں نے جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۳..... جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میرا گزر فرشتوں کی جماعت پر ہوا میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: التی الاصل لہانی الاصابۃ ۳۸۰۔

۱۵۱۶۴..... میرے پاس جبریل علیہ السلام سبز لباس میں جس کے ساتھ بڑا موتی لٹکا ہوا تھا تشریف لائے۔

الدار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۰۔

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ بہت دلفریب منظر اور خوبصورت شکل میں تشریف لائے۔ مذکورہ اور آئندہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بہت سی صورتوں میں تشریف لائے تھے۔ صرف دو مرتبہ اصلی شکل میں تشریف لائے جس میں آپ علیہ السلام نے حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ ہر پر پورے خلاء کو ڈھانپنے والا تھا ایک مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا دوسری مرتبہ جب آپ زمین پر تھے حضرت جبریل علیہ السلام کو آسمان وزمین کے خلاء کو پر کرتے دیکھا۔ ان دو مرتبہ کے علاوہ مختلف صورتوں میں تشریف لائے، اکثر حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ میں ایک اونٹ کی شکل میں تشریف لائے جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ابو جہل کو لقمہ بنانا چاہتا تھا۔ فیض القدیر ۹۸۔۱

۱۵۱۶۵..... یہ جبریل تھے، جس صورت پر ان کو پیدا کیا گیا ہے اس صورت میں میں نے انکو صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ میں نے انکو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا، ان کے جسم کا اکثر حصہ آسمان، زمین کے درمیان کو بھرے ہوئے تھا۔ الترمذی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۶۶..... اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ (دمشق کا ایک بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کے برابر

بنائی ہے۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... امام ذہبی رحمہ اللہ میزان میں فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۱۵۱۶۷..... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو آسمان سے اترتے دیکھا ان کے بڑے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان پورے خلاء کو بھر رکھا تھا۔

ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۱۶۸..... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھا انہوں نے آسمان وزمین کے درمیان کو بھر رکھا تھا ان پر ریشم کا لباس تھا جس میں لؤلؤ

اور یاقوت (موتی) جڑے ہوئے تھے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۱۶۹..... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھا ان کے جسم پر چھ سو پر تھے۔ ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔

ابو الشیخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

میکائیل علیہ السلام

۱۵۱۷۰..... جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی ہنستے نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۹۱

الاکمال

۱۵۱۷۱..... میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جس کے پر پر غبار تھا۔ اور وہ دشمن کی تلاش سے واپس لوٹ رہا

تھا میں نماز پڑھ رہا تھا وہ مجھ دیکھ کر ہنسنا اور میں بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا۔ البغوی، وضعفہ ابن السکن، الباوردی، ابن قانع، الکامل لابن عدی،

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن جابر بن عبد اللہ بن رباب قال البغوی: ولا اعلم له حدیثاً مسنداً غیرہ وقال غیرہ قبل له احادیث

کلام:..... امام بغوی نے اس کو مطلق ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ سے اس روایت کو نقل کرنا ضعیف قرار

دیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی اور کوئی مسندہ ریث نہیں ہے جبکہ دوسرے حضرات نے فرمایا ہے ان کی اور بھی روایات ہیں۔

متفرق ملائکہ..... الاکمال

۱۵۱۷۲..... اللہ عزوجل کے نزدیک ترین مخلوق جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہیں یہ عرش والے کے پاس بڑے مرتبے والے ہیں اس کے

باوجود یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کی مسافت کی دوری پر ہیں۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے الآلی ۱۷۱۔

۱۵۱۷۳..... آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران ہے ان میں سے ہر فرشتہ ستر ہزار فرشتوں پر مقرر ہے۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۴..... اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، اس کا نصف بالائی جسم برف ہے اور نچلا نصف جسم آگ ہے۔ وہ بلند آواز کے ساتھ یہ آواز دیتا ہے۔ پاک

سے وہ ذات! جس نے آگ کی شدت کو روک لیا ہے اور وہ آگ اس برف کو نہیں پگھلا سکتی اور اس برف کی برودت (ٹھنڈک) کو روک لیا پس وہ

اس آگ کو نہیں بجھا سکتی۔ اے اللہ! اے برف اور آگ میں جوڑ کرنے والے! اپنے مومن بندوں کے دلوں کو بھی اپنی اطاعت پر جوڑ دے۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۵..... اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے پیدا کیا ہے اور ان میں سے کچھ ملائکہ مکھی سے بھی چھوئے ہیں، اللہ نے اور ملائکہ پیدا کئے اور انکو یوں

فرمایا: ہزار پیدا ہو جاؤ، دو ہزار پیدا ہو جاؤ۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۶..... رات کے دو فرشتے دن کے دو فرشتوں کے ماسوا ہیں۔ التاريخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۵۱۷۷..... مسلمان جن اور مشرک جن میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ انہوں نے مجھ سے سکونت کی جگہ کے بارے میں بات کی۔ میں نے
 مسلمان جنوں کو زمین کی بالائی جگہیں دیدیں اور مشرک جنوں کو نشیبی جگہیں دے دیں۔

ابو الشیخ فی العظمة، الکبیر للطبرانی عن بلال بن الحارث المزنی

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۶۔

۱۵۱۷۸..... جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم کے پر ہیں جن کے ساتھ وہ ہوا میں اڑتے ہیں ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم کہیں پڑاؤ
 کرتی ہے پھر وہاں سے کوچ کر جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء عن ابی ثعلبة الخشنی
 ۱۵۱۷۹..... اللہ عزوجل نے جنوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا۔ ایک قسم سانپ، بچھو اور حشرات الارض کی ہے، ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہو ہے،
 ایک قسم پر حساب اور عذاب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے ایک قسم جانوروں کی مثل ہے، ایک قسم کے جسم تو بنی آدم
 کے ہیں لیکن ان کی رو میں شیطانوں کی ہیں اور ایک قسم اللہ کے سائے میں ہوگی جس دن اس کے سوا کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

الحکیم، ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۳۹۔

۱۵۱۸۰..... غیلان جنوں کے جادوگر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن عبداللہ بن عیید بن عمیر مرسلًا

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۹۳۶، الضعیفۃ ۱۸۰۹، النواہخ ۱۱۶۰۔

الاکمال

۱۵۱۸۱..... نصیبین کے جن میرے پاس اپنے چند فیصلے لے کر آئے جو ان کے درمیان تنازع تھے انہوں نے مجھ سے توشے (کھانے کی چیزوں)
 کا سوال کیا میں نے ان کے لئے گوبر پسو وغیرہ کا توشہ مقرر کر دیا۔ لہذا انکو جو گوبر لید وغیرہ ملتی ہے وہ ان کے لئے جو بن جاتی ہے۔ اور جو ہڈی ملتی
 ہے اس پر انکو گوشت چڑھتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 ۱۵۱۸۲..... میرے پاس تم کو توشہ دینے کے لئے کچھ نہیں، ہاں تم ہر ہڈی جس کے پاس سے گزرو وہ تمہارے لئے لبا چوڑا گوشت ہو جائے گا،
 اور ہر لید اور گوبر جس کے پاس سے تم گزرو وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔

آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد جنوں کو فرمایا۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۳..... جنوں میں سے پندرہ جن جو آپس میں چچیرے بھائی اور چچا بھتیجے تھے میرے پاس اس رات آئے۔ میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۴..... میں نے گزشتہ رات جنوں کو قرآن سناتے گزاری وہ جنوں میں مجھے ملے تھے۔

عبد بن حمید، ابن جریر ابو الشیخ فی العظمة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آسمان اور بادلوں کی تخلیق

۱۵۱۸۵..... کیا تم جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ راوی حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے کہا: اللہ اور اس
 کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت ہے (گہرائی موناکی) پانچ سو سال ہے، اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس
 کی بالائی سطح سے گہرائی تک ایسا ہی فاصلہ ہے جیسا آسمان وزمین کے درمیان پھر ان کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے گھٹنے اور کھروں کے درمیان

آسمان وزمین کے درمیان جتنی مسافت ہے ان کے اوپر عرش باری ہے۔

عرش کے بالائی حصے سے نیچے تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان اور اس سے اوپر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہیں اور اللہ پر بنی آدم کے اعمال میں سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن العباس رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے جبکہ مستدرک میں ہے کہ اس میں ایک راوی یحییٰ (واہ) ناقابل اعتبار ہے۔

۱۵۱۸۶..... کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ عنان (لگام) ہے یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک ان (بادلوں) کو اس قوم کی طرف ہانک رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اس کو یاد کرتے ہیں، پھر آپ نے پوچھا کیا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ آسمان محفوظ چھت ہے ایسی موج ہے جو برسنے سے اللہ نے روک رکھی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس چھت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: اس کے اوپر بھی دو آسمان ہیں اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گوائے اور ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور اس کے اور (ساتویں) آسمان کے درمیان بھی اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان مسافت ہے پھر دریافت فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: اس کے نیچے زمین ہے پھر پوچھا جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اس طرح آپ نے سات زمیں گوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو تفسیر سورۃ الحدید رقم ۳۲۹۸ پر تخریج فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے۔

۱۵۱۸۷..... اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے پس وہ بادل بہت اچھی طرح بولتا ہے اور بہت اچھی طرح ہنستا ہے۔

مسند احمد، البیہقی فی الاسماء عن شیخ من بنی غفار

الاکمال

۱۵۱۸۸..... اللہ تعالیٰ نے آسمان و دنیا کو ٹھہری ہوئی موج سے پیدا کیا دوسرے الفاظ یہ ہیں دھویں اور پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو بلند کر دیا، اس میں چمکدار چراغ اور روشن چاند بنا دیا۔ ستاروں سے اس کو ڈھانپ دیا اور انکو شیطانوں کو مارنے کی چیز بنا دیا اور ان کے ذریعے آسمان کو مردود شیطان سے محفوظ کر دیا اور زمین کو اڑتی جھاگ اور پانی سے پیدا کیا۔ زمین کو ایک چٹان پر بنا دیا وہ چٹان ایک مچھلی کی پشت پر رکھی ہے اس چٹان سے پانی پھوٹ رہا ہے اگر اس میں شکاف پڑ جائے تو وہ شکاف زمین اور اہل زمین کو نگل جائے گا۔

ابن عساکر عن ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۹..... کیا تم جانتے ہو آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر بھی آسمان ہے۔ اس طرح آپ نے سات آسمان گوائے۔ پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس کی بالائی سطح اور نشیبی سطح کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے پھر اسی سمندر کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے کھروں اور گھٹنوں

کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے۔ پھر ان کی پشت پر عرش ہے، عرش کے اوپر اور نیچے کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن العباس بن عبدالمطلب کلام: روایت کی سند میں ولید بن ثور ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں عمون المعبود ۱۳-۱۰۔

۱۵۱۹۰ کیا جانتے ہو یہ (بادی) کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ لگام ہے اور یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی قوم کی طرف ہانگ کر لے جا رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ آسمان ہے جو محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی موج ہے۔

پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا (اس کے اوپر بھی آسمان ہے اور) ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور دو آسمانوں کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان کے بقدر مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور عرش اور آسمان کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: زمین فرمایا: جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا ایک اور زمین اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم نخلی زمین میں کوئی رسی نکا دو تو وہ اللہ پر اترے گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم

وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ الترمذی غریب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ الترمذی

۱۵۱۹۱ حجرہ (گردش کرنے والے ستارے کہکشاں) جو آسمان میں ہے یہ اس افنی سانپ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔

الكبير للطبراني، ابن عساكر عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

کلام: روایت موضوع ہے۔ الاسرار المفروءۃ ۳۱۳، تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱، المنار المنيف ۸۳۔

بادلوں کی تخلیق..... الاکمال

۱۵۱۹۲ جانتے ہو یہ گہرے بادل کیا ہیں یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی زمین کی طرف ہانگ رہا ہے جو

اس کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۹۳ اللہ عزوجل بادلوں کو پیدا کرتا ہے پھر ان میں پانی اتارتا ہے پس کوئی شے اس کی ہنسی سے حسین نہیں اور کوئی شے اس کے کلام کرنے

سے اچھی خوشگوار نہیں۔ اس کی ہنسی بجلی کی چمک ہے اور اس کا بول (رعد) بادلوں کی گرج ہے۔

العقيلي في الضعفاء، الرامهر مزي في الامثال، التاريخ للحاكم ابن مردويه عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

لوح محفوظ

۱۵۱۹۳..... اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا فرمایا ہے۔ اس کے صفحات سرخ یا قوت کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے، اس کی کتاب نور کی ہے، اللہ تعالیٰ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار اس کو ملاحظہ کرتا ہے، پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے، موت دیتا ہے، زندگی بخشتا ہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام ہے، الکشف الالہی ۷۵، ضعیف الجامع ۱۶۰۸۔

عرش

۱۵۱۹۵..... عرش سرخ یا قوت کا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن اشعبی مرسلہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۵۹۔

کرسی

۱۵۱۹۶..... کرسی موتی (کی) ہے، قلم موتی (کا) ہے۔ قلم کی لمبائی سات سو سال کی ہے۔ کرسی کی لمبائی کو عالم لوگ بھی نہیں جانتے۔
الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء عن محمد بن الحنفیہ مرسلہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۹۸۔

الاکمال..... شمس و قمر

۱۵۱۹۷..... کرسی جس پر پروردگار عزوجل جلوہ افروز ہوتے ہیں اس سے صرف چار انگلیوں کی جگہ بچتی ہے اور کرسی سے ایسی چوں چوں کی آواز آتی ہے جیسی نئی کجاوے پر بیٹھنے سے آتی ہے۔ الخطیب من طریق بنی اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبداللہ بن خلیفۃ الہمدانی
کلام:..... المتناہیہ ۲۔

۱۵۱۹۸..... شمس و قمر کے چہرے عرش کی طرف ہیں اور ان کی گدی دنیا کی طرف ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۸۰۶، ضعیف الجامع ۳۲۳۳۔

۱۵۱۹۹..... شمس پر نو فرشتے مقرر ہیں جو ہر روز اس کو برف مارتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو شمس جس پر طلوع ہوتا اس کو جلا کر بھسم کر دیتا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۱۲۸، الضعیفۃ ۲۹۳، الکشف الالہی ۱۱۰۔

۱۵۲۰۰..... شمس و قمر کو قیامت کے روز تار یک کر دیا جائے گا۔ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب بدء الخلق باب صفة الشمس والقمر

۱۵۲۰۱..... شمس و قمر جہنم میں دو ہشت زدہ بیلوں کی مانند ہونگے۔ اگر پروردگار چاہے گا تو ان کو نکالے گا ورنہ انکو اندر ہی چھوڑ دے گا۔

ابن مردودہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۳۳، الکشف الالہی ۲۸۱۔

۱۵۲۰۲..... سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر

جب وہ زمین استواء کو پہنچ جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جاتا ہے، جب زوالِ شمس ہو جاتا ہے تو پھر جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کو ہوتا ہے تو دوبارہ اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے جب غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

موظا امام مالک، النسائی عن ابی عبداللہ الصناہی

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۳۴۳۲، ضعیف النسائی ۱۶۔

۱۵۲۰۳..... کیا جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ چلتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے اور سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اس طرح رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے: اٹھ اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ پس سورج طلوع ہوتا ہے سابقہ اپنی طلوع گاہ سے پھر وہ چلتا چلتا عرش کے نیچے اپنے مستقر (ٹھکانے) پر پہنچ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور سجدہ میں رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے آیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سابقہ طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے، پھر حسب سابق طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کو کچھ اجنبی محسوس نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کہا جائے گا: اٹھ اور مغرب سے طلوع ہو تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ وقت کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جس کے بارے میں فرمان الہی ہے:

لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیراً

کسی نفس کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کئے ہوں گے۔

مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۴..... کیا تو جانتا ہے کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ اہل بیت چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۵..... اے ابو ذر! جانتا ہے یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے پاس پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور واپس طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ ایک مرتبہ اس کو کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہ اس کا ٹھکانہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

ہوائیں

۱۵۲۰۶..... اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کے بعد ایک ہوا پیدا فرمائی ہے وہ سات سال کی مسافت پر ہے اس پر ایک دروازہ بند ہے۔ یہ ہوائیں اسی بند دروازے کے جھروکوں سے آتی ہیں۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو وہ ہوا آسمان وزمین کے درمیان کی چیزوں کو اڑا کر لے جائے وہ اللہ کے ہاں ازیب ہے (چہار جانب سے آنے والی) اور تمہارے ہاں وہ جنوب سے آتی ہے۔ (پروائی ہوا بن کر)۔

ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، الرویانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۹۴۸، ضعیف الجامع ۱۶۰۷۔

الرعد..... بجلی کی گرج

۱۵۲۰۷..... رعد اللہ کے ملائکہ میں سے ایک ملک (فرشتہ) ہے، جو بادلوں پر منکمل ہے۔ اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ بادلوں کو اللہ کے حکم کے مطابق ہانکتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اے ابوالقاسم ہم کو رعد کے بارے میں بتاؤ وہ کیا ہے؟ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۱۵۲۰۸..... جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کی تسبیح کرو اور تکبیر نہ کہو۔ ابو داؤد فی مراسیہ عن عبد اللہ بن جعفر کلام:..... روایت ضعیف ہے علامہ سیوطی نے ضعف کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس روایت کو عبید نے جو ثقہ ہے احمد سے جو ضعیف ہے نقل کیا ہے۔ دیکھئے فیض القدر۔ ۳۸۰۔

نیز دیکھئے النواخ ۱۲۲، ضعیف الجامع ۵۵۲۔

۱۵۲۰۹..... جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کا ذکر کرو بے شک بجلی کبھی اللہ کے ذاکر نہیں گرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۱، النواخ ۱۲۱۔

المعتبرات

۱۵۲۱۰..... ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

وخلقنا من الماء کل شیء حی أفلا یؤمنون.

اور ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے پیدا کیا ہے پس وہ کیوں ایمان نہیں لائے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۳۲۔

۱۵۲۱۱..... اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کی ہوئی شے حسین ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن الشریذ بن سوید

۱۵۲۱۲..... دنیا کا رقبہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۱۶۔

۱۵۲۱۳..... سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے۔ مسند احمد عن التوحی

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۲۷۔

الاکمال

۱۵۲۱۴..... دنیا ساری کی ساری آخرت کے دنوں کے حساب سے سات دن کی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۱۵..... اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سات (آماد) عمروں پر پیدا کیا ہے۔ ایک (امد) عمر کی پیدائش سے قبل چھ (آماد) عمریں بیت چکی ہیں اور جب

سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا قیامت قائم ہونے تک صرف ایک (امد) عمر ہے۔ (اور اس کا بھی اکثر حصہ بیت چکا ہے) اقترب

للناس حسابہم لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

تخلیق ارض..... الاکمال

۱۵۲۱۶..... تمام زمینیں (اس طرح ہیں کہ) ہر زمین اپنے قریب کی زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے۔ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی

کی پشت پر آباد ہے۔ جس کے دونوں بازو آسمان میں پہنچے ہوتے ہیں مچھلی پتھر پر ہے اور پتھر فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری زمین ہوا کا قید

خانہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگہبان فرشتے کو حکم دیا کہ قوم عاد پر ہوا چھوڑ دے جو ان کو ہلاک کر دے۔

فرشتے نے عرض کیا: پروردگار! بیل کے نتھنے کی بقدر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ جبار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تب تو ساری زمین اپنے بسنے والوں سمیت

اونٹھی ہو جائے گی، تو ان پر ایب انگوشی کے بقدر ہوا چھوڑ دے۔ پس اتنی ہی ہوا کا نتیجہ وہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

ما تذر من شيء أتت عليه إلا جعلته كالرميم
ہوا جس چیز پر آئی اس کو ریت کی طرح کر دیا۔

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں۔ چوتھی زمین میں جہنم کو آگ لگانے والی چیزیں (کبریت ماچس) ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آگ کے لئے بھی کبریت ہیں؟ ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس میں ایسی وادیاں ہیں کبریت کی۔ اگر ان میں بڑے بڑے پہاڑ بھی چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی پگھل جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں۔ ان سانپوں کے مونہہ وادیوں کی طرح ہیں، جب وہ کافر کو ڈستے ہیں تو اس کے بدن پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں چھوڑتے، چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں۔ جو پالان لگے ہوئے خچر کی طرح بڑے ہیں۔ جو کافر کو ایک ضرب مارتے ہیں تو اس کی ضرب کافر کو جہنم کی آگ کی شدت کو بھلا دیتی ہے۔ ساتویں زمین ایک کھلا میدان ہے جس میں ابلیس ہے، وہ لوہے کی بیڑیوں میں بندھا ہوا ہے۔ اس کا ایک ہاتھ آگے ہے اور ایک ہاتھ پیچھے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو کسی کے لئے چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عمرو

کلام:..... روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء، ۳۱۶، امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک میں اس پر جرح فرمائی ہے۔

تخلیق بحر..... سمندر کی تخلیق

الاکمال

۱۵۲۱۷..... سمندر کے نیچے جہنم ہے، جہنم کے نیچے سمندر ہے اور سمندر کے نیچے جہنم ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر
کلام:..... المآلی ۲-۳، مختصر المقاصد ۲۹۱، الختہ ۷۹۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۲۱۸..... اللہ عزوجل نے شامی سمندر سے کلام فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا اور اچھا پیدا نہیں کیا اور تیرے اندر پانی زیادہ نہیں کیا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تو کیا کرتا ہے جب میں تجھ میں اپنے بندے سوار کرتا ہوں جو میری تہلیل، تمجید، تسبیح اور تکبیر کہتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں انکو غرق کر دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا، میں تیرے عذاب (اور غرق) کو تیرے کناروں پر کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو اپنے ہاتھوں پر سوار کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے بحر ہند کو فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا تیری تخلیق اچھی نہیں بنائی اور تجھ میں خوب پانی نہیں رکھا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تیرا میرے بندوں کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے جو میری تہلیل لا الہ الا اللہ کہتے ہیں میری تمجید الحمد للہ کہتے ہیں، میری تسبیح سبحان اللہ کہتے ہیں اور میری تکبیر اللہ اکبر کے ساتھ بڑائی بیان کرتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہوں، ان کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں ان کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور ان کو اپنی پشت پر اور اپنے پیٹ میں سوار کرتا ہوں چنانچہ اللہ پاک نے بحر ہند کو زیورات اور پاکیزہ شکار عطا فرمائے۔

ابوالشیخ فی العظمت، الخطیب، المدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند البزار عنہ موقوفاً، ابن ابی حاتم، الخطیب عن ابن عمرو بن کعب الاحبار موقوفاً

کلام:..... امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کو اپنی تاریخ میں ۱۰-۲۳۳-۲۳۶، پر نقل فرمایا ہے عبدالرحمن بن عبداللہ العمری کی سوانح میں، جس کے متعلق حضرت امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے، مشائخ نے اس میں کلام کیا ہے، عبدالرحمن کی وفات ۱۸۶ھ میں ہوئی امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں، امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں ۱-۲۳، پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو میزان ۲، ۱۰۲، ۵ پر تخریج فرمایا اور فرمایا: یہ افطع (منکر) حدیث ہے جس عبدالرحمن نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کی اکثر احادیث

منکر ہوتی ہیں متنا یا سندانہ

خلق العالم..... دنیا کی پیدائش

قسم الافعال..... بدء الخلق..... (ابتداء تخلق)

۱۵۲۱۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہم کو ابتداء آفرینش کے متعلق تفصیل کے ساتھ ساری خبر دی حتیٰ کہ (فرمایا:) اہل جنت اپنے گھروں میں داخل ہو گئے اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو جاتے ہیں اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ البخاری، الدار قطنی فی الافراد فائدہ:..... یعنی شروع دنیا کی تخلیق سے لے کر دنیا کے اختتام تک بلکہ اس کے بعد دخول جنت اور دخول جہنم تک ساری اہم خبریں ارشاد فرمائی تھیں۔ پھر کسی نے انکو یاد رکھا اور کسی نے بھلا دیا۔

۱۵۲۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے، پھر اللہ نے نون کو پیدا کیا وہ دوات ہے۔ پھر اللہ نے لوح (تختی) کو پیدا فرمایا پھر دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہوگا حتیٰ کہ مخلوق کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہو اور اچھے برے عمل کا اختتام ہو نیز ان کے رزق حلال، رزق حرام اور ہر شے کو تر ہو یا خشک لکھ دیا۔ پھر اللہ پاک نے اس کتاب (لوح محفوظ) پر ملائکہ کو مقرر کر دیا اور مخلوق پر ملائکہ کو مقرر کر دیا۔ خشیش

۱۵۲۲۱..... مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا پیدا ہوئے ہیں۔ زمین پانی سے پیدا ہوئی، ابتداء مخلوق پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کو ہوئی بقیہ ساری مخلوق جمعہ کے دن پیدا ہوئی۔ پس یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو لے لیا اور ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے دنوں کے ہزار سال کے برابر تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مدت دنیا

۱۵۲۲۲..... ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں ابن حمید، یحییٰ بن واضح، یحییٰ بن یعقوب، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا:

دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ جس کی کل عمر سات ہزار سال ہے جن میں سے چھ ہزار اور چند سو سال بیت گئے ہیں جبکہ چند سو سال باقی ہیں، ان پر کوئی یقین کرنے والا نہیں ہے۔

فائدہ:..... ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المنار المہیف فصل ۱۸۔ ص ۸۰ پر فرمایا ہے۔

یہ حدیث قرآن کے فرمان کے صریح مخالف ہے، کیوں کہ قرآن کی متعدد آیات سے قیامت کے علم کی حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے جبکہ حدیث کی رو سے قیامت واقع ہو جانا چاہیے تھی یا صرف چند سو سال باقی ہونے چاہیں جبکہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اس وجہ سے یہ حدیث بالکل موضوع من گھڑت ہے۔ واللہ اعلم بایان الساتہ۔

تخلیق قلم

۱۵۲۲۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر اس کے لئے نون پیدا کی گئی اور وہ دوات ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر نون مچھلی پیدا فرمائی، پھر زین و نون مچھلی کی پشت پر ٹھہرا دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے پھر اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے تھاما اور پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر پروردگار نے جو کچھ ہوگا نیک کا عمل ہو یا بد کا عمل اور ہر تر اور خشک شے کو لکھ دیا پھر اس کو اپنے پاس ذکر میں شمار کر لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔

هذا کتابنا ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون

(یہ کتاب تم پر حق کے ساتھ بولتی ہے بے شک ہم جو کچھ تم عمل کرتے ہو لکھتے ہیں)۔ لکھنے سے پہلے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

خلق الارواح

۱۵۲۲۶۔ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ارواح کو اجسام سے قبل پیدا فرمایا تھا پھر ارواح سے عہد لیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آدم علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۲۲۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

آدم علیہ السلام زمین کے ظاہری حصے سے پیدا کیے گئے۔ اس میں اچھی پاکیزہ و صالح اور ردی ہر طرح کی مٹی تھی، اور تم اس کو ان کی اولاد میں دیکھتے ہو۔ ابن جریر

۱۵۲۲۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا پہلے اس کو پانی کے ساتھ گوندھا پھر اس کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ کھنکھاتی مٹی بن گئی۔ پھر اللہ نے آدم کو اس سے پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی پھر اس کو چھوڑے رکھا حتیٰ کہ وہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے والی پکی مٹی ہو گئی۔ ابلیس اس کے پاس سے گزرتا تو کہتا: تو ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا جا رہا ہے پھر اللہ نے اس میں روح پھونک دی سب سے پہلے روح آنکھوں میں ناک کے نتھنوں سے اندر داخل ہوئی جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو چھینک آگئی تب اللہ نے انکو اپنے رب کی حمد کی تلقین کی (اور انہوں نے الحمد للہ کہا) پروردگار نے فرمایا: بسو حمک ربک: تجھ پر تیرا رب رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم اس جماعت کے پاس جا اور ان کو (سلام) کہہ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور انکو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے پروردگار نے سب کچھ جاننے کے باوجود پوچھا انہوں نے کیا جواب دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا یہ تیرا اور تیری اولاد کا تھیہ ہے (ملاقات کے وقت سب سے پہلے جن کلمات کا تبادلہ کیا جائے) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میری اولاد کون سی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اے آدم میرا ایک ہاتھ اختیار کر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ تو جو اولاد آدم (قیامت تک) پیدا ہونے والی تھی وہ رحمن کے ہاتھ میں تھی۔ پچھ لوگوں کے مونہوں پر نور چمک رہا تھا ایک آدمی کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام تعجب میں پڑ گئے۔ پوچھا اے پروردگار یہ کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ پروردگار نے

فرمایا: میں نے اس کی عمر ساٹھ سال رکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی عمر سو سال پوری فرمادیں اور میری عمر سے چالیس سال ان کی عمر میں بڑھادیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا اور اس پر گواہ بنا لیا۔

جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہو گئی تو اللہ پاک نے ملک الموت کو ان کے پاس بھیجا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں سے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ ملک الموت نے فرمایا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدیے تھے؟ لیکن آدم علیہ السلام نے انکار فرمادیا ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم علیہ السلام بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

جنوں کی تخلیق

۱۵۲۲۹... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ہوئے آیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا: یہ جن کی آواز ہے اور ان کی بجنھناہٹ ہے۔ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں ہامہ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تب تو تیرے اور ابلیس کے درمیان دو باپ ہیں؟ ہامہ جن نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے کو کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ ہامہ جن نے کہا: میں نے دنیا کو ختم کر دیا ہے، اس کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے دنیا کا کیا علم ہے؟ ہامہ نے کہا: ان راتوں میں جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا میں چند سال کا لڑکا تھا بات چیت سمجھتا تھا، پہاڑ کی چوٹیوں پر گھومتا پھرتا تھا۔ کھانا پینا خراب کرنا اور آپس میں لڑائی کرنا میرا کام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے شیطان اور بچے شیطان دونوں کا کام برا ہے۔ ہامہ نے کہا: مجھے ملامت نہ فرمائیں، میں اللہ عزوجل سے توبہ کر چکا ہوں۔ میں نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ جو ان پر ایمان لے آئے تھے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی دعوت پر اکساتا رہا حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رلا دیا انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں میں اس پر نادم ہوں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلین میں سے ہو جاؤں۔ میں نے کہا اے نوح! میں بھی ہابیل کے مبارک خون ہونے کے جرم میں شریک تھا۔ کیا آپ اپنے رب کے ہاں میرے لئے توبہ پاتے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: اے ہام خیر کا ہم (ارادہ) رکھ اور خیر کر حسرت اور ندامت کے وقت سے قبل۔ میں نے اس میں جو اللہ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے یہ بات دیکھی ہے کہ جو بندہ اللہ عزوجل سے توبہ کرے خواہ اس کا گناہ جس حد تک بھی پہنچے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کے آگے دو سجدے کر۔ چنانچہ میں نے اسی گھڑی اس پر عمل کیا جس کا مجھے انہوں نے حکم دیا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے آواز دی کہ سجدہ سے اپنا سر اٹھا آسمان سے تیری توبہ نازل ہو چکی ہے۔ یہ سن کر میں (دوبارہ) سجدہ میں گر گیا اور ایک سال تک خدا کے آگے سر بسجود رہا۔ میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں بھی تھا ان کے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ میں انکو بھی ان کی قوم کی دعوت پر سرزنش کرتا رہا اور انکو دعوت کے لئے ابھارتا رہا حتیٰ کہ حضرت ہود علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رونا آ گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اس پر ندامت کرتا ہوں اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں میں حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان پر ایمان لانے والوں کے ساتھ تھا۔ انکو بھی میں نے دعوت میں تیزی کے لئے سرزنش کی حتیٰ کہ وہ رو پڑے اور میں بھی رونے لگا میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی زیارت کی یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا جہاں وہ مشکل میں تھے (یعنی کنویں میں) میں الیاس علیہ السلام کا دل بھی ان کی وادیوں میں بہلاتا تھا اور میں ان سے اب بھی ملاقات کرتا ہوں۔ میں نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بھی ملاقات کا شرف پایا انہوں نے مجھے تورات سکھائی اور فرمایا کہ اگر تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ملاقات کرو تو انکو میرا سلام بولنا چنانچہ میری عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور ان کو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر تم محمد سے ملاقات کرو تو انکو میرا سلام کہنا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں آپ رونے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام پر بھی سلام ہو جب تک دنیا قائم ہے۔ اور اے ہمتہ! تجھ پر بھی سلام ہو کہ تم نے امانت پہنچادی۔ ہامہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ وہ برتاؤ فرمائیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی میرے ساتھ فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے تو رات سکھائی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذا وقعت الواقعة، والمرسلات، عم یتساء لون، اذا الشمس کورت، المعوذتین اور قل هو اللہ احد یہ سب سورتیں سکھائیں پھر نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا: اے ہامہ! اپنی حاجت ہمارے پاس لے آیا کرو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی لیکن ہامہ رضی اللہ عنہ کی کوئی خبر ہمارے پاس نہ آئی پس ہم کو نہیں معلوم کہ وہ ابھی زندہ ہیں یا وفات پا گئے۔ الضعفاء للعقیلی، ابو العباس الیشکری فی الیشکریات، ابو نعیم والبیہقی معاً فی الدلائل، المستغفری فی الصحابة، اسحق بن ابراہیم، المنجیق من طرق وطریق البیہقی القواہا

کلام:..... امام بیہقی رحمہ اللہ نے جس طریق سے اس کو روایت کیا ہے وہ زیادہ قوی ہیں۔ جبکہ امام عقیلی نے جن طریقوں سے اس کو روایت کیا ہے وہ کمزور ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوعات (من گھڑت) روایات میں شمار کیا ہے عقیلی کے طرف سے امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن وہ صائب نہیں کیوں کہ حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہا کی حدیثوں سے اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ جو اپنے مقامات پر آئیں گے۔ میں نے اہل الی الموضوعہ میں اس پر تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

مترجم اصغر عرض کرتا ہے ضعف کے حوالے سے التزیہ ۱۔ ۲۳۸۰۹ اور القوائد المجموعہ ۹۔ ۱۳ پر ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۲۳۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب غیلان جنگ کریں تو اذان پڑھ دی جائے تب وہ غیلان اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ البیہقی فی الدلائل

فائدہ:..... غیلان غول کی جمع ہے، یہ غول جنوں کے غول کو کہتے ہیں عرب جاہلیت کا خیال تھا کہ جنگل اور بیابان میں جنوں کے غول انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکل میں بدلتے رہتے ہیں۔ پھر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں دوسری حدیث میں ہے لاغول ولا صفر، غول کی (جاہلیت والی) حقیقت نہیں۔ اول الذکر تحت الرعم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کی مطلق نفی مقصود نہیں بلکہ جاہلیت کے عقیدے کی نفی مقصود ہے۔ نیز ان کے شر کے دفعیے کے لئے علاج بھی تجویز فرمادیا کہ جہاں ان کا خطرہ محسوس ہو وہاں اذان دیدی جائے کیوں کہ ایک اور حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان (مدینے سے دور) روحاء مقام تک بھاگ جاتا ہے (جہاں اس کو اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اعاذنا اللہ من شر الشیاطین)۔

۱۵۲۳۱..... اسیر بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غیلان کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ اللہ کی مخلوق سے بچ سکے جو اللہ نے اس کے لئے پیدا کی ہے، لیکن ان میں جادو گر ہیں تمہارے جادو گروں کی طرح پس جب تم انکو محسوس کرو تو اذان دیدو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۳۲..... بلال بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ایک پڑاؤ پر آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے جب آپ قضائے حاجت کے لئے نکلتے تھے تو انتہائی دور نکل جاتے تھے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔ میں قریب پہنچا تو مجھے کچھ لوگوں کی عجیب عجیب آوازیں آئیں جو جھگڑ رہے تھے اور شور بلند ہو رہا تھا۔ ایسی آوازیں میں نے پہلے نہیں سنی تھیں، اتنے میں آپ ﷺ آگئے۔ اور پوچھا: کیا بلال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں بلال ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے مجھے شاباش دی پھر مجھ سے پانی لیا اور وضو کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے جھگڑنے اور شور کرنے کی آواز سنی تھی میں نے بھی ان آوازوں سے زیادہ تیز آوازیں نہیں سنیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور شرک جن اپنی سکونت کا جھگڑا لے کر آئے تھے کہ وہ کہاں کہاں بسیں (آباد ہوں) چنانچہ میں نے مسلمان جنوں کو اوپر کی بالائی جگہوں میں سکونت دی اور مشرک جنوں کو شبلی وادیوں میں سکونت دیدی۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۲۳۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ میں تمہارے جن بھائیوں کو قرآن سناؤں۔ لہذا تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو جائے لیکن اپنے دل میں رائی کے برابر بھی بڑائی پیدا نہ ہونے دے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک پانی کا برتن ساتھ لے لیا جس میں نمبذ تھی، میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب آپ کھلے میدان میں پہنچے تو مجھے ایک خط کھینچ کر اس میں محصور کر دیا اور فرمایا اس خط سے نہ نکلنا اگر تو نکلا تو قیامت تک تو مجھے دیکھ سکے گا اور نہ میں تجھے دیکھ سکوں گا۔

پھر آپ آگے نکل گئے اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں آپ کو دیکھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے مجھے فرمایا: میں تجھے کھڑا دیکھ رہا ہوں، میں نے عرض کیا میں تب سے بیٹھا ہی نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگرچہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: میں نے اس بات سے ڈر محسوس کیا کہ کہیں میں خط سے نہ نکل جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم اس خط سے نکل جاتے تو مجھے دیکھ پاتے اور نہ میں تمہیں دیکھ پاتا۔ پھر پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا: پھر اس برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نمبذ ہے (کھجور میں ڈالا ہوا بیٹھا پانی جو نوش کیا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اسی پانی سے وضو کر لیا اور نماز پڑھائی، جب نماز پوری کر لی تو دو جن آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور کچھ کھانے پینے کے سامان کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے تمہاری بہتری کی چیزوں کا حکم نہیں کر آیا؟ دونوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے ضرور کر دیا ہے، لیکن ہم دونوں کی خواہش ہوئی کہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم کن میں سے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہم نصیبیوں کے جنوں میں سے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں کامیاب ہو گئے اور ان کی قوم بھی کامیاب ہے پھر آپ نے ان کے لئے گوبر لید کو طعام اور ہڈیوں کو گوشت قرار دیا۔ اور لوگوں کو ہڈی اور لید وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۳۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انکو کہا: مجھے کسی نے کہا ہے کہ جس رات نبی ﷺ کے پاس جنوں کا وفد آیا اس رات آپ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں پھر آپ ﷺ نے یہ واقعہ ذکر فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا: تو اس جگہ سے نہ ہٹنا، پھر ان کے پاس سے کالا غبار سا نکلا۔ جس میں رسول اللہ ﷺ چھپ گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کیا تم سو گئے؟ میں نے عرض کیا: نہیں اور اللہ کی قسم! جب میں نے آپ کو اپنے عصا کے ساتھ جنوں کو ہانکتے ڈانٹتے سنا کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں چیخ کر لوگوں کو بلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو نکل جاتا تو اس بات سے محفوظ نہ رہتا کہ کوئی جن تجھے اچک لے جاتا۔ پھر فرمایا: ان جنوں کو اپنے ہاں ایک مقتول ملا ہے اور میں نے ان کے درمیانی حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں سیاہ سیاہ آدمی تھے جنہوں نے ٹانگوں کے بیچ میں سفید کپڑے باندھ رکھے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصیبیوں کے جن تھے جو مجھ سے متاع (کھانے کا سامان) مانگتے تھے۔ پس میں نے انکو ہر طرح کی ہڈی، گوبر اور لید دیدی ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انکو کیا فائدہ دیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ جس ہڈی کو پٹریں گے اس پر اتنا گوشت پائیں گے جو ان کے لئے پورے دن کی خوراک بن جائے گا اور جس لید کو بروہ لیس گے وہ ان کے لئے ایک دن کی روٹیاں بن جائیں گی، جنوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ ان چیزوں کو ناپاک کر دیتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بیت الخلاء میں یا اس سے نکل کر ہڈی یا گوبر اور لید کے ساتھ

استنجاء کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

آسمان کی تخلیق

۱۵۲۳۵... جبہ العرنی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں قسم کھاتے ہوئے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو دھویں اور پانی کے ساتھ پیدا کیا۔ ابن ابی حاتم:

۱۵۲۳۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: آسمان دنیا کا نام رقیع ہے اور ساتویں آسمان کا نام ضراح ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة

رعد..... آسمانی بجلی کی تخلیق

۱۵۲۳۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رعد (گرج پیدا کرنے والا) ایک فرشتہ ہے۔ برق (بجلی کی چمک) اس کے ٹوڑے سے پیدا ہوتی ہے، جب وہ بادلوں کو مارتا ہے لوہے کے گرز سے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المطر، ابن المنذر، الخرائطی، السنن للبیہقی

۱۵۲۳۸... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ آسمانی بجلی کی کڑک سنتے تھے تو یہ کلمات کہتے تھے: سبحان من سبحت له، پاک ہے وہ ذات جس کی توپا کی بیان کر رہی ہے اے بجلی! ابن جریر

۱۵۲۳۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بجلی کی چمک ان آگ کے کوڑوں سے پیدا ہوتی ہے جو ملائکہ کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں وہ ان کے ساتھ بادلوں کو مار مار کر ہاتھتے ہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق السنن للبیہقی

تخلیق شمس

۱۵۲۴۰... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سورج پورے سال تین سو ساٹھ روزوں (کھڑکیوں) میں سے طلوع ہوتا ہے، ہر روز ایک روزگ سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر آئندہ سال اسی دن سے پہلے اس روزن سے دوبارہ طلوع نہیں ہوتا۔ اور سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے تو خوشی سے طلوع نہیں ہوتا وہ عرض کرتا ہے: اے پروردگار! مجھے اپنے بندوں پر طلوع نہ فرما کیوں کہ میں انکو تیری نافرمانیوں میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۱... حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: وہ کیا شعر ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے مگر اس کا دل ایمان نہیں لایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم کو اس کا کون سا شعر غلط محسوس ہوتا ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: ہم کو اس کا یہ شعر غلط محسوس ہوتا ہے:-

والشمس تطلع کل آخر لیلہ
حمراء یصبح لونها یتردد
لیست بسطالعة لهم فی رسالہا
الامعة ذبہ والات جلالہ

سورج ہر رات کے آخر میں طلوع ہوتا ہے تو سرخ گویا اس کا رنگ گلاب ہونے کو ہے۔ وہ لوگوں کے لئے خوشی سے طلوع نہیں ہوتا ماں صرف عذاب سبہ کر یا ڈرے حاکم عکرمہ رحمہ اللہ نے عرض کیا: کیا سورج کو کوڑے مارے جاتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے سورج بھی طلوع نہیں ہوتا جب تک ستر ہزار فرشتے اس کو کھونچیں نہ ماریں۔ وہ اس کو کہتے ہیں:

طلوع ہو، طلوع ہو، سورج کہتا ہے: میں ایسی قوم پر طلوع نہیں ہوتا جو غیر اللہ کی پرستش کرتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک فرشتہ بنی آدم کی روشنیاں لے کر آتا ہے۔ اور ایک شیطان بھی آکر اس کو طلوع ہونے سے روک دینا چاہتا ہے اسی وجہ سے سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہو جاتا ہے۔

اور اللہ پاک اس کو جلا دیتا ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور جب بھی غروب ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے نیز سورج جب بھی غروب ہو کر جاتا ہے تو اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر جاتا ہے پھر شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو خدا کے آگے سر بسجود ہونے سے روکنا چاہتا ہے۔ چنانچہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے غروب ہو جاتا ہے اور اللہ پاک شیطان کو اس کے نیچے جلا دیتا ہے۔ اور یہی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی غروب ہوتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۲۳۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعر کی تصدیق فرمائی جو کسی آدمی نے پڑھا تھا:

زحل وثور تحست رجل یسہ

والنسیر لالاخری ولیست مسر صد

برج زحل، ثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہیں اور برج نسر اور گھات میں بیٹھالیت (شیر) دوسرے پاؤں کے نیچے ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ آدمی نے اس کا مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

والشمس تطلع کل آخر لیلة

حسراء یصبح لونها۔ یتورد

تاتی فمات طلع لنافی رسلها

الامم ذیة والات جسد

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۵۲۳۳۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شمس و قمر کے چہرے آسمان کی طرف ہیں اور ان کی گدی زمین کی طرف ہے یہ دونوں آسمان میں بھی روشنی دیتے ہیں جس طرح زمین کو روشنی دیتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۲۳۴۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انکو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے، یہ عرش کے نیچے جا کر پروردگار عزوجل کی جناب میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ پھر وہ واپس لوٹنے کی اجازت چاہتا ہے اور پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرمادیتا ہے اور گویا یوں حکم ہوتا ہے لوٹ جا جہاں سے آیا پس وہ اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے یہ اس کا ٹھکانہ ہے (غروب ہو کر یہاں آتا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

والشمس تجری لمستقر لھا۔

اور سورج اپنے مستقر (ٹھکانے) کی طرف چلتا ہے۔

سنن ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن حبان

۱۵۲۳۵۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انکو ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! جانتا ہے یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ آیت چشتے میں غروب ہوتا ہے۔ مستدرک الحاکم

۱۵۲۳۶۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غروب شمس کے وقت ایک مرتبہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

یہ سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے جاتا ہے اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے اس کو طلوع ہونے کی اجازت

متی ہے اور قریب ہے کہ ایک مرتبہ وہ طلوع ہونے کی اجازت مانگے مگر اس کو اجازت نہ ملے پھر وہ سفارش طلب کرے اور طلوع ہونے کی اجازت مانگے، جب اس کو طویل عرصہ طلوع ہوئے بغیر بیت جائے تو اس کو کہا جائے کہ اپنی جگہ سے (یعنی مغرب سے) طلوع ہو اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والشمس تجری لمستقر لها ذالک تقدیر العزیز العلیم۔
اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہ زبردست جاننے والے کا مقرر کردہ ہے۔ ابو نعیم

بادل

۱۵۲۳۷۔ محمد بن ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے ایک بادل اٹھا آیا، کسی نے کہا: بادل اٹھا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے قواعد (اٹھنے) کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: یہ کس قدر حسین اور پھیلنے والا بادل ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کا گھومنا کیسا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: کس قدر اچھا اور چکر دینے والا ہے، پھر فرمایا: اس کا رنگ کیسا لگتا ہے عرض کیا: کس قدر حسین اور گھٹاؤں والا ہے، ارشاد فرمایا: بادل کے پرت اور گھنگر و کیسے محسوس ہوتے ہیں؟ عرض کیا: کس قدر حسین اور درست انداز میں ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی چمک اس کی لپک، اس کا بھجنا اور کڑکنا کیسا ہے؟ عرض کیا: اس کی کڑک رعب دار ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زندگی بخش دینے والے ہیں یہ زندگی بخش دینے والے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم نے آپ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا (اس وضاحت کا صحیح اندازہ عربی میں معلوم ہوتا ہے جس کا صحیح ترجمہ کبھی ہم سے ممکن نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: اور کیوں نہ ہوں جبکہ قرآن میری زبان میں یعنی عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور میں قریش کا فرد ہوں جس نے بنی سعد بن بکر میں پرورش پائی ہے۔

العسکری والرامهر مزى فى الامثال

کہکشاں

۱۵۲۳۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہا ہوں جو اہل کتاب میں سے ہے جب وہ تجھ سے آسمان میں موجود کہکشاں کے بارے میں سوال کریں تو کہہ دینا وہ عرش کے نیچے ایک سانپ کا لعاب ہے۔

عن ابن عدی، ابو نعیم، اور دہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: روایت موضوع ہے، الموضوعات لابن الجوزی، ۱۳۲، الملک، ۸۵، الضعیفۃ ۲۸۴۔

الارض..... زمین

۱۵۲۳۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا فرمایا تو زمین بدکنے لگی اور بولی: اے پروردگار! تو مجھ پر بنی آدم کو پھیر دینا سے وہ مجھ پر خط میں کریں گے اور مجھ پر خباثت کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس میں پہاڑ پیدا فرمادئے جو تم دیکھتے ہو پھر اس کا قرآنی حویہ ہو گیا جو لگتا ہے۔ ابن حویہ

بحر..... سمندر

۱۵۲۵۰۔ عوام بن حوشب سے مروی ہے کہ مجھے ایک شیخ نے جو ساحل پر فروکش تھا۔ اس نے بتایا: میں ایک رات اپنی چوکیداری پر نکلا اور جن پر

چوکیداری تھی ان میں سے کوئی نہ نکلا تھا۔ میں مینا آیا اور اس پر چڑھ گیا مینا وہی چوکیداری کی جگہ تھی، پھر مجھے یہ خیال آنے لگا کہ سمندر پہاڑوں کی چوٹیوں تک بلند ہو رہا ہے۔ اور ایسا میں نے کئی بار محسوس کیا میں جاگ رہا تھا، میں نے ابوصالح جو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے انکو یہ بات بتائی ابوصالح نے کہا آپ نے سچ کہا، ہم کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کوئی رات ایسی نہیں ہوتی کہ سمندر تین بار اہل زمین پر اونچا نہ ہوتا ہو۔ وہ اللہ سے اجازت مانگتا ہے کہ لوگوں پر چھا جائے اور سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر اللہ پاک اس کو روک لیتے ہیں۔ پھر ابوصالح نے بتایا کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہم تین باتوں میں شریک رہیں۔ ایک آدمی تو ہمارے لئے کاروبار کرے، ایک غزوہ میں شریک رہے اور ایک آدمی ہمارے لئے ضروریات کا بندوبست کرے، یہ میری باری ہے، اور میں مدینے واپس جا رہا ہوں۔ ابن داہویہ

جامع الخلق

۱۵۲۵۱۔ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے، اے محمد! ہمیں ان چھ دنوں میں اللہ کی تخلیق کے بارے میں بتائیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے اتوار اور پیر کے روز زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو منگل کے روز پیدا کیا، شہروں، رزق کے اسباب آبادیاں اور ویرانیاں بدھ کے روز پیدا فرمائیں آسمانوں اور ملائکہ کو جمعرات کے دن سے جمعہ کے دن کی (آخری) تین گھڑیوں سے پہلے پیدا کیا، اور ان تین گھڑیوں میں سے پہلی گھڑی میں عمروں کو دوسری گھڑی میں آفت و مصیبت کو اور تیسری گھڑی میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ یہود بولے: آپ نے سچ کہا اگر آپ نے پورا بیان کر دیا ہے۔ نبی ﷺ ان کی بات کو سمجھ گئے (کہ وہ آپ پر کچھ چھپانے کی خیانت کا الزام لگا رہے ہیں)۔

اور ان پر غضبناک ہو گئے۔ تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وما مننا من لغوب فاصبر علی ما یقولون۔

اور ہمیں جو بے کار کی بات کی تکلیف پہنچی پس آپ سبر کیجئے اس پر جو وہ کہہ رہے ہیں۔ ابن جریر فی التفسیر

۱۵۲۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: تیرے رب کی سخت ترین مخلوق دس ہیں۔ گڑے ہوئے پہاڑ، لوہا جو پہاڑوں کو تراش دیتا ہے، آگ جو لوہے کو کھا جاتی ہے، پانی جو آگ کو بجھا دیتا ہے، بادل جو آسمان و زمین کے درمیان مسخر ہیں اور پانی اٹھائے پھرتے ہیں، ہوا جو بادلوں کو اٹھاتی ہے، انسان جو اپنے ہاتھ کے ساتھ ہوا سے سچی و کرتا ہے اور اپنی حاجات کے لئے ہوا میں چلتا پھرتا ہے، نشہ جو انسان پر غالب آجاتا ہے، نیند جو نشے پر غالب آجاتی ہے، رنج و غم جو نیند کو بھگا دیتا ہے پس تیرے رب کی مخلوق میں سب سے سخت ترین مخلوق رنج و غم ہے۔

الاوسط للطبرانی، الدینوری فی المجالس

۱۵۲۵۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں بنایا، نو حصے ملائکہ ہیں باقی ساری مخلوقات ایک حصہ ہیں، پھر ملائکہ کے دس حصے ہیں نو حصے کروبیوں ہیں جو دن رات اللہ کی تسبیح و پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے ایک حصہ ملائکہ کا ہر چیز کے خزانوں پر نگران اور موکل ہے۔ پھر جن و انس سب کے دس حصے ہیں، نو حصے جن ہیں اور ایک حصہ انسانوں کا ہے۔ جب وہی ایک انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ نو حصے جنوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی نو جن انسانوں کے دس حصے ہیں، نو حصے یا جوت یا جوت ہیں اور ہتھیار ایک حصہ تمام انسان ہیں اور آسمانوں میں ایک چیزے کی جگہ جس کی خالی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز یا کھڑا عبادت میں مصروف نہ ہو۔ اور فرشتہ سجدہ ریز اپنے محو ذلت و خشیت بیت اللہ کے محاذی سے آ رہے ہوتے آسمان سے نیچے گرے تو بالکل کعبہ پر برسے۔ اس میں ہر روز ستارے فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور سب دو نکلتے ہیں تو بسجی ان دن دو بارہ باری نہیں آتی۔ ابن عساکر

المسوخ..... مسخ شدہ مخلوقات

۱۵۲۵۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مسخ شدہ مخلوقوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرہ مخلوق ہیں۔ ہاتھی، ریچھ، خنزیر، بندر، سانپ، مچھلی، گوہ، چمگاڈ، بچھو پانی کے کالے کیزے (جو تالاب وغیرہ کا پانی خشک ہونے پر ظاہر ہوتے ہیں) مکڑی، خرگوش، سہیل (ستارہ جو گرمی کا موسم ختم ہونے پر نکلتا ہے) اور زہرہ (سیارہ)۔

پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کے مسخ ہونے کا سبب کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: ہاتھی ایک بڑا سرکش اور لو اطت باز آدمی تھا، جو کسی کو نہ چھوڑتا تھا (اپنی بیوی کا نشانہ بنانے سے) ریچھ یہ ایک عورت تھی جو آدمیوں کو اپنی طرف بلاتی تھی، خنزیر یہ نصاریٰ کے وہ لوگ تھے جنہوں نے پہلے آسمانی دستہ خوان کا سوال کیا جب وہ نازل ہو گیا تب بھی کفر کیا بندر یہ یہودی تھے جنہوں نے ہفتہ کے دن میں خدائی کی نافرمانی کی؟ مچھلی یہ ایک دیوث مرد تھا جو لوگوں کو اپنی بیوی کے پاس لاتا تھا گوہ ایک اعرابی تھا جو اپنی لائھی کے ساتھ حاجیوں کا سامان چوری کرتا تھا، چمگاڈ ایک آدمی تھا جو درختوں سے پھل چراتا تھا، بچھو ایک ایسا آدمی تھا جس کی زبان سے کوئی محفوظ نہ رہتا تھا، پانی کا کالاکیزہ ایک چغلی خور آدمی تھا جو محبت والوں کے درمیان دشمنی کراتا تھا، مکڑی ایک عورت تھی جس نے اپنے شوہر پر جادو کیا تھا خرگوش ایک عورت تھی جو حیض سے پاکی حاصل نہیں کرتی تھی، سہیل (ستارہ) سہیل نامی ایک آدمی تھا جو یمن میں تھا اور لوگوں سے ناجائز عشرتیکس وصول کرتا تھا۔

اور زہرہ سیارہ کسی بنی اسرائیل کے بادشاہ کی خوبصورت بیٹی تھی جس کے فتنے میں باروت اور ماروت مبتلا ہو گئے تھے۔

الربیر بن بکار فی الموفقیات، وابن مردویہ والدیلیمی، ابن ماحہ

فائدہ:..... صحیح مسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ موجودہ جانوران مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں ہیں وہ نسلیں ختم ہو چکی تھیں (یہ ان کی شکل پر مستقل جانوروں کی سینگیں)۔

کتاب الخلع..... قسم الاقوال

۱۵۲۵۵ ... باغ قبول کر لے اور ایک طلاق دیدے۔ البخاری، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۲۵۶ خلع لینے والیاں اور جدا ہونے والیاں ہی منافق عورتیں ہیں۔ عبدالرزاق عن الأشعث مرسلأ
کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۱۰۴۴۔

۱۵۲۵۷ خلع لینے والی سے دیئے ہوئے سے زیادہ وصول نہ کرے۔ البخاری، مسلم عن عطاء مرسلأ

۱۵۲۵۸ اے ثابت باغ قبول کر لے اور اس کو ایک طلاق دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۵۹ خلع لینے والیوں پر طلاق کا حکم ہے جب تک وہ عدت میں رہیں۔

عبدالرزاق عن عنی بن طلحة الهاشمی مرسلأ، وعن ابن مسعود موقوفا

کتاب الخلع..... قسم الافعال

۱۵۲۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب عورتیں خلع (شوہر سے علیحدگی) لینا چاہیں تو انکو برا بھلا مت کہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۱ عبد اللہ بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو خلع دیدے اس کے سر کی مینڈھی (جتنی) چاندی سے کلم کے عوض۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۲..... عبد اللہ بن شہاب الخولانی سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے ہزار درہم کے عوض طلاق دی یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو فرمایا تجھے تیرے شوہر نے بیچ دیا ہے، تیری طلاق ایک بیچ ہے پھر اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للسعيد بن منصور، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۳... عبد اللہ بن شہاب خولانی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک مرد اور ایک عورت خلع کا مسئلہ لے کر آگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: مرد نے تجھے تیرے مال کے عوض طلاق دی۔ ابن سعد

۱۵۲۶۴... حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفرہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہی تھیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اپنے شوہر سے خلع لیا تو میرے چچا حضرت معاذ بن عفرہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بنت معوذ نے آج اپنے شوہر سے خلع لے لیا ہے تو کیا وہ اس کے گھر سے منتقل ہو جائے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خلع لینے والی اپنے شوہر کے گھر سے نکل جائے۔ اب دونوں کے درمیان میراث جاری نہیں ہوگی، عورت پر عدت بھی نہیں ہے لیکن وہ ایک حیض آنے تک نکاح نہیں کرے گی۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ حاملہ نہ ہو۔

عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے (ربیع بنت معوذ) کو فرمایا: عثمان ہم میں سے بہترین شخص ہیں اور سب سے زیادہ جاننے والی ہیں۔

ابو الجہم فی جزئہ

۱۵۲۶۵... حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فداء (عورت کو خلع یا طلاق دینے کے عوض اس سے مال لینا) طلاق قرار دیا۔ فرمایا: اگر شوہر طلاق کا ارادہ رکھے (مال کے عوض) تب بھی وہ فداء (خلع) ہی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۲۶۶... عروہ رحمہ اللہ جہان سے روایت کرتے ہیں کہ ام ابی بکر اسلمیہ عبد اللہ بن اسید کے نکاح میں تھی ام ابی بکر نے عبد اللہ سے خلع لے لیا۔ پھر اس کو اپنے نفل پر ندامت ہوئی۔ عبد اللہ بھی نادم و پشیمان ہوا۔ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکو خلع کی خبر دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق تھی، ہاں اگر تو نے اس علیحدگی کو کوئی نام دیا تھا تو اس نام کا اطلاق ہوگا، لہذا تم رجوع کر سکتے ہو۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للدار قطنی

۱۵۲۶۷... ربیع سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع لے لیا پھر مجھے ندامت ہوئی یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا (کہ دونوں رجوع کر سکتے ہیں)۔ الجامع لعبد الرزاق، مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۸... نافع رحمہ اللہ ربیع بنت معوذ بن عفرہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں، میرا ایک شوہر تھا جو گھر ہوتا تو میرے ساتھ اچھائی اور خیر کا معاملہ کرتا تھا۔ ورنہ اکثر غائب رہ کر مجھے پریشان رکھتا تھا آخر ایک مرتبہ میں بھی تنگ آگئی اور اس کو بولی: تو نے مجھے جو کچھ بھی دیا ہے مجھے اس کے بدلے تم خلع (علیحدگی) دیدو۔ شوہر نے کہا: ٹھیک ہے، میں ایسا کر دیتا ہوں۔ میرا بیٹا معاذ بن عفرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ فیصلہ لے کر گیا۔ انہوں نے خلع کو جائز قرار دیا اور شوہر کو حکم دیا کہ میرے سر کے بالوں کی مینڈھی (کے برابر) اس سے کم چاندی (لے لے)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۲۶۹... نافع بن معاذ بن عفرہ سے مروی ہے انہوں نے اپنی بہتھی کی شادی ایک آدمی سے کر دی۔ اس آدمی نے بہتھی کو خلع دے دیا یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا اور لڑکی کو ایک حیض تک عدت گزارنے کا حکم دیا۔ عبد الرزاق

۱۵۲۷۰... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن رضی اللہ عنہ و حکم ثالث بنا کر بھیجا گیا۔ ہم کو کہا گیا: اگر تم میاں بیوی کے درمیان ملاپ رکھنا چاہو تو میں ملاپ رکھنے کا حکم کر دوں گا اور اگر تم دونوں ان کے علیحدہ ہو جانے کو ان کے لئے بہتر خیال کرو تو میں علیحدگی کا حکم جاری کر دوں گا۔

راوی معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ان دونوں کو ثالث بنا کر بھیجنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۵۲۷۱..... کثیر مولیٰ سمرقہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نافرمان عورت کی گرفت فرمائی، اس کو وعظ و نصیحت کی لیکن اس پر نصیحت کا رگڑ نہ ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک گندی اور کوزے کرکٹ والی جگہ تین دنوں تک کے لئے قید کر دیا۔ پھر اس کو نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں نے ان تین دنوں سے زیادہ زندگی میں کچھ راحت محسوس نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو اس کی ہٹ دھرمی پر غصہ آیا اور اس کے شوہر کو آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: افسوس تجھ پر! تو اس کو خلع دیدے خواہ کان کی ایک بالی کے عوض دیدے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، السنن للبیہقی ۱۵۲۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب قیمت کے عوض طلاق لی جائے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

خلع کو حلال کرنے والی باتیں

۱۵۲۷۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں عورت کے خلع کو حلال کر دیتی ہیں: جب وہ تیرے گھر کا نظام خراب کر دے، یا تو اس کو تسکین کے لئے بلے لے کر وہ انکار کر دے یا پھر وہ بغیر اجازت کے گھر سے نکل جائے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۵۲۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی عورت سے (خلع کی صورت میں) دیئے ہوئے مال سے زیادہ بھی لے سکتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۵۲۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلع لینے والی کی عدت طلاق پانے والی کی عدت کے برابر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:..... جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسلک خلع والی عورت کو صرف ایک حیض تک عدت میں رہنے کا حکم ہے۔ جبکہ طلاق والی عورت کی عدت دونوں بلکہ جمہور کے نزدیک تین حیض ہے۔

۱۵۲۷۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: خلع لینے والی پر بھی عدت تک طلاق کا حکم جاری ہوگا۔ مصنف لعبدالرزاق ۱۵۲۷۷..... حبیبہ بنت اہل سے مروی ہے کہ ان کو ان کے شوہر ثابت بن قیس بن شماس نے اس قدر مارا کہ وہ نہیں بتا سکتیں، پھر وہ منہ اندھیرے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت عرض کی، حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: تم اس سے مال لے لو اور اس کو (خلع) علیحدہ کر دو حبیبہ نے عرض کیا: انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا وہ میرے پاس بعینہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے شوہر کو فرمایا: وہ واپس لے لو۔ شوہر نے دیا، وہ مال واپس وصول کر لیا اور حبیبہ اس سے علیحدہ ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ مصنف لعبدالرزاق

۱۵۲۷۸..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کے عقد میں ایک عورت تھی ثابت نے اس کو جہر میں ایک باغ دیا تھا۔ ثابت بہت زیادہ غیرت مند تھے (کسی بات پر) انہوں نے بیوی کو مارا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ توڑ دیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا باغ اس کو واپس کرنی ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم اس پر راضی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور ﷺ نے اس کے شوہر کو بلایا اور اس کو فرمایا: یہ تم کو تمہارا باغ واپس کرتی ہے، کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے بھی رضا مندی کا اظہار کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں قبول کرتا ہوں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں جاؤ اور تمہارے درمیان ایک طلاق واقع ہوگئی ہے۔

اس کے بعد اس عورت نے رفاعہ الصامدی سے نکاح کر لیا رفاعہ نے بھی ایک مرتبہ اس کو مارا (اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا) بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا دیا ہوا مہر اس کو واپس کرتی ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا تو اس نے وہ مہر قبول کر لیا تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت کو فرمایا: جا اور تجھے ایک طلاق ہوگئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

خلع کے لئے مہر واپس کرنا

۱۵۲۷۹۔ ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور بولی: یا رسول اللہ! میں اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہوں اور اس سے جدائی چاہتی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے جو اس نے تجھے بطور مہر دیا تھا۔ وہ بولی میں باغ بھی دیتی ہوں اور اپنی طرف سے اور مال بھی دیتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زیادتی تو نہیں لی جائے گی ہاں باغ دیدے عورت نے رضاء مندی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آدمی پر (خلع کا) فیصلہ کر دیا (جبکہ وہ موجود بھی نہ تھا) پھر اس کو نبی ﷺ کے فیصلہ کی خبر دی گئی تو اس نے کہا: میں نبی ﷺ کے فیصلے کو قبول کرتا ہوں۔ سنن للبیہقی

۱۵۲۸۰۔ معمر، ایوب سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام مکرّمہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق سے متعلق کوئی برائی نہیں کرتی۔ لیکن میں اسلام میں کفر (ناشکری) کو برا خیال کرتی ہوں (یعنی وہ میری قدر نہیں کرتے اور میں بھی ان سے نفرت رکھتی ہوں جو ناشکری ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے؟ عورت نے کہا ہاں تب نبی اکرم ﷺ نے ثابت کو بلایا۔ انہوں نے اپنا باغ لے لیا اور اس کو جدا کر دیا۔

یہ جلیلہ بنت عبد اللہ بن ابی سلول بھی تھی۔ معمر کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا تھا: مجھے جو حسن و جمال عطا ہوا ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ ثابت ایک بد صورت شخص ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام مکرّمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: ثابت بن قیس بن شحاس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی عدت صرف ایک حیض قرار دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الدال

اس میں دو کتابیں ہیں۔

دعویٰ اور دین..... (قرض)

قسم الاقوال..... کتاب الدعویٰ

۱۵۲۸۲۔ گواہ پیش کرنا مدعی پر اور منکر (مدعی علیہ) پر قسم عائد ہوتی ہے، سوائے قسامت کے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کلام:..... حسن الاثر ۴۳۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۹۸، روایت ضعیف ہے۔

فائدہ:..... قسامت سے مراد ہے وزان اور کانٹے کا مالک جو تقسیم کرے اور تقسیم کرنے کی اجرت مال مقسوم ہی میں سے لے لے۔

۱۵۲۸۳۔ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعی علیہ (یعنی منکر) پر۔ الترمذی عن ابن عمرو

فائدہ:..... مال کسی کے قبضے میں ہو۔ دوسرا کوئی شخص اس کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس مدعی پر گواہ پیش کرنا ضروری ہیں جو گواہی دیں کہ اس شخص کا اصل مالک یہ مدعی ہے، اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو جس کا قبضہ ہے اور وہ اس کے دعویٰ سے انکار کرتا ہے تو اس منکر پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے کہ وہ قسم اٹھائے کہ یہ چیز اسی کی ہے۔ مدعی گواہ پیش کر دے تو شے مدعی کو دلوادی جائے گی ورنہ منکر کے قسم اٹھانے پر شے اس کے پاس رہنے دی جائے گی۔ الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۲۸۴۔ تیرے دو گواہ آئیں یا پھر اس سے قسم لی جائے گی۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۲۸۵..... آنر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق اموال دئے جائیں تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا بھی دعویٰ کر بیٹھیں گے۔ لیکن قسم مدعی علیہ (منکر) پرے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۸۶..... مدعی علیہ قسم کا زیادہ حقدار ہے الایہ کہ اس پر مدعی گواہ قائم کر دے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو کلام:..... کشف الخفا، ۹۲۵۔

۱۵۲۸۷..... اپنا حق پاکدامنی، (اچھے طریقے) کے ساتھ لے خواہ پورا حق ملے یا کمی کے ساتھ ملے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اتی لا اصل لہانی الاحیاء، ۳۱۲۔ ضعیف الجامع، ۲۸۱۔

۱۵۲۸۸..... جو اپنا حق طلب کرے۔ اس کو چاہیے کہ وہ حسن تقاضا کے ساتھ لے خواہ حق پورا ملے یا ادھورا۔

النسانی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا

قبضہ کا حق

۱۵۲۸۹..... ہر شخص اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اپنے والد سے بھی، اپنی اولاد سے بھی اور تمام لوگوں سے۔ السنن للبیہقی عن حبان الجمعی

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع، ۳۲۱۰، الضعیف، ۱، ۳۵۹، ۱۵۰، مشہور

۱۵۲۹۰..... ہر صاحب مال اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے جو چاہے کرے۔ السنن للبیہقی عن ابن المنکدر مرسلًا

کلام:..... ضعیف الجامع، ۳۲۲۸۔

الاکمال

۱۵۲۹۱..... میں ایک بشر ہوں۔ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ حجت والا ہو اپنی حجت لسانی کے سبب پس میں جس کے لئے اس

کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۲۹۲..... جو اپنے بھائی کے پاس موجود کسی چیز کے متعلق اپنے حق کا دعویٰ کرے اور گواہ بھی قائم نہ کر سکے تو اس کا بھائی قسم اٹھانے کا حقدار ہے۔

الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن زید بن ثابت

۱۵۲۹۳..... مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے مگر یہ کہ مدعی اس پر گواہ قائم کر دے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام:..... کشف الخفا، ۹۲۵۔

۱۵۲۹۴..... حضور اقدس ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۹۵..... ایک گواہ کے ساتھ بھی حضور ﷺ نے قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

فائدہ:..... یعنی مدعی جب ایک گواہ حاضر کرے گا دوسرا گواہ پیش نہ کرے گا تو پھر آپ ﷺ نے مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرما دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی،

السنن للسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ،

السنن للبیہقی عن عمر، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عمر والباوردی، الکبیر للطبرانی،

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن للسفید بن منصور عن بلال بن الحارث المزنی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء،

السنن للبیہقی عن زید بن ثابت، ابن قانع عن شعیب بن عبد اللہ بن زہیب ابن ثعلبہ عن ابیہ عن جدہ، ابو ہوانہ وابن قانع، الکبیر

لطبرانی، السنن للبیہقی عن سرق، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن عن

سعد بن عبادہ ابن قانع، السنن للبیہقی عن شعیت بن عبد اللہ بن الزبیب العنبری عن ابیہ عن جدہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمارة بن حزم، النقاش فی القضاة عن ابن عمر، ابن ابی شیبہ عن ابی جعفر مرسلًا.

۱۵۲۹۶..... اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر ہی دیا جاتا ہے تو لوگ دوسری قوموں کے اموال اور خونوں کا بھی دعویٰ کر دیں گے، لیکن طالب (مدعی) پر

گواہ ہیں اور بیمن قسم (مدعی علیہ) پر ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۹۷..... اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو وہ دوسروں کے اموال اور خونوں کا دعویٰ بھی کر بیٹھیں گے۔ لیکن مدعی پر گواہ ہے اور

منکر پر قسم ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... الاتقان ۱۵۲۲

۱۵۲۹۸..... آدمی پر گواہ کے ساتھ قسم اٹھانا ضروری ہے۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا

۱۵۲۹۹..... بچہ صاحب بستر (شوہر) کا ہے اور بدکاری کرنے والے کے لئے سنگساری کے پتھر ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، جاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن

ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن عثمان وعن ابن مسعود عن ابن الزبیر، ابن ماجہ عن عمرو بن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۰..... اسلام میں دعویٰ نسب کا اختیار نہیں، جاہلیت کا معاملہ گیا، بچہ صاحب فراش کے لئے ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

فائدہ:..... زمانہ جاہلیت میں کوئی طوائف عورت کئی بندوں کے ساتھ تعلقات کے بعد بچہ جنتی تھی تو اس بچہ کا نسب عورت کے اختیار

میں ہوتا تھا وہ اس بچہ کو اپنے متعلقین میں سے جس کے ساتھ چاہے منسوب کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔ ایسی عورت اگر کسی کے عقد میں ہو تو

پھر شرعاً بچے کا نسب عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا اور بدکاری کرنے والے کو سنگساری کے لئے پتھر مارے جائیں گے یہی حدیث

مذکور کا مطلب ہے۔

۱۵۳۰۱..... کسی غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا اپنے نسب کا خواہ معمولی کیوں نہ ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

فائدہ:..... یعنی جب کسی بچے کا کسی جائز آدمی شوہر یا باندی کے مالک کے ساتھ نسب ثابت ہو پھر کوئی غیر آدمی عورت کے ساتھ ناجائز

تعلقات کے سبب اپنا نسب ثابت کرے تو یہ کفر ہے۔ یا شوہر بیوی کے بچے سے یا مالک باندی کے بچے سے نسب کا انکار کرے یہ بھی کفر ہے۔

۱۵۳۰۲..... نسب سے براءت کرنا خواہ معمولی طور پر ثابت ہو کفر باللہ ہے۔ البزار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۳..... جو آدمی اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ اس کو (جائز باپ کا) علم ہو تو اس نے کفر کیا جس نے کسی ناجائز نسب کا دعویٰ

کیا وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ بلائے (یعنی کسی مسلمان کو کافر کہے) یا عدو اللہ (اللہ کا دشمن) کہے

حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو اس نے اس پر ظلم کیا جو کسی کو فسق کا الزام عائد کرے یا اس پر کفر کا دعویٰ کرے تو اگر واقعہ ایسا نہیں ہے تو یہ دعویٰ

اور الزام کہنے والے پر لگے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی فر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۴..... جس نے کسی غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا حالانکہ اس کو علم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن سعد رضی اللہ عنہ و ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۵..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقا کی طرف اپنے کو غلام منسوب کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک کے لئے۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: المجلد ۲۶۔

۱۵۳۰۶۔ اسلام میں مساعاة نہیں ہے۔ جس نے جاہلیت میں مساعاة کی وہ اپنے عصیہ۔ جماعت میں لاحق ہو گیا جس نے بغیر اشارہ کے کوئی بچہ منسوب کیا وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا یہ وارث ہوگا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... یعنی جاہلیت میں اگر کسی عورت نے اپنے بچے کو کسی شخص کی طرف منسوب کر دیا جبکہ اس عورت کے کئی مردوں سے تعلقات رہے تھے تو وہ بچہ اس جاہلیت کے قانون کے مطابق اس شخص کا ہوگا۔ لیکن اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں بلکہ اسلام میں الولد للفرش وللعاهر الحجر کا اصول مسلم ہے یعنی بچہ اس کا جو عورت کا شوہر ہے یا باندی کا آقا ہے اور بدکار کو سنگساری کی سزا ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ جس کا معاشرے میں عام لوگوں کو علم ہے کہ وہ فلاں آدمی کا نہیں ہے۔ لیکن وہ آدمی اس بچہ کو گود لے لیتا ہے اور اپنا بیٹا کہلاتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

کلام:..... روایت کا متن یعنی مضمون حدیث صحیح ہے لیکن سند روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۹۸، ضعیف الجامع ۶۳۱۰۔

۱۵۳۰۷۔ جس کا باپ مر جائے اور وہ اس کا باپ کہلاتا ہو پھر اس کے باپ کے ورثاء اس کو اپنے خاندان میں شامل کر لیں تو اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس کے باپ نے ملکیت کی حالت میں جماع کیا ہو تو وہ شامل کرنے والوں کے خاندان میں مل جائے گا۔

اور جو میراث (اس کے باپ کی) اس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوگی اس کے لئے اس میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور جو میراث ایسی پائی جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئی اس میں اس کا حصہ شامل ہوگا۔

اگر وہ لڑکا جس کا باپ کہلاتا ہے وہ اس کو اپنی ولدیت کے نسب سے انکار کر دے تو وہ اس باپ کے ورثاء کے خاندان میں نہیں مل سکے گا (اور نہ ہی میراث پائے گا) اور اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہے جو اس کے ناجائز باپ کی ملکیت میں نہیں یا ایسی آزاد عورت کا بیٹا ہے جس کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے اور وہ اس کے نتیجے میں تولد ہوا ہے تو یہ دونوں بھی اپنے ناجائز باپ کے خاندانوں میں شامل نہ ہوں گے اور نہ ان کے وارث بن سکیں گے خواہ ان کے ناجائز باپ انکو اپنی ولدیت کی طرف منسوب کریں وہ ولد الزنا ہیں، اپنی ماں والوں کے خاندان میں شامل ہوں گے خواہ ان کی ماں آزاد ہو یا باندی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۳۰۸۔ اپنے آباء سے اعراض (وانکار) نہ کرو، جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا۔ (یعنی اپنے نسب کا اس سے نفی کی) اس نے کفر کیا۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۹۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی یا جس غلام نے اپنے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۰۔ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے آئے گی۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو

غیر باپ کی نسبت کرنے والا ملعون ہے

۱۵۳۱۱۔ جس نے ایسے کسی کو جو اس سے نہیں ہے اپنی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس کو پتے کی طرح جھاڑ دیں گے۔ الشاشی، الضیاء عن سعد

۱۵۳۱۲۔ جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳۔ ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو۔ اولاد صاحب بستر (شوہر یا مالک) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ جس غلام نے غیر

آقاؤں کی طرف یا جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول نہیں فرمائیں گے اور نہ نفل۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳..... بہتانوں میں سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو غیر والدین کی طرف منسوب کرے۔

الخرا نطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۵..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیں گے۔

مسند البزار، السنن للسمعید بن منصور عن اسامة بن زید و سعید بن ابی وقاص و ابی بکر، ابن قانع عن زیاد

۱۵۳۱۶..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا خواہ وہ ستر سال کی مسافت سے آتی ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الخطیب عن ابن عمرو

۱۵۳۱۷..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام نے اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۸..... جس نے کسی باندی کی اولاد کو اپنی اولاد جتایا اور وہ باندی اس کی مملو کہ نہیں ہے یا کسی آزاد عورت کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہا جس کے ساتھ اس نے زنا کیا ہے وہ اولاد اس کے ساتھ لاحق نہیں کی جائے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ اولاد زنا کی اولاد ہے جو اپنی ماں کے خاندان میں لاحق ہوگی خواہ وہ جو بھی ہوں۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۳۱۹..... جس نے غیر معروف نسب کا دعویٰ کیا یا کسی ثابت نسب کی نثی کی، خواہ وہ معمولی سہارے کی بدولت قائم ہو درحقیقت اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۰..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت بیان کی (کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جو درحقیقت اس کا باپ نہیں ہے) یا کسی غلام یا باندی نے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا کہ میں فلاں کا غلام ہوں یا فلاں کی باندی ہوں جو درحقیقت اس کے مالک و آقا نہیں ہیں تو ایسے شخص جنت کی خوشبو نہ پائیں گے خواہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الخرا نطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

۱۵۳۲۱..... جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الجامع لعبدالرزاق عن رجل من الانصار

۱۵۳۲۲..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کا، ملائکہ کا اور تمام لوگوں کا غضب اترے گا۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۳..... جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر موالی (آقاؤں) کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر قیامت کے تک ہمیشہ ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... المعلة ۲۶۔

۱۵۳۲۴..... جس نے غیر باپ کا دعویٰ کیا یا غیر آقا کا دعویٰ کیا اس نے کفر کیا۔ ابن جریر عن سعد

۱۵۳۲۵..... نسب خواہ کتنا باریک ہو اس سے انکار کرنا اور برأت کرنا کفر ہے یا کسی غیر معروف نسب کو اپنا ثابت کرنا یہ بھی کفر ہے۔

الدارمی، مسند احمد عن عمرو بن شعیب

نسب کی نفی..... الاکمال

۱۵۳۲۶..... کبیرہ گناہوں میں سے کبیرہ ترین گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے نسب سے انکار کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن والدة

۱۵۳۲۷..... جس نے اپنی اولاد کے نسب سے نفی کی تاکہ وہ دنیا میں اسکو رسوا کرے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کے بدلے اس کو رسوا کریں گے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۸..... اپنی اولاد سے نسب کا انکار نہ کرنا اور نہ اللہ پاک تجھے قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے جس طرح تو نے اس کو دنیا

میں رسوا لیا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۹۔ اپنے نسب کا دعویٰ کرنا جو معروف نہیں کفر باللہ ہے، اور یہ بھی کفر باللہ ہے کہ نسب سے نفی کی جائے خواہ وہ باریک ہو۔

الخطیب عن ابی بکر

الحاق الولد..... بچے کو لاحق کرنا

الاکمال

۱۵۳۳۰۔ کوئی قوم کسی شخص کو اپنے درمیان لاحق نہیں کرتی مگر وہ ان کا وارث ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

دیکھئے حدیث نمبر ۱۵۳۰۷

۱۵۳۳۱۔ اولاد صاحب فراش کی ہے۔ ابن عساکر عن الحسن

کلام:..... روایت محل کلام ہے الوضع فی الحدیث ۲-۳۷۔

کتاب الدعویٰ از قسم الافعال

آداب الدعویٰ

۱۵۳۳۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مدعی غلبہ قسم کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے تو مدعی حلف (قسم) اٹھا کر وصول کر لے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر کو خصومت (کسی فیصلے اور جھگڑے) کا وکیل بنایا ارشاد فرمایا:

خصومت (جھگڑے) نمٹانے میں بڑے مسائل ہیں۔ ابو عیید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا وہ کسی دوسرے آدمی پر مطالبہ کا شدید دباؤ ڈال رہا تھا،

نبی اکرم ﷺ نے طالب کو فرمایا: اپنا حق معقول طریقے سے وصول کرو پورا ملے یا ادھورا۔ العسکری فی الامثال

روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے: التی لا اصل لها فی الاحیاء ۳۱۲، ضعیف الجامع ۳۸۱۔

نسب کا دعویٰ

۱۵۳۳۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اولاد صاحب فراش (شوہر اور باندی کے مالک) کی قرار دی ہے۔

التساعفی، التسیدی، ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، مسند احمد، العدنی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاری، الدار قطنی فی السنن،

اسس لمسیہ بن منصور

۱۵۳۳۶۔ حضرت عمرو رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو بلا یا دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی

پاکی میں جماع کر لیا تھا جس کے نتیجے میں ایک لڑکا ہوا تھا قیافہ شناسوں نے کہا دونوں اس کے بیٹے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سر پرست بن جائے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی
 ۱۵۳۳۷..... عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ایک باندی کے بعد دیگرے تین تاجروں کے پاس آئی۔ اس کے ہاں بچہ تو لد ہوا۔ حضرت
 عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ انہوں نے اس کے بچے کو ایک تاجر کے ساتھ لاحق کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 ارشاد فرمایا:

جو کسی باندی کو خریدے جو بلوغت کو پہنچ چکا ہو تو وہ مباشرت سے قبل حیض آنے کا انتظار کرے اگر حیض نہ آئے تو پینتالیس راتوں تک حیض
 کا انتظار کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۸..... حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اولاد مسلمان والد کی ہے۔ السنن للبیہقی
 ۱۵۳۳۹..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اولاد صاحب فراش کی ہے اور عاھر (بدکار) کے
 لئے پتھر ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی، السنن للسعيد بن منصور

۱۵۳۴۰..... حسن بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تکلی اور صفیہ دونوں مال غنیمت کے خمس (پانچویں) حصے میں سے تھے (جو اللہ اور
 اس کے رسول کی مرضی پر مختصر ہوتا ہے اور رسول کی وفات کے بعد حاکم وقت اپنی صوابدید سے اس میں تصرف کرتا ہے) صفیہ باندی نے مال
 غنیمت کے خمس کے آدمی کے ساتھ زنا کیا، زانی اور تحسیس نے دعویٰ کیا اور دونوں یہ فیصلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔
 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان
 دونوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ والا فیصلہ کرتا ہوں۔ اولاد صاحب فراش (تحلیس) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ پھر ان دونوں کو
 پچاس پچاس کوڑے سزا دلوائی۔ الدورقی

فاکرہ:..... تحسیس شوہر تھا صفیہ اس کی بیوی، دونوں غلام تھے، صفیہ نے ایک دوسرے غلام کے ساتھ زنا کیا۔ جس کے نتیجے میں بچہ پیدا
 ہوا۔ بچے کے بارے میں تحسیس اور اس آدمی نے نزاع کیا، ہر ایک اسکو اپنا بچہ کہتا تھا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفیہ باندی کو اور اس کے
 ناجائز شناسا کو پچاس پچاس کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی کیوں کہ غلام کو آزاد کے مقابلے میں نصف سزا ہوتی ہے، اور بچہ تحسیس کو جو صفیہ کا شوہر تھا
 عنایت فرما دیا۔ الولد اللفواش وللعاھر الحجر

۱۵۳۴۱..... ابو ظبیان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئے دونوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں
 جماع کر لیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بچے کے بارے میں فرمایا: بچہ تم دونوں کا ہے اور جو دوسرے کے بعد زندہ رہے پھر اس کا ہے۔

السنن للبیہقی

۱۵۳۴۲..... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ کی سواری کا لعاب میری ران پر
 گر رہا تھا۔ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک لعنت کرے اس پر جو غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کرے۔ ابن جریر
 ۱۵۳۴۳..... معمر زہری سے روایت کرتے ہیں۔ زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کی بیوی نے ایک لڑکا جنا،
 آدمی نے اسکو اپنا بیٹا تسلیم کیا لیکن پھر انکار کر دیا؟ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس نے بچے کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کیا اور وہ بچہ
 اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ یعنی اس کی بیوی نے اس کو جنا ہے تو اس لئے اس کو اسی آدمی کا بچہ قرار دیا جائے گا خواہ بعد میں اس نے نفی کر دی
 ہو۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ ملا عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس صورت میں ہوتا تھا کہ کوئی آدمی اپنی عورت کے متعلق کہتا کہ میں نے اس کو بخش
 میں مبتلا دیکھا ہے۔

پھر امام زہری رحمہ اللہ فزاری کی روایت بیان کی مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی
 ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری عورت نے ایک سیاہ فام لڑکا جنا ہے، درحقیقت وہ اس بچے کے اپنا بیٹا
 ہونے سے نفی کر رہا تھا۔ نبی آرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں پوچھا: ان کا رنگ کیا ہے؟

عرض کیا: سرخ۔ پوچھا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ عرض کیا جی ضرور پوچھا: پھر اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ عرض کیا: معلوم نہیں کیا پتہ اس کو کوئی رگ کھینچ گئی ہو۔ یعنی اس کی اوپر کسی پشت میں کوئی خاکستری اونٹ ہو اور یہ اس کے رنگ پر چلا گیا ہو ارشاد فرمایا: اسی طرح ممکن ہے تمہارے بچے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

الغرض رسول اللہ ﷺ نے نسب کا انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ زمعہ کی باندی سے جو لڑکا تولد ہوا ہے وہ میرا بیٹا ہے فتح مکہ کے موقع پر سعد نے اس لڑکے کو دیکھا تو شکل و شباهت کے ساتھ اس کو پہچان لیا اور کہا: رب کعبہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اتنے میں عبد بن زمعہ آیا اور بولا یہ تو میرا بھائی ہے کیوں کہ میرے باپ کی مملوکہ باندی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اپنا قضیہ حضور ﷺ کے پاس لے کر گئے سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے دیکھئے عتبہ کے ساتھ کس قدر شباهت کھاتا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: نہیں یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر اس کی باندی کے لطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ پھر فرمایا: اے سودہ! اس سے پردہ کر۔

پس اللہ کی قسم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:..... سودہ بنت زمعہ جو ام المومنین تھیں۔ اس حوالے سے لڑکے کی بہن ہوئیں لیکن چونکہ درحقیقت وہ لڑکا زمعہ کا بیٹا نہ تھا اگرچہ قانون کے مطابق انہی کا بیٹا کہلایا اس لئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا کہ اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ رکھنا۔ اور بھائی سمجھ کہ اس کے ساتھ بے پردگی نہ برتنا۔

۱۵۳۳۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے سعد نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ انہوں نے مجھے بالیقین کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا ہے آپ بھی اس کی شباهت دیکھ لیجئے عبد بن زمعہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے گھر اس کی باندی کے لطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی شباهت دیکھی تو لڑکے اور عتبہ کے درمیان واضح مماثلت اور ایک شکل و صورت پائی، لیکن پھر بھی عبد بن زمعہ کو فرمایا: یہ تیرا ہے اے عبد! بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہوتے ہیں۔ اے سودہ (پھر بھی) تو اس سے پردہ رکھ، چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکے کو (جو ان کا بھائی ہوا) کبھی نہیں دیکھا۔ السنن للدارقطنی، الجامع لعبدالرزاق

نسب شوہر سے ثابت ہوگا

۱۵۳۳۶..... عبد اللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کو بلوایا اور جاہلیت کی اولاد کے بارے میں پوچھا: بوڑھے نے کہا: فراش تو فلاں کا ہے لیکن نطفہ فلاں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فراش کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۵۳۳۷..... قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بچے کا اپنے سے انکار کیا جبکہ وہ پیٹ ہی میں تھا، پھر اسی حالت میں اقرار کر لیا لیکن جب پیدا ہوا تو پھر اس سے اپنے نسب کا انکار کر دیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لئے اسی کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی اس کے اپنی بیوی پر بہتان باندھنے کے جرم میں پھر اسی کے ساتھ اس کے بچے کو لاحق و ثابت کر دیا۔ السنن للبیہقی

۱۵۳۳۸..... تکی بن عبد الرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ ولدیت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلوایا۔ قیافہ شناسوں نے فیصلہ کیا کہ یہ لڑکا دونوں کا مشترک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سر پرست بن جائے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

اولاد کا الحاق

۱۵۳۴۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی اولاد کا ایک مرتبہ اقرار کرے، دوسرے الفاظ ہیں جب ایک لمحے کے لئے بھی اقرار کرے تو اب اس کو اس کا نسب نفی کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لوگ عزل کرتے ہیں (جماع کے وقت انزال باہر کرتے ہیں)۔ لیکن پھر بھی لڑکی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ کہتا ہے یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس ایسا جو شخص بھی آئے گا میں بچہ کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔ لہذا جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے عزل نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۳۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں پھر جب باندی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے، جو شخص اپنی باندی کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اعتراف کر لے گا پھر وہ حاملہ ہوگی تو اس کا بچہ اسی سے ہوگا خواہ وہ پاکدامن ہو یا اس پر تہمت ہو۔ جب اس کو بچہ ہو جائے گا تو اسی کی ماں باندی اپنے مالک کے پاس ہی رہے گی۔ نہ وہ فروخت کی جاسکتی ہے نہ کسی کو بیہ کی جاسکتی ہے اور نہ وراثت میں منتقل ہو سکتی ہے ہاں جب تک اس کا مالک زندہ ہے وہ اس کے ساتھ لطف اٹھا سکتا ہے اور جب وہ مرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی، پھر وہ اپنی اولاد کے حصے میں نہیں آئے گی، اور نہ اس کو مالک کا م کوئی دین۔ قرض کھا سکتا، بے شک رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کسی اولاد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی والدہ کی مالک بنے اور نہ اس کو اولاد کی ملکیت میں چھوڑا جا سکتا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۵۲ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن عوف نے ایک باندی فروخت کی جس کے ساتھ وہ جماع بھی کرتے تھے۔ پھر حیض آنے سے قبل ہی فروخت کر ڈالی۔ خریدنے والے کے پاس جا کر اس کو حمل ظاہر ہو گیا۔ خریدار فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا پھر تو نے اس کو پاک کرنے سے قبل ہی بیچ دیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے بچے کو دیکھ کر اس کو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق کر دیا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۳ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے طہر میں شریک ہوئے (یعنی دونوں نے ایک ہی پاکی میں اس کے ساتھ ہم بستری کی) اس نے بچہ جنا لوگوں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا، انہوں نے مٹی منگوائی مٹی میں دونوں آدمیوں نے اور بچے نے پاؤں رکھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیافہ شناس کو فرمایا: دیکھ اس نے انہوں کو دیکھا سانسے سے دیکھا پیچھے سے دیکھا اور گھوم پھر کر اچھی طرح جائزہ لیا پھر بولا: بچے نے دونوں آدمیوں کی شکل و شباہت لی ہے اب معلوم نہیں یہ بچہ ہے کس کا؟ پھر بقیہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم آثار کے ساتھ قیافہ شناسی کرتے ہیں۔ حقیقت معلوم کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ایک قیافہ شناس تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بچے کا وارث بنا دیا اور بچے کو بھی دونوں کا وارث بنا دیا۔

السنن للبیہقی، الجامع لعبدالرزاق عن قتادہ رحمہ اللہ

۱۵۳۵۴ حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک باندی سے ایک ہی طہر (پاکی) میں وطی (جماع) کیا اس نے نتیجے میں ایک لڑکا جنا۔ دونوں آدمی اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا۔ تینوں نے اس

بات پر اتفاق کیا کہ لڑکے نے دونوں کی شبابہت لی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی قیافہ شناس تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کتیا سے زرد، کالا اور دھبہ دار کئی کئی کتے و طلی کرتے ہیں، پھر وہ کتیا ہر ایک کتے کی شبیہ اپنے بچوں میں دکھاتی ہے، لیکن یہ چیز اب تک میں نے کسی انسان میں نہیں دیکھی تھی آج اس کو دیکھا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو دونوں کا اور دونوں کو اس کا وارث قرار دیا اور جو بعد تک زندہ رہے پھر بچے کو اس کی تحویں میں دینا بخیر فرمایا۔

۱۵۳۵۵۔۔۔ مصنف بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا عجیب طریقہ ہے اپنی باندیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انکو چھوڑ دیتے ہیں وہ گھروں سے نکلی پھرتی ہیں، لہذا میرے پاس کوئی باندی آئے گی جس کا آقا اس کے ساتھ و طلی کا اعتراف کرے گا تو میں اس کے بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا مرضی ہے تمہاری کہ تم انکو باہر جانے دو یا روکے رکھو۔

موطا امام مالک، المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

ایک بچہ کے نسب کے متعلق فیصلہ

۱۵۳۵۶۔۔۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی سے مروی ہے کہ ایک عورت کا شوہر ہلاک ہو گیا اس کی بیوی نے چار ماہ دس دن عدت منائی، پھر عدت پوری ہونے کے بعد اس نے شادی کر لی، پھر وہ اپنے شوہر کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی تھی کہ اس نے ایک پورا مکمل بچہ (جونو ماہ میں پورا ہوتا ہے) جنم دیا۔ عورت کا شوہر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کی بڑی بوڑھیوں کو بلایا۔ ان سے اس کے بارے میں سوال کیا، ایک عورت بولی: میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں جس کا شوہر انتقال کر گیا ہے، جب وہ حاملہ ہوئی تو حمل پر خون گرنے سے وہ پیٹ میں خشک ہو گیا۔ جب دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ و طلی کی اور اندر بچے کو پانی پہنچا تو بچہ کو حرکت ہوئی اور وہ نشوونما پانے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی اور بچے کی ماں کو فرمایا: مجھے تیری طرف سے خیر بنی کی خبر ملی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بچے کو پہلے شوہر کا قرار دیا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۷۔۔۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جاہلیت کی اولاد کو ان کے ساتھ لاحق فرمادیتے تھے جو اسلام کی حالت میں ان کا ہونے لگتے۔ یونہی دو آدمی ایک عورت کے بچے کے بارے میں آئے دونوں اس بچے کو اپنا بچہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے بچے کو دیکھ کر دونوں کو دیکھا پھر کہا یہ دونوں اس بچے میں برابر کے شریک ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دور دھارا اور پتھر اس عورت کو بلایا جس کا وہ بچہ تھا اس سے اس بارے میں اس کی رائے دریافت کی۔ عورت بولی: یہ ان میں سے ایک کا بچہ ہے جو میرے پاس آتا تھا میں اپنے گھہ والوں کے اونٹوں کے بارے میں جوتی تھی یہ مجھ سے جدا ہی نہ ہوتا تھا۔ جب مجھے اور اس کو حمل ٹھہرنے کا خطہ محسوس ہوا تو اس نے مجھ سے منہ نہ لیا چہرہ حمل پر خون آنے پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آئے لگ گیا اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ بچہ کس کا ہے! یہ سن کر قیافہ شناس نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو فرمایا: تو جس کے پاس چاہے چلا جا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

فائدہ:۔۔۔ خون آنے یعنی حیض آنے بند ہو گئے اور حیض کا خون بچے کی پرورش میں لگا رہا، جب دوسرے آدمی نے جماع شروع کیا تو اس خون کو شریک بنی اور دوسرے آدمی کے نطفے سے بھی اس کو جلا باقی رہی جس کی وجہ سے اس بچے میں دونوں ہی مشترک ہوئے، اسی وجہ سے قیافہ شناس نے پتے کی رائے دی بعد میں عورت نے اس کی تصدیق کی تو قیافہ شناس نے خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

۱۵۳۵۸۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی سے اس کی موت کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ اس وقت

۱۵۳۵۹... حضرت عمروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور قیافہ شناسوں کی بات کا اعتبار کر کے دو آدمیوں میں سے ایک کے ساتھ لاحق کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۶۰... ابو قلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاپا کی میں ہمبستری کی، جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک لڑکا بنا، قیافہ شناسوں نے دونوں میں لڑکے کی شبابہت پائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتا، پھر لڑکے کو فرمایا تو جس کے ساتھ چاہے چلا جا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۱... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تو فرمایا: مجھے علم تھا کہ کتیا تکتی کتے کیسے بختی کرتے ہیں پھر ہر پاپا اپنے باپ کی شبابہت لے لیتا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دو پانی ایک بچے میں جمع ہو سکتے ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۶۲... حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ مہینوں میں بچہ جنم دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

و حملہ و فصالہ ثلاثون شهراً

بچہ کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ چھڑانا تو دو سال میں ہوتا ہے باقی چھ ماہ بچے وہ کم از کم مدت ہے حمل کی۔

راوی فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر ہم کو خبر ملی کہ اس نے دوبارہ چھ ماہ میں بچہ جنم دیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۳۶۳... قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابو الحرب بن اسود الدولی اپنے والد اسود لی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیدیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رحم کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو زہم (سنگساری) کر رہے ہیں میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ اگر آپ کو علم ہے کہ اس کے لئے عذر ہے تو مجھے ضرور خبر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں اس کا عذر ہے تب اس عورت نے تکبیر کہی، جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حاضرین نے بھی سنا۔ پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئی اور بولی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ میری بہن کو عذر ہے (اس کی خلاصی کی گنجائش ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر اس کا عذر معلوم کرایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و حملہ و فصالہ ثلاثون شهراً

اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

جس چھ ماہ کا، اور دودھ چھڑانے کی مدت چوبیس ماہ ہوئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کا راستہ چھوڑ دیا اور اس نے دوبارہ بھی

چھ ماہ کی مدت میں بچہ بنا۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر

۱۵۳۶۴... ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: میں اس عورت کی طرف تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تھی، اس نے چھ ماہ کے عرصہ میں بچہ جنم دیدیا تھا، لوگوں نے اس بات کا انکار کر دیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ظلم نہ کرنا، انہوں نے پوچھا کیسے؟ میں نے عرض کیا پڑھئے۔

وَحَمَلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا
وَالْوَلَدَاتُ يَرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلِينَ كَامِلِينَ

نیز حول کتنا ہوتا ہے۔ فرمایا سال کا میں نے پوچھا: سال کتنا ہوتا ہے فرمایا بارہ ماہ کا میں نے کہا تو چوبیس ماہ دو سال کامل ہوئے اور حمل کی مدت کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے قول پر تسلی ہو گئی۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۳۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تین آدمی پیش ہوئے جنہوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں ہم بستری کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرائی اور فرمایا تم ملے جلے شرکاء ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرعہ جس کے نام نکالو گا اس کو دے دیا پھر باقی دو ساتھیوں کے لئے دو تہائی دیت ملنا طے فرمایا اس فیصلہ کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ازگیس کھل گئیں۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی، وضعفہ البیہقی عنہ موقوفاً

امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موقوفاً روایت کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۳۶۶..... یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی جس کا نام عبید بن عویر تھا، اس نے کہا: میرا چچا ایک باندی سے ہم بستہ ہوا جس سے انکو ایک لڑکے کا حمل ہوا۔ اس لڑکے کا نام حمام رکھا گیا، یہ جاہلیت کا دور تھا، پھر میرا چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کے بارے میں بات کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرا بیٹا ہے جہاں تک ہو سکے لہذا انہوں نے جا کر اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما اور اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اتنے میں ان کے بیٹے کا مالک بھی آ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے دوسرے دو غلام پیش کئے اور فرمایا ان میں سے جو چاہو لے لو اور آدمی کو اس کا بیٹا دید و چنانچہ اس نے ایک غلام لے لیا اور میرے چچا کے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم

نسب کی نشی

۱۵۳۶۷..... (صدیق) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لَا تَرْغَبُوا عَنِ آيَاتِكُمْ فَإِنَّهُ كَانَ كُفْرًا بِكُمْ

اپنے پاؤں سے اعراض (نسب کا انکار) نہ کرو بے شک یہ کفر ہے۔ دستہ فی الایمان

۱۵۳۶۸..... قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر آیا اور عرض کیا: ابا بکر! یہ میرا بیٹا ہے لیکن یہ مجھے اپنا باپ ماننے سے انکاری ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تیرا بیٹا ہے اور تیرے ہی بستر کی پیداوار ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اس (بیٹے) کے سر پر درے کے ساتھ مارنے لگے اور فرمایا شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا کسی نسب سے انکار کرنا خواہ وہ باریک ہو کفر ہے۔

۱۵۳۶۹..... قاسم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے والد سے اپنے نسب کا انکار کر رہا تھا (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں اس کے سر پر مارتا ہوں کیوں کہ شیطان سر میں ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۳۷۰..... مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نسب خواہ باریک ہو اس سے انکار اللہ کے ساتھ کفر ہے اور نسب کا دعویٰ جس کا علم نہ ہو اللہ کے ساتھ کفر ہے۔ ابن سعد

۱۵۳۷۱..... عدی بن عدی بن حاتم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لا ترغبوا عن آباءکم فانه کفر بکم

پھر آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اسے زید! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں!

المصنف لعبدالرزاق، سنن ابو داؤد، ابو عیید فی فضائلہ، ابن راہویہ رستہ فی الایمان، الکبیر للطبرانی؛

۱۵۳۷۲... عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ہم کتاب اللہ میں یہ نہیں پڑھتے تھے:-

ان انتفاء کم من آباءکم کفر بکم

تمہارا اپنے باپوں سے انکار کرنا کفر ہے تمہارے ساتھ۔

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر دریافت فرمایا: کیا ہم یہ نہیں پڑھتے تھے:-

الولد للفراس وللعاهر الحجر

اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں (سنگساری کے) پھر یہ آیتیں دوسری آیات کے ساتھ منسوخ ہو گئیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔

ابن عبدالبر فی التمهید

دوسری کتاب

قرض اور بیع سلم کے بیان میں..... از قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں

قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں

اس میں تین قسمیں ہیں۔

پہلی فصل..... حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں

۱۵۳۷۳ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کے دروازے پر (لکھا) دیکھا: صدقہ (خیرات) دس گنا اور قرض دینا اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا: اے جبریل صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا یہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ تو مالدار اور فقیر ہر ایک کے دے دیا جاتا ہے جبکہ

قرض صرف حاجت مند کو دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۹۶۱۔ امتناہیہ ۹۸۹۔

۱۵۳۸۰ جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے، میں نے کہا: جبریل قرض کیوں صدقہ سے بھی افضل ہو گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سائل تو ضرورت پوری ہوئے کے باوجود بھی سوال

رتتا جبکہ قرض لینے والا حاجت اور ضرورت کے موقع پر ہی قرض لیتا ہے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، کیوں کہ اس کی سند میں خالد بن یزید ہے جس کو امام احمد امام ابن معین، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ابو ذر رحمہ اللہ سب نے ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ کتاب الصدقات باب القرض ۲۳۳۱، نیز ضعیف حدیث دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۰۳۸، ضعیف ابن ماجہ ۵۲۸۔

۱۵۳۷۵..... ہر قرض صدقہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۵۳۔

۱۵۳۷۶..... کسی چیز کو بطور قرض دینا اس کو صدقہ دینے سے افضل ہے۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۰۸۵۔

۱۵۳۷۷..... دو مرتبہ قرض دینا۔ بغیر کسی احسان جتائے اور تخی کے ایک مرتبہ صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۰۸۶۔

۱۵۳۷۸..... جس نے چاندی کا ایک سکہ دو مرتبہ قرض دیا اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے سے افضل ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۷۹..... جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی قتادہ

۱۵۳۸۰..... قرض دینا صدقہ دینے سے نصف ثواب رکھتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۱..... جو مسلمان کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دے اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے کے برابر ہے۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۳۸۲..... میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے اور صدقہ کا دس گنا میں نے کہا جبریل! قرض اجر میں زیادہ کسی طرح ہوا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں کہ قرض کا طالب صرف حاجت کے وقت ہی مانگنے آتا ہے جبکہ صدقہ بسا اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الحکیم عن ابی امامۃ

۱۵۳۸۳..... جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا۔ جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے۔ میں نے جنت عالی کے دروازے کی چوکھٹ پر لکھا دیکھا صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ پوچھا گیا: یہ کیسے؟ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ بعض اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے جبکہ قرض خواہ اسی وقت تیرے پاس آتا ہے جب وہ اس کا محتاج ہوتا ہے پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کو اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۳۸۴..... جس نے دو قرض دیے، اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی، البیہقی فی الافراد وضعفہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ روایت ضعیف ہے۔

کلام:..... اس روایت کی سند میں مسلم بن علی متروک راوی ہے دیکھئے روایت نمبر ۱۵۵۳۵

۱۵۳۸۵..... جس نے کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیا اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، عن ابن مسعود

۱۵۳۸۶..... جس نے اللہ کے لئے دو مرتبہ قرض دیا اس کو ایک مرتبہ صدقہ دینے کا ثواب ہوگا۔ الصحیح لابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۷..... دو مرتبہ قرض دینے کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ کرنے جیسا ہے۔ ابو الشیخ، ابو نعیم فی الموفقة عن محمد المزنی ابی مہند

۱۵۳۸۸..... کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آ کر قرض کا سوال کرے اور وہ ہونے کے باوجود منع کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۹۔ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آکر قرض کا سوال کرے اور اس کو دینے کی وسعت ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ وہ اس کو واپس کر دے گا تو وہ اس کو قرض دیئے بغیر واپس کرے۔ الدیلمی، ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۹۰۔ جو اپنے بھائی سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی (اور عزت) کے طریقے کے ساتھ مطالبہ کرے پورا ملے یا ادھورا۔
 السنن للبیہقی، مسلم عن ابی رضی اللہ عنہ

فصل ثانی..... مہلت اور نرم رویے کے بیان میں

۱۵۳۹۱۔ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے کچھ یا سارا قرضہ معاف کر دیا وہ اس دن اللہ کے سائے میں ہوگا جس دن اللہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی یسر
 ۱۵۳۹۲۔ جس نے کسی تنگ دست کو سہولت تک مہلت دی اللہ پاک اس کو اس کے گناہ پر مہلت دے گا حتیٰ کہ وہ توبہ کر لے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۹۰۔

۱۵۳۹۳۔ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی اس کو ہر روز اتنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا یہاں تک کہ اس کا قرض چکانے کا وقت آجائے پھر وقت آنے پر (قرض دار قرض ادا نہ کر سکے اور مہلت مانگے پھر) قرض خواہ اس کو دوبارہ مہلت دیدے تو اس کو اتنا مال ہر روز دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۴۔ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۵۔ جب آدمی کا آدمی پر کوئی حق ہو پھر وہ اس کو ایک عرصہ تک مؤخر کر دے تو اس کو ایک صدقے کا ثواب ہوگا۔ پھر میعاد آنے پر دوبارہ مؤخر کر دے تو ہر روز کے بدلے اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین
 کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۵۱۔

۱۵۳۹۶۔ تم سے پہلی اقوام میں سے ایک آدمی سے خدا نے حساب لیا۔ لیکن اس کے پاس کوئی خیر کی چیز نہ ملی، ہاں مگر وہ ایک مالدار آدمی تھا جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا تھا اور اپنے نوکروں کو حکم دیتا تھا کہ تنگ دست کو مہلت دیں تب اللہ عزوجل نے ملائکہ کو فرمایا ہم اس بات کو اپنانے کے زیادہ حق دار ہیں پس اس سے بالکل ہی درگزر کر دو۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۷۔ ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوجوان کو کہتا، جب تیرے پاس کوئی تنگ دست آئے تو اس سے درگزر کر شاید اللہ پاک ہم سے درگزر کرے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ پاک نے اس سے درگزر کیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۸۔ جو شخص چاہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی مصیبت دور ہو تو وہ تنگ دست سے کشادگی کا معاملہ کرے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۳۸۷۔

۱۵۳۹۹۔ اللہ پاک کے سامنے اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا گیا جس کو اللہ نے خوب مال دیا تھا اس نے پوچھا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے کوئی عمل تو نہیں کیا ہاں مگر تو نے مجھے مال دیا تھا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا، میری عادت تھی کہ مالدار

کو سہولت دیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے زیادہ اس رویے کو اپنانے کا حق رکھتا ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے کو بالکل معاف کر دو۔ مستدرک الحاکم عن حذیفہ وعقبہ بن عامر وابی مسعود الانصاری

۱۵۳۰۰..... اللہ پاک اس دن جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا ایسے شخص کو اپنے سائے میں رکھے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی ہوگی یا کسی نقصان اٹھانے والے کو چھوڑ دیا ہوگا۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ، الفتح الکبیر، ۱، ۱۹۵۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۲۰۔

۱۵۳۰۱..... تم سے پہلے ایک شخص تھا اس کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا اس سے پوچھا کیا کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے کہا: مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا میں تنگدست کو مہلت دیتا تھا اور مالدار سے بھی درگزر کرتا تھا لہذا اللہ پاک نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ وابی مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۲..... ایک شخص نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تھا، اور اپنے نمائندے کو کہتا تھا: جو سہولت سے ملے لے لے: جو تنگی و دشواری میں ہو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ بھی ہم سے درگزر کرے چنانچہ جب وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے عرض کیا: نہیں، ہاں مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کے ساتھ کاروبار کرتا تھا، جب میں اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اس کو تاکید دیتا تھا کہ جو سہولت سے ملے لے لینا اور جس کو تنگی و دشواری ہو چھوڑ دینا، شاید اللہ پاک بھی ہم سے درگزر کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بھی تجھ سے درگزر کرتا ہوں۔ النسائی ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۳..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کیا اللہ پاک اس کو اس دن اپنے عرش کا سایہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۴..... جو اپنے کسی حق کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی اور عزت کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ پورا حق ملے یا ادھورا۔

ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۳۰۵..... عفت کے ساتھ اپنا حق لے پورا ہو یا ادھورا۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۳۰۶..... جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض (سارا یا کسی قدر) معاف کر دے اللہ پاک اس کو جہنم کی مجلس سے بھی محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ نے تین بار ارشاد فرمایا: خبردار! جنت کا عمل سخت اور پر مشقت ہے۔ پھر فرمایا: جہنم کا عمل آسان ہے اور غفلت والا ہے، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے محفوظ رہے۔ کوئی گھونٹ غصہ سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں جو بندہ غصہ کے وقت پی لے، کوئی بندہ جب صرف اللہ کے لئے غصہ کو پی جاتا ہے تو اللہ پاک اس کا پیٹ ایمان سے بھر دیتے ہیں۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۷..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کو کچھ چھوڑ دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے اور اس کی پناہ میں ہوگا۔

ابن النجار عن ابی الیسر

۱۵۳۰۸..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس پر کوئی آسانی کی اللہ پاک اس دن جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۵۳۰۹..... جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی جبکہ اس کی میعاد پوری ہو گئی تھی تو اس کو ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الخطیب عن زید بن ارقم

۱۵۳۱۰..... نرمی برتو ایک دوسرے کے ساتھ سہولت کا معاملہ کرو اور ایک دوسرے پر آسانی کرو اگر حق کا طلب گار جان لیتا کہ اس کو اپنے حق کی

تاخیر سے ادائیگی میں کیا اجر ملے گا تو طلب گار مطلوب سے بھاگتا پھرتا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۵۳۱۱۔ لوگوں میں قیامت کے دن سب سے پہلے جو اللہ کا سایہ حاصل کرے گا وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی حتیٰ کہ اس کو اور کسی کی توفیق ہوگئی یا اس پر اپنا مال صدقہ کر دیا اور کہہ دیا کہ میرا جو تجھ پر مال ہے وہ میں نے تجھ پر صدقہ کیا اور اس کا مطلوب صرف اللہ کی رضا ہو اور وہ دستاویز پھاڑ ڈالے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۳۱۲۔ جس نے اپنے مقروض کو بالکل چھوڑ دیا یا کچھ حصہ قرض معاف کر دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش تلے ہوگا۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی قتادة

۱۵۳۱۳۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ جہنم کی شدت سے پناہ حاصل کرے تو وہ قرض دار کو مہلت دے یا تنگ دست کو چھوڑ دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۳۱۴۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کو جہنم کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو گنجائش دے یا اس کو چھوڑ دے۔

الجامع لعبدالرزاق عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلًا

۱۵۳۱۵۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کی مصیبت کو دور کرے اس کی مانگ پوری کرے اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ حاصل کرے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔ المصنف لعبدالرزاق عن ابی الیسر

۱۵۳۱۶۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی مصیبت دور ہو اور اس کی دعا قبول ہو تو وہ تنگ دست پر آسانی کرے یا اس کو معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو پسند کرتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عبادۃ بن ابی عبید

۱۵۳۱۷۔ جو اللہ تعالیٰ کے سائے میں آنا پسند کرے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرضہ (کچھ یا سارا) معاف کر دے۔

ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، السنن للبیہقی عن ابی الیسر

۱۵۳۱۸۔ جس کو یہ بات خوشگوار لگے کہ اس دن وہ اللہ کے سائے میں آئے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن عاصم بن عبید اللہ بن اسعد بن زرارة منقطع وهذا يدخل فیمن اسند عنه من

الصحابۃ الذین ماتوا فی حیاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسعد بن زرارة مات علی رأس تسعة اشهر من الهجرة قال البغوی: بلغنی انه اول من مات من الصحابة بعد الهجرة واول میت صلی اللہ علیہ وسلم واول من دفن بالقیع وذلك قبل بدر

۱۵۳۱۹۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو قیامت کے دن کی سختی سے بچائے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس سے (کچھ یا سارا) قرضہ معاف کر دے۔ مسلم عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ

۱۵۳۲۰۔ جس کو یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن غم سے امن میں رہے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ بن قتادة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۱۔ جس کا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ اس کو مہلت دیدے تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۵۳۲۲۔ اے کعب! آدھالے نے اور آدھا چھوڑ دے۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۳۲۳۔ جو اپنے بھائی سے کسی حق کا مطالبہ کرے تو پاکدامنی کے ساتھ کرے پورا ملے یا ایتھورا۔ السنن للبیہقی عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۴۔ تنگ دست کی بددعا سے بچو۔ الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۵۔ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوکر کو کہتا: جب تو کسی تنگ دست کے پاس پہنچے تو اس کو چھوڑ دے شاید اللہ ہم کو بھی چھوڑ دے چنانچہ جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ پاک نے اس کو چھوڑ دیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن ادائیگی کا بیان

۱۵۳۲۶..... جو بندہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۵۳۲۷..... جس نے واپسی کی نیت سے قرض لیا اللہ پاک اس کی طرف سے اس کو قیامت کے دن بھی ادا کر دے گا۔

الكبير للطبرانی عن ميمونة

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۷۰۔

قرض دار کی اللہ کی طرف سے مدد

۱۵۳۲۸..... جس پر قرض ہو اور وہ ادائیگی کا ارادہ (وکوشش) رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کے ساتھ مددگار رہے گا۔

الايوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۹۷۔

۱۵۳۲۹..... جس نے لوگوں کے اموال ادائیگی کی نیت سے لئے اللہ پاک اس کی طرف سے ادا کر دے گا اور جس نے عدم ادائیگی کی نیت سے

مال وصول کیا اللہ پاک بھی اس کے اموال کو ضائع کر دے گا۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۳۰..... اللہ پاک قرض دار کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور اس کا قرض ایسے کسی کام میں نہ لیا گیا ہو جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

التاريخ للبخاری، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن جعفر

۱۵۳۳۱..... جس کو کوئی قرض دیا جائے اور اللہ کو معلوم ہو کہ وہ ادائیگی کی نیت رکھتا ہے تو اللہ پاک ضرور دنیا ہی میں اس کی ادائیگی کرا دیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ميمونة

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ مصنف الجامع ۵۱۳۲، ضعیف النسائی ۳۱۷۔

۱۵۳۳۲..... جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔ النسائی عن ميمونة

۱۵۳۳۳..... تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ الترمذی، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۸۔

۱۵۳۳۴..... لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرنے والا ہے۔ ابن ماجہ عن العرباض بن ساریة

۱۵۳۳۵..... تم میں بہترین، بہترین ادائیگی کرنے والے ہیں۔ النسائی عن العرباض

۱۵۳۳۶..... تم میں سے اچھے لوگ اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۳۷..... قرض کی کوئی دوائی نہیں ہے صرف قضاء (ادائیگی) (وفاء پوری) ادائیگی اور شکر یہ ہے۔

التاريخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۱۷، الضعیفة ۷۹۶۔

۱۵۳۳۸..... جس قرض دار کے پاس اس کا قرض خواہ راضی واپس لوٹے اس قرض دار کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دنا

کرتی ہیں۔ اور وہی قرض دار اپنے قرض خواہ کو قدرت کے باوجود خالی واپس کرے تو اللہ پاک اس پر ہر دن اور رات میں گناہ لکھتے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن خولة امرأة حمزة

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۳۱۔

۱۵۳۳۹..... صاحب وسعت کا ٹال مٹول کرنا اس کی عزت کو داؤد پر لگانا ہے اور اس کی سزا کا سبب بنتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن الشریح

۱۵۳۴۰..... مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب قرض خواہ کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۴۱..... ٹال مٹول کرنا ظلم کا حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، الضیاء عن حبشی بن جنادۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۹۴۲۔

الاکمال

۱۵۳۴۲..... جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک قیامت کے دن بھی اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس نے قرض عدم ادائیگی کی نیت سے لیا اور وہ مر گیا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ میں اپنے بندے کے لئے اس کا حق وصول نہ کروں گا۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر دوسرے کی نیکیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہونگی تو دوسرے کی برائیاں اس کے سر پر ڈال دی جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۴۳..... جس نے قرض لیا اس نیت سے کہ اس کو ادا کر دے گا تو اس کی اللہ کی طرف سے مدد ہوں۔ السنن للبیہقی عن میمونہ رضی اللہ عنہما

۱۵۳۴۴..... جس نے قرض لیا اور دل میں اس کی ادائیگی کا خیال رکھا اللہ اس کی ادائیگی دین میں مدد فرمائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ رضی اللہ عنہما

مقروض اگر وفات پا جائے

۱۵۳۴۵..... جس نے کوئی قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا قصد ہے پھر وہ وفات کر جائے تو اللہ پاک اس سے درگزر فرمائے گا اور اس کے قرض خواہ کو جس طرح بھی راضی کرے گا۔ اور جس نے قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا خیال بھی نہیں پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کی طرف سے اس سے ضرور بدلہ دے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۴۶..... جس نے ادائیگی کی نیت سے قرض لیا اور وہ ادا کرنے کی کوشش اور فکر میں لگا رہا پھر ادائیگی کے بغیر وفات کر گیا تو اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو کسی طرح بھی راضی کر دے اور وفات پانے والے کی مغفرت کر دے۔

اور جس نے قرض لیا لیکن نیت یہ تھی کہ اس کا قرض کھا جائے گا اور ادا نہ کرے گا اور پھر بغیر ادائیگی اس حال میں مر گیا تو اس کو کہا جائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ ہم فلاں بندے کے حق کو وصول نہ کریں گے۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کو دیدی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو قرض کے مالک کے گناہ اس قرضدار کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے۔

شعب الایمان للبیہقی عن القاسم بن معاویۃ بلاغاً مرسلأ

۱۵۳۴۷..... میرے کسی امتی نے (میری زندگی میں) کوئی قرض لیا اور اس کی ادائیگی کی کوشش بھی کی لیکن پھر ادائیگی سے قبل وہ مر گیا تو میں اس کا

دلی ہوں (اور اس کی طرف سے ادائیگی کروں گا)۔ السنن للبیہقی، ابن النجار، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ لیکن اس کا مضمون دوسری مستند احادیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷

۱۵۳۴۸..... جس نے کوئی قرض لیا اور دل میں ادائیگی کا قصد رکھا پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ پاک اس سے درگزر کرنے کا۔ اور اس کے قرض دار کو ہر حال میں راضی کر لے گا اور جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادائیگی کی نیت نہیں کی اور پھر مر گیا تو اللہ پاک اس کے قرض خواہ کے لئے قیامت

کے دن ضرور بدلہ لے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۴۹..... جو اس حال میں مرا کہ اس پر قرض تھا اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی تھی تو اللہ پاک اس کو عذاب دے گا اور نہ اس سے سوال کرے گا۔

ابو نعیم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۵۰..... جو مسلمان قرض لے اور ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک دنیا میں اس کو ادائیگی کی توفیق بخش دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ رضی اللہ عنہا

۱۵۳۵۱..... جس کسی پر کوئی قرض ہو اور وہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے ضرور اس کی مدد ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن میمونہ وفيہ راویان لم یسمیا

۱۵۳۵۲..... کوئی شخص لوگوں کے اموال نہیں لیتا مگر ان کی ادائیگی کا قصد رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف سے ضرور ادا کر دے گا۔ اور جو لوگوں کے اموال ضائع کرنے کی نیت سے لے تو اللہ پاک بھی اس کو ضائع کر دیتا ہے (یعنی وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۵۳..... اے عائشہ! کوئی شخص کسی کا مقروض نہیں ہوتا جس کو اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا حریص ہے تو مستغفل اللہ کی طرف سے ایک حفاظت

کرنے والا ہوتا ہے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ادائے قرض کے آداب اور فضائل..... الاکمال

۱۵۳۵۴..... لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو حسن ادائیگی کے ساتھ قرض ادا کرے۔ ابو نعیم عن ابی رافع

۱۵۳۵۵..... یہی اس کو دیدو بے شک لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ قرض لیا۔ پھر اس کی ادائیگی کے وقت اپنے غلام ابورافع کو فرمایا: اس کو اونٹ دیدو ابورافع نے عرض کیا اونٹوں میں اس کے اونٹ جیسا کوئی نہیں بلکہ سب اس سے بڑھیا اونٹ ہیں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۳۵۶..... اس کو یہ عطا کر دو بے شک تم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۵۷..... قوم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ عن العریاض

۱۵۳۵۸..... سبحان اللہ! یہ تو مکارم اخلاق میں سے ہے چھوٹا لو بڑا دو، اور بڑی لو چھوٹی دو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا خیر روٹی قرض لینے کے بارے میں تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۳۵۹..... اللہ رحم کرے ایسے بندے پر جو نرمی کے ساتھ ادائیگی کرنے والا ہو اور نرمی کے ساتھ مطالبہ کرنے والا ہو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۰..... ایک شخص اچھا ادا کرنے والا اور نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والا تھا لہذا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مسند ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۱..... جو اپنے قرض خواہ کا حق لے کر اس کی طرف چلے اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت بھیجتی ہیں، اس کے ہر قدم کے

بدلے جو وہ اٹھاتا ہے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ الخطیب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۳۶۲..... جو اپنے بھائی کے پاس اس کا حق (قرض) لے کر جائے اور جا کر اس کو (پورا) ادا کر دے اس کو اس کے بدلے صدقے کا ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للسمعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۳۶۳ جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ راضی ہو کر نکلا اس کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں اور جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ ناراض ہو کر نکلے اس پر ہر رات دن، مہینے اور سال ظلم لکھا جاتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن خولة
 ۱۵۳۶۴ سچ! مجھ سے زیادہ انصاف برتنے والا کون ہے، اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاک نہ کرے جس میں کمزور طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکے اور کمزور اس کو چھوڑ نہ سکے، اے خولہ! اس کو کھانا دے خاطر داری کر اور اس کا حق پورا داکر، کوئی قرض خواہ اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلے تو اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت بھیجتی ہیں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو تنگ کرے حالانکہ وہ اس کا حق ادا کر سکتا ہے تو اللہ پاک اس پر دن رات کے بدلے لگنا لکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن خولة بن قیس

قضائے دین کی دعا..... الاکمال

۱۵۳۶۵ اے سلمان! کثرت کے ساتھ یارب اقص عنی الدین وأغنی من الفقر پڑھا کرو۔
 ترجمہ:..... اے پروردگار میرا قرض اتار دے اور مجھے فقروفاقی سے بچا کر غنی کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان
 کلام:..... روایت محل کلام ہے مختصر القاصد ۱۲۲۱۔
 ۱۵۳۶۶ اے معاذ! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جس کو تو دعا میں مانگتا رہے پھر اگر تجھ پر ڈھیر برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ پاک تیری طرف سے ادا کر دے گا اے معاذ! یہ پڑھا کرو۔

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغير حساب .
 رحمن الدنیا والآخرۃ رحیمہما تعطی من تشاء منہما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمة تغنینی بها عن رحمة من سواک .

کہہ دے: اے اللہ! تو مالک الملک ہے جس کو چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے تو رات کو داخل کرتا ہے دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بغير حساب کے رزق دیتا ہے۔

اے دنیا اور آخرت کے رحمن اور دونوں جہانوں کے رحیم! جس کو تو چاہتا ہے دونوں جہان میں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم کر دیتا ہے، مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کی بدولت تو مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۷ اے معاذ! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں تو انکو پڑھے تو اگر تجھ پر پہاڑوں کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ اس کو پورا ادا کر دے گا۔

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغير حساب .

الہ الاخرۃ والدنیا تعطی منہما من تشاء وتمنع منہما من تشاء قل اللهم اغنی من الغفر واقض عن الدین وقونی فی عبادتک وجہاد فی سبکک . الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۸..... حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض نہ ہو پھر وہ اللہ عزوجل سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کی طرف سے قرض کا بندوبست فرمادے گا۔

اللهم فارح الهم كاشف الغم مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والآخرة ورحيمها انت ترحمني
رحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك.

اللہ ربیع کو دور کرنے والے غم کو مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا و آخرت کے رحمن اور رحیم! مجھ پر

ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے تو مجھے اوروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔ مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۹..... یہاں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو اگر تو مانگے تو اگر تجھ پر جبل احد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ پاک تیری طرف سے اس کو ادا کرے گا۔ اذایہ پڑھا!

قل انلهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتع من تشاء وتذل من

تشاء بيدک الخیر انک علی کل شیء قدير. رحمن الدنيا والآخرة ورحيمها تعطيهما من تشاء

ارحمني رحمة بها. الکبير للطبرانی، السنن للسعيد بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت

۱۵۳۷۰..... قیامت کے روز قرضدار سے قرض لیا جائے گا جب وہ بغیر ادا کئے مر جائے سوائے تین آدمیوں کے: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں لڑتے لڑتے کمزور پڑ جائے پھر وہ قرض لے کر اللہ کے دشمن سے لڑنے کے لئے اپنی طاقت بنائے دوسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان مر جائے مگر وہ کفن دفن کے لئے قرض کے سوا بندوبست نہ کر سکے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے نفس پر بدکاری کا خوف کرے لہذا وہ عفت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرے تاکہ اس کا ایمان محفوظ رہے قیامت کے دن اللہ پاک ان لوگوں کی طرف سے قرض ادا کر دے گا۔

ابن ماجہ، شعب الايمان للبيهقي عن ابن عمرو

کلام..... روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۰، ضعیف الجامع ۱۴۴۲

۱۵۳۷۱..... تیرا بھائی (قبر میں) اپنے قرض کے بدلے محبوب ہے اس کی طرف سے قرض ادا کر دے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبيهقي عن سعد بن الاطول

۱۵۳۷۲..... سبحان اللہ! کیا سختی نازل ہوتی ہے۔

صحابہ فرماتے ہیں: ہم یہ سن کر خاموش رہے اور گھبرا گئے جب اگلا دن ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے بارے میں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن محمد بن جحش

۱۵۳۷۳..... جو اس حال میں مرا کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم بھی قرض تھا تو اس کو اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا کیوں کہ وہاں دینار

ہوں گے اور درہم۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۳۷۵..... وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا آدمی اس کے قرض کی وجہ سے (قبر میں) بندھا ہوا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۷۶..... قرض دین میں عیب ہے۔ ابو نعیم فی المعرفة عن مالک بن یخامر، القضاعی عنہ عن معاذ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۰۳۲، الضعیفۃ ۲۷۲۔

۱۵۳۷۷.....قرض دو طرح کے ہیں: ایک قرض وہ ہے جس کا مقروض مرجائے اور اس کی ادائیگی کی نیت تھی تو میں اس کی طرف سے ولی ہوں (اور میں اس کا قرض ادا کروں گا) اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی نیت ادائے قرض کی نہیں تھی تو اس کے قرض کے بدلے اس کی نیکیاں لی

جائیں گی۔ کیوں کہ اس دن دینار ہوگا اور نہ درہم۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۳۷۸.....قرض اللہ کا جھنڈا ہے زمین پر جب اللہ پاک کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس جھنڈے کو اس کی گردن میں لٹکا دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۰۳۱، الضعیفۃ ۲۷۳۔

۱۵۳۷۹.....قرض رات کا غم ہے اور دن کی ذلت ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۳ کشف الخفاء ۱۳۲۷۔

۱۵۳۸۰.....قرض دینداری اور عزت و مرتبہ کو گراتا ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۴، الضعیفۃ ۲۷۴۔

۱۵۳۸۱.....اللہ کے ہاں سے کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی بندہ اس حال میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو اور پیچھے اس

کی ادائیگی کا سامان بھی نہ ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف ابی داؤد ۷۲۵، ضعیف الجامع ۱۳۹۲۔

۱۵۳۸۲.....صاحب قرض اپنے مقروض پر مطالبہ کا حق رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادا نہ کرے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۸۶۹۔

۱۵۳۸۳.....بچو قرض سے بے شک وہ رات کا غم اور دن کی ذلت کا سامان ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۱۹۹، الضعیفۃ ۲۲۶۵۔

۱۵۳۸۴.....جو شخص قرض لے اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس کو ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا تو وہ اللہ سے چور حالت ملے گا۔

ابن ماجہ عن صہیب رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۵.....قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قبر میں جکڑا ہوتا ہے جو اللہ سے ایک بار گلو خلاصی کی شکایت کرتا رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی وابن النجار عن البراء رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۵۷، الضعیفۃ ۱۳۷۶۔

۱۵۳۸۶.....قرض دار اپنی قبر میں جکڑا ہوتا ہے اس کو صرف قرض کی ادائیگی ہی چھڑا سکتی ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع۔

۱۵۳۸۷.....کوئی شخص مختلف ملکوں کا لباس پہنے اس سے بہتر ہے کہ وہ چیز قرض لے جس کو ادا کرنے کی وسعت نہ رکھے۔ مسند احمد عن انس

۱۵۳۸۹.....اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کرو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کس چیز کے ساتھ ہم اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کریں؟ فرمایا: قرض کے ساتھ۔

السنن للبیہقی عن عقبہ بن عامر

الاکمال

۱۵۳۹۰.....اپنی جانوں کو امن کے بعد خوفزدہ نہ کرو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کس طرح؟ ارشاد فرمایا: قرض کے ساتھ۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عقبہ بن عامر

۱۵۳۹۱..... عقل آنے کے بعد اپنے دلوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے دلوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والی کیا شے ہے؟ ارشاد فرمایا: قرض۔ شعب الایمان للبیہقی عن صفوان بن سلیم، بلاغاً

۱۵۳۹۲..... اس حال میں نہ مرنا کہ تجھ پر قرض ہو۔ کیوں کہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے بلکہ وہاں نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ بدلہ ہوگا اور حساب چکنا ہوگا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۳۹۳..... کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ قیامت کے دن بندہ اللہ سے مقروض حالت میں ملاقات کرے اور مرتے ہوئے قرض چکانے کا سامان بھی نہ کر جائے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، ابو داؤد، الکنی للحاکم، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۴..... قرض ایک ایسا بھاری طوق ہے جو بندہ کے گلے میں پڑا ہوتا ہے، جس کے ساتھ بندہ بد بخت ہو جاتا ہے یا نیک بخت یہ رات دن اس کو رنجیدہ و کبیدہ خاطر رکھتا ہے۔ وہ مسلسل اجر بھی پاتا ہے اگر ایک وقت میں اس کو ادا کر دے اس طرح وہ قرض کے ساتھ نیک بخت ہو جاتا ہے۔ یا اس کو بے وقعت سمجھ کر غفلت کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ مر جاتا ہے تو یوں وہ قرض کے ساتھ بد بخت ہو جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمرو بن حزم

۱۵۳۹۵..... قرض اللہ کا بھاری جھنڈا ہے کون ہے جو اس کو اٹھانے کی طاقت رکھے؟ الدیلمی عن ابی بکر

۱۵۳۹۶..... اگر کوئی آدمی راہ خدا میں شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے اور پھر شہید ہو جائے تب بھی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض نہ چکا دیا جائے۔ اور وہاں سونا اور چاندی نہ ہوگا وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہی ہوں گی۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن عبد اللہ بن جحش، عبد بن حمید، السنن للسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۵۳۹۷..... آدمی پھٹے ہوئے مختلف کپڑوں کے ٹکڑے اکٹھے کر کے اپنا تن ڈھانکے یہ اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا قرض لے جس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۸..... ادھر آ، جبریل علیہ السلام نے ابھی مجھ سے بات کی ہے اور فرمایا ہے سوائے قرض کے۔ وہ تجھ سے ضرور لیا جائے گا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

مقروض کی جان اٹکی رہے گی

فائدہ:..... ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جنگ میں گھسنے کے قریب ہو تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۳۹۹..... مومن کی جان اٹکی رہتی ہے مرنے کے بعد جب تک کہ اس پر قرض رہے۔

الصحیح لابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۰..... مومن کی جان اپنے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۱..... وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا ساتھی (مرنے والا) اس کا مقروض تھا اور اب وہ جنت کے دروازے میں جانے سے قرض کی وجہ سے رکاؤا ہے۔ مسند احمد، الرویانی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، السنن

لسعید بن منصور عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۲..... کیا تمہارے بیچ کوئی ہڈیل کا آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا ساتھی اس کے قرض کی وجہ سے قید میں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۵۰۳..... تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے کیوں کہ اس پر قرض ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے سپرد ہونے دو اور اگر چاہو تو اس کو آزاد کرادو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۴..... یہاں فلاں خاندان کا کوئی آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا آدمی جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے اپنے اوپر قرض کا بوجھ ہونے کی وجہ سے یا تو تم اللہ کے عذاب سے اس کا فدیہ دے دو ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا ہونے کے لئے چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۵..... اب تو نے اس کی سزا کو اس پر ٹھنڈا کیا ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۶..... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا ہے کہ میں کسی مقروض آدمی کی نماز جنازہ پڑھوں نیز ارشاد فرمایا: تمہارا آدمی اپنی قبر میں اپنے قرض کے بدلے گروں رکھا ہوا ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۷..... ایسے آدمی کے اوپر میرا نماز جنازہ پڑھانا کیا نفع دے گا جس کی روح اس کی قبر میں قرض کے بدلے رہن رکھی ہوئی ہے، اور وہ اللہ کے پاس جانے سے رکی ہوئی ہے ہاں اگر کوئی اس کے قرض کا ضامن بن جائے تو میں اس پر نماز پڑھا دوں گا کیوں کہ میری نماز اس کے لئے نفع مند ثابت ہوگی۔ الباوردی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۸..... تم اپنے آدمی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، یعنی جس پر قرض ہے۔ البخاری، شعب الایمان للبیہقی عن سلمة بن الاکوع

۱۵۵۰۹..... تمہارے بندے پر قرض ہے لہذا اس کی نماز تم پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۵۵۱۰..... عنقریب اولاد پر والدین کا قرضہ ہوگا پس قیامت کے دن والدین اپنی اولاد کے ساتھ چٹ جائیں گے (اور قرض کا مطالبہ کریں گے) وہ کہے گا میں تو تمہاری اولاد ہوں۔ وہ تمنا کریں گے کاش! ہماری اور بھی اولاد ہوتی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۵۱۱..... ہر قرضہ قرض دار کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا مگر جس نے تین باتوں میں قرضہ لیا ہوگا: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں کمزور پڑ جائے پس وہ دشمن کے قتال پر قرض لے کر مدد اور قوت حاصل کرے پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے ایک وہ شخص جو اپنی جان پر بے نکاح (رہ کر برائی میں مبتلا) ہونے کا اندیشہ کرے پھر قرض لے کر کسی عورت سے شادی کرے اور پاکدامنی حاصل کرے اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان وفات کر جائے اور وہ اس کے کفن دفن کا بندوبست نہ کر سکے مگر قرض کے ساتھ۔ پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سزا کر دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۵۵۱۲..... قیامت کے دن مقروض کو بلا یا جائے گا اللہ پاک اس کو فرمائیں گے: کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار! تو جانتا ہے کہ میرے اموال غرق ہو گئے اور جل گئے پروردگار فرمائے گا! میں آج تیری طرف سے قرض ادا کر دوں گا۔ پس اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۳..... اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: وہ صرف جلنے میں، غرق ہونے میں اور گھانے میں تباہ ہوئے ہیں۔

پس اللہ پاک کوئی چیز منٹوائیں گے اور اس کو میزان میں رکھیں گے تو بندہ کا میزان عمل بھاری ہو جائے گا۔

ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۴..... اللہ پاک قیامت کے دن مقروض کو بلائیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: اے ابن آدم! کس طرح تو نے قرض لئے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تو جانتا ہے میں نے قرض لئے تو انکو کھانے پینے اور پہننے میں ضائع نہیں کیا۔ بلکہ کبھی مال جل گیا، کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھانے کا شکار ہو گیا۔ اللہ عز و جل فرمائیں گے:

میرے بندے نے سچ کہا: میں زیادہ محقدار ہوں اس بات کا کہ آج تیری طرف سے قرضہ ادا کروں (پھر اللہ پاک) کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو ترازو کے پلے میں رکھ دیں گے اس سے اس کی نیکیاں برائیوں پر وزنی ہو جائیں گی۔ پھر وہ اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں

۱۵۵۱۵..... جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر اس کو (مقروض کی طرف سے کھانے کا) طباق حد یہ میں آئے یا اس کو جانور پر سوار کرائے تو وہ اس بدیہ کو قبول کرے اور نہ جانور پر سواری کرے الا یہ کہ اس کے اور مقروض کے درمیان پہلے سے یہ معاملہ چلتا ہو۔

ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس کی سند میں عتبہ بن حمید انصاری ہے جس کو امام احمد اور امام ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے، زوائد ابن ماجہ رقم الحدیث ۲۳۳۲، نیز ضعیف حدیث دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۵۲۹، ضعیف الجامع ۳۹۰

۱۵۵۱۶..... ہر قرض جو نفع کو کھینچے وہ سود ہے۔ الحارث بن علی

روایت ضعیف ہے۔ السنن المطالب ۱۰۹۳، التحدیث ۱۷۷، التمییز ۱۲۲

۱۵۵۱۷..... قرض کا بدلہ شکر یہ اور ادائیگی ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عبداللہ بن ابی ربیعہ

۱۵۵۱۸..... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر صمیر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا اللہ تیری طرف سے ادائیگی (کا بندوبست) فرمادے گا یوں کہا کر:

اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک و اغنی بفضلك عن سواک

اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت دے اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اوروں سے بے نیاز کر دے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۵۱۹..... کہا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ اگر تو اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کر دے اور تیرا قرض ادا کر دے۔ لہذا صبح و شام یہ پڑھا کر:

اللہم انی اعوذ بک من الهم والحزن و اعوذ بک من العجز و الکسل و اعوذ بک من الجبن و البخل و اعوذ بک من غلبۃ الدین و قہر الرجال.

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی و سستی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزوری اور بخل سے اور تیری

پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے ہجوم کرنے سے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں غسان بن عوف بصری ہے، جو ضعیف ہے، عون المعبود ۴، ۴۱۳، نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۱۶۹۔

۱۵۵۲۰..... قرض وصیت سے قبل ہے۔ السنن للبیہقی

فائدہ:..... مرنے والا اگر مقروض ہے تو اس کی وصیت پوری کرنے سے قبل اس کا قرض اس کے مال میں سے چکایا جائے گا۔

الاکمال

۱۵۵۲۱..... اے ملی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے (جو اسلام کی دولت ہے) قیامت کے دن اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے آج اپنے مسلمان بھائی کی گردن چھرائی ہے۔ کوئی بندہ جو اپنے بھائی کا قرض ادا کر دے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کر دے گا۔ پوچھا گیا: یا رسول

اللہ! کیا یہ خصوصیت صرف علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

عبد بن حمید، السنن للبیہقی وضعفه عن ابی سعید

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۵۲۲... اے علی! اللہ تجھے جزائے خیر دے، اللہ تیری گردن آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گلو خلاصی کرائی، کوئی میت ایسی نہیں جو قرض کی حالت میں ہو تو وہ اپنے قرض کے عوض مرہون ہوتا ہے۔ جو اس میت کا قرض ادا کر کے اس کو آزاد کر دے اللہ پاک قیامت کے دن اس کو (جہنم سے) آزاد کر دے گا۔ پوچھا گیا کیا یہ خاص علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

السنن للبیہقی وضعفه عن علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، روایت کو امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۵۲۳... جس نے قرض لیا کسی آدمی پر تو قرض خواہ اسی آدمی سے مطالبہ کرے جس پر قرض لیا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھی کا پورا قرض نہیں ادا کرے۔

الجامع لعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزیز مرسلاً

۱۵۵۲۴... تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو لوگوں سے قرض و امانت کا لین دین کرتا تھا اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس سے ہزار دینار لئے ادا لگی کی تاریخ آئی تو مقروض دینار لے کر آنے لگا راستے میں سمندر میں تلامطم آ گیا۔ اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں دینار رکھ کر سمندر کے پاس آیا اور دعا کی اے اللہ! فلاں شخص کی میرے پاس امانت ہے۔ جبکہ سمندر میں تلامطم آیا ہے۔ آپ یہ امانت اس کو پہنچا دیجئے، پھر اس نے لکڑی سمندر میں ڈال دی، لکڑی سمندری موجوں پر اٹھتی کودتی چل پڑی۔ ادھر قرض خواہ آدمی صبح کی نماز کے لئے نکلا۔ وہ لکڑی آ کر اس کے ٹخنے پر لگی۔ قرض خواہ نے لکڑی اٹھالی۔ پھر اپنے گھر والوں کو با یا لکڑی لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑی نہ کرنا۔ جب تک میں نماز نہ پڑھ لوں، پھر دیکھا کہ اس میں دنانیر ہیں اس نے ان کا وزن اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا۔

پھر ایک زمانے کے بعد قرض خواہ کی مقروض سے ملاقات ہوئی، قرض خواہ نے پوچھا: کیا تو فلاں آدمی نہیں ہے؟ اس نے کہا: ہاں پوچھا کیا میں نے تجھے قرض نہیں دیا تھا۔ بولا ضرور، پوچھا میرا مال کہاں ہے؟ کہا وزن بتا پھر کہا اللہ جانتا ہے کہ میں نے اتنا وزن مال ادا کر دیا ہے۔ قرض خواہ بولا: ہاں بے شک اللہ نے تیرا قرض پہنچا دیا ہے۔ پس ان دونوں میں سے کون زیادہ امانت دار ہوا جس نے امانت اور قرض ادا کر دیا اگر چاہتا تو کھا سکتا تھا یا وہ آدمی جس نے تسلیم کر لیا اگر وہ چاہتا تو انکار کر سکتا تھا۔

الخرائطی، فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۲۵... بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس کے پاس جو بھی قرض مانگنے آتا تھا وہ اس کو ضامن لے کر قرض دیتا تھا، ایک آدمی اس کے پاس آیا اور چھ سو دینار قرض مانگا اس نے ضامن کا مطالبہ کیا، حاجت مند نے کہا: اللہ میرا ضامن ہے۔ قرض خواہ نے کہا: میں راضی ہوں چنانچہ اس نے چھ سو دینار قرض دیدیا اور ایک وقت متعین کر دیا۔

پھر قرض خواہ سمندر کی طرف نکل گیا، جب متعین دن آ گیا تو وہ نکل کر سمندر پر چکر کاٹنے لگا اسی اثناء میں سمندر نے ایک لکڑی کو باہر پھینکا اس نے لکڑی سنبھال لی اور اپنے گھر لے آیا۔ گھر آ کر اس کو توڑا تو اس میں پورے دینار تھے ساتھ میں ایک رقعہ تھا کہ میں نے دینار ضامن کے حوالے کر دیئے ہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد مقروض آیا اور قرض خواہ سے ملا۔ قرض خواہ نے دیناروں کے بارے میں پوچھا۔ مقروض نے کہا: چل میں تجھے ادا کرتا ہوں۔ (مقروض) دینار لے کر آیا تو قرض خواہ نے کہا: تیرے ضامن نے مجھے دینار ادا کر دیئے ہیں۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بیع سلم

۱۵۵۲۶..... جو کسی چیز میں سلف (بیع سلم کرے) وہ معلوم پیمانے اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لئے کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... مثلاً کسی کو گندم کی ضرورت ہے اور اس کی فصل تیار ہونے والی ہے تو کوئی آدمی متعین وزن میں گندم کے لئے مقررہ مدت تک ملنے کی شرط پر پہلے قیمت ادا کر سکتا ہے، یہ بیع سلم ہے۔ اس کے لئے وزن یا پیمائش مثلاً دو پورے وغیرہ اور مال کی ادائیگی کی مدت اور اس کی قیمت متعین ہونا ضروری ہے۔ نیز بازار میں اس کی اس وقت دستیابی بھی ضروری ہے۔ تفصیلات فقہی کتب میں دیکھئے۔

۱۵۵۲۷..... جو کسی چیز میں بیع سلم کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... یعنی مال کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ عائد نہ کرے۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عطیہ بن سعد ہے جس کی روایت قابل حجت نہیں ہے۔ عون
المعبود ۹۔ ۳۵۷، نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۵۱، ضعیف الجامع ۵۳۱۳۔

۱۵۵۲۸..... جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۳۹۹، ضعیف الجامع ۳۶۶۔

الاکمال

۱۵۵۲۹..... جو کسی چیز میں، بیع سلف کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید
کلام:..... روایت نمبر ۱۵۵۲۷ کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۵۳۰..... جو تو نے اس سے لیا ہے وہ واپس کر دے اور کھجور کے پھل میں بیع سلم نہ کرو جب تک اس کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے (کیوں کہ کسی آفت
کی وجہ سے پھل ضائع ہونے کا خطرہ موجود ہے)۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۵۵۳۱..... جو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ ادائیگی کے علاوہ کوئی اور شرط نہ رکھے (کہ فلاں شہر میں مجھے مال دیا جائے وغیرہ وغیرہ)۔

ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کتاب الدین والاسلم..... قسم الافعال

قرض لینے کی ممانعت

۱۵۵۳۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو اس کے کسی عمل کے بارے میں کوئی
سوال نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف اس کے قرض کے بارے میں سوال کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ یہ مقروض ہے تو آپ نماز سے رک جاتے اور اگر
کہا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں ہے تو اس پر نماز پڑھتے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے سامنے جنازہ لایا گیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور جنازہ کے متولیوں سے پوچھا کیا تمہارے آدمی پر قرض نہیں
ہے؟ انہوں نے جابابہ دینا رکھا مقروض ہے لہذا رسول اللہ ﷺ اس سے ہت گئے اور ارشاد فرمایا تم اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی یہ دو درہم مجھ پر ہونے اور وہ ان سے بری ہے، پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھا دی۔ پھر ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تیری گردن بھی آزاد کرے: اس طرح تو نے اپنے بھائی کا بوجھ اتارا بے شک جو آدمی مقرض حالت میں مرے وہ اپنے قرض کے بدلے محبوس ہوتا ہے پس جو کسی میت کی گردن کو قرض سے چھڑائے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کرائے گا۔ یہ سن کر کسی نے سوال کیا: کیا یہ خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یا سب لوگوں کے لئے؟ ارشاد فرمایا: سب لوگوں کے لئے۔ السنن للبیہقی

کلام: امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے جبکہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔
فائدہ: حضور ﷺ قضیے اور فیصلے نمٹانے کے لئے حضرت عقیل بن ابی طالب کو مقرر فرمایا کرتے تھے لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تو آپ مجھے یہ ذمہ داری سونپنے لگے۔ البخاری، مسلم

۱۵۵۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے کسی شخص پر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقرض ہوتا۔ پس ایک جنازے کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں۔ دو دینار ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دو دینار مجھ پر ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس جنازے پر نماز پڑھائی پھر جب رسول اکرم ﷺ پر فتوحات ہوئیں اور کشتادلی پیدا ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن کا سر پرست ہوں اس کی جان سے بھی زیادہ لہذا جو کوئی مقرض مرے اس کا قرض مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۳۲..... سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازے میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی فرد ہے؟ ایک شخص کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: پہلے دو مرتبہ پوچھنے پر کیوں نہ اٹھے؟ میرا مقصد خیر ہی کا تھا تمہارا فلاں آدمی جو مر گیا ہے وہ قرض کے عوض محبوس ہے، جب تم اپنے لوگوں اور جو اس کے غم میں مبتلا ہیں ان کے پاس جاؤ میں نے (کشف میں) دیکھا ہے کہ اس کی طرف سے انہوں نے قرض ادا کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ (جب وہ گیا تو دیکھا کہ) واقعتاً کوئی شخص اس پر کسی مطالبے کا حق دار نہیں ہے۔

رواہ عبد الرزاق

۱۵۵۳۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ کی راہ میں تو اب کی خاطر مظلومانہ قتل ہو جاؤں اس حال میں کہ مجھ پر دس دینار قرض ہوں اور ان کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہ ہو۔ الجامع لعبد الرزاق
۱۵۵۳۶..... عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:۔

قیامت کے روز مومن کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو قرض خواہ نے پکڑ رکھا ہوگا وہ کہہ رہا ہوگا: اس پر میرا قرض ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میں اپنے بندے کا قرض ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا: اس شخص کا قرض ادا کیا جائے اور اس کی بخشش کر دی جائے۔ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ

۱۵۵۳۷..... محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازوں کی جگہ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی اور فرمایا: سبحان اللہ! آج کسی قدر سختی نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم خاموش ہو گئے اور گھبرا گئے، یہ اگلے دن ہوا تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا وہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی؟ ارشاد فرمایا: وہ قرض کے بارے میں تھی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ تب بھی جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

مسند احمد۔ النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی المعرفة، السنن للبیہقی

۱۵۵۳۸..... محمد بن عبداللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو آپ کا کیا خیال ہے مجھے آیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ مڑ کر جانے لگا تو پھر ارشاد فرمایا: مگر قرض (معاف نہ ہوگا) یہ ابھی مجھے

جہاں علیہ السلام نے بتایا ہے۔ ابو نعیم

۱۵۵۳۹..... محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کیا اجر ملے گا اگر میں راہ خدا میں قتال کروں کہ شہید ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: جنت جب آدمی بیٹھ پھیر کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس واپس لاؤ: چنانچہ جب وہ واپس آیا تو ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے: ہاں اگر اس پر قرض (نہ) ہو۔ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۱۵۵۴۰..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں ارشاد فرمایا: اس کی نماز تم پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قرض مجھ پر لازم ہوا۔ تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا: اے علی اللہ تیرا بوجھ بھی اتارے جس طرح تو نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا جس نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کے بوجھ کو ہلکا کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خاص حضرت علی کے لئے فضیلت ہے یا سب لوگوں کے لئے ارشاد فرمایا: بلکہ سب لوگوں کے لئے۔ ابن عساکر

کلام:..... امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں محمد بن خالد یہ ہے جس کو میں اصحاب الحدیث کے حوالہ سے نہیں جانتا۔ نیز اس میں عبید اللہ بن الولید الرصافی ہے جو عظیمہ عوفی سے روایت کرتا ہے۔ اور یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۱..... ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک جنازہ کے پاس حاضر ہوا۔ جہاں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔ جب جنازہ رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے سوال کیا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یہ سن کر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے گزرتے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اپنے قرض سے بری ہے۔ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے اور اس کی نماز پڑھائی اور پھر ارشاد فرمایا اے علی اللہ تجھے جزائے خیر دے اور تیری گردن جہنم سے آزاد کرائے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گردن آزاد کرانی بے شک جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے قرض کو چکا تا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن (جہنم سے) چھڑائے گا ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ فضیلت خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ ابن زنجویہ

کلام:..... اس روایت کی سند میں عبید بن الولید الرصافی ہے جو عظیمہ عوفی سے روایت کرتا ہے جبکہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۲..... ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس میری قوم کے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں اس پر دس سے کچھ زائد درہم قرض ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب کی نماز پڑھ لو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قرض مجھ پر ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۳..... اسماء بن نبید سے مروی ہے فرماتے ہیں انکو یہ خبر ملی ہے کہ اس واقعے کے بعد نبی اکرم ﷺ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے ساتھی کا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس فکر میں لگا ہوا ہوں۔ پھر دوسری اور تیسری مرتبہ ملاقات پر بھی یہی سوال جواب ہوئے: پھر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس قرض سے فارغ ہو گیا ہوں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تو نے اپنے ساتھی کی قبر کو ٹھنڈا کیا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۴۴..... ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک آدمی ثواب کی خاطر لڑے اور منہ موڑے پھر مظلومانہ شہید ہو جائے تو کیا اللہ پاک اس کی خطائیں معاف فرمادے گا؟ ارشاد فرمایا: ہاں پھر آپ نے فرمایا دوبارہ بتاؤ تم نے کیا کہا؟ اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے قرض کے یہ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

قرض دینے کی فضیلت

۱۵۵۳۵..... ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کی بالائی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: صدقہ بسا اوقات مالدار کے ہاتھ لگتا ہے، جبکہ قرض دار تیرے پاس صرف محتاج صورت میں آتا ہے، پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر کلام:..... روایت میں مسلمہ بن علی متروک راوی ہے۔

قرض دینے والے کا ادب

۱۵۵۳۶..... محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی زمین کا پھل بدیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدیہ واپس کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ نے میرا ہدیہ کیوں واپس کر دیا حالانکہ آپ کو میرا علم ہے کہ میرا پھل مدینہ کا بہترین پھل ہے۔ پس اپنا مال واپس لے لو جس کی وجہ سے میرا ہدیہ واپس ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو درس گزار دہم قرض دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۵۳۷..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرض تھا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انکو بدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کا مال واپس بھیج رہا ہوں مجھے ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے آپ میرا پھل کھانے سے رہ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو قبول کر لیا اور فرمایا: سو تو اس شخص پر بے جو یہ چاہے کہ اس کا مال بڑھ جائے خواہ ویر سے ادا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۳۸..... ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تو کسی کو قرض دے اور وہ تجھے کوئی ہدیہ پیش کرے تو اپنا قرض لے لے اور ہدیہ واپس کر دے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۳۹..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے کوئی پایہ بھی کھانے کے لئے قبول نہ کر اور نہ اس کے جانور سواری کے لئے۔ الجامع لعبدالرزاق

قرض میں مہلت

۱۵۵۵۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چار ہزار دینار قرض تھا۔ جبکہ ان کے مال سے ایک ہزار دینار سالانہ آمدنی تھی۔ قرض خواہوں نے ان کا مال باغ اراضی وغیرہم فروخت کر کے اپنا قرض پورا کرنے کا ارادہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے قرض خواہوں کو فرمان بھیجا۔

کیا تم ہر سال ایک ہزار دینار لے کر چار سال میں قرض پورا کرو اور آپس میں برابر تقسیم کرتے رہو ایسا ممکن ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہمیں ہر صورت قبول ہے۔ پس انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور ہر سال ہزار دینار لینے پر رضامند ہو گئے۔ ابن سعد

۱۵۵۵۱..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب کتاب لیا گیا تو اس کے پاس سے کوئی نیکی برآمد نہ ہوئی کسی (فرشتے) نے کہا: اس کے پاس مال تھا اور یہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہا کرتا تھا: جس کو تم مالدار پاؤ اس سے لے لو۔ اور جس کو تم تنگ

دست پاؤ اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ مجھ سے بھی درگزر کرے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ اس سے درگزر کروں۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۲ ... عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا یا ان سے کاروبار کرتا تھا۔ اس کا ایک منشی اور حساب کتاب کرنے والا تھا اس کے پاس تنگ دست اور مہلت مانگنے والے آتے تو وہ اپنے منشی اور کارندوں سے کہتا: انکو مہلت دو تاریخ دو بلکہ ایسے دن تک مہلت دو جس دن اللہ ہم سے بھی درگزر کرے اس نے اس کے علاوہ اور کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو بخش دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۳ حضرت حسن سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ ثواب ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض لینے والوں کے آداب

۱۵۵۵۴ ورقاء بنت ہداب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو پہلے امہات المؤمنین کے پاس سے گزرتے، انکو سلام کرتے، پھر اپنی مجلس میں آتے، پھر واپس ہوتے تو گھر پہنچنے سے قبل پہلے امہات المؤمنین کو سلام کرتے جاتے آپ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گزرتے تو ایک آدمی کو ان کے دروازے پر بیٹھے پاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: کیا بات ہے میں تجھے یہیں بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرا ام المؤمنین پر حق۔ قرض ہے جس کی وجہ سے میں انکو کہنے آتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اندر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ام المؤمنین! کیا ہر سال چھ ہزار (درہم) میں آپ کے خرچ کا بندوبست ممکن ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، لیکن مجھ پر کچھ حقوق (قرضہ جات) ہیں۔ اور میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: جس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کی فکر میں وہ رہتا ہو تو مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک محافظ رہتا ہے۔ لہذا میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ کی طرف سے کوئی محافظ رہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۵۵۵۵ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرض لے تو تعریف اور شکر کے ساتھ اسکو واپس کرے۔ ابن عساکر

۱۵۵۵۶ عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ ان سے تیس ہزار (درہم) بطور قرضہ اور کافی ہتھیار بطور عایت لئے۔ جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو یہ سب واپس کر دیا اور فرمایا: قرض کا بدلہ ادائیگی اور شکر یہ ہے۔ ابو نعیم

۱۵۵۵۷ ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے ایک جوان نے اونٹ قرضہ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ بھی آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرض خواہ کو ایک جوان اونٹ واپس کر دوں۔ میں نے عرض کیا: ایسا اونٹ تو نہیں ہے بلکہ اس سے عمدہ چار سال کا اونٹ موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہی واپس کر دو بے شک اچھا انسان وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق ورواہ عبدالرزاق من وجہ آخر بلفظ فام بلال ان يقضه

۱۵۵۵۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ سے اپنا ایک اونٹ قرضے کا مانگنے آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اونٹ کی عمر کا ایک اونٹ تلاش کر دو۔ صحابہ نے تلاش کیا مگر ویسا اونٹ نہ پایا بلکہ اس سے عمدہ اور بڑی عمر کا موجود پایا۔ اعرابی نے عرض کیا: مجھے اچھی چیز دو اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق

قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا

۱۵۵۵۹..... عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے چاندی قرض میں لی جب ادائیگی کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے ترازو میں چاندی رکھوائی چاندی کا وزن زیادہ نکلا۔ آپ ﷺ کو کہا گیا آپ نے وزن زیادہ دیدیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم یوں ہی وزن کیا کرتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۶۰..... عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک اونٹ ایک وسق کھجور کے بدلے خریدا (نبی اکرم ﷺ نے ادائیگی کے لئے اس سے ایک وقت تک مہلت مانگی) اعرابی نے کہا: ہائے دھوکہ! نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ بے شک صاحب حق کہنے کا حق رکھتا ہے۔ اس کو فلانہ انصاری عورت کے پاس لے جاؤ اور اس کو کہو کہ اس کا حق ادا کر دے۔ عورت بولی ہمارے پاس تو اس کے حق سے اچھی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی کھجوریں پوری دیدو اور اس کو ہانا بھی کھلاؤ۔ عورت نے تعمیل ارشاد کی پھر اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو حضور ﷺ کو کہنے لگا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے حق ادا کر دیا اور اچھی طرح ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہی سب انسانوں میں اچھے ہیں جو حق ادا کرنے والے ہیں اور اچھی طرح حق ادا کرتے ہیں۔ المصنف لعبدالرزاق

قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا

۱۵۵۶۱..... (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: میں تجھے وہ دعا سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا: یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ اور اگر تجھ پر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو (اس دعا کی بدولت) اللہ پاک تجھ سے اس قرض کو اتار دے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: ضرور سکھا دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

اللہم فارج الهم وکاشف الکرہ مجیب دعوة المضطربین رحمن الدنيا والآخرة انت رحمانی
فارحمنی رحمة تغیننی بهاعن رحمة من سواک.

اے اللہ! غم دور کرنے والے: مصیبت دور کرنے والے! پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا و آخرت میں رحمن تو میرا مہربان ہے۔ پس مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جو مجھے تیرے سوا ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

مسند البزار وضعفہ. مستدرک الحاکم

روایت ضعیف ہے۔

۱۵۵۶۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعا سنی ہے جو انہوں نے مجھے سکھائی تھی؟ میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟ فرمانے لگے: جو دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض ہو پھر وہ اللہ سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کا قرض پورا ادا کر دے گا:

اللہم فارج الهم کاشف الغم مجیب دعوة المضطربین رحمن الدنيا والآخرة ورحیمهما انت ترحمنی
فارحمنی رحمة تغیننی بهاعن رحمة من سواک

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ پر پچھو قرض باقی تھا اور میں قرض کا بوجھ ناپسند کرتا تھا اور یہ مذکورہ دعا کرتا رہتا تھا۔ آخر اللہ نے

مجھے ایسا فائدہ پہنچایا کہ میں نے اپنا قرضہ ادا کر لیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر بھی قرض تھا جس کو میں ادا نہ کر پاتی تھی۔ پس میں یہ دعا کرتی رہی پھر تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مال دیا جو صدقہ تھا اور نہ میراث تھی اسی کی بدولت اللہ نے میرا قرضہ چکا دیا اور میں نے اپنے گھر والوں میں بھی اس مال کو تقسیم کیا عبد الرحمن کی بیٹی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور پہنایا اور پھر اچھا مال بیچ گیا۔ ابن ابی الدنیا فی الدعاء کلام: روایت میں حکم بن عبد اللہ الاہلی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۵۶۳..... ابو وائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں اپنا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں آپ میری مدد فرمادیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے اگر تجھ پر صیر پہاڑ کے برابر دیناروں کا قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے وہ قرض ادا کر دے گا۔

مسند احمد، الترمذی، حسن غریب، مستدرک الحاکم، السنن للسعید بن منصور

قرض کے احکام :

۱۵۵۶۴..... عبد الرحمن بن دلاف سے مروی ہے کہ جبینہ کا ایک شخص مہنگے داموں سواریاں خرید کر واپس آنے والے حاجیوں سے آگے نکلتا تھا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پیش ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! بیوقوفوں میں بیوقوف ترین آدمی جبینہ کا یہ آدمی ہے جو اپنے دین اور امانت میں فقط اس بات پر خوش ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس نے اس قدر قرض لیا ہے کہ وہ قرض میں گھر گیا ہے۔ پس جس کا کوئی قرض اس کے ذمہ ہو وہ ہمارے پاس صبح کو آ کر لے جائے ہم اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان حصوں کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اور آئندہ تم بھی قرض لینے سے بچو۔ بے شک قرض کا اول رنج و غم ہے اور آخر کڑائی (اور دشمنی) ہے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۵۶۵..... ابوالمنہال سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک شخص کا مجھ پر قرض ہے، اس نے مجھے کہا: مجھے قرض جلد ادا کر دو میں کچھ قرض معاف کر دوں گا۔ (تو یہ صحیح ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا اور فرمایا: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلہ فروخت کیا جائے۔ السنن للسعید بن منصور، السنن للبیہقی

فائدہ: کسی وبیشی کے ساتھ قرض کا معاملہ رفع کرنا جیسے موجود مال جو عین ہے اسکو بعد والے قرض کے عوض لینا دینا ہے، یہی بیع العین بالمدین ہے، اس میں وقت کے عوض مال کی کمی بیشی ہے اور یہ جائز ہے، ہاں پہلے قرض ادا کرنا اور مکمل ادا کرنا حسن ادائیگی میں شامل ہے لیکن کمی کر کے ادائیگی کرنا جائز ہے۔

۱۵۵۶۶..... ابوالمنہال عبد الرحمن بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کہ ایک آدمی پر میرا حق تھا جس کی ایک مدت متعین تھی میں نے اس کو کہا: تو مجھے میرا حق اس مدت سے قبل جلد ادا کر دے میں کچھ حق معاف کر دوں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس بات سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ہم کو امیر المؤمنین نے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلے فروخت کریں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۶۷..... ابوالہخیری عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ عن ثور بن زید عن خالد بن معوان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خمیر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کو قرض لیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج

نہیں۔ ہے۔ الحاکم فی الکنی
کلام: امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوالہخیری کذاب (جھوٹا) راوی ہے۔ نیز دیکھئے الاباطیل ۱۸۶

۱۵۵۶۸..... التلب بن ثعلبة العنبری سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ ﷺ مجھے ایک مد کھانا دیتے، میں لیتا اور آ کر لوگوں کے ساتھ مل جل کر کھا لیتا۔ حتیٰ کہ اس طرح کھانے کی ایک بڑی مقدار ہو گئی، پھر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے مجھے فلاں دن اتنا کھانا دیا، فلاں دن اتنا کھانا دیا جو میں نے آج کے دن تک جمع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اتنا ہی قرض لیا اور اسی پیمانے کے ساتھ تول کر کے دیا جس کے ساتھ پہلے تول کر کے مجھے دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۶۹..... زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایسے قرضہ جات ہوتے تھے کہ آزاد آدمی بھی ان کے بدلے فروخت ہو جاتے۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض کے بارے میں

۱۵۵۷۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے آدمی سے ہزار دینار قرض کا سوال کیا۔ اس نے گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض کے حاجت مند نے کہا: مجھے اللہ بطور گواہ کافی ہے قرض دینے والے نے کفیل (ضامن) کا سوال کیا۔ اس نے کہا: میرے لئے اللہ کفیل ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی تائید کی اور اس کو قرض دیدیا اور تاریخ رکھ دی۔ قرضدار سمندر کے سفر پر روانہ ہوا اور اپنے مسائل حل کئے۔

پھر تاریخ آنے پر (کشتی وغیرہ) کی تلاش میں آیا تھا کہ جا کر قرض واپس کرے لیکن اس کو کوئی سواری نہ ملی۔ آخر کار اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور سوراخ میں ہزار دینار رکھے اور قرض خواہ کے نام ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا پھر سوراخ بند کر کے سمندر پر آیا اور دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ہزار دینار قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے کفیل کا سوال کیا تھا تو میں نے کئی باللہ وکیلا کہا۔ وہ آپ کے کفیل ہونے پر راضی ہوا اس نے مجھ سے گواہ مانگے تو میں نے کہا: کئی باللہ شہید اتو وہ آپ کے گواہ ہونے پر بھی راضی ہوا۔

اب میں نے پوری کوشش کر لی ہے مگر کوئی سواری نہ ملی تا کہ اس کو اس کا قرض لوٹاؤں، اب میں آپ کو ان دیناروں کے اس تک پہنچانے پر ائین بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ لکڑی سمندر میں چل دی، پھر آدمی واپس لوٹا اور سواری کی تلاش میں رہا تا کہ قرض خواہ تک پہنچ سکے۔

ادھر قرض خواہ سواری کی انتظار میں باہر نکلا کہ شاید اس کا مال واپس آیا ہو۔ وہاں اس کو ایک لکڑی ملی جس میں اس کا مال تھا، وہ لکڑی لے کر جلانے کے لئے گھر والوں کے پاس آیا، جب لکڑی کو پھاڑا تو اس میں سے مال اور رقعہ نکلا۔ پھر وہ شخص بھی آ گیا جس کو قرض دیا تھا، وہ دوسرے ہزار دینار لے کر آیا اور بولا: میں مستقل سواری کی تلاش میں تھا کہ آ کر تیرا مال ادا کروں لیکن اس سواری سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی قرض خواہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا: میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس سواری سے پہلے کوئی سواری نہیں پائی جس میں آیا ہوں۔ قرض خواہ نے کہا: اللہ نے مجھ کو وہ مال پہنچا دیا ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر بھیجا تھا، آخر وہ ہزار دینار لے کر واپس خیریت کے ساتھ آ گیا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

بیع سلم

۱۵۵۷۱..... ابو البختری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کے اندر بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (درختوں پر) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنے کو نہ ہو جائیں اور چاندی کی سونے کے بدلے ایک طرف ادھار اور ایک طرف نقد کے عوض فروخت سے منع فرمایا ہے۔ البخاری

۱۵۵۷۲..... ابو یوسف رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما حیوان میں

بیع سلم کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی حیوان کی قیمت جلد ادا کر دی جائے اور ایک متعین مدت میں حیوان کی ادائیگی لازم کر دی جائے۔

۱۵۵۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ بھی سود میں شامل ہے کہ حیوانوں میں تم بیع سلم کرنے لگو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی وقال هذا منقطع

۱۵۵۷۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو آگے نہ فروخت کر جب تک اس پر قبضہ نہ

کر لے اور اسی کو کسی اور چیز میں مت تبدیل کر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی مثلاً پیشگی قیمت ادا کر کے پانچ من گندم متعین مدت میں لینا طے کیا۔ گندم پر قبضہ نہیں ہوا کہ اس میں آگے فروختگی کا معاملہ

کر دیا جائے یہ ناجائز ہے، اسی طرح معاملہ طے ہونے کے بعد گندم کے بدلے کسی اور جنس میں یہ سود تبدیل کرے یہ بھی ناجائز ہے۔

۱۵۵۷۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی چوزے میں بیع سلم نہ کرو حتیٰ کہ وہ بالغ (بڑا) نہ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۷۶..... قاسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۷۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سلف بطور سلم (قرض بطور سلم) میں رہن اور کفیل کو مکروہ سمجھا ہے۔

مصنف عبدالرزاق

۱۵۵۷۸..... حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مسلمان کہا کرتے تھے جو بطور سلم قرض دے وہ رہن لے اور نہ اندازے کے ساتھ واپس لے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۷۹..... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ جس کو عصفیر کہا جاتا تھا اس کو نقد میں اونٹوں کے بدلے جو بعد

میں ادھار ادا کیے جائیں گے فروخت کیا۔

۱۵۵۸۰..... ابن المسیب رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ کو دو ادھار اونٹوں کے بدلے فروخت

کرنے کو مکروہ قرار دیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۵۸۱..... عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ انکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک زرہ جو سونے کے کام سے آراستہ تھی چار ہزار درہم میں فروخت

کی اور درہم کی ادائیگی تنخواہ ملنے پر مقرر کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۲..... عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شام کا غزوہ کیا شام سے لوگ آتے تھے ہم ان کے ساتھ بیع سلم

کرتے تھے گندم اور زیتون میں، ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صرف ان لوگوں کے ساتھ جو گندم اور زیتون کے مالک ہوتے

تھے یا غیر مالکوں سے بھی یہ معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھ چکے نہ کرتے تھے۔

المتفق والمفترق للخطیب

۱۵۵۸۳..... محمد بن ابی الجالد سے مروی ہے کہ مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد نے عبد الرحمن بن ابی خزاعی اور عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی کے

پاس بھیجا، میں نے ان سے بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غنیمت کے اموال حاصل کرتے

تھے، ہمارے پاس شام کے لوگ آتے تھے، ہم گندم، جو اور کشمش میں مقرر مدت تک بیع سلم کرتے تھے، میں نے پوچھا: کیا ان کی کھیتیاں تھیں؟

فرمایا: ہم ان سے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیع سلم میں رہن رکھوانے اور کفیل مانگنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۸۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جب آدمی کسی سے غلہ میں بیع سلم کرے تو ادائیگی کے

وقت کچھ غلہ اور پچھ درہم واپس لے لے اور فرماتے تھے یہ معروف ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب تو کسی طعام میں بیع سلم کرے اور ادائیگی کی میعاد آجائے اور پھر تجھے طعام۔ غلہ نہ ملے تو

کئی کے ساتھ دو سراسمان لے لے اس پر نفع نہ اٹھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۷..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے گھوڑے کے بالوں میں بیج سلم کی تو کیا وہ قبضہ سے قبل انکو فروخت کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تو کسی سے بیج سلم کرے تو اس کو کسی دوسری چیز میں مت تبدیل کر حتیٰ کہ تو قبضہ نہ کرے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تو کسی چیز میں بیج سلم کرے تو یا تو اصل مال واپس لے یا وہی چیز لے جس کی بیج ہوئی ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۰..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک اونٹ دو ادھارا اونٹوں کے بدلے میں۔ نفع کتنا

کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: درست نہیں اور اس کو مکروہ سمجھا، پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: بعض مرتبہ ایک

اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۱..... حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص حیوان میں متعین

مدت تک بیج سلم کرے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ وہ حیوان میں بیج سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۳..... ابن جریج، عمرو بن شیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو حکم کیا کہ وہ لشکر کا سامان تیار کر دیں،

انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کا بندوبست نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے لئے سامان خرید لو، ادائیگی صدقات کا مال آنے پر طے

کر لو، چنانچہ انہوں نے ایک ایک اونٹ دو دو اور کئی کئی اونٹوں کے بدلے صدقات آنے تک پر خرید لیا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۵۵۹۴..... عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معمر نے زہری رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل

مدینہ پھلوں میں بیج سلم کرتے تھے لہذا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جو پھلوں میں بیج سلم کرے وہ ربا ہے مگر یہ کہ متعین پیمانے کے ساتھ متعین مدت تک ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الذال..... کتاب الذبح

قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... ذبح کے احکام اور آداب میں

۱۵۵۹۵..... جس طرح چاہے خون بہا اور اللہ عزوجل کا نام لے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۶..... جس طرح چاہے خون بہا: اور اللہ کا نام لے۔ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۷..... مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے ہاں اگر اس کو نام لینا یاد آجائے تو وہ اللہ کے نام کے سوا کوئی نام نہ لے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن الصلت مرسلأ

۱۵۵۹۸..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۹۰۳۹، الاخبار ۱۰، اللطیفۃ ۲۹۔

۱۵۵۹۸..... اللہ کا نام لے کر کھاناؤ۔ البخاری، ابن ماجہ عن عائشہ

۱۵۵۹۹..... اگر تو اس (اونٹ) کی ران میں نیزہ مار دے تو یہ بھی کافی ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی، عن والد ابی العشاء
 ۱۵۶۰۰..... جب پالتو جانور وحشی ہو جائے اور وحشی کی طرح اپنے قریب نہ پھٹکنے دے تو اس کو حلال کرنے کے لئے بھی وہی کافی ہے جو وحشی
 جانور کے لئے کافی ہے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۲۔

۱۵۶۰۱..... یہ اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشیوں کی طرح پس جب یہ تم پر غالب آ جائیں تو اس طرح کرو (یعنی نیزہ گردن میں اور پہلو میں مار
 کر اس کو گرا لو)۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن رافع بن خدیج
 ۱۵۶۰۲..... جس پر خون بہا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اس کو کھاؤ۔ دانت اور ناخن سے یہ (ذبح کا کام) نہ لو اور میں ان کے
 متعلق بتاتا ہوں (دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے)۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن رافع بن خدیج
 ۱۵۶۰۳..... ماں کو ذبح کرنے سے (پیٹ کا بچہ) بھی ذبح ہو جاتا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد،
 الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، السنن لدارقطنی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعن
 ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما وعن کعب بن مالک۔
 ۱۵۶۰۴..... جنین (پیٹ کا بچہ) جب شعور (زندگی) پالے تو اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے سے از خود ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ ذبح
 کر لیا جائے تاکہ اس کا خون بھی بہہ جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۴۔

۱۵۶۰۵..... اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔ السنن لدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہما
 کلام:..... ضعیف الجامع ۴۱۹۔

۱۵۶۰۶..... خشکی و تری کا ہر وہ جانور جس کا خون جمنے والا نہیں (مچھلی وغیرہ) اس کی زکوٰۃ (ذبح کرنے کی ضرورت) بھی نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۲۷۔

۱۵۶۰۷..... ہر وہ حلال جانور جس کی (گردن کی) رگیں کٹ جائیں اس کو کھا سکتے ہو جب تک کہ دانت یا ناخن سے نہ کائی گئیں ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما

۱۵۶۰۸..... کیا تو چاہتا ہے کہ اس کو دو موتیں مارے تو نے اس کو کروٹ پر لٹانے سے قبل چھری کو اچھی طرح تیز کیوں نہیں کر لیا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۶۰۹..... اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل بھی اچھی طرح (یعنی تیز دھار آلے سے) کرو اور جب تم ذبح
 کرو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری کو خوب دھار دے لو تاکہ مذبحہ جانور جلدی آرام پالے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابو داؤد عن شداد بن اوس

۱۵۶۱۰..... جب تم میں سے کوئی جانور کو ذبح کرے تو اس کو اچھی طرح تیار کر لے۔ الکامل لابن عدی شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۴۔

۱۵۶۱۱..... جب تم ذبح کرنے لگو تو تکبیر کہہ کر ذبح کرو۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۶۱۲..... اسم اللہ ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ اگر ذبح کے وقت بھول جائے تو کوئی حرج نہیں

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: دیکھئے الجامع ۸۵۵، الاخبار ۱۰، اسم اللہ علی کل قلب مسلم۔
 ۱۵۶۱۳..... یہ بکری ہے اگر تو اس پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ یعنی ایذا دے کر ذبح نہ کر بلکہ تیز چھری کے ساتھ ذبح کر۔
 الکبیر للطبرانی عن قرۃ بن ایاس وعن معقل بن یسار، الادب المفرد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 کلام: روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۱۳۔

الاکمال

۱۵۶۱۵..... جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہا دے سوائے دانت اور ناخن کے کیوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔
 الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
 ۱۵۶۱۶..... ہر وہ شے جو خون بہا سکے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے تو اس کا مذبح بوجہ کھاؤ جب تک کہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا جائے، کیوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
 ۱۵۶۱۷..... ہر چیز جو خون کو بہا دے ذبح کے لئے کافی ہے سوائے دانت اور ہڈی کے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
 ۱۵۶۱۸..... جس نے کھایا پیایا شکار کو تیر مارا اور اللہ کا نام لینا بھول گیا تب بھی اس سے کھالے بشرطیکہ جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ چھوڑا ہو۔
 الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۶۱۹..... مسلمان کو اللہ کا نام کافی ہے۔ اگر وہ بھول بھی جائے تو ذبح کے وقت (جب بھی یاد آئے) اللہ کا نام لے لے اور کھالے۔
 السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کلام: الاخبار ۱۰۔

۱۵۶۲۰..... اس پر اللہ کا نام لو اور کھالو۔ البخاری، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 فائدہ: ایک قوم کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
 ۱۵۶۲۱..... مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے جب تک کہ جان بوجھ کر نہ چھوڑ دے یوں ہی شکار کا حکم ہے۔

عبد بن حمید فی تفسیر عن راشد بن سعد مرسل
 ۱۵۶۲۲..... یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح کٹ کھنے ہو جاتے ہیں جب یہ تم پر غالب آجائیں تو یوں کیا کرو۔
 مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ ابن حبان عن رافع بن خدیج
 فائدہ: ایک اونٹ بدک گیا پھر کسی آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا جس سے وہ رک گیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا:۔
 ۱۵۶۲۳..... ماں کو ذبح کرنے سے پیٹ کا بچہ جس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 کلام: الوقوف ۱۹۔

۱۵۶۲۴..... بچے کا ذبیحہ اس کی ماں کا ذبیحہ ہے خواہ وہ جاندار ہو یا ابھی اس میں جان نہ پڑی نہ ہو۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو
 ۱۵۶۲۵..... جب تم سے یہ پالتو جانور بھی بدک جائیں تو انکو بھی وحشی جانوروں کی طرح قابو میں لاؤ۔ ابو نعیم عن جابر
 روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۵۶۲۶..... اگر تم نہیں کھاتے تو مجھے کھلا دو۔ الکبیر للطبرانی عن العرباض

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ سے نصاریٰ کے ذبیحوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
۱۵۶۲۷..... گلے کی رگیں نہ کاٹنا ہو جانور نہ کھایا یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما معاً
۱۵۶۲۸..... کیا اس سے پہلے یہ کام نہ کر لیا یا کیا تیرا ارادہ اس کو دو موتیں مارنے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن العباس رضی اللہ عنہما
فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکرے کے شانے پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا تب آپ
ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

دوسرا باب..... ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں

۱۵۶۲۹..... دو چیزیں جن میں اللہ کا نام بھول جائے تو وہ پھر بھی خالص اللہ کے لئے ہیں: ذبیحہ اور چھینک۔

مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۱۷، المعیز ۸۱۔

۱۵۶۳۰..... ہر وہ عضو جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۶۳۱..... جو عضو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ عضو مردار ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی واقد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر، مستدرک

الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن تمیم

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۳۳۔

۱۵۶۳۲..... حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ذبیحہ کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کو کاٹا جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۳۹۔

۱۵۶۳۳..... حضور ﷺ نے عرب نصاریٰ کے ذبیحہ (کو کھانے) سے منع فرمایا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۰۶۷، الضعیفۃ ۲۳۵۱۔

۱۵۶۳۴..... حضور اقدس ﷺ نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندے کا شکار بھی منع فرمایا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۶۶، الضعیفۃ ۲۳۵۲۔

فائدہ:..... مجوسی چونکہ آتش پرست ہوتے ہیں وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں اور نہ کتیا پرندہ شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں۔

۱۵۶۳۵..... حضور ﷺ نے شیطان کے گھونٹے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی جس جانور کا گلا کاٹتے وقت رگیں نہ کاٹی جائیں بلکہ کھال اور کچھ گوشت کاٹ کر چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۶۸۔

۱۵۶۳۶..... حضور ﷺ نے جنوں کے ذبیحوں سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیہقی عن الزہری مرسلأ

کلام:..... روایت موضوع و ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات ۷۲۷، التزییہ ۲۳۸۔

کتاب الذبح..... قسم الافعال

ذبح کرنے کے آداب اور احکام

۱۵۶۳۷..... غضیف بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل (گورنر) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جن کو سامرہ کہا جاتا ہے وہ تورات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کا دن مقدس مانتے ہیں لیکن وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہذا امیر المؤمنین ان کے ذبیحوں سے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو جواب میں لکھا:

یہ اہل کتاب کا ایک گروہ ہے ان کے ذبیحوں کا وہی حکم ہے۔ جو اہل کتاب کے ذبیحوں کا ہے یعنی ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۶۳۸..... حبش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کر رہے ہیں۔ ابن ابی؟

۱۵۶۳۹..... خالد بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین. ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذالک امرت وانا من المسلمین، اللهم منک ولك بسم اللہ واللہ اکبر.

میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز میری عبادت، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ سب کچھ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے، میں اس پر اللہ کا نام لیتا ہوں اور اللہ

ہی سب سے بڑا ہے۔ ابو مسلم الکاتب فی امالیہ

۱۵۶۴۰..... حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک سمندری جانور کوئی لے گیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گھر والوں کے لئے بہترین سالن ہے پھر ایک آدمی پاس آیا تو اس کو فرمایا جانتے ہو اس کو تم کیسے کھاؤ گے؟ بسم اللہ پڑھو اور کاٹ لو اور پھر (پکا کر) کھاؤ۔ ہنادین السری فی حدیثہ

۱۵۶۴۱..... ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی ہے فرمایا کھا سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی

فائدہ:..... کیل کی تیز نوک کو گلے پر پھیرا جائے اس طرح کہ اس کی رگیں کٹ جائیں تو وہ مذبوہ صحیح ہے۔ جبکہ نوک چھانے سے ذبیحہ درست نہیں۔

۱۵۶۴۲..... شععی رحمہ اللہ ابن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ابن صفوان دو خرگوش شکار کئے ہوئے جن کو بعد میں چھری سے ذبح بھی کیا گیا تھا لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے انکو کھانے کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۵۶۴۳..... مہینہ سے مروی ہے زید کے دونوں بیٹے رفاعہ اور نعبہ اور مایہ کے دو بیٹے حبان اور انیف بارہ آدمیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں (بطور وفد) آئے ہم نے انیف سے پوچھا: تم کو نبی ﷺ نے اس چیز کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: آپ نے ہمیں ذبح کا طریقہ سکھایا اور فرمایا: پہلے ہم بکری کو ہائیں کر دوٹ پر لٹائیں قبلہ رو کریں اور قبلہ رو ہو کر ذبح کریں اور اس کا خون بہائیں پھر اس کو کھائیں اور اللہ

ذبح کی ممنوعات کا بیان

- ۱۵۶۴۳..... صفوان بن سلیم سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ بکری کو بکری کے پاس ذبح کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق
- ۱۵۶۴۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذبح صرف تیز دھار چیز کے ساتھ کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق
- ۱۵۶۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذبیحہ میں (گردن) توڑنے سے منع فرمایا۔ ابو عبیدہ، السنن للبیہقی
- ۱۵۶۴۷..... عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بکری پکڑے ہوئے چھری تیز کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا: کیا تو ایک جان کو عذاب دیتا ہے دھار لگانے کا کام تو نے بکری کو پکڑنے سے پہلے کیوں نہ کر لیا۔
- مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی
- ۱۵۶۴۸..... ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو دیکھا کہ بکری کو ناگ پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: تیری ماں مرے اس کو موت کی طرف ہی کھینچ رہا ہے صحیح طرح تو لا۔ السنن للبیہقی
- ۱۵۶۴۹..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے کھینچ رہا ہے۔ آپ نے اس کو کوڑا مارا اور فرمایا اس کو موت کی طرف صحیح طریقے سے کھینچ تیری ماں مرے۔ السنن للبیہقی
- ۱۵۶۵۰..... عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: وہ نصرانیوں میں صرف شرب خمر (شراب نوشی) میں ملتے جلتے ہیں۔ عبدالرزاق وابن جریر
- ۱۵۶۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیوں کہ انہوں نے نصاریٰ سے صرف شراب نوشی اپنائی ہے اور کچھ نہیں۔ الشافعی، ابن جریر، السنن للبیہقی
- ۱۵۶۵۲..... عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ (جس جانور کی ذبح کے وقت گلے کی رگیں نہ کٹی ہوں) کے کھانے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

حرف الرءاء

اس میں دو کتاب ہیں رضاع اور ربہن۔

کتاب الرضاع قسم الاقوال

۱۵۶۵۳..... دودھ طبیعت کو تبدیل کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

ابن ماجہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ابن الفرس فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے، علامہ مناوی فرماتے ہیں: روایت منکر ہے۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۷۲۵، ضعیف الجامع ۳۱۵۶۔

۱۵۶۵۴..... رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

مؤطا امام مالک، البحاری، مسلم، الترمذی عن عائشہ

۱۵۶۵۵ ... اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا جو نسب سے کر دیا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۶۵۶ رضاعت وہ ہے جو آنتوں کو کھول دے۔ ابن ماجہ عن ابن الزبیر

کلام: زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں ابن لھیعہ ہے جو ضعیف ہے، نیز دیکھئے ضعیف حدیث: ذخیرة الحفاظ ۶۱۹۵۔

۱۵۶۵۷ ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، نسائی عن عائشہ، ابن حبان عن ابن الزبیر

۱۵۶۵۸ پھر کیسے (ملاپ ممکن ہے) جبکہ کہہ دیا گیا کہ (دونوں بہن بھائی ہیں)۔ البخاری عن عقبہ بن الحارث

فائدہ: عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر ایک بڑھیا نے آکر کہا کہ میں تم دونوں کو دودھ پلا چکی ہوں۔ تب

آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی دونوں کو جدا ہو جانا چاہیے۔

۱۵۶۵۹ دیکھ لو تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیوں کہ رضاعت بھوک سے ہوتی ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۰ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی،

ابن ماجہ عن عائشہ، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۶۶۱ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو ولادت سے حرام کر دیا ہے۔ السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۲ ایک چوسنی اور دو چوسنی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ام الفضل

۱۵۶۶۳ رضاعت حریف وہ ہے جو ہڈیوں کو کھول دے اور گوشت پیدا کر دے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۶۶۴ رضاعت سے سبھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب دودھ پستانوں میں جوش مارے اور بچے کو اس کے دودھ چھڑانے سے قبل پلایا جائے۔

الترمذی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

روایت ضعیف ہے۔ المعملہ ۴۰۲۔

الاکمال

۱۵۶۶۵ تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو نسب سے کر دیا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۶۶۶ اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو ولادت سے حرام کر دیا ہے۔

الترمذی حسن صحیح عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۷ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو ولادت سے حرام ہے۔ المصنف لعبد الرزاق، ابن جریر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۸ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو نسب سے حرام ہے، ماموں کا ہو، چچا کا ہو یا بھتیجے کا۔ ابن جریر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۶۹ تو اس کو دودھ پلا پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی اور ابو حذیفہ کے دل میں جو بات ہے وہ دور ہو جائے گی۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۶۷۰ ایک دودھ دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ الکبیر للطبرانی، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۱ ایک چوسنی اور نہ دو چوسنی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ پلانا حرمت کو پیدا کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام الفضل

۱۵۶۷۲..... ایک دو چوسنی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیہقی عن ابن الزبیر
کلام:..... ذخیرة الحفاظ: ۶۰۶۲۔

۱۵۶۷۳..... ایک دو چوسنی دودھ پینے سے حرمت پیدا نہیں ہوتی، اور اتنا دودھ حرمت پیدا کرتا ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۴..... فیقہ (دودھ کا ایک گھونٹ) حرمت پیدا نہیں کرتا۔ السنن للبیہقی عن المغیرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... عورت بچے کو جب دودھ پلاتی ہے اور بچہ دودھ چوستا ہے دو مرتبہ چوسنے کے درمیان جو دودھ پستان میں اوپر اکٹھا ہوا آتا ہے۔ وہ
فیقہ کہلاتا ہے، یعنی صرف اتنے دودھ سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

۱۵۶۷۵..... ایک فیقہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن المغیرة رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۶..... حرمت رضاعت صرف بچے (کی عمر کے شروع کے) دو سالوں میں ثابت ہوتی ہے۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۶۷۷..... رضاعت (دودھ پلانے) سے بھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب وہ اس قدر زیادہ ہو کہ گوشت پیدا کرے اور ہڈیاں کھولے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

رضاعت کی مدت دو سال ہے

۱۵۶۷۸..... رضاعت وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ذخیرة الحفاظ: ۶۳۰۰۔

۱۵۶۷۹..... دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت نہیں ہوتی اور نہ اس کی وجہ سے کوئی رشتہ قائم ہوتا، بلوغت کے بعد تیممی نہیں رہتی۔ صبح سے رات

تک خاموشی کا کوئی جواز نہیں اور نہ نکاح سے قبل طلاق جاری ہوتی ہے۔ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۶۸۰..... دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغت کے بعد تیممی نہیں۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۶۸۱..... اب (جوڑ) کیسے ممکن ہے جبکہ حرمت کی بات کہہ دی گئی۔ البخاری عن عقبہ بن الحارث

فائدہ:..... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔ شادی کے بعد ایک عورت ان کے پاس آئی اور میاں بیوی کو کہا میں نے تم دونوں کو دودھ

پلایا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کتاب الرضاع قسم الافعال

۱۵۶۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رضاعت صرف دو سالوں تک ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۵۶۸۳..... جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری

عورت نے میری باندی کو دودھ پلایا ہے تاکہ اس کو مجھ پر حرام کر دے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دودھ پلانے کے بعد بھی تم اس

کے پاس جا سکتے ہو۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ:..... کیوں کہ رضاعت کی مدت دو سال ہے جس سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

۱۵۶۸۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کو کہا: کیا تو بنی فلاں کا بیٹا تو نہیں ہے؟ اس نے کہا نہیں، لیکن انہوں نے مجھے دودھ ضرور پلایا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا: دودھ بھی مشابہت پیدا کر دیتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، السنن للسعيد بن منصور، السنن للبيهقي

۱۶۶۸۵..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری ایک باندی تھی جس سے میں ہم بستر بھی ہوتا ہے، میری بیوی نے اس باندی کو اپنا دودھ پلا دیا۔ پھر میری بیوی بولی کہ اب تو باندی کے ساتھ نہیں مل سکتا کیوں کہ میں اس کو دودھ پلا چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو تکلیف دے اور اپنی باندی کے ساتھ مل جل کیوں کہ دودھ پلانے کی حرمت بچے کو ہوتی ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، السنن للبيهقي

۱۵۶۸۶..... عکرمۃ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کو پیش کیا گیا۔ جس نے گواہی دی کہ اس نے ان دو میاں بیوی کو دودھ پلایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق نہیں کر سکتے جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس بات کی شہادت نہ دیں۔ السنن للسعيد بن منصور، السنن للبيهقي

۱۵۶۸۷..... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رضاعت میں صرف ایک عورت کی شہادت کو قبول نہیں کرتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا بات ہے آپ قریش سے بچتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے ہیں؟ پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کوئی شے ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں بنت حمزہ ہے، ارشاد فرمایا: نہیں وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبيهقي

فائدہ:..... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچا تھے اور چچا کی بیٹی سے رشتہ ازدواج قائم کرنا درست ہے لیکن چونکہ ثوبیہ باندی کا دونوں چچا بھتیجے نے دودھ پیا تھا اس لئے دونوں رضاعی بھائی ہوئے۔

۱۵۶۸۹..... زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چند گھروالوں کے درمیان ایک عورت کی شہادت کی وجہ سے تفریق کر دی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۰..... ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک حبشی عورت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میاں بیویوں کے تین جوڑوں کے پاس آئی جن کا باہم نکاح تھا، عورت نے کہا میں نے تم سب تینوں مردوں اور تینوں عورتوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق پیدا کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۱..... ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے شکایت کی کہ میری عورت نے مجھے کہا: میرے دودھ کو ہلکا کر دو۔ میں نے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تو مجھ پر حرام نہ ہو جائے۔ بیوی نے کہا: نہیں، ایسا نہیں ہوگا، چنانچہ میں نے اس کا دودھ ہلکا تو کیا لیکن اپنے پیٹ میں نہیں جانے دیا، ہاں دودھ کی حلاوت اپنے حلق میں محسوس کی اس کے بعد عورت بولی: تو مجھ سے دور ہو جا کیوں کہ میں تجھ پر حرام ہو گئی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ابھی بھی تیری بیوی ہے (اس کو مار)۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۲..... ابن مجلان سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا اور لڑکی پیش کئے گئے۔ لڑکوں کا ارادہ تھا کہ ان کے درمیان نکاح کروادیں لیکن ان کو بتایا گیا کہ لڑکی نے لڑکے کو دودھ پلایا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لڑکے کو دودھ کیسے پلایا؟ بتایا کہ وہ رو رہا تھا لڑکی اس کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا دودھ اس کو پلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر دونوں پر درہ اٹھایا اور فرمایا دونوں کا نکاح نہ کرو کیوں کہ رضاعت تو پرورش (کے زمانے) میں ہوتی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۳..... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سوال لکھا کہ کون کون سی رضاعت

حرمت پیدا کرتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ضرار، عفاقتہ اور ملجہ حرمت کو پیدا نہیں کرتی ہیں: ضرار۔ (نقصان دہی) یہ ہے کہ کوئی عورت اس غرض سے بچوں کو دودھ پلائے کہ دونوں کے درمیان حرمت پیدا ہو جائے۔ عفاقتہ، پوستان میں بقیہ دودھ اور ملجہ یہ ہے کہ کوئی غیر (بچہ) عورت کا پستان اچک کر منہ میں لے لے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کو قریش کی خوبصورت ترین لڑکی بتاؤں؟ فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: بنت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تجھ پر علم نہیں ہے کہ حمزہ میرے رضاعت کے بھائی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت کا بھی وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو نسب کا حرام ہے۔

عبدالرزاق، ابن سعد، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، السنن للسعید بن منصور
۱۵۶۹۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس رضاعت سے حرمت پیدا ہوتی ہے جو (پیدائش کے) دو سالوں کے اندر اندر ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۶۹۶..... شرح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ حرمت پیدا کر دیتی ہے۔ النسائی، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۵۶۹۷..... سالم بن ابی الجعد اور مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد (ابی الجعد) نے انکو خبر دی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن اس نے مجھے میری بڑی عمر میں اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے نکاح نہ کرو اور انکو نکاح کرنے سے منع فرمادیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۹۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس آدمی کو اس کی بیوی اس کی باندی کا یا اس کی باندی اس کی عورت کا دودھ پلا دے تاکہ وہ اس کو آدمی پر حرام کر دے تو اس سے وہ باندی یا عورت کوئی بھی آدمی پر حرام نہ ہوگی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۶۹۹..... حضرت مجاہد رحمہ اللہ شععی رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول نقل کیا کرتے تھے کہ رضاعت قلیل و کثیر حرمت پیدا کر دیتی ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۷۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دودھ چھڑانے کے بعد جو دودھ بچے کو پلایا جائے اس سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

السنن للبیہقی

۱۵۷۰۱..... حجاج بن حجاج بن مالک اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! دودھ پلانے کی مذمت (احسان) کیا چیز اتار دے گی؟ فرمایا: ایک غلام یا ایک باندی۔ عبدالرزاق ابو نعیم
فائدہ:..... یعنی جس عورت نے اپنا دودھ پلا کر غیر بچے کی پرورش کی ہو اس کو ایک غلام یا ایک باندی بدیہ کر دی جائے۔

۱۵۷۰۲..... ابو الشعثاء رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کی شہادت رضاعت میں جائز ہے جبکہ وہ دودھ پلانے والی (کا پیشہ رکھتی) ہو اور شہادت قسم کے ساتھ کھائے۔

راوی کہتے ہیں: ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں عورت کا دعویٰ ہے کہ اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہے اور میں جانتا ہوں وہ جھوٹی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھ اگر وہ جھوٹی ہے تو اس کو جلد کوئی مصیبت پیش آئے گی۔ پس ایک سال پورا نہ رہا تھا کہ اس کے پستان برص کا شکار ہو گئے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۳..... عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے ایک چوٹی اور دو چوٹی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک الملاجہ اور دو الملاجہ حرمت پیدا کرتے ہیں۔ ابن جریر

فائدہ:..... الملاجہ کا جسی وہی مطلب ہے جو مصد (چوٹی) کا ہے بچہ کے دودھ چوٹی کے درمیان پستان کے منہ میں جو دودھ اکٹھا ہو جاتا ہے

اس کو اطلاق دیتے ہیں۔

۱۵۷۰۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو بنت حمزہ سے شادی کے لئے مشورہ دیا اور ان کے حسن و جمال کا تذکرہ فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بھتیجی ہے۔ رضاعی بھائی کی بیٹی اور تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کر دیتے ہیں جو نسب سے حرام فرماتے ہیں۔

۱۵۷۰۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا دو سال پر دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں رہتی رضاعت صرف وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے دو عورتوں سے شادی کی ایک عورت نے ایک لڑکی کو دودھ پلا دیا اور دوسری عورت نے ایک لڑکے کو دودھ پلا دیا تو کیا یہ دونوں یعنی لڑکا اور لڑکی آپس میں شادی کر سکتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں کیونکہ دودھ ایک آدمی کی وجہ سے اترتا ہے، لہذا یہ لڑکی لڑکے کے لئے حلال نہیں۔ المنصف لعبدالرزاق

۱۵۷۰۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہ کافی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی اور ایک عورت۔ المنصف لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ کلام:..... روایت میں ابن سلمان ضعیف راوی ہے۔

۱۵۷۰۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رضاعت وہ ہے جو بچپن میں ہو، لڑکپن میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مذاطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۰۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے متعلق یہ مسئلہ نقل کرتے ہیں کہ سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک عائشہ سے بہتر ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:-

واخوانکم من الرضاۃ

اور تمہاری بہنیں رضاعت سے۔

ایک رضاعت اور دو رضاعت کا نہیں فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو کسی نے کہا کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ ایک دو چوٹی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ کا فیصلہ ان کے فیصلے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۱..... ابو عطیہ وداعی سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: کہ میری بیوی کے پستانوں میں دودھ بھر جاتا تھا میں چوس کر کلی کر دیتا تھا پھر میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا: کیا تو اس کو دودھ شریک سمجھ رہا ہے؟ رضاعت تو وہ ہوتی ہے جو گوشت اور خون پیدا کرنے کا سبب بنے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ ماہر عالم تمہارے درمیان موجود ہے مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا کرو۔ اللہ کی قسم جب یہ زندہ ہیں میں کبھی تم کو فتویٰ نہیں دوں گا۔

۱۵۷۱۲..... عقبہ بن الخارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ام حنی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک سپاہ فام باندی آئی اور بولی۔ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے منہ موڑ لیا: میں نے دوسری جانب جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بات کا کیا کرو گے لہذا اس عورت کو چھوڑ دو۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۳..... حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے میں نے بنت اہاب تمسکی سے شادی کی جب شادی کی (رات کی) صبح ہوئی تو اہل مکہ کی ایک باندی آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا اور ساری بات ذکر کی اور عرض کیا کہ میں نے لڑکی کے گھر والوں سے اس بارے میں پوچھا تھا: انہوں نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیسے جوڑ ممکن ہے جبکہ توڑ کی بات کہہ دی گئی ہے یوں آپ نے (عقبہ رضی اللہ عنہ) کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع فرمایا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۷۱۴..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فیقہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ پوچھا گیا: فیقہ کیا ہے؟ جواب دیا: عورت بچہ جنتی ہے، پھر اس کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہے اور دوسری کوئی بچی بھی ایک دو مرتبہ دودھ پی لیتی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۵..... ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دو مرتبہ دودھ پلانا رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ ابن جریر

۱۵۷۱۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرمت صرف وہ رضاعت پیدا کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۷..... زبراء سے مروی ہے وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زبراء کو فرمایا: اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے (کہ تو غلام) کے نکاح میں رہنا چاہے یا نہیں حتیٰ کہ تیرا شوہر تجھے (تیری رضا سے) روک لے اگر اس نے تجھے روک لیا تو پھر تجھے کوئی اختیار نہ رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۱۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس کو دس مرتبہ دودھ پلا دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کر دی، پھر وہ بچہ بڑا ہونے کے بعد بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۱۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابی القعیس کا بھائی ان کے پاس آیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اس نے کہا میں عائشہ کا چچا ہوں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اندر کی اجازت نہ دی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہ نے آپ کو ساری بات ذکر کی، حضور ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا آدمی نے تو دودھ نہیں پلایا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدے کیوں کہ وہ تیرا چچا ہے، تیرے ہاتھ میں مٹی پڑے۔

ابوالقعیس اس عورت کا شوہر تھا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۲۰..... ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ! آپ بنت حمزہ کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھجوادیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ ابن عساکر

۱۵۷۲۱..... ام الفضل سے مروی ہے ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی پھر اس آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی پہلی عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس دوسری عورت کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دو مرتبہ پستان منہ میں دے دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۲۲..... ام الفضل سے مروی ہے ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ اپنے کمرے میں تھے اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیوی تھی پھر میں نے ایک دوسری عورت سے بھی شادی کی میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو دودھ پلایا تھا ایک یا دو مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو (املاجہ) دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ ابن جریر

۱۵۷۲۳..... ام الفضل سے مروی ہے بنی عامر بن صعصہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت پیدا ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۱۵۷۲۴۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری بہن میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اس کا کیا کروں گا؟ عرض کیا: آپ ان سے شادی کر لیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کو پسند کرتی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں کہ میں تنہا تو ہوں نہیں (آپ کی کئی بیویاں اور بھی موجود ہیں) لہذا میں چاہتی ہوں کہ جو خیر کے اندر میری شریک ہو وہ میری بہن کیوں نہ بنے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں (تو پھر بھی میری بہن سے شادی کیوں نہیں فرمالتے) حضور ﷺ نے فرمایا: وہ اگر میری پرورش میں نہ رہتی ہوتی (کیونکہ اس کی ماں ام سلمہ میرے عقد میں ہے) لہذا میں اس کو بھی پیغام نکاح نہیں دے سکتا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ نیز مجھے اور اس کے باپ کو بنی ہاشم کی ایک ثوبیہ نامی باندی نے دودھ پلایا ہے۔ لہذا آئندہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر اس مقصد کے لئے قطعاً پیش نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۵۷۲۵۔ عروۃ زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو میری بہن بنت ابی سفیان میں کوئی لگاؤ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا: آپ اس سے نکاح کر لیں فرمایا: وہ تو تمہاری بہن ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم اگر وہ میرے زیر پرورش نہ رہی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ثوبیہ باندی نے دودھ پلایا تھا۔ لہذا مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو کبھی پیش نہ کیا کرو۔ (درہ بنت ابی سلمہ آپ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی بیٹی تھی)۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ثوبیہ ابولہب کی باندی تھی۔ ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا: اس نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی گھر والے نے اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرے ساتھ کیا پیش آیا؟ ابولہب بولا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی صرف اس ثوبیہ کو آزاد کرنے کے عوض مجھے چلو بھر پانی پلا دیا گیا ساتھ میں اس نے ہاتھ کے ساتھ چلو کا اشارہ کیا۔

المصنف لعبدالرزاق ابن جریر

۱۵۷۲۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کے غلام سالم ہمارے ساتھ گھر میں رہتے ہیں وہ آدمیوں کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اور وہ سب کچھ جاننے لگے ہیں جو نام آدمی جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو دودھ پلا دے پھر اس پر حرام ہو جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ: امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی بعض بیویاں فرماتی ہیں: ہمیں اس حکم کی وجہ نہیں معلوم شاید کہ یہ صرف سالم کے لئے خصوصیت ہو انما زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی موت تک یہی فتویٰ دیتی رہی تھیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۵۷۲۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سالم (میرے شوہر) ابو حذیفہ کا غلام ہے جبکہ وہ اس کا بیٹا کہلاتا ہے حالانکہ اللہ کا حکم ہے: ادعوہم لآباءہم لو ان کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

اور وہ میرے پاس آتے جاتے ہیں جبکہ میں اکثر کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور ہمارا گھر بھی چھوٹا اور تنگ ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تو سالم کو دودھ پلا دے پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۲۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو بدری صحابی تھے نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا جو ان کا غلام تھا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے غلام زید کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ ابو حذیفہ نے سالم کو اپنا بیٹا سمجھنے کے سبب ان کا نکاح اپنی بیٹی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے کروا دیا تھا یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والیوں میں سے تھیں اور یہ قریش کی بے نکاح عورتوں میں سے افضل ترین اور بلند مقام کی مالک عورت تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ادعوہم لآباءہم لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے ہی پکارو۔ تب ہر ایک متبہی منہ بولے بیٹے کو اس کے اصل باپ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اگر کسی کے باپ کا علم نہ تھا تو اس کے آقا (سرپرست مالک) کے نام کے ساتھ پکارا گیا۔ تب سہلہ بنت سہیل ابو حذیفہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ میرے پاس آتے جاتے تھے جبکہ میں گھریلو کپڑے میں ہوتی تھی اور ہمارا چونکہ کمرہ بھی ایک ہے۔ اب آپ اس کا کیا حل دیکھتے ہیں؟

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں جو خبریں پہنچی ہیں ان کے مطابق آپ ﷺ نے سہلہ کو فرمایا: اس کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دے وہ تمہارے دودھ کی وجہ سے تمہارا محرم بن جائے گا۔ پھر تم اس کو رضاعی بیٹا سمجھ سکتی ہو۔

اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ طریقہ اپنا لیا کہ جس مرد کا اپنے ہاں آنا جانا ضروری خیال کرتیں تو اپنی بہن ام کلثوم بنت ابی بکر اپنی بھتیجیوں میں سے کسی کو اس مرد کو دودھ پلانے کا حکم دیتی تھیں۔ لیکن دوسری تمام ازواج مطہرات ﷺ نے اس بات سے قطعی انکار کر دیا تھا کہ کوئی اس طرح دودھ پینے سے ان کے پاس آنا جانا شروع کر دے، وہ تمام ازواج کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے سہلہ کو جو حکم دیا تھا وہ صرف اور صرف اکیلے سالم کے لئے خصوصیت کے ساتھ رخصت دی تھی۔ مرطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق

لے پالک میراث کا حقدار نہیں

۱۵۷۲۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنا لیا جو کہ کسی انصاری عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، جس طرح نبی ﷺ نے زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا، جاہلیت میں جس نے سب سے پہلے کسی کو منہ بولا بیٹا کہا تھا لوگوں نے اس کو اسی کا بیٹا پکارا تھا اور وہ اس کی میراث کا مالک بھی بنتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا ادعوہم لآباءہم۔ تب منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کے نام سے پکارا جانے لگا جس کے باپ کا کسی کو علم نہیں تھا تو اس کو آقا اور دینی بھائی کے لقب سے پکارا گیا۔ تب سہلہ آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اولاد سمجھتے تھے جو میرے پاس اور ابو حذیفہ کے پاس رہتا اور مجھے میرے کام کاج کے کپڑوں میں بھی دیکھتا تھا جبکہ اللہ نے یہ حکم نازل کر دیا ہے جو آپ کو معلوم ہے حضور ﷺ نے سہلہ کو حکم دیا کہ سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دے پھر وہ ان کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا: پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۷۳۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: قرآن میں پہلے دس مرتبہ متعین دودھ پلانے سے حرمت کا حکم نازل ہوا تھا پھر وہ پانچ مرتبہ میں تبدیل ہو گیا۔ عبدالرزاق ابن جریر

۱۵۷۳۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: اللہ عزوجل کی کتاب میں دس رضاعات کا حکم اترتا تھا پھر وہ پانچ رضاعات کے حکم میں بدل گیا لیکن پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ حکم بھی (تلاوت میں) اٹھا لیا گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۳..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے نبی ﷺ کی ازواج کے لئے متعین رضاعات تھیں اور دیگر تمام عورتوں کے لئے متعین رضاعات تھیں (جن سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی) پھر اس کو چھوڑ دیا گیا اور رضاعت تھوڑی اور زیادہ باعث حرمت قرار دی گئی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۴..... عبدالکریم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا: لوگوں کا خیال ہے کہ سات چوسنیوں سے کم میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی تھی پھر حکم منسوخ ہو کر پانچ چوسنیوں میں تبدیل ہو گیا، (کیا یہ درست ہے؟) طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا: واقعی ایسا تھا لیکن

پھر ایسا ہوا کہ مطلقاً تحریم نازل ہوگئی اور ایک مرتبہ سے بھی حرمت ثابت ہونے لگی۔ المصنف لعبدالرزاق
۱۵۷۳۵..... نکرمد رحمہ اللہ سے مروی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر حضور ﷺ پر پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی
بٹی ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۳۶..... قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل (گورز) کو لکھا: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام
ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہو جاتے ہیں۔ ابن جویر

۱۵۷۳۷..... زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی اور اس کی بیوی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان کے علاوہ ایک
اور عورت آئی اور اس نے کہا: میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار فرمادیا اور شوہر کو
فرمایا تم اپنی بیوی اپنے پاس رکھو۔ السنن للبیہقی وقال مرسل

کتاب الرهن..... قسم الاقوال

۱۵۷۳۸..... رہن مرکوب اور مخلوب ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... کسی نے قرض لے کر ضمانت کے طور پر کوئی جانور یا سواری رہن (گروی) رکھوائی تو قرض دہندہ کے لئے اس سواری سے فائدہ
اٹھانا جائز ہے اس پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا اور اس طرح کے دوسرے جائز منافع کا حصول درست ہے۔

۱۵۷۳۹..... رہن پر اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب تک وہ مرہون (گروی) ہو۔

البخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۵۷۴۰..... سواری پر خرچ اٹھانے کے ساتھ ساتھ سواری کی جائے گی جب تک وہ مرہون ہے اور دودھ والے جانور کا دودھ نوش کیا جائے گا جب
تک وہ مرہون ہے۔ اور جو شخص سوار ہو اور دودھ دو ہے وہی اس کا خرچ بھی اٹھائے۔ البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۵۷۴۱..... روایت ضعیف ہے: ضعیف ابن ماجہ ۵۳۱، ضعیف الجامع ۶۳۵۔

۱۵۷۴۲..... رہن والے دودھ کے جانور کا دودھ دو ہا جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ سواری پر سواری کی جائے
اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ اور جو سوار ہو اور دودھ دو ہے اس پر اس کا نفقہ ہے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، قال ابو داؤد وهو عندنا صحیح
۱۵۷۴۳..... رہن جتنا بھی ہو رہن ہے الرهن بما فیہ (یعنی اگر زیادتی کے بغیر ضائع ہو جائے) تو قرض کے مساوی حق اترنے کے علاوہ باقی
رہن بھی ناقابل واپس ہوگا، کیوں کہ وہ مرہن کے پاس امانت تھی۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عطاء مرسل، الکامل عن ابن عدی، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت سنداً ضعیف ہے۔ ذخیرة الحفظ ۳۱۰۲، ضحاف الدار قطنی ۸، ۶۵۷۔

الاکمال

۱۵۷۴۴..... جس نے اپنے کسی قرض کے بدلے کوئی زمین رہن رکھوائی تو زمین کی فصل اور پھل سے اس قرض کو اتارا جائے گا اس پر آنے والے
خرچ کو نکالنے کے بعد اس سے اس کا قرض چکایا جائے گا جس کے قرض میں یہ زمین گروی ہے لیکن جس کے پاس ہنوز یہ زمین گروی رکھی ہے
اس کے لئے زمین کی فصل اور پھل پر آنے والی لاگت پہلے عدل کے ساتھ منہائی کی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سعرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ذخیرة الحفظ ۵۳۱۹۔

۱۵۷۴۵..... رہن کو روکا نہیں جائے گا۔ رہن اس کا ہوگا جس نے وہ رہن رکھوایا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی پر عائد ہوگا۔
 الشافعی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الجامع لعبدالرزاق عن ابن المسیب رحمہ اللہ
 ۱۵۷۴۶..... دودھ والے جانور کا دودھ نکالا جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک کہ وہ مرہون ہے اور سواری کے جانور پر سواری کی
 جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک وہ مرہون ہے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ نکالے اس پر اس کا خرچ ہے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الرہن..... قسم الافعال

۱۵۷۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے متعلق مروی ہے جس نے کوئی چیز رہن رکھی تھی پھر وہ ضائع ہوگئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 نے فرمایا: اگر قرض سے زیادہ رہن تھا تو زیادتی کے اندر مرتہن (جس کے پاس رہن ہے) امین ہے اور اگر رہن قرض سے کم تھا رہن کو قرض سے
 منہا کر کے بقیہ قرض پورا کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدار قطنی فی السنن
 دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا مشہور نہیں ہے۔۔۔

۱۵۷۴۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر رہن زیادہ ہو اور اس کو کوئی آفت کھا جائے تو رہن اپنی زیادتی کے ساتھ
 چلا گیا۔ زیادتی مرتہن کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر رہن پر کوئی مصیبت نہ اتری تو قرض کے بعد کی زیادتی واپس لوٹائی جائے گی۔

السنن للبیہقی

۱۵۷۴۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رہن قرض سے زیادہ ہو یا قرض رہن سے زیادہ ہو تو پھر رہن ہلاک ہو جائے تو زیادتی
 کو ایک دوسرے سے لیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۵۷۵۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رہن میں کمی بیشی ہو تو برابر کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی
 ۱۵۷۵۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب رہن کم ہو تو رہن رکھوانے والا کمی کو پورا کرے اور اگر رہن زیادہ ہو (اور) ہلاک
 ہو جائے (تو زیادتی ناقابل واپسی ہے)۔ السنن للبیہقی، وقال وضعفہ الشافعی وقال ان الروایۃ عن علی بن یترادان الفضل اصح عنہ
 کلام:..... یہ روایت اور روایت نمبر ۱۵۷۴۸، ۱۵۷۴۹..... محل کلام ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کمی زیادتی دونوں طرف سے واپس کی جائے گی والی روایت زیادہ صحیح
 ہے۔ اور درج بالاخر روایت ضعیف ہے۔ اس بات کی تائید ذیل کی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۵۲..... کلام:..... عبدالمومن بن خلف نسلی کہتے ہیں میں نے ابوصالح بن محمد سے سوال کیا کہ اسماعیل بن امیہ الذراع، ہاشم بن زیاد سے
 روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حمید الطویل نے روایت بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ الرہن بما فیہ
 رہن کی زیادتی (ہلاکت کی صورت میں) ناقابل واپسی ہے۔ تو ابوصالح نے فرمایا: یہ روایت باطل اور سراسر جھوٹ ہے، راوی ہشام بن زیاد
 ضعیف ہے، عبدالمومن کہتے ہیں: پھر میں نے اس روایت کے ایک اور راوی اسماعیل کے بارے میں ابوعلی سے دریافت کیا تو ابوعلی نے فرمایا: یہ
 غیر معروف راوی ہے۔ الخطیب فی المتفق

نیز فرمایا: یہ اسماعیل اہل بصرہ میں سے ہے جو منکر روایات نقل کرتا ہے اور اس کو اسماعیل بن امیہ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز دیکھئے میزان
 الاعتدال، ۲۴۲۔

۱۵۷۵۳..... ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک آدمی نے میرے

پاس ایک گھوڑا رہن رکھوایا تھا جس پر میں نے سواری کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو نے جو سواری کا فائدہ حاصل کیا وہ سود ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے چند صاع گندم خریدی اور اپنی زرہ رہن رکھوائی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۵..... زید بن اسلم سے مروی ہے ایک شخص اپنے کسی قرض کی وجہ سے حضور ﷺ سے مطالبہ کر رہا تھا اور سختی کا برتاؤ کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے پاس قرض کے لئے پیغام بھجوایا۔ اس نے بغیر رہن کے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے اپنی زرہ بطور رہن بھیجی اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں زمین پر بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی امین (کہلاتا) ہوں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۶..... طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے خط میں لکھا تھا جس نے کوئی زمین رہن رکھوائی اس کا پھل صاحب ارض کا ہوگا نبی ﷺ کے حجۃ الوداع کے سال سے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۷..... شعسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دودھ اور سواری کے رہن میں دودھ نکالنے اور سوار ہونے کی اجازت ہے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ۔ المصنف لعبدالرزاق

حرف الزامی

اس میں دو کتاب ہیں۔

زکوٰۃ زینت اور تجمل میں

قسم الاقوال..... کتاب الزکوٰۃ

جس میں سخاوت، صدقہ کی فضیلت کے ساتھ فقراء اور فقر کی فضیلت شامل ہے۔
یہ تین ابواب پر مشتمل ہے

پہلا باب..... ترغیب، ترہیب اور احکام میں

اس میں تین فصول ہیں۔

پہلی فصل..... زکوٰۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۵۷۵۸..... زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی الطالب ۷۳۷۔

۱۵۷۵۹..... اپنے امول کو زکوٰۃ کے ساتھ پاکیزہ کرو، اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفا بخشو اور مصیبت اور آزمائش کو دعا کے ساتھ ٹال دو۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، التاريخ للمعطب عن ابن مسعود

کلام:..... روایت ضعیف ہے، دیکھئے، الاقان ۶۶۲، اسنی الطالب ۵۶۲، التیمز ۷۱۔

۱۵۷۶۰..... اپنے امول کو زکوٰۃ (کی ادائیگی) کے ساتھ پاک کرو، اپنے مریضوں کی صدقات کے ساتھ دوا دارو کرو اور مصیبت و آزمائش اترنے

برخدا کے آگے دعا اور آہ و زاری کرو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلأ
کلام:..... روایت محل کلام ہے: الممتناحیہ ۸۱۶۔

۱۵۷۶۱..... جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو تو نے مال کے بارے میں اپنے اوپر عائد ہونے والے فریضے کو ادا کر لیا۔

ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۶، ضعیف الترمذی ۹۲۔

۱۵۷۶۲..... جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی تو تو نے درحقیقت اپنے سے مال کے شر کو دفع کر دیا۔

ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، عن جابر رضی اللہ عنہ وقال صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی

۱۵۷۶۳..... صدقہ مال کو بڑھاتا ہی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۷۶۴..... ہر وہ مال جس کی تو زکوٰۃ ادا کرے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (جس کی مذمت آتی ہے)۔ خواہ وہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور ہر وہ مال

جس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) ہے خواہ وہ ظاہر ہو۔ السنن للبیہقی، السنن للسعید بن منصور عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۳۹۔

۱۵۷۶۵..... جو مال زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوٰۃ نکال دی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ) نہیں ہے۔ جس کے بارے میں
الہی ہے:

ان الذین یکنزون الذهب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔

جو لوگ سونا چاندی کا کنز (خزانہ) کرتے ہیں اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

۱۵۷۶۶..... جس نے اپنی زکوٰۃ ادا کر لی اس نے اپنا حق جو اس پر لازم تھا ادا کر دیا اور جس نے زیادہ ادا کیا وہ افضل ہے۔

السنن للبیہقی عن الحسن مرسلأ

۱۵۷۶۷..... صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اللہ پاک کسی بندے میں اس کے معاف کرنے کی وجہ سے صرف عزت و تکریم ہی بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ

کے لیے تواضع (عاجزی) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو بلندی عطا کرتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۶۸..... اپنے صدقات نکالو، بے شک اللہ نے تمہیں جبہ، کسعہ اور نچہ سے راحت دے دی ہے۔

ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی عن ساریۃ الخلعی

فائدہ:..... جبہ، کسعہ اور نچہ کا مطلب ہے اللہ پاک نے گھوڑے گدھے اور بیل میں زکوٰۃ معاف کر دی۔

کلام:..... الضعیفۃ ۲۱۱۳۰۔

۱۵۷۶۹..... فرض زکوٰۃ ادا کر، بے شک یہ پاکیزگی ہے جس کے ساتھ تو اپنے آپ کو پاکیزہ کر لے گا، صلہ رحمی کر، سائل، پڑوسی اور مسکین کا حق بھی جان۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۵۳۔

۱۵۷۷۰..... اطمینان اور وقار کے ساتھ جاؤ حتیٰ کہ ان کے درمیان جاؤ۔ پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو خبر دو جو ان پر ان کے مال میں

اللہ کا واجب حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک تیری بدولت ایک آدمی کو ہدایت بخش دے یہ تیرے حق میں سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن سہل بن سعد

۱۵۷۷۱..... سہا (والوں) کے بھائی (صدقہ (زکوٰۃ) کے بغیر چارہ کار نہیں۔ ابو داؤد عن ابیہ بن حمال

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۳۷۶۔

۱۵۷۷۲..... تم ایک کتابی قوم کے پاس جا رہے ہو لہذا تم کو سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا چاہیے۔ جب وہ اللہ کا حق جان لیں

توان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں ایک دن اور رات میں۔ جب وہ اس حکم پر عمل کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہی کے فقیر لوگوں پر لوٹا دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کی بجا آوری پر رضامند ہو جائیں تو ان سے مال زکوٰۃ لے اور ان کے عمدہ مالوں کو لینے سے احتیاط برت۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۷۷۳..... تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو۔ جب تم ان کے پاس پہنچو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگر وہ اس بات کی اطاعت کر لیں تو ان کو خبر دو کہ اللہ نے ان پر دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کر لیں تو (زکوٰۃ میں) ان کے عمدہ اموال لینے سے احتیاط برتنا۔ اور ہاں مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا بے شک اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۵۷۷۴..... اپنے مال سے زکوٰۃ نکال، وہ پاکیزگی ہے جس کے ذریعے اللہ تجھے پاک کر دے گا اور تجھ پر رحمت بھیجے گا۔ اور تو سائل، پڑوسی،

مسکین فقیر اور مسافر کا بھی خیال کر اور بے جا اسراف کرنے سے احتیاط برت۔ ابن صبری فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۵..... تمہارے اسلام کے اکمال میں سے ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالو۔ الکبیر للطبرانی عن علقمہ بن ناجیۃ الخزاعی

۱۵۷۷۶..... تمہارے اسلام کا تمہارے زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ ابن مندہ، الدیلمی عن ناجیۃ بن الحارث الخزاعی

۱۵۷۷۷..... جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی دل کی خوشی کے ساتھ اور اس کا مقصود صرف اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی کامیابی تھا پھر اس نے

اپنے مال میں سے کوئی شے غائب نہیں کی۔ نماز قائم کی پھر زکوٰۃ ادا کی۔ پھر اس پر جب اس کے حق میں ظلم ہوا (یعنی جہاد کی نوبت آگئی) تو اس نے ہتھیار تھامے اور لڑائی کی حتیٰ کہ جام شہادت نوش کر لیا تو وہ شہید ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا، صحیح و وافقہ الذہبی

۱۵۷۷۸..... جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اس کے مال کا شکر نکل گیا۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۹..... جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لے تو گویا تو نے اپنی طرف سے مال کا شکر دفع کر دیا۔

ابن خزیمہ، الشیرازی فی الالقباب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۳، الضعیفۃ ۲۲۱۹۔

۱۵۷۸۰..... جس نے زکوٰۃ ادا کی مہمان کی مہمان نوازی کی اور اترنے والے مصائب میں مال دیا وہ شح (دل کے بخل) سے بری ہو گیا۔

مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن زید بن حارثۃ الانصاری

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۲۵، الضعیفۃ ۱۷۰۹۔

۱۵۷۸۱..... زکوٰۃ نے قرآن میں ہر طرح کے صدقے کو منسوخ کر دیا ہے، غسل جنابت نے ہر طرح کے غسل کو منسوخ کر دیا ہے، رمضان کے

روزے نے ہر طرح کے روزے کو منسوخ کر دیا ہے اور یوم الاضحیٰ کی قربانی نے ہر طرح کی قربانی کو منسوخ کر دیا ہے۔

الدارقطنی فی السنن، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۲..... بکریاں بہترین مال ہے اس شخص کے لیے جو ان کا حق ادا کرے ان کی افزائش نسل ہو یا نہیں۔ جس نے مال کا حق ادا کیا وہ جنت

میں داخل ہو گیا اور جس نے مال کا حق روکا وہ جہنم واصل ہو گیا۔ ہناد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۳..... چالیس مویشی بہترین مال ہے۔ کنز (خزانہ) ساتھ مویشیوں کا ہے دو سو مویشیوں کے مالک کے لیے ہلاکت ہے سوائے اس شخص کے جو تنگی و آسانی میں اس کا حق ادا کرے، ان کو سواری کے لیے دے، نہ کہ جو تنگی کے لیے چھوڑے، دودھ والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دے، مدنے تازہ کو اللہ کی راہ میں قربان کرے اور چپ رہنے والے اور مانگنے والے دونوں کو ان میں سے کھلائے پلائے۔ بے شک تیرے مال میں سے تیرا حق تو صرف وہ ہے جو تو نے کھالیا، پھر بوسیدہ کر دیا یا بہن کر پرانا کر دیا یا دے کر چھوڑ دیا اور چونچ گیا وہ تیرے پس ماندگان کا ہے۔

الحاکم فی الکنز، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن قیس بن عاصم سعدی

۱۵۷۸۴..... تیس اونٹ بہترین مال ہے جن میں سے ایک اونٹ زکوٰۃ کا نکال دیا جائے، ایک اونٹ اللہ کی راہ میں ہنکا دیا جائے اور ایک اونٹ دودھ پینے کے لیے کسی (مسحق) کو دے دیا جائے۔ ایسے تیس اونٹ چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے اور سو اونٹوں سے بھی بہتر ہیں (جن کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے) اور سو اونٹوں کے مالک کے لیے سو اونٹ ہلاکت ہیں (اگر وہ ان کی زکوٰۃ نہ نکالے)۔

الکبیر للطبرانی عن سلمة بن الاکوع

نوٹ:..... اونٹوں، بکریوں اور دیگر اموال کی زکوٰۃ کے نصاب کے لیے ملاحظہ کریں حدیث نمبر ۱۵۸۲۹
 ۱۵۷۸۵..... تیس اونٹ بہترین مال ہے۔ جن میں سے عمدہ اونٹ سواری کے لیے دیدیا جائے۔ اصل مال کی افزائش کرے، دودھ یا مال دودھ پینے کے لیے دیدے اور ان کے جاڑوں میں اترتے وقت ان کا دودھ ملنے والوں کو دے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۷۸۶..... اونٹوں میں سے بہترین مال ۳۰ اونٹ ہیں جس کے مالک ایک اونٹ کو بطور زکوٰۃ راہ خدا میں دیدیں۔ ایک اونٹ سے اپنا گذر بسر چلائیں اور ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں اور اپنے پاس رہنے والے اونٹ کا حق ادا کرتے رہیں۔

الغرانی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حکم بطور وجوب نہیں بلکہ ترغیباً اور استحباباً ہے۔
 ۱۵۷۸۷..... اپنے پاس آنے والے زکوٰۃ وصولی کے کارندوں کو اپنے مال دکھاؤ اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ کوئی دین نہیں ہے مگر زکوٰۃ کے ساتھ (یعنی قرض میں بھی ادائیگی کے بعد مالک پر زکوٰۃ ہے) پوچھا گیا: یا رسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: غلاموں اور مالوں کی زکوٰۃ۔
 ابن مندہ عن نعیم بن ظریف بن معروف عن عمرو بن حزابہ عن ابیہ عن جدہ حزابہ ابن نعیم الضبابی وفي سندہ من لا یعرف
 کلام:..... روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔ جس سے روایت کا اعتبار کم ہوتا ہے۔

۱۵۷۸۸..... اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا حتیٰ کہ دونوں فریضوں پر عمل کرنے نہ لگ جائے۔ بے شک اللہ نے دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے تم ان کے درمیان تفریق نہ کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۵۷۸۹..... اللہ پاک ایمان اور نماز کو زکوٰۃ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۵۷۹۰..... جس کے پاس ایسا مال نہ ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ یہ دعا کرے:

اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات۔

یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ بن جائے گی۔

۱۵۷۹۱..... جب تو نے زکوٰۃ ادا کر لی تو اپنے اوپر لازم حق کو ادا کر دیا، جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس کو صدقہ کیا اس کو کوئی اجر نہیں اور اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ سنن تدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح

دوسری فصل..... زکوٰۃ روکنے والے پر وعید

۱۵۷۹۲..... میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت والے دن اپنی گردن پر اونٹ لادے آئے جو بلبلا رہا ہو، تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری فریاد سنئے تو

میں کہوں: میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک (حق بات) پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لادے آئے جو ہنہار ہا:۔ تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیے۔ میں کہوں (آج) میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھ تک پیغام پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ منمنار ہی ہو تب وہ مجھے مدد کے لیے پکارے تو میں کہوں میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر کوئی جان ہو اور وہ چیخ رہا ہو تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیں اور میں کہوں: میں تیرے لیے کسی شے کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے خبر دے چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی مال ہو اور وہ پھڑ پھڑا رہا ہو تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے خبر پہنچا چکا تھا۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز اپنی گردن پر سونا چاندی اور دیگر خزانے اٹھائے آئے اور مجھے پکارے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیں، تب میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا تھا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۹۳ء ۱۵۔ کوئی اونٹ والا، نہ گائے والا اور نہ بکری والا ایسا ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے مگر اس کا مال خوب موٹا تازہ ہو کر جتنا وہ کبھی تھا آئے گا اور اس کو اپنے سینگوں اور کھروں سے روندے گا جب آخری جانور روند لے گا پھر دوبارہ شروع والے جانور روندنے آئیں گے اس کے ساتھ یہ حال: وتار ہے گا جب تک کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۹۴ء ۱۵۔ کوئی اونٹوں والا جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اونٹ کثیر تعداد میں جتنے کبھی وہ تھے آئیں گے اور کھلے میدان میں اس پر بلبلائیں گے اور اپنے بیروں اور کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے۔ کوئی گایوں والا جو ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کی گائیں کثیر تعداد میں آئیں گی جتنی کبھی وہ زیادہ سے زیادہ ہوتی تھیں۔ کھلے میدان میں اس پر ڈکرائی ہوئی آئیں گی۔ اپنے سینگوں سے اس کو کچو کے لگائیں گی اور اپنے کمروں سے اس کو روندیں گی۔ کوئی بکریوں والا جو ان کا حق ادا نہ کرتا ہو، قیامت کے دن اس کا مال (یعنی بکریاں) کثیر تعداد میں جتنی کبھی وہ کبھی تھیں آئیں گی اور کھلے میدان میں منمناتی ہوئی اس کو سینگوں اور کھروں سے روندیں گی اس وقت ان میں کوئی بکری گنجی (بغیر سینگوں والی) ہوگی اور نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوگا۔ نہ کوئی خزانے کا مالک ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اس کا تعاقب کرے گا جس کا منہ کھلا ہوگا وہ اس سے بھاگے گا۔ پروردگار عزوجل اس کو آواز دے گا: لے! اپنا خزانہ جو تو چھپا کر رکھتا تھا مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں۔ جب وہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہ بھاگ سکے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا اور وہ سانپ اس کو سانڈ کی طرح چبائے گا۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید

۹۵ء ۱۵۔ کوئی سونے اور چاندی کا مالک ایسا نہیں جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر قیامت کے دن اس سونے چاندی کے آگ کے تختے بنائے جائیں گے ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے ساتھ صاحب مال کی پیشانی پہلو اور کمر داغی جائے گی جب ایک مرتبہ یہ عمل ختم ہوگا پھر دوبارہ شروع کر دیا جائے گا اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو جائے پھر وہ بھی اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا ہوگا۔ فرمایا اور نہ کوئی اونٹوں کا مالک ہوگا جو ان کا حق ادا کرتا ہو اور ان کے حق میں (زکوٰۃ کے علاوہ) یہ بھی شامل ہے کہ جب وہ گھاٹ پر آئیں تو ان کا دودھ لوگوں کو دیا جائے ایسا شخص قیامت کے دن چنیل میدان میں ہوگا اونٹ بلبلار ہے ہوئے کوئی بچہ بھی پیچھے نہ رہے گا جو اس کو بیروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ چبائے۔ جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر سب دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ اس سارا دن یہ سزا ہوتی رہے گی جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ اپنا راستہ لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! گایوں اور بکریوں کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اور نہ گایوں یا بکریوں کا

مالک ایسا ہے جو ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں آئے گا اور اس کا تمام مال مویشی وہاں ہوگا اور کوئی غائب نہ ہوگا ان میں کوئی نکتہ الولا ہوگا اور نہ ناقص الحسم ہوگا وہ اس کو اپنے سینگوں اور کھروں کے ساتھ روندے گا جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر دوبارہ شروع ہو جائیں گے اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۶..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن گنجدے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دوا آنکھیں ہونگی وہ اس کو چمٹ جائے گا اور گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام: المعلة ۲۱۳۔

۱۵۷۹۷..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن گنجدے سانپ کی شکل میں آکر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۸..... کوئی شخص ایسا نہیں جو مال کا مالک ہو مگر اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر اس کا مال گنجدے سانپ کی شکل میں اس کے گلے میں طوق بن کر پڑ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ مسند احمد، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۹..... جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا مال سانپ بنا کر اس کی گردن میں لٹکا دیں گے اور جس نے مسلمانوں کا مال جھوٹی قسم اٹھا کر ہتھیار لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۸۰۰..... ابن جہیل نے کوئی برائی نہ دیکھی صرف یہ کہ وہ ایک فقیر انسان تھا اللہ نے اس کو مالدار کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو کیونکہ اس کی زرہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے اور عباس پر عائد ہونے والا مال میرے ذمہ ہے مزید اتنا ہی اور بھی۔ اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۱..... جس کو اللہ نے مال عطا کیا مگر اس نے زکوٰۃ نہ نکالی اس کا مال قیامت والے دن گنجدے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا سانپ اس کی باچھوں کو پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مالدار لوگ خسارے میں ہیں

۱۵۸۰۲..... رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم! یہ خسارہ اٹھانے والے ہیں قیامت کے دن (حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے کہا شاید میرے بارے میں کچھ قرآن نازل ہوا ہے، میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ شیر مال والے ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ کے بندوں میں یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر آپ نے مٹھیاں بھر بھر کر دائیں بائیں اشارہ کیا۔ لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو آدمی مر جائے اور اپنے پیچھے بکریاں، گائیں اور اونٹ چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن موٹا تازہ ہو کر آئے گا جتنا وہ کبھی تھا پھر وہ اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے روندے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو، جب بھی آخری جانور گذر جائے گا پہلے دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کر دے گا مالانکہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے، کون ہے اس کے مثل؟ حتیٰ کہ جب میں نے (پیدا کر کے) تجھے برابر کر دیا اور تجھے ٹھیک ٹھیک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر اکثر پھر از میں کو روندنے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا حتیٰ کہ جب روح نکلنے کو آئی تو کہنے لگا: میں صدقہ کروں اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن بسر بن جحاش

۱۵۸۰۴..... اونٹ اپنے مالک پر (سوار ہو کر) آئے گا ایسی بہترین حالت میں جو کبھی اس کی ہوتی تھی۔ اگر اس کے مالک نے اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کیا ہوگا۔ وہ اس کو اپنے پیروں سے روندے گا۔ بکریاں بھی جب ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ اچھی حالت میں جیسی وہ کبھی ہوتی تھیں ہو کر آئیں گی اور اپنے مالک کو اپنے کھروں اور سینگوں سے کچلیں گی۔ ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ گھاٹ پر پانی پینے آئیں ان کا دو دھو دھا جائے اور مستحقوں کو دیا جائے۔ خبردار! کوئی شخص قیامت کے روز اس حال میں میرے پاس نہ آئے کہ وہ اونٹ کو اپنے کاندھے پر اٹھائے ہوئے آئے اور اونٹ بلبلا رہا ہو۔ تب وہ مجھے (مدد کے لیے) پکارے: اے محمد! تو میں کہوں: میں آج تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک ساری بات پہنچا چکا تھا۔ خبردار! کوئی شخص قیامت کے دن اپنے کاندھے پر بکری لادے ہوئے جو منمنار ہی ہونے آئے وہ مجھے پکارے: اے محمد! تو میں کہوں: میں آج تیرے لیے کسی فائدے کا مالک نہیں ہوں، میں تجھے خبر دے چکا تھا۔ قیامت کے دن خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو) گنجے خوفناک سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے پیچھے دوڑے گا اور کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں پھر وہ اس کی انگلی کوچہا تارے گا۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۵..... اے ابوالولید! اللہ سے ڈر! قیامت کے دن اونٹ کو اپنے اوپر سوار کر کے نہ آئیو جو بلبلا رہا ہو یا گائے کو جو ڈکار رہی ہو یا بکری کو سوار کر کے

نہ لانا جو منمنار ہی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۸۰۶..... کسی قوم نے اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں روکی مگر آسمان سے ان پر بارش بند ہو گئی اور جانور نہ ہوتے تو ان پر قطعاً مینہ نہ برستا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۸۰۷..... کوئی مال ضائع نہیں ہو سکتا سمندر میں اور نہ خشکی میں مگر وہی جس کی زکوٰۃ روک لی گئی ہو۔ الاوسط للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۳۷، الضعیفۃ ۵۷۵۔

۱۵۸۰۸..... نماز ان کے لیے ظاہر ہو گئی اس کو قبول کر لیا زکوٰۃ مخفی ہو گئی اس کا انکار کر دیا یہ لوگ منافقین ہیں۔ مسند البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۶۶۔

۱۵۸۰۹..... قیامت کے دن زکوٰۃ رہے۔ کئے والا جہنم میں ہوگا۔ الصغیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے اسنی المطالب ۱۳۸۸، مختصر المقاصد ۹۱۳۔

۱۵۸۱۰..... زکوٰۃ جس مال کے ساتھ مل جاتی ہے اس کو بلاک کر دیتی ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ذخیرۃ الخفا ۴۷۹۲، ضعیف الجامع ۵۰۵۷۔

الاکمال

۱۵۸۱۱..... کسی قوم نے زکوٰۃ نہیں روکی مگر اللہ نے ان کو قحط سالیوں میں مبتلا کر دیا۔ الاوسط للطبرانی عن بريدة
۱۵۸۱۲..... جس نے اپنے بعد کوئی خزانہ چھوڑا وہ قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی وہ منہ کھولے اس کا پیچھا کرے گا۔ صاحب مال کہے گا: ہائے مال تو برباد ہو۔ سانپ کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں جس کو تو اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ وہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے ہاتھ کو منہ میں لے لے گا اور اس کو چبا ڈالے گا پھر چباتے چباتے سارا جسم کھا جائے گا۔

مسند البزار وحسنہ، ابن خزیمہ الرویانی، مسند ابی یعلیٰ، الصبیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۳..... جس سونے یا چاندی پر نخل سے کام لیا گیا وہ اپنے مالک کیلئے آگ کا انگارہ ہے حتیٰ کہ وہ اس کو اللہ کی راہ میں انڈیل کر خرچ کرے۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

قرض و زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

۱۵۸۱۴۔ اونٹوں میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے، بکریوں میں صدقہ ہے، گایوں میں صدقہ ہے اور بھینروں میں صدقہ ہے۔ اور جس نے دینار اور درہم سونا چاندی جمع کیا اور اس کو قرض مانگنے والے کو نہ دیا اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ ایسا خزانہ ہے جس سے قیامت کے دن اس کا جسم داغا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی فی العلل، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے: حسن الاثر ۱۹۷، ضعاف الدارقطنی ۲۸۵، ضعیف الجامع ۳۹۹۲۔

۱۵۸۱۵۔ قیامت کے دن کسی کا خزانہ دو خوفناک آنکھوں والا گنجا سانپ ہوگا جو اپنے مالک کا تعاقب کرے گا اور وہ اس سے پناہ مانگے گا لیکن وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا اور وہ اس سے فرار کرے گا حتیٰ کہ سانپ اس کی انگلیاں منہ میں پکڑے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۶۔ بہت سے چوپایوں کے مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا قیامت کے دن وہ ان کے آگے لٹا دیا جائے گا چوپائے اس کا منہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی کا خزانہ گنجا سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے بھاگے گا اور وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ اس کو پکڑنے کے لیے مسلسل اس کو دوڑاتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اپنا ہاتھ سانپ کے آگے پھیلا دے گا اور وہ اس کو لقمہ بنا لے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۷۔ جس کے پاس اونٹ ہوں اور نجدہ ورسل میں ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجدہ اور رسل کیا ہے؟ فرمایا تنگی اور آسانی۔ تو قیامت کے دن وہ خوب پلے ہوئے بڑے اور موٹے تازہ ہو کر آئیں گے جیسے کبھی وہ ہوا کرتے تھے۔ پھر اس کو کھلے چنیل میدان میں لٹا دیا جائے گا۔ اور اونٹ بلبلا تے ہوئے آئیں گے اور اس کو باری کے ساتھ روندتے جائیں گے۔ جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ آجائے گا۔ اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (اس کے ساتھ یہ عمل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں اور وہ ان کا تنگی و آسانی میں حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ گائیں موٹی تازہ ہو کر آئیں گی۔ پھر اس صاحب مال کو چنیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور ہر ناخن والا جانور اپنے ناخنوں سے اور سینگوں والا سینگوں سے اور کھروں سے کچلے گا جب آخری جانور روند چل لے گا تو پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں گی جن کا تنگی و آسانی میں حق ادا نہ ہوتا ہوگا وہ بھی قیامت کے دن خوب فرہ تازہ ہو کر آئیں گی اور صاحب مال کو کھلے میدان میں لٹا دیا جائے گا پھر ہر جانور اپنے کھروں اور سینگوں سے اس کو روندے اور کچلے گا ان میں کوئی مڑے ہوئے سینگ والا اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ جب آخری جانور روندے گا تو پہلا جانور روندنے آئے گا۔ اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۸۔ کوئی اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا جو ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔ قیامت کے دن اس کے جانور خوب فرہ تازہ ہو کر آئیں گے اور اس کو اپنے سینوں سے ماریں گے اور پیروں سے روندیں گے جب بھی آخری جانور روند لے گا پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا حتیٰ کہ تمام لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ لسانی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، السنن للدارمی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۹۔ جانوروں کا مالک قیامت کے دن پیش ہوگا اگر اس نے ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کیا ہوگا تو اس کو چنیل میدان میں چھوڑ کر اونٹوں کو چھوڑ دیا جائے گا جو اس کو روندتے پھریں گے۔ یونہی گایوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق نہ ادا کیا ہوگا تو یہ گائیں چنیل میدان میں اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے چلیں گی۔ اسی طرح بکریوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ جانور اس کو کھلے چنیل

میدان میں سینگوں اور کھروں سے روندیں گے، جن میں کوئی جانور بغیر سینگ والا یا ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ اور خزانے کے مالک کو پیش کیا جائے گا اس کا خزانہ خوفناک گنجه سانپ کی شکل میں ہوگا اس مالک جب کوئی فرار کا راستہ نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔
مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابن الزبیر

جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو

۱۵۸۲۰..... جو آدمی مرے اور اونٹ، گائے یا بکریوں کا مال چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو یہ جانور قیامت کے روز خوب موٹے تازہ فربہ ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو کچلیں گے اور پیروں سے روندیں گے، حتیٰ کہ اللہ پاک لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے، جب بھی آخری جانور روند لے گا پہلا شروع ہو جائے گا۔ العسکری فی المواعظ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۱..... قیامت کے روز صاحب مال کو پیش کیا جائے گا جس نے مال کے اندر اللہ کی اطاعت کی ہوگی وہ جب بھی پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کبے گا گذر جا گذر جا تو میرے اندر اللہ کا حق ادا کر چکا ہے۔ پھر اس صاحب مال بولا یا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت نہ کی ہوگی اس کا مال اس کے دونوں شانوں کے درمیان ہوگا جب بھی وہ پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کبے گا: تو برباد ہو، تو نے میرے اندر اللہ کا حق کیوں ادا نہ کیا۔ اسی طرح وہ چلتا رہے گا اور اس کا مال اس کے لیے تباہی و بربادی کی بددعا کرتا رہے گا۔

السنن لسعيد بن منصور، السنن للبيهقي، حلية الاولياء، ابن عساكر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۵۸۲۲..... قیامت کے دن فقراء کے مقابلے میں اغنیاء ہلاکت میں ہونگے فقراء کہتے ہوں گے: پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق میں بخل کیا جو حق تو نے ان کے اموال میں ہمارے لیے فرض کیا تھا انہوں نے ادا نہیں کیا۔ پروردگار فرمائے گا: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تم کو اپنا قرب بخشا ہوں اور ان کو (اپنی رحمت سے) دور کرتا ہوں۔ العسکری فی المواعظ، الاوسط للطبرانی، ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ
۱۵۸۲۳..... اللہ عزوجل نے فقراء کے لیے اس قدر حق جو ان کے لیے کافی ہو مالداروں کے مال میں فرض کیا ہے۔ اگر وہ روکیں گے جس سے فقراء بھوک کو پہنچیں یا اپنا ستر نہ چھپا سکیں یا کسی مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ پاک مالداروں سے سخت ترین حساب لے گا اور شدید عذاب میں پکڑے گا۔ الخطیب فی التاريخ، ابن النجار عن علی

کلام:..... روایت میں محمد بن سعید البورتی جھوٹا ہے جو روایات وضع کرتا ہے۔
۱۵۸۲۴..... اگر اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اغنیاء کی زکوٰۃ فقراء کے لئے کافی نہیں تو فقراء کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ میں بندوبست فرماتا ہے جو ان کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ اور جب فقراء بھوکے مرتے ہیں تو یہ ان پر مالداروں کا ظلم ہوتا ہے۔

۱۵۸۲۵..... اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو۔ آگاہ رہو کسی کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔ خبردار! کسی کو میں نہ پاؤں کہ اس نے اللہ کے حق میں بخل سے کام لیا ہے حتیٰ کہ جب اس کو موت کا لمحہ پیش آیا تو مال ادھر ادھر خرچ کرنے لگتا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، عبد بن حمید فی تفسیرہ عن قتادہ مرسلًا
۱۵۸۲۶..... ابن جمیل اور کوئی غیب نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اس کو مالدار کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو (اس پر زکوٰۃ واجب نہیں) اس کی زرہیں اور دیگر سامان جہاد بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے۔ جبکہ عباس اس کا حق دو گنا ہو کر میرے ذمہ ہے۔ اے عمر! کیا تجھے علم نہیں کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ وصولی کا حکم دیا تو کارندے نے کہا: ابن جمیل، خالد اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کیا ہے۔ تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۸۲۷..... اس کے پاس جا، اگر وہ اپنی زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن مار دے۔ ابن سعد عن عبد الرحمن بن الربیع الظفری
۱۵۸۲۸..... قریب میں ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا آدمی پر اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا انتہائی دشوار ہوگا۔ الکبیر للطبرانی و العسکری عن عدی بن حاتم

تیسری فصل..... احکام زکوٰۃ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۲۹..... محمد پیغمبر کی طرف سے شریک بن عبد کلال اور الحارث بن عبد کلال کی طرف سے یعنی ذی رعیین، معافر اور ہمدان قبائل کی طرف۔
 اما بعد! تمہارا قاصد واپس آیا تم نے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دیا اور اللہ نے مؤمنوں پر لکھا ہے زمین میں عشر (دسواں حصہ) ایسی زرعی زمین میں جس کو آسمان نے سیراب کیا ہو، یا وہ نہری پانی سے سینی گئی ہو یا پھر وہ بارانی زمین ہو ایسی زرعی زمینوں میں دسواں حصہ ہے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق کو پہنچے (وسق ساٹھ صاع کا اور صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے) اور جس زمین کو (مصنوعی ذریعے) چھڑکا دیا ڈولوں کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ بشرطیکہ پیداوار پانچ وسق کو پہنچے۔

اونٹوں میں جبکہ وہ سائتمہ ہوں (یعنی باہر چرتے پھرتے ہوں اور ان کا چارہ خریدنا نہ پڑتا ہو) تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے۔ جب چوبیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون جس اونٹنی کو تیسرا سال لگ جائے) جب تک کہ پینتالیس کی تعداد ہو۔ جب پینتالیس پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے (چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنی) جس کے ساتھ نزل چکا ہو۔ حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد ساٹھ کو پہنچے۔ جب ساٹھ پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے (جو اونٹنی پانچویں سال میں داخل ہو جائے) جس کے ساتھ نزل چکا ہو حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد کھتر کو پہنچے۔ جب کھتر پر ایک اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد نوے ہو جائے۔ پھر اکیانوے میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نزل چکے ہوں یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچ جائے۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو (شروع سے) ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ نزلگا ہوا ہے۔ گایوں میں ہر تیس گائیں میں ایک سال کا کچھڑا نہ کر یا موٹ ہے، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔

بکریوں میں

ہر چالیس بکریوں میں جو سائتمہ ہوں یعنی باہر چرتی پھرتی ہوں اور ان کا چارہ اپنے خرچ پر نہ ہو ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچے۔ جب ان کی تعداد ایک سو اکیس کو پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو ہو جائے۔ جب دو سو سے ایک عدد زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تک کہ ان کی تعداد تین سو ہو جائے پھر تعداد بڑھے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ وصولی میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ لاغر و کمزور جانور لیا جائے، نہ عیب دار، نہ بکریوں کا نر جانور لیا جائے۔ نہ متفرق جانوروں کو ملایا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) اور نہ اکٹھے جانوروں کو جدا جدا کیا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) یا زکوٰۃ چھوٹ جانے کے لالچ میں۔ جو گھٹیا یا بڑھیا جانور لیا جائے اس میں برابری کر لی جائے۔

چاندی میں ہر پانچ اوقیہ چاندی پر پانچ درہم ہیں۔ پھر جو زائد ہو تو شروع سے ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں کچھ نہیں۔ اوقیہ رطل کا بار ہواں حصہ یعنی سات مثقال کا وزن۔

دیناروں میں

ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

زکوٰۃ محمد اور اس کے گھروالوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ زکوٰۃ سے چونکہ تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ کرتے ہو اور فقراء مؤمن کا اس میں حق ہے

اور اللہ کی دیگر رازوں میں اس کو خرچ کیا جاتا ہے۔

غلام میں اور کھیتی کی زمین میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اس پر کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے بشرطیکہ عشر سے زمین کا صدقہ (زکوٰۃ) نکال دیا جائے۔ مسلمان بندے میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ قیامت کے دن شرک باللہ ہوگا اس کے علاوہ یہ گناہ بھی بڑے گناہ ہیں: ناحق مؤمن جان کو قتل کرنا، اللہ کی راہ میں جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلقی کرنا، پاکدامن کو تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، متیم کا مال کھانا۔

(یاد رکھو!) عمرہ حج اصغر ہے، قرآن کو چھونا صرف پاک آدمی کے لیے جائز ہے، نکاح میں آنے سے قبل طلاق نہیں، خریدنے سے قبل آزاد کرنے کا اختیار نہیں، اور تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کے شانوں پر کوئی شے نہ ہو، کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نہ لیٹے کہ اس کی شرم گاہ آسمان کی طرف کھلی ہو، تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کا ایک حصہ کھلا ہو، کوئی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز نہ پڑھے، جس نے کسی مؤمن جان کو ناحق قتل کیا اور اس پر بینہ قائم ہو گیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ اولیاء مقتول (کسی اور طرح) راضی ہو جائیں۔ کسی جان کی دیت (خون بہا) سوانٹ ہیں (اگر خطا قتل ہو جائے تو اس کا عوض سوانٹوں کا خون بہا ہے) ناک کو بالکل کاٹ دیا جائے تو اس میں دیت ہے، زبان میں دیت ہے، ہونٹوں میں دیت ہے، ذکر (عضو تناسل) کاٹ دینے میں دیت ہے، عضو تناسل کے نیچے کے دو بیضے (انڈے) میں دیت ہے، ریڑھ کی ہڈی میں دیت ہے، آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگ میں نصف دیت ہے، دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے، پیٹ میں اندر تک زخم کر دینے میں تہائی دیت ہے، ہڈی توڑنے والے زخم میں پندرہ اونٹ ہیں، ہاتھ پاؤں کی برانگی میں دس اونٹ ہیں، ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں، موضی (ہڈی کی سفیدی دکھانے والے زخم میں) پانچ اونٹ ہیں، آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور سونے میں دیت ہزار دینار ہیں۔

النسانی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عمرو بن حزم، حدیث صحیح ووافقه الذہبی

اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل

۱۵۸۳۰..... ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں، پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس تک، پھر ایک زیادہ ہو جائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک، جب نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں۔ ایک سو میں اونٹوں تک۔ جب اس سے تعداد بڑھ جائے تو از سر نو ہر چچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو ان میں تین بنت لبون ہیں ایک سو اسیس تک۔ جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو انتالیس تک پھر ایک سو چالیس میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو اسیس تک۔ پھر ڈیڑھ سو میں تین حقے ہیں ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو ساٹھ میں چار بنت لبون ہیں ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو ستر میں تین بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو اسی میں دو حقے اور دو بنت لبون ہیں ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو نوے میں تین حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو ننانوے تک۔ پھر دو سوانٹوں میں چار حقے یا پانچ بنت لبون ہیں۔

اونٹ: اس سال میں بھی ہوں وہ شمار میں آئیں گے۔

ساتھ بکریوں میں

چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو میں تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے تعداد زیادہ ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور جب ایک سو کی تعداد مزید نہ بڑھے درمیان میں

کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے خوف سے مجتمع مویشیوں میں تفریق نہ کی جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو اکٹھا کیا جائے اور جس جانور میں دونوں مل جائیں وہ کمی بیشی کو آپس میں برابر کریں گے۔ زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب والی بکری لی جائے، نہ بکریوں کا نر لیا جائے، ہاں اگر زکوٰۃ وصولی کرنے والا چاہے تو لینا ممکن ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۵۸۳۱۔ پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ زحفتی کر چکا ہو۔ ساٹھ تک۔ جب اکٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ زحفتی کر چکے ہوں، ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔

اگر صدقات (زکوٰۃ) کی ادائیگی میں اونٹوں کی عمر کم و بیش ہو تو جس کے ذمہ جذعہ کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور حقہ ہو تو اس سے حقہ لے لیا جائے اور مزید دو بکریاں بھی لی جائیں اگر اس کو دو بکریوں کی ادائیگی سہل ہو۔ ورنہ بیس درہم دیدے۔ جس کے ذمہ حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا اس سے جذعہ لے کر دو بکریاں دے دے یا بیس درہم دیدے۔ جس کو زکوٰۃ میں حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے کر دو بکریاں دے دے یا بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر بیس درہم یا دو بکریاں دیدی جائیں۔ جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں اگر اس کو سہولت ہو ورنہ بنت مخاض اور بیس درہم لیے جائیں۔ جس کے ذمہ بنت مخاض ہو اور اس کے پاس ابن لبون (مذکر) ہو تو اس سے ابن لبون لیا جائے اور اس کے اوپر کچھ نہ دیا جائے۔

جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے تو دیدے۔
بکریاں سائٹھ ہوں تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، جب ایک بکری زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ عیب دار نہ زنگریہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے تو نر لے سکتا ہے۔ اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔ جو باہم دو خلیط (شریک) ہوں وہ آپس میں کمی زیادتی برابر کر لیں۔

جب آدمی کی سائٹھ بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں ایک بکری ہے وہ بھی مالک رضامندی سے چاہے تو۔ چاندی میں چالیسواں حصہ ہے ایک سو نانوے درہم میں کچھ نہیں مالک چاہے تو جو چاہے دیدے۔ مسند احمد، البخاری، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۳۲۔ پانچ سے کم اونٹوں میں کچھ نہیں۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ دس میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ پندرہ میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ بیس میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ پچیس میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون (مذکر) ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ اگر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۸۳۳۔ رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کشمش، اور کھجور۔ الدار قطنی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:.....ضعاف الدار قطنی ۷۷۷۔

۱۵۸۳۴۔ گندم اور کھجور میں پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۸۳۵..... گندم میں سے گندم لے، بکریوں میں مادہ بکری لے، اونٹوں میں سے تراونٹ لے اور گایوں میں سے گائے وصول کر۔

ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابی داؤد ۳۳۶، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۹، ضعیف الجامع ۲۸۱۶۔

۱۵۸۳۶..... میں نے تمہارے لیے گھوڑے، گدھے اور بیل میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

گھوڑے پر زکوٰۃ معاف ہے

۱۵۸۳۷..... میں نے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ لہذا اب چاندی میں ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سونوے درہم میں کچھ نہیں ہاں جب درہم دو سو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر چھٹی تعداد زیادہ ہو اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ ہے۔ بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ نہیں۔ گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک سال پورا کرنے والا چھڑا ہے اور چالیس میں گائے ہے۔ کام کاج کے جانوروں میں کوئی زکوٰۃ نہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب چھبیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون۔ ہے پینتیس تک جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک حقد ہے نر لگا ہوا ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو نوے تک دو حقدے ہیں نر لگے ہوئے ایک سو بیس تک (یہاں غالباً جذعہ اکٹھ سے نوے تک جذعہ متروک ہے پھر اکیانوے سے ایک سو بیس تک دو حقدے ہیں جن کا ذکر موجود ہے) پھر ایک سو بیس سے زائد ہوں تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک حقد ہے۔

مجمع کے درمیان تفریق نہ کی جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب دار اور نہ نر۔ الا یہ کہ مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) چاہے۔

نباتات میں جن کو نہروں یا آسمان کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو عشر (دسواں حصہ) ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا گیا ہو نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے (جبکہ ان کی پیداوار پانچ وقت کو پہنچے)۔ ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۷۸۔

۱۵۸۳۸..... اللہ تعالیٰ نے گھوڑے اور غلام کے صدقے (زکوٰۃ) سے درگزر فرما دیا ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۶، ضعیف الجامع ۱۵۸۳

۱۵۸۳۹..... سائمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے۔ حساب کے وقت کسی اونٹ کو جدانہ کیا جائے گا۔ جس نے اجر کی نیت سے زکوٰۃ دی اس کو اجر ہوگا اور جس نے زکوٰۃ روکنے کی کوشش کی ہم اس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کا نصف مال بھی لیں گے، یہ ہمارے رب کے عزائم (مضبوط احکام) میں سے عزم (پکا حکم) ہے۔ اور ان اموال میں سے آل محمد کے لیے کچھ بھی حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن معاویۃ بن قرۃ

۱۵۸۴۰..... اونٹوں میں زکوٰۃ ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہے، اور جس نے دنیا نیر و درہم یا سونا چاندی جمع کر کے رکھا اور قرض مانگنے والے ہو دیا اور نہ ان کو راہ خدا میں خرچ کیا وہ ایسا کتے ہے جس کے ساتھ اس کے مالک کو قیامت کے روز داغا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ، البخاری، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۴۱..... سائمہ (باہر چرنے والے) گھوڑوں میں بھی ہر گھوڑے پر ایک دینار ہے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت شریف ہے۔ حسن الاثر ۱۹۱، ضعاف الدارقطنی ۵۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۔

۱۵۸۴۲ تیس گایوں میں ایک بچھڑایا بچھڑی ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو۔ اور چالیس میں سنہ ہے (تیسرے سال میں لگنے والا بچھڑایا بچھڑی)۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۸۴۳ شہد میں بروں مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں کلام ہے امام ترمذی نے کتب ستہ کے مقابلے میں اس روایت میں تفرّد اختیار کیا ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ میں ذیل الباب حدیث نہیں ملتی۔ نیز ضعیف حدیث دیکھئے صفحہ المرتاب ۳۲۵، حسن الاثر ۱۹۱، الکشف الاصحی ۶۰۲۔

۱۵۸۴۴ دودھ میں صدقہ ہے۔ الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: حدیث ضعیف ہے، دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۴۔

۱۵۸۴۵ مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۴۶ مسلمان آدمی پر زکوٰۃ نہیں ہے انگوروں میں اور نہ کھیتی میں جبکہ وہ پانچ وسق سے کم پیداوار ہوں۔

مسند تدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہے

۱۵۸۴۷ جو مال حاصل ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزرے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سعد

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ اور درمیان سال میں جو مال بڑھے اختتام سال پر کل مال پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔

کلام: ضعیف الجامع ۴۹۰۱۔

۱۵۸۴۸ کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ذخیرۃ الحفظ ۴۶۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۶۔

۱۵۸۴۹ اوقاص میں کچھ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ: دو نصابوں کے درمیان زائد مال، جیسے چھ سے نو اونٹوں پر کچھ نہیں دس پر دو بکریاں ہیں۔ گیارہ سے چودہ پر کچھ نہیں، پندرہ اونٹوں پر

تین بکریاں ہیں۔

۱۵۸۵۰ کام کرنے والی (یا دودھ کے لیے رکھی جانے والی) گایوں میں زکوٰۃ نہیں (افزائش نسل والی) ہر تیس گایوں میں ایک سال بچھڑایا

بچھڑی ہے اور چالیس گایوں میں دو سال بچھڑایا بچھڑی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ذخیرۃ الحفظ ۴۶۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۷۰۔

۱۵۸۵۱ زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت موضوع ہے الاسرار المرفوعہ ۲۲۱، تذکرۃ الموضوعات ۶۰، التمییز ۸۶۔

فائدہ: مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل حجت ہے۔ کیونکہ سونا چاندی درہم دینار اور روپے پیسوں پر مطلقاً زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب

کو پہنچ جائیں سونا تمبا ہو تو ساڑھے سات تولہ، چاندی ہاون تولہ، اگر سونا چاندی دونوں ہوں یا سونے یا چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ کچھ بھی ہو تو

ہاون تولہ چاندی کی مالیت ہو تو اس پر زکوٰۃ ہے سال گزرنے کے بعد۔ خواہ وہ زیورات میں ہو یا خالص سونا چاندی ہو۔ اگر صرف روپیہ پیسہ ہو تو

باون تول چاندی کی مالیت پر زکوٰۃ ہے۔

۱۵۸۵۲..... سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ وعن طلحة رضی اللہ عنہ، الترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۳۷۴ سے ۳۸۰۔ الکشف الالہی ۳۶۷۔

۱۵۸۵۳..... گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہاں صرف غلام میں فطرہ کی زکوٰۃ ہے (یعنی عید الفطر کے روز صدقۃ الفطر)۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵۴..... غلام میں صدقہ نہیں ہے سوائے صدقۃ الفطر کے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵۵..... مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزرے۔ الدارقطنی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف الجامع ۲۹۱۰۔

۱۵۸۵۶..... مال میں زکوٰۃ کے سوا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن فاطمة بنت قیس

کلام:..... روایت محل کلام ہے: حسن الاثر ۱۸۸، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۷۔

۱۵۸۵۷..... پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵۸..... مکاتب کے مال میں زکوٰۃ نہیں حتیٰ کہ وہ آزاد ہو جائے۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۳۹، ضعیف الجامع ۳۹۱۳۔

فائدہ:..... جس غلام پر اس کا آقا کچھ مال مقرر کر دے کہ اتنا مال لے آؤ تم آزاد ہو اور وہ کما کما کر مال جمع کرنا شروع کر دے تو اس مال پر زکوٰۃ نہیں۔

۱۵۸۵۹..... درمیان سال میں بڑھنے والے مال پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اس پر سال نہ بیت جائے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعاف الدارقطنی ۳۶۳، ضعیف الجامع ۳۹۱۲۔

۱۵۸۶۰..... جس نے کسی مال کا فائدہ حاصل کیا اس پر سال گزرنے تک زکوٰۃ نہیں ہے۔ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۰، اللطیفۃ ۲۳، المتناہیۃ ۸۱۷۔

۱۵۸۶۱..... کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب تک اس پر سال نہ بیت جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۳۶۳۔

۱۵۸۶۲..... چھروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۷۰۵، حسن الاثر ۱۹۸، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۹۔

الاکمال

۱۵۸۶۳..... ہر پانچ سائتمہ اونٹوں میں زکوٰۃ ہے۔ الخطیب فی التاریخ عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۵۸۶۴..... ہر پانچ سائتمہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں زکوٰۃ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۵۸۶۵..... ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ الافراد للدارقطنی، عن ابی بکر

۱۵۸۶۶..... پانچ سائتمہ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں

پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون۔ پینتیس تک۔ جب ایک زیادہ

ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے نر لگا ہوا ساٹھ اونٹوں تک۔ جب ایک

زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذع ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر چالیس میں جذع اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ زحفتی کر چکا ہو۔
الدارقطنی فی السنن وضعفه عن عمر رضی اللہ عنہ

گائے کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۶۷۔ گائیں جب تیس ہو جائیں تو ان میں ایک سالہ پچھڑایا پچھڑی ہے۔ جب چالیس ہو جائیں تو ان میں دو سالہ پچھڑایا پچھڑی ہے، پھر جس قدر زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۶۸۔ چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک دو سو درہم کو نہ پہنچے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی

۱۵۸۶۹۔ ایک سو نوے درہم میں کچھ نہیں، دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۸۷۰۔ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، اور عرایا میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... عرایا عربیہ کی جمع ہے عربیہ کھجور کا وہ درخت ہے جس کو مالک کسی دوسرے کو پھل کھانے کے لیے دیدے تو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

زیورات کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۷۱۔ کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ پاک قیامت کے روز تم دونوں کو آگ کے کنگن پہنائے۔ دونوں نے عرض کیا: (ہرگز) نہیں۔ ارشاد

فرمایا: پھر تم دونوں اس (سونے) کی زکوٰۃ نکالو۔ مسند احمد، الترمذی وضعفه عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بالا کو کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی زکوٰۃ الحلی میں تخریج فرمایا ہے رقم الحدیث ۶۳۵، نیز ارشاد

فرمایا: روایت میں انثی بن الصباح اور ابن لبیحہ حدیث میں ضعیف راوی ہیں۔

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۵۸۷۲۔ زکوٰۃ پانچ چیزوں میں ہے: گندم، جو، انگور، کھجور اور زیتون۔ الحاکم فی التاريخ عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۵۸۷۳۔ صدقہ (زکوٰۃ) نہ لے صرف ان چار چیزوں کی: جو، گندم، کشمش اور کھجور۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ ومعاذ حدیث صحیح ووافقه الذہبی

۱۵۸۷۴۔ زرعی پیداوار کھجور اور انگور (وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں جب تک پیداوار پانچ وسق کو نہ پہنچے۔ جو پیداوار پانچ وسق کو پہنچے تو اگر اس کی

زمین کو ڈولوں، ہاتھوں اور چھڑکاؤ کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ) اور جس پیداوار کی زمین کو آسمان نے یا نہروں

نے سیراب کیا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ اوقیہ کو نہ پہنچے۔ پھر اس میں زکوٰۃ ہے۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس جب دو سو درہم چاندی ہو جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں۔ الرافعی عن ابی سعید ابو عوانہ، الدارقطنی فی السنن وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۵۸۷۵..... کھیتی میں زکوٰۃ نہیں، نہ انگوروں اور کھجوروں میں مگر جب وہ پانچ وسق کو پہنچے اور پانچ وسق سو فریق ہے۔ وسق ساٹھ صاع ہے اور صاع ساڑھے تین سیر۔ ابن جریر، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ و ابی سعید امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صحیح (درست) ہے۔

۱۵۸۷۶..... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن جنیر، السنن للبیہقی عن ابن عمر وضعفہ کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۳۳۶۔ ۱۵۸۷۷..... ہر وہ پیداوار جو زمین نکالے اس میں عشر یا نصف العشر ہے۔ ابن النجاشی عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ ۱۵۸۷۸..... جس زمین کو بارش یا نہریں یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے۔ اور جو زمین جانور پر پانی لا کر سیراب کی جائے۔ اور جس میں انسانی محنت کو دخل ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن الجارود، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۵۸۷۹..... جس زمین کو آسمان نہریا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے، اور جس کو پانی کے ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ اور یہ کھجور، گندم اور جو میں ہے۔ جبکہ کلثمی، خر بوزہ، انار اور گنے (وغیرہ) میں رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ معاف فرمادی ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ، الحاکم والذہبی قالا صحیح ۱۵۸۸۰..... جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس زمین کو ہٹ اور ڈولوں کے ساتھ سینچا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ ۱۵۸۸۱..... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ (باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی رافع ۱۵۸۸۲..... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی رافع ۱۵۸۸۳..... پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف ابی داؤد: ۳۳۶۔ ۱۵۸۸۴..... مسلمان آدمی پر اس کے انگوروں اور دیگر اناج میں زکوٰۃ نہیں جب تک وہ پانچ وسق سے کم ہو۔

ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ ابی سعید رضی اللہ عنہ، صحیح و وافقہ الذہبی ۱۵۸۸۵..... کھجور کی طرح انگوروں کا بھی پہلے اندازہ کیا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشمش بننے پر نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی زکوٰۃ شرب بننے پر نکالی جاتی ہے (شروہ کھجور ہوتی ہے جو پورے سال ذخیرہ کی جاسکتی ہے نرم چھوہارے کے علاوہ)۔ الترمذی حسن غریب عن عتاب بن اسید ۱۵۸۸۶..... پہلے انگوروں کو اندازے سے نکال لیا جاتا ہے جس طرح کھجور کو نکالا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشمش بن جانے کے بعد نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی شرب بننے کے بعد زکوٰۃ ادا ہوتی ہے۔ السنن للبیہقی عن عتاب بن اسید

۱۵۸۸۷..... لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو۔ اگر ایک تہائی نہیں چھوڑنا چاہتے تو چوتھائی ضرور چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سہل بن ابی حمزہ مذکورہ ارشاد نبی اکرم ﷺ نے اندازہ اور انکل لگانے والے سے فرمایا تھا۔ یعنی تمام کھجوروں یا انگوروں میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی تازہ کھجور یا تازہ انگور نکال لو۔ پھر جب یہ پختہ ہو جائیں گی یا انگوروں کی کشمش بن جائے گی تو تب ان میں متعین دسواں حصہ اگر بارانی یا نہری زمین

ہے اور اگر پانی ڈولوں وغیرہ سے دیا گیا ہے تو میسواں حصہ نکالا جائے۔

شہد کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۸۸ شہد میں دسواں حصہ ہے ہر بارہ مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ اور اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

الكبير للطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۵۸۸۹..... ہر دس رطل شہد میں ایک رطل زکوٰۃ ہے۔ ابو عمرو بن العزرائی فی حدیث ابی یوسف القاضی عن الاحوص بن حکیم عن ابیہ مرسلًا

جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۵۸۹۰..... کام کاج میں لگے ہوئے تیل، گدھے، غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الحاكم في الكنى، السنن للبيهقي عن الحسن بن عبد الرحمن بن سمرة، ابو داؤد في مراسيله، السنن للبيهقي عن الحسن مرسلًا،

ابو عبيد في الغريب، السنن للبيهقي عن كثير بن دينار الخراساني مرسلًا وعن الضحاك مرسلًا

کلام:..... ذخيرة الحفاظ ۶۲۰۔

۱۵۸۹۱..... میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے نیز دوسو سے کم دراهم میں بھی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔

الاولى للطبراني عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۵۸۹۲..... مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضي الله عنه

۱۵۸۹۳..... میں نے تم سے کام والے گھوڑے، گدھے، تیل اور غلام میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ السنن للبيهقي عن ابی ہریرة رضي الله عنه

کلام:..... ضعيف الجامع ۳۷۱۸۔

۱۵۸۹۴..... بل میں جوتی جانے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں۔ الدارقطني في السنن عن جابر رضي الله عنه

۱۵۸۹۵..... زمین میں کھیتی گانے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن خزيمة عن جابر رضي الله عنه

۱۵۸۹۶..... جو مال کسی کو قرض دیا جائے اس پر (واپسی تک) زکوٰۃ نہیں۔

ابن مندہ عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عن سهل بن قيس المزني

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخيرة الحفاظ ۳۶۷۱۔

احکام متفرقہ..... الاکمال

۱۵۸۹۷..... نبی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں زکوٰۃ آپ کے قاصد کے حوالے کر دوں

تو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں میں زکوٰۃ کے فریضے سے بری ہو جاؤں گا ناں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جب تو نے زکوٰۃ میرے قاصد کے حوالے کر دی

تو تو اس سے بری ہو گیا اور تیرا اجر ثابت ہو گیا اور گناہ اس پر رہ گیا جس نے اس کو بدل دیا۔ مسند احمد، السنن للبيهقي عن انس رضي الله عنه

۱۵۸۹۸..... جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی تو وہ خزانہ نہیں رہا (جس کی مذمت آئی ہے)۔

الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن ام سلمة رضي الله عنها

۱۵۸۹۹..... اہل دیہات سے ان کے مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے پانی کے گھاٹوں پر اور ان کے ڈیروں پر لی جائے۔

الارسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۵۹۰۰..... مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ ابن ماجہ السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حسن الأثر ۱۸، ضعاف الدارقطنی ۳۶۳۔

۱۵۹۰۱..... مجتمع مویشیوں کو متفرق نہ کیا جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو جمع کیا جائے زکوٰۃ وصولی کے وقت۔ اور دو خلط (شریک) جب تک زپر،

چرواہے پر اور حوض پر اکٹھے رہیں خلیط و شریک ہیں (اپنا لین دین برابر کر لیں)۔ السنن للبیہقی عن سعد

کلام:..... ضعاف الدارقطنی ۳۸۸۔

فائدہ:..... خلط سے شرکت مراد ہے عند الاحناف۔ یعنی مثلاً دو مالکوں کی ایک سو بیس بکریاں ہیں ایک مالک کی ثلث (ایک تہائی) بکریاں

ہیں اور دوسرے مالک کی دو تہائی۔ اب زکوٰۃ میں ایک بکری چلی گئی تو دونوں مالک اس کی قیمت لگا کر ایک ثلث اور دو ثلث کے ساتھ وہیں یعنی

پانی کے گھاٹ پر ہی فیصلہ چکنا کر لیں۔ اور یہ دونوں اپنا مال جو مجتمع ہے متفرق نہ کریں زکوٰۃ سے بچنے کی خاطر اور اگر پہلے متفرق ہے تو زکوٰۃ کم

واجب ہونے کی خاطر اکٹھا نہ کریں۔ یہ بھی اس کی مثال ہے کہ میاں بیوی بیس بیس بکریوں کے مالک ہیں اب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو یہ امر

جائز نہیں کہ وہ ان کی متفرق بکریوں کو ملا کر چالیس پر ایک بکری وصول کر لے۔

۱۵۹۰۲..... زکوٰۃ میں دو مرتبہ وصولی جائز نہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی سال میں دو مرتبہ زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۱۵۹۰۳..... اے ابو حذیم زکوٰۃ یا تو پانچ (اونٹوں) میں ہے، یا دس (اونٹوں) میں، یا پندرہ (اونٹوں) میں، یا بیس (اونٹوں) میں یا پچیس

(اونٹوں) میں، یا تیس (گایوں) میں، یا پینتیس (اونٹوں) میں اور پھر زیادہ ہوں تو چالیس (گایوں اور بکریوں) میں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، یعقوب بن سفیان، المنجینی فی مسندہ، ابن سعد، البغوی، البوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی،

السنن لسعید بن منصور عن ذیال بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن جدہ

ذیل الاحکام..... احکام کے بارے میں

۱۵۹۰۴..... حضور ﷺ نے رات کو پھل اتارنے اور رات کو اباح نکالنے سے منع فرمایا۔ ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن الحصین

زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق..... فرع

۱۵۹۰۵..... دو روزہ روہنے سے احتراز کر۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۰۶..... جلب ہے اور نہ جب اور نہ اسلام میں شغار ہے۔ النسائی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۷۸۔

فائدہ:..... اہل دیہات اپنی زمینوں کی پیداوار شہر کی منڈی میں لانا چاہیں تو منڈی والوں یا کسی اور کو ان کے پاس پہلے پہنچ کر ان کا مال اونے

پونے بھاؤ خرید کر لانا اور منڈی میں مہنگے داموں فروخت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر اہل دیہات خود بازار اور منڈی میں آکر اپنا مال فروخت کریں

گے تو وہ مال لوگوں کو کم نرخ پر فراہم ہوگا۔ لاجلب لاجب کا یہ مطلب ہے واللہ اعلم بالصواب۔ اور لا شغار فی الاسلام کا مطلب ہے کہ دو آدمی ایک

دوسرے کی قریبی رشتہ دار سے نکاح کریں اور یہی ان کا مہر ہو جائے اور جداگانہ مہر نہ رکھیں یہ سراسر ناجائز ہے۔

۱۵۹۰۷..... جلب اور جب جائز نہیں اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے۔ ابو داؤد عن عمرو بن شعیب

۱۵۹۰۸..... جلب اور حب کی اور شغار کی اسلام میں اجازت نہیں۔ اور جس نے مال غنیمت میں لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عمران بن حصین

۱۵۹۰۹..... مسلمانوں سے زکوٰۃ ان کے گھانوں پر لی جائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۹۱۰..... عنقریب تمہارے پاس غصہ و صدقات وصول کرنے والے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کو خوش آمدید کہنا اور جو وہ چاہیں ان کا راستہ چھوڑ دینا۔ اگر وہ تمہارے ساتھ انصاف برتیں گے تو ان کے لیے اچھا ہوگا اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال خود بھگتیں گے لیکن تم ان کو راضی کر دینا۔ کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی کامل ادائیگی اسی میں ہے کہ ان کو راضی کر دو اور وہ تم کو عادیں۔ ابو داؤد عن جابر بن عتیک کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف ابی داؤد ۳۲۵، ضعیف الجامع ۳۲۹۔

۱۵۹۱۱..... جب تمہارے پاس صدقات لینے والے آئیں تو ان کو واپس تم سے راضی ہو کر جانا چاہیے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جریر

۱۵۹۱۲..... جب تم (کھجور یا انگور کا) اندازہ لگاؤ تو تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر لے لو۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سہل بن ابی حمثہ

فائدہ:..... یہ حکم پھل کے مالک کو ہے۔ یعنی ایک تہائی یا ایک چوتھائی چھوڑ کر باقی اپنے کام میں لے لو۔ ایک تہائی یا چوتھائی جب شریاً شمش بن جائے تو پھر کل مال کا دسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔

کلام:..... حسن الاثر ۱۹۳، ضعیف ابی داؤد ۳۳۹، ضعیف الترمذی ۹۷، ضعیف الجامع ۳۷۶۔

الاکمال

۱۵۹۱۳..... حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔ مسند احمد عن رافع

۱۵۹۱۴..... زکوٰۃ کا برحق کارندہ اللہ کی راہ میں غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، الترمذی: حسن، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۱۵۹۱۵..... عامل (کارندہ) جب زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا جائے اور حق لے کر دے تو وہ مستقل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا حتیٰ کہ

واپس اپنے گھر لوٹے۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن حمید عن ابیہ عن جدہ عبدالرحمن بن عوف

۱۵۹۱۶..... لوگوں کے بچائے ہوئے اچھے اموال میں سے نہ لے بلکہ بوڑھا، جوان اور عیب والا ہر طرح کا ملا جلا مال لے۔

السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلًا

۱۵۹۱۷..... اسلام میں جلب ہے اور نہ حب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی شیبہ عن عطاء مرسلًا

۱۵۹۱۸..... اسلام میں جلب ہے اور نہ حب اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے گی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۹۱۹..... اسلام میں جلب ہے اور نہ حب، نہ اعتراض اور نہ شہری کی دیہاتی سے بیع کی اجازت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر بن عبد اللہ عن جدہ

۱۵۹۲۰..... میں کچھ لوگوں و صدقات وصولی کے لیے بھیجتا ہوں۔ پھر ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نے کوئی ظلم کیا ہے اور نہ ان

کے لیے (زکوٰۃ کا) حق چھوڑا ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ ملا تھا جو میں نے قبول کر لیا ہے۔ یہ اپنے جھونپڑے میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کہ اس کو کیا

ہدیہ ملتا ہے۔ خبردار! بچو! کہیں کوئی اپنی گردن پر اونٹ کا بار لیے ہوئے آئے جو بلبلا رہا ہو یا ڈکراتی ہوئی گائے لے کر آئے یا منمناتی ہوئی بکری

لے کر آئے۔ اے اللہ! کیا میں نے حق بات نہیں پہنچا دی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۵۹۲۱۔ اے قیس! قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تیری گردن پر اونٹ سوار ہو اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے سوار ہو اور وہ ڈکر رہی ہو یا بکری
 سوار ہو اور وہ منمن رہی ہو۔ اور ابو رغال کی طرح نہ بننا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ ابو رغال کون تھا؟ ارشاد فرمایا: مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) تھا۔ حضرت صالح علیہ
 السلام نے اس کو (زکوٰۃ وصولی کے لیے) بھیجا۔ اس نے طائف میں ایک آدمی کو پایا، جس کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سو کے لگ بھگ
 تھا۔ لیکن سوائے ایک بکری کے سارے ریوڑ بغیر دودھ والی بکریوں کا تھا۔ اس آدمی کا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا جس کی ماں نہیں تھی۔ اس دودھیا بکری کے
 دودھ پر وہ بچہ پلتا تھا۔

بکریوں کے مالک نے ابو رغال سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں (وقت کے) رسول کا رسول (قاصد) ہوں۔ آدمی نے اس کو
 خوش آمدید کیا اور بولا: یہ میری بکریاں ہیں جو چاہے لے لے۔ ابو رغال نے دودھ والی بکری پر نظر جمادی اور بولا: یہ چاہیے آدمی نے کہا: یہ بچہ جو تم
 دیکھ رہے ہو اس کے کھانے پینے کا کوئی اور بندوبست نہیں اس بکری کے دودھ کے سوا۔ ابو رغال بولا: اگر تم دودھ چاہتے ہو تو میں بھی دودھ پسند کرتا
 ہوں۔ بکریوں کا مالک بولا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ بکریوں کا مالک بکریوں میں اضافہ کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے پانچ
 بکریاں بغیر دودھ والی لینے پر اصرار کیا مگر ابو رغال اسی دودھ والی بکری لینے پر ڈٹا رہا۔ بکریوں والے نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنا تیر کمان اٹھایا اور ابو
 رغال کو قتل کر دیا۔ پھر خود ہی بولا: نبی تک یہ خبر مجھ سے پہلے کوئی اور نہ پہنچائے گا۔ پھر وہ بکریوں والا حضرت صالح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور
 ساری خبر سنائی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بھی ابو رغال کو بددعا دی:

اے اللہ! ابو رغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابو رغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابو رغال پر لعنت فرما (حضور اکرم ﷺ نے یہ واقعہ قیس کو سنا لیا تو
 قریب موجود) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تب تو قیس کو عہدے سے معاف رکھے۔

مستدرک الحاکم، البخاری، مسلم عن قیس بن سعد

۱۵۹۲۲۔۔۔۔۔ بنی فلاں کے صدقات وصول کر، اور دیکھ! قیامت کے دن کوئی بلبلا تا ہو جو ان اونٹ اپنی گردن یا شانے پر لادے نہ آنا۔

مسند احمد، الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع عن سعد بن عبادہ

زکوٰۃ لینے والے کا رندے کو راضی کرنا..... الاکمال

۱۵۹۲۳۔۔۔۔۔ جب تیرے پاس مصدق (زکوٰۃ لینے والا) آئے تو اپنی زکوٰۃ اس کو دیدے اگر وہ تجھ پر ظلم کرے تو اس کو اس کا مطلوبہ مال دے کر
 اس سے منہ موڑ لے اور یہ دعا کر: اے اللہ! اس نے جو بھی مجھ سے لیا میں تجھ سے اس کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

الحاکم فی التاریخ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۲۴۔۔۔۔۔ اپنے عشر اور زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔ الکبیر للطبرانی عن جریر

۱۵۹۲۵۔۔۔۔۔ مصدق (زکوٰۃ لینے والا) جب کسی قوم سے راضی خوشی واپس لوٹے تو اللہ بھی اس قوم پر اپنی رضا مندی اتارتا ہے اور جب مصدق کسی
 قوم سے ناراض واپس ہو تو اس قوم پر اللہ کی ناراضگی بھی اترتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سراء بنت نبهان

دوسرا باب..... سخاوت اور صدقہ میں

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول..... سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں

۱۵۹۲۶..... سخاوت اللہ کا سب سے بڑا اخلاق ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:.....ضعیف الجامع: ۳۳۳۹۔

۱۵۹۲۷..... سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ڈالیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں۔ جس نے کوئی ایک ڈالی (ٹہنی) تھام لی وہ ڈالی اس کو جنت تک لے جائے گی۔ بخل جہنم کا ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں جس نے ان میں سے کوئی ٹہنی تھامی، وہ اس کو جہنم تک لے جائے گی۔ الافراد للدارقطنی، شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ، التاريخ للخطیب عن ابی سعید، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، مسند الفردوس للذہبی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۳، العقبات ۴۰، التزییہ ۱۳۹/۲۔

۱۵۹۲۸..... سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کے ہاں عبادت گزار بخیل سے محبوب ہے۔

الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام:.....روایت غریب (ضعیف) ہے۔ قال الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی السخاء ۱۹۶۱۔

۱۵۹۲۹..... روٹی کے لقمے یا کھجور کی مٹھی یا ایسی کسی چیز کے ساتھ جس کے ذریعے مسکین اپنے پیٹ کو سکون بخش دے اللہ پاک تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے: گھر کے مالک کو جس نے اس کو دینے کا حکم دیا، بیوی جس نے اس کو تیار کیا اور خادم جس نے وہ کھانا فقیر کو تھمایا۔

مسند رک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۵۹۳۰..... اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر صاحب صدقہ کے لیے اس کی نشوونما اور بڑھوتری کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے پچھیرے کی دیکھ بھال نشوونما کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ کا ایک لقمہ بڑھ کر احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔

الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۱..... بندہ روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے وہ بڑھ چڑھ کر اللہ کے ہاں احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۵۹۳۲..... مسائل کو پکچھ دے کر لوٹاؤ خواہ مکھی کے سر جتنی چیز ہو۔ الضعفاء للعقبلی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف سے ضعیف الجامع ۳۱۲۵، الضعیفہ ۱۹۸۳۔

۱۵۹۳۳..... مسائل کو پکچھ دے کر لوٹاؤ خواہ جلے ہوئے کھر (جانور کے پائے) کے ساتھ۔

موطا امام مالک، مسند احمد، التاريخ للبخاری، النسائی عن حواء بنت السکن

۱۵۹۳۴..... آرتو اس (سائل) کو دینے کے لیے کچھ نہ پائے سوائے جلے ہوئے کھر کے، تو وہی اس کے ہاتھ میں جمادے۔

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، الصحیح لابن حبان، مسند رک الحاکم عن ابی بجد

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۵..... مسکین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دے خواہ جلا ہوا پایہ ہو۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بجید
۱۵۹۳۶..... جب تمہارے پاس کوئی ساکن آئے تو اس کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دو خواہ جلا ہوا کھر ہو۔

الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الخفاۃ ۱۷۱۔

۱۵۹۳۷..... ہر کوئی اپنے چہرہ کو جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
۱۵۹۳۸..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ البخاری، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، مسند احمد
عن عائشة رضی اللہ عنہا، مسند البزار، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ، مسند البزار عن النعمان بن بشیر عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ عنہ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۳۹..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی نہ۔ ملے تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچو۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن عدی

۱۵۹۴۰..... اپنے اور جہنم کی آگ کے درمیان میں آڑ کر لو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن فضالہ بن عیید
۱۵۹۴۱..... صدقہ کرو خواہ ایک کھجور کیوں نہ ہو کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک مٹاتی ہے اور گناہوں کو بھاتی ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

ابن المبارک عن عکرمہ مرسلًا

کلام:..... روایت محل کلام سے: کشف الخفاء ۹۸۲، النوافع ۵۳۲۔

۱۵۹۴۲..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس سے قیامت کے دن اللہ پاک اس طرح کلام نہ کرے کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی
ترجمان و واسطہ نہ ہو۔ پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو وہی پائے گا جو اس نے آگے بھیجا بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی وہی کچھ پائے گا جو اس نے آگے
بھیجا تھا اور اپنے سامنے دیکھے لے گا تو جہنم کی آگ پائے گا۔ پس اس آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا اچھی بات کے ذریعے ہی ممکن ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن عدی بن حاتم

صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ

۱۵۹۴۳..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ممکن ہو، کیونکہ وہ بھی بھوک سے ٹیرھے انسان کو سیدھا کرتی ہے اور بھوکے
کے لیے گدارے کا ذریعہ بنتی ہے خواہ سیر کو فائدہ نہ دے۔ البزار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۹۴۴..... تم میں سے کوئی بھی اپنا چہرہ جہنم کی تپش اور آگ سے ایک کھجور بلکہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ بھی بچا سکتا ہے، بے شک تم میں
سے جب کوئی اللہ سے ملاقات کرے گا تو پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں نہیں دی تھیں؟ وہ عرض کرے گا: بے شک
دی تھیں۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: ضرور، کیوں نہیں۔ تب پروردگار پوچھے گا: پھر تو نے
اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ وہ اپنے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن ایسی کوئی شے نہ پائے گا جس کے ساتھ وہ جہنم کی آگ سے اپنا چہرہ بچا
سکے۔ لہذا ہر شخص اپنا چہرہ جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم کی آگ
سے اپنا چہرہ بچائے۔ بے شک مجھے تم پر فقر و فاقہ کا خوف نہیں کیونکہ اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو اتنا عطا کرے گا کہ کوئی عورت یثرب اور حیرہ کے
درمیان بلکہ اس سے بھی زیادہ سفر (تہا) کرے گی اور اس کو اپنی سواری پر چوری کا خوف نہ ہوگا (اس قدر لوگوں میں کشادگی اور فراوانی ہوگی)۔

الترمذی عن عدی بن حاتم

حدیث حسن غریب ہے۔

- ۱۵۹۴۵..... جو شخص تم میں سے جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو وہ ضرور ایسا کر لے۔ مسلم عن عدی بن حاتم
- ۱۵۹۴۶..... لوگوں میں افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت و مشقت (کی کمائی) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔
- ۱۵۹۴۷..... لوگوں میں بہترین انسان وہ فقیر مؤمن ہے جو اپنی محنت (کی کمائی) دے۔
کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۹۸، الضعیفۃ ۵۱۱
- ۱۵۹۴۸..... جتنا ہو سکے تھوڑے میں سے تھوڑا دیتی رہ، اور جمع کر کے نہ رکھو نہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔
مسلم، النسائی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۴۹..... دے اور گن گن کے نہ دے ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۰..... خرچ کر اور شمار نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔ اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے جمع کر لے گا۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۱..... تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرة
- ۱۵۹۵۲..... تم (ازواج مطہرات) میں سے مجھے سب سے پہلے وہ عورت آ کر ملے گی جو تم میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہوگی (یعنی سب سے زیادہ سخی ہوگی)۔ مسلم، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۵۹۵۳..... کیا میں نے تجھے اس بات سے نہیں روکا کہ کل کے لیے کچھ اٹھا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالیٰ روز کارزق اتارتا ہے۔
مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۴..... صدقہ کر اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۵..... جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا بلکہ زیادہ میں سے تھوڑا (اور تھوڑے میں سے بھی تھوڑا) خرچ کرتی رہ۔
البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۶..... بخل نہ کرو ورنہ اللہ بھی تجھ پر بخل کرے گا۔ البخاری، الترمذی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۷..... اے عائشہ! شمار کر کے نہ رکھ! ورنہ اللہ بھی تجھ سے شمار کر لے گا۔ مسند احمد، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۵۹۵۸..... اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل اس شخص کا ہے جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے یا کسی مقروض کو قرض سے چھٹکارا دلائے یا کسی سے اس کی تکلیف و مصیبت کو دفع کرے۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن عمیر
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۶۱، الضعیفۃ ۱۸۶۰۔
- ۱۵۹۵۹..... فرائض کی بجا آوری کے بعد اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کسی مسلمان پر خوشی کا دروازہ کھولنا ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۸

اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی

- ۱۵۹۶۰..... جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسادگی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کو نرمی و سخاوت اور غفور و درگزر جیسی صفات دیدیتا ہے اور جب کسی قوم پر سختی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت
کلام:..... ضعیف الجامع ۳۴۷۔

۱۵۹۶۱۔ رزق حاصل کرنے میں صدقہ کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ مسند الفردوس اللدیلمی عن عبد اللہ بن عمرو المزنی
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۸۱۸، الکشف الالبی ۴۳، کشف الخفاء ۳۳۲۔
۱۵۹۶۲۔ صدقہ کے ساتھ رزق آتا رو۔

شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن جبیر بن مطعم، ابو الشیخ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: اتنی المطالب ۱۸۳، ذخیرة الخفا ۵۰۳، ضعیف الجامع ۸۳۱۔

۱۵۹۶۳۔ نرمی برت، تیرے ساتھ بھی نرمی برتی جائے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۶۴۔ چشم پوشی کرو تمہارے ساتھ بھی چشم پوشی کی جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق عن عطاء مرسلاً

۱۵۹۶۵۔ نیکی کے کام برائیوں، آفتوں اور ہلاکت خیز چیزوں کو دفع کرنا ہے، اور جو لوگ دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیک
ہوں گے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۹۶۶۔ نیکی کے کام برائیوں کو مٹانا ہے، اور مخفی صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے، ہر نیکی صدقہ ہے، دنیا
میں جو نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے، جو دنیا میں برائیوں میں معروف ہیں وہی آخرت میں برے ہوں گے اور جو شخص

سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی والے) ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام:..... اس میں ایک راوی عبد اللہ بن ابی لولید اوصاف ضعیف ہے: مجمع الزوائد ۱۵۳، نیز دیکھئے کشف الخفاء ۱۵۹۴

۱۵۹۶۷۔ تم پر نیکی کے کام لازم ہیں کیونکہ وہ برائیوں کو مٹاتے ہیں اور تم پر خفیہ صدقہ کرنا بھی لازم ہے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے غضب کو
ختم کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۶۸۔ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو محبوب ترین بندے وہ ہیں جن کو نیکی محبوب ہے اور نیکی کے کام ان کو محبوب ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۶۵۔

۱۵۹۶۹۔ جو لوگ دنیا میں نیکی والے مشہور ہیں وہی آخرت میں نیک ہوں گے اور جو دنیا میں بدی والے ہیں وہی آخرت میں بدکار ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن سلمان وعن قبیصة بن سومة وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما، حلیة الاولیاء عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ،
التاریخ للخطیب عن علی ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۹۷۰۔ دنیا میں نیکی والے ہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے اور جنت میں سب سے پہلے نیکی کرنے والے داخل ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۳۸۔

۱۵۹۷۱۔ نیکی کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو برائیوں کو پھچھاڑتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۹۴۱۔

۱۵۹۷۲۔ کسی کے ساتھ کی ہوئی نیکی لوگوں کے درمیان تو ختم ہو جاتی ہے لیکن کرنے والے اور اللہ کے درمیان کبھی ختم نہیں ہوتی۔

مسند الفردوس عن ابی الیسر

۱۵۹۷۳۔ نیکی کے کام برائی کے راستے ختم کرنا ہیں، خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو رفع کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۵۹۷۴۔ نیکی، بھلائی اور اس کے کرنے والوں سے محبت رکھو، قسم ہے اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے برکت بھی اور عافیت

بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ ابو الشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۷۔

۱۵۹۷۵.....تو اس شخص پر تعجب کر جو اپنے مال کے ساتھ غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ آزاد لوگوں کو نیکی کے ساتھ کیوں نہیں

خرید لیتا یہ زیادہ ثواب دہ ہے۔ ابو الغنائم النرسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۶۸۳، کشف الخفاء ۱۷۱، المغیر ۹۲۔

۱۵۹۷۶.....نیکی سوا آدمیوں کے ہاتھ میں گھومتی ہے پھر بھی ان میں آخری شخص پہلے کے برابر ہوتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۳۲۵۔

۱۵۹۷۷.....اگر صدقہ سوا آدمیوں کے ہاتھوں سے گزرے تب بھی سب کے لیے پہلے جیسا اجر ہوگا بغیر اس کے اجر میں کوئی کمی کیے ہوئے۔

التاریخ للخطیب عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۳۷، الضعیفة ۱۶۰۳، النواہج ۱۵۷۱

فائدہ:.....یعنی اگر جس پر کوئی شے صدقہ کی جائے اور وہ اس کو آگے صدقہ کر دے، پھر وہ بھی آگے صدقہ کر دے اسی طرح جتنے آدمی اس کو

آگے صدقہ کرتے جائیں گے ہر ایک کے لیے اس شخص کا اجر ہوگا جس نے اس شے کو پہلے پہل صدقہ کیا تھا۔ اور اس کے اجر میں سے میں بھی

کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

۱۵۹۷۸.....صدقہ (خیرات) کرتے رہو، عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر کسی کے پاس دینے آئے گا تو وہ کہے گا: اگر تو یہ

چیز کل گذشتہ دن لے آتا تو میں قبول کر لیتا۔ لیکن آج مجھے اس کی چنداں حاجت نہیں ہے۔ اس طرح وہ کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو اس کا صدقہ

قبول کر لے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن حارثة بن وہب

۱۵۹۷۹.....صدقہ کرو کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہاری گلو خلاصی کا ذریعہ ہے۔ الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے سنداً، ضعیف الجامع ۲۳۳۹، الضعیفة ۱۶۲۸، کشف الخفاء ۹۸۳۔

۱۵۹۸۰.....صدقہ مصیبت کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۹۸۱.....صدقہ بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ القضاعی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۲۶، الضعیفة ۶۶۵۔

۱۵۹۸۲.....صدقہ ستر قسم کی مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے سب سے ہلکی مصیبت جذام اور برص ہے۔ التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۲۵۔

۱۵۹۸۳.....صدقہ مسکین پر صدقہ ہے اور ذی رحم (رشتہ دار) پر صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سلمان بن عامر

۱۵۹۸۴.....صدقہ کرنا، کسی کے ساتھ نیکی کرنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی برتاؤ بخشتی کو نیک بخشتی سے بدل دیتا ہے، عمر میں

زیادتی کرتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۲۷۔

۱۵۹۸۵.....جنت خیوں کا گھر ہے۔ الکامل لابن عدی، القضاعی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے: الاقان ۶۱۵، تحذیر المسکین ۱۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۳۔

۱۵۹۸۶.....سائل کا حق ہے (کہ اس کو کچھ نہ کچھ دیا جائے) خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن الحسنین، ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن الہرماس بن زیادہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے: الاسرار المرفوعہ ۳۷۲، ۳۶۰، اسنی المطالب ۱۱۵۔

۱۵۹۸۷..... سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: التذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۔

۱۵۹۸۸..... جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ پس تیرا مال وہ ہے
جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... ہر انسان مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے وہی اس کا اپنا مال ہوتا ہے جس کو
وہ کڑے وقت میں اللہ کے ہاں پالیتا ہے اور یہ مال اس کو اچھا نہیں لگتا، جبکہ وہ جس کو وہ جمع کر کے رکھتا ہے اس سے انسان بے انتہاء لگاؤ رکھتا
ہے حالانکہ وہ اس کا مال ہوتا ہی نہیں کیونکہ اس کے مرنے کے بعد وہ مال اس کے وارث کا ہوتا ہے۔

۱۵۹۸۹..... اللہ تعالیٰ نے یہ دین اپنی ذات کے لیے خالص کر لیا ہے اور تمہارے دین کے لیے درست اور سب سے بہتر چیز سخاوت اور حسن
اخلاق ہے۔ پس سنو! اپنے دین کو ان دونوں چیزوں کے ساتھ مزین کر لو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۵۹۹۰..... اللہ تعالیٰ جو اد (بڑا فیاض) ہے اور جو اد کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق سے محبت رکھتا ہے اور رذیل گھٹیا اخلاق سے نفرت رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن طلحة بن عبید اللہ، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۹۱..... اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے بلند اخلاق کو محبوب رکھتا ہے اور پست گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۲..... اللہ تعالیٰ مدد نازل کرتا ہے اسی قدر جس قدر انسان دوسروں کے لیے محنت مشقت اٹھاتا ہے۔ اور صبر بھی مصیبت کے بقدر نازل فرماتا ہے۔

الکامل لابن عدی، ابن لآل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۳..... مدد من جانب اللہ بقدر مشقت نازل ہوتی ہے۔ اور صبر بھی خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الحکیم، البزار، الحاکم فی الکنی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۳۳۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵۱، الشذرة ۲۲۷۔

۱۵۹۹۴..... جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کی مدد اور ذمہ داری اس پر بڑھ جاتی ہے۔ پس جو اس ذمہ داری
کو اٹھانے سے عاجز بنتا ہے وہ اس نعمت کو رو بہ زوال کر لیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عائشۃ، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۹۵..... صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۹، اسنی المطالب ۸۱۳۔

۱۵۹۹۶..... صدقہ اپنے مالکوں کی طرف سے قبروں کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے اور مؤمن قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سائے میں پناہ گزین ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عامر

کلام:..... روایت محل کلام ہے کیونکہ اس میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔ مجمع الزوائد ۱۱۰۳، نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۸، ضعیف الجامع ۱۳۸۸

۱۵۹۹۷..... صدقہ سے اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور بدلے سے آنے والے کی رضا اور حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن علقمة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۹۰

۱۵۹۹۸..... مؤمن اللہ سے یہ اچھا ادب حاصل کرتا ہے کہ جب اللہ اس پر وسعت پیدا کرتا ہے تو وہ بھی آگے وسعت کا معاملہ کرتا ہے اور جب

اس پر تنگی ہوتی ہے تو وہ بھی ہاتھ روک لیتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... المتناہیۃ ۱۰۵۵، الوقوف ۱۶۔

۱۵۹۹۹ بہت سے مال دار قیامت کے دن بہت تنگ دست ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے دیا تو انہوں نے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کیا اور اس کے ساتھ نیک کام کیے۔ البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۶۰۰۰..... آدمی جب صدقہ میں کوئی چیز دیتا ہے تو ستر شیطانوں کی ہرزہ سرائی اور مکروشر سے اس کو آزادی مل جاتی ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۰۰۱..... ابلیس اپنے مضبوط ترین اور سب سے قوی چیلوں کو ان لوگوں کے ورغلانے کے لیے بھیجتا ہے جو اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۵۹۔

صدقہ کی پرورش

۱۶۰۰۲..... اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور تمہارے لقمہ کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے پھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھجور کا دانہ اور لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۶۰۰۳..... جب کوئی پاکیزہ مال صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کھجور کا دانہ ہو پھر وہ دانہ رحمن کے دست مبارک میں اتنی پرورش پاتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے پھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۰۴..... رزق کا دروازہ عرش سے لے کر زمین کے پیٹ میں جگہ پکڑنے تک کھلا ہی کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی ہمت اور مشقت کے بقدر عطا کرتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن الزبیر
کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۱۸۳۳، الکشف الالہی ۲۲۶۔

۱۶۰۰۵..... جنت میں ایک گھر ہے، جس کو خبیوں کا گھر کہا جاتا ہے۔ سنن ابی داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۹۲۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الاوسط کے حوالہ سے نقل کیا اور فرمایا اس روایت میں محمد بن عبداللہ منفرد ہے اور اس کے ترجمہ (حالات) سے ہم کو آگاہی نہیں۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۳۔

۱۶۰۰۶..... مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے۔ الترمذی عن فاطمۃ بنت قیس
کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قابل اعتبار نہیں اور ایک راوی ابو حزہ میمون الاغور ضعیف ہے۔ ترمذی، ۶۶۰، ۶۵۹۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۳۶، ضعاف الدارقطنی۔

۱۶۰۰۷..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے خاص کر دیا ہے لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے مامون ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۰۰۸..... اللہ تعالیٰ کی کچھ اقوام ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے منافع کے لیے نعمتوں سے سرفراز کر رکھا ہے۔ اور یہ نعمتیں ان میں اس وقت تک رکھی ہیں جب تک وہ خرچ کرتے رہیں اور جب وہ منع کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے۔ اور دوسروں

کے سپرد کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۰۰۹..... رزق کی چابیاں عرش کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور اللہ پاک لوگوں پر رزق نازل کرتا ہے ان کے خرچوں کے بقدر۔ جو کثرت کے ساتھ خرچ کرتا ہے اس پر کثرت کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے اور جو کمی کرتا ہے اس پر بھی کم نازل ہوتا ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۹۸۲۔

۱۶۰۱۰.....میں صرف ایک مبلغ ہوں، اللہ ہدایت دینے والا ہے، میں قاسم ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

الكبير للطبراني عن معاوية رضى الله عنه

۱۶۰۱۱..... اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔

البزار عن بلال وعن ابى هريرة رضى الله عنه، الكبير للطبراني عن ابن مسعود رضى الله عنهما

۱۶۰۱۲..... رنجوں اور غموں کا علاج کرو صدقات کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کو دور کر دے گا اور تمہارے دشمن پر تمہاری مدد کرے گا۔

مسند الفردوس للديلمي عن ابى هريرة رضى الله عنه

کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۳۱۷، کشف الخفاء ۸۷۶۔

۱۶۰۱۳..... جانتے ہو شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے، وہ کہتا ہے:

اے اللہ! مجھے نیکی اور بھلائی کرنے والے پر مسلط نہ فرما۔ الكبير للطبراني في مكارم الاخلاق ۲۳۱۹، الضعيفة ۱۴۱۹

۱۶۰۱۴..... دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور دو اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ مبغوض رکھتا ہے۔ جن دو اخلاق کو اللہ محبوب رکھتا ہے وہ

سخاوت اور نرمی ہیں اور وہ دو اخلاق جن کو اللہ پاک مبغوض رکھتا ہے وہ بداخلاق اور بخل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کی حاجت روائی پر لگا دیتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر و

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۴۳، الضعيفة ۱۷۰۶۔

۱۶۰۱۵..... نیکی کے دروازوں میں سب سے بہترین دروازہ صدقہ کا ہے۔ الافراد للدارقطنی، الكبير للطبراني عن ابن عباس رضى الله عنهما

۱۶۰۱۶..... کوئی دن ایسا نہیں کہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ دے

اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک رکھنے والے کے مال کو ضائع کر۔ النسائی عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۶۰۱۷..... کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ ہونے والے مال کا نعم البدل دے اور رک جانے والے

مال کو ضائع کر۔ الكبير للطبراني عن عبدالرحمن بن سبرة

۱۶۰۱۸..... اللہ تعالیٰ کریم ہے کرم (سخاوت) کو پسند کرتا ہے، جواد (فیاض) ہے اور جود (فیاضی) کو پسند کرتا ہے، بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا

اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔ ابن عساکر، الضیاء عن سعد بن ابی وقاص

۱۶۰۱۹..... اللہ تعالیٰ نیکی کو بیس لاکھ گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ ابن جریر عن ابى هريرة رضى الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۶۵۵۔

صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے

۱۶۰۲۰..... جس نے ایک کھجور دانے کے برابر بھی پاکیزہ مال صدقہ کیا اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اپنے دائیں

ہاتھ میں قبول فرماتا ہے پھر اس کے مالک کے لیے اس کی تربیت و پرورش فرماتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھڑے کی تربیت و پرورش کرتا

ہے حتیٰ کہ وہ بڑھ چڑھ کر پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه

۱۶۰۲۱..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنا خزانہ میرے پاس رکھو اے جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا، نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر

سکے گا جب تجھے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی تجھے دے دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسلًا

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۵۳۔

۱۶۰۲۲۔ تم میں سے کسی کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے بندہ جس کی واپنا مال ہی زیادہ محبوب ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کا مال تو وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارثوں کا مال وہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ البخاری، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۳۔ کثرت والے ہی قیامت کے دن قلت والے ہیں۔ مگر جس نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا اور پاکیزہ طریقہ سے کمایا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۴۔ مدد آسمان سے بقدر مشقت کے حاصل ہوتی ہے اور صبر بقدر مصیبت کے نازل ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۵۔ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفظ ۳۲۲۹، ضعیف الجامع ۳۵۴۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۰۲۶۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر زیادہ کرتی ہے اور نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں۔

الصحيح لابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۷۔ میں اپنی انگوٹھی اللہ کی راہ میں صدقہ کروں یہ مجھے کعبہ کے لیے ہزار درہم بدیہ بھیجنے سے زیادہ محبوب ہے۔

الاولیاء للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں اس کو الاوسط للطبرانی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں ایک متکلم فیہ راوی ہے ابو العنبر۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۱۱۳۳۔

۱۶۰۲۸۔ ایک آدمی مہارنگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس

کے بدلے قیامت کے روز سات سواونٹنیاں ہوں گی اور سب مہار بندھی ہوں گی۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۹۔ ایک آدمی مہارنگی ہوئی اونٹنی لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جنت میں اس کے عوض سات سو مہارنگی ہوئی اونٹنیاں ملیں گی۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۰۔ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے دے (مثلاً بکریوں میں ایک زماہہ اسی طرح اونٹوں اور گایوں

وغیرہ میں) تو جنت کے تمام دربان اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک اس کو اپنے پاس بلائے گا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۱۔ ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا جو منہ میں لقمہ لئے ہوئے تھی۔ عورت نے وہی لقمہ نکال کر سائل کو دے دیا۔ پھر کچھ ہی عرصہ ہوا تھا

کہ اس عورت کو اللہ نے ایک زینہ اولاد عطا کی۔ بچہ جب بڑا ہوا تو ایک بھیڑیا اس کو اٹھا کر لے گیا عورت بھیڑیے کے پیچھے پیچھے میرا بچہ! میرا

بچہ! کہتی ہوئی دوڑی۔ اللہ پاک نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیے کو پکڑ اور اس کے بچہ کو اس کے منہ سے چھڑا لے اور اس کی ماں کو کہہ دینا کہ

اللہ تجھ کو سلام کہتا ہے اور کہنا کہ یہ لقمہ اس کے لقمہ کے بدلے ہے۔ ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۲۔ بہر حال ڈاکہ زنی تو تجھے بہت کم پیش آئے گی حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے آیا کریں گے۔ جبکہ تمہارا فقر وفاقہ! تو یاد

رکھو! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ نکلے اور اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کے

سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو دونوں کو ایک دوسرے کی بات

پہنچائے۔ پھر پروردگار اس کو فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور! پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے

تیرے پاس رسول نہیں بھیجا۔ وہ عرض کرے گا: ضرور کیوں نہیں! پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو صرف جہنم ہی کو پائے گا، بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی

جہنم ہی کو پائے گا۔ پس جو بھی وہ ہو وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات

کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچ جائے۔ البخاری عن عدی بن حاتم

۱۶۰۳۳..... یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ لى آخرا لآیۃ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

نیز فرمان الہی ہے:

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و لتنظر نفس ما قدمت لغد۔

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔

یہ آیات تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ایک دینار خرچ کر لے، ایک درہم خرچ کر لے، کوئی کپڑا صدقہ کر دے، ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہی صدقہ کر دے اور کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کر دے۔ مسلم عن جریر

۱۶۰۳۴..... لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ آدمی اپنے دیناروں میں سے ایک دینار ہی خرچ کر لے، ایک درہم خرچ کر دے، اپنا کوئی کپڑا صدقہ کر لے، گندم کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کر لے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر دے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن جریر

۱۶۰۳۵..... آدمی گندم کا ایک صاع صدقہ کر دے اور کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کر دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی جحیفۃ

۱۶۰۳۶..... میرے لیے یہ بات خوش کن نہیں ہے کہ میرے پاس سونے کا احد پہاڑ ہو اور تیسری رات آجائے اور اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض نمٹانے کے لیے رکھ لیا ہو۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۷..... اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور اس میں سے ایک دینار ہوتے ہوئے مجھ پر تیسری رات آجائے، ہاں مگر وہ دینار جو میں نے قرض اتارنے کے لیے رکھا ہو۔ میں اس صورت میں راضی ہوں کہ میں اس پہاڑ کو اللہ کے بندوں میں یوں یوں ہاتھ بھر بھر کر دائیں بائیں خرچ کروں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کثیر مال والے قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۸..... اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور تمام کا تمام خرچ کر دوں مگر تین دینار بچالوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۶۰۳۹..... مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو پھر اسی حال میں مجھ پر تیسری رات آجائے اور اس میں سے کچھ بھی باقی رہ جائے سوائے اس مال کے جو میں قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۰..... مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کے پہاڑ میں تبدیل ہو جائے اور تین راتوں کے بعد اس میں سے ایک

دینا زبھی باقی بچ جائے سوائے اس کے جو میں نے قرض کے لیے بجا رکھا ہو۔ البخاری عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۶۰۳۱..... مجھے نماز میں سونے کی ڈلی یاد آگئی (جو گھر میں رکھی ہوئی تھی پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے لہذا میں نے اس
کو تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ مسند احمد، البخاری عن عقبہ بن الحارث

۱۶۰۳۲..... مجھے عصر (کی نماز) میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا جو ہمارے پاس تھا پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے چنانچہ
میں نے اس کو تقسیم کرنے کا ارادہ کر دیا۔ النسائی عن عقبہ بن الحارث

۱۶۰۳۳..... جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں
دور فرمادے گا ہر خندق سات سو سال کی مسافت جتنی وسیع ہوگی۔ النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۴..... اے ابن آدم تو زائد مال خرچ کر دے لیے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے بقدر گذر بسر روزی رکھنے
پر تیرے لیے کوئی ملامت نہیں، خرچ اس شخص سے شروع کر جس کے معاش کی ذمہ داری تجھ پر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، مسلم الترمذی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۵..... بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال تو صرف تین چیزیں ہیں جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا اور دے
کر (آخرت کے لیے) جمع کر لیا اور جو اس کے علاوہ ہے وہ جانے والا ہے اور بندہ اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۶..... ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے
آگے بھیج دیا۔ مسند احمد، مسلم، ابن حبان، النسائی عن عبداللہ بن الشخیر

۱۶۰۳۷..... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس فضل (زائد) مال
دیدے اور (تمام مال خرچ کر کے) اپنے آپ کو مت تھکا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن مالک بن نضلة

۱۶۰۳۸..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۹..... ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ وہ بادل وہاں ایک طرف کو
اٹھا اور اس نے سارا پانی ایک پتھر ملی زمین پر برسا دیا جہاں سے وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر بہنے لگا۔ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے چل

دیا۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اس پانی کو اپنے پھاوڑے کے ساتھ کھینچ رہا ہے۔ آدمی نے باغ والے سے اس کا نام
پوچھا: باغ والے نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا: اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ بندہ

نے کہا: یہ پانی جس بادل سے برسا ہے اس بادل سے میں نے آواز سنی تھی کہ تیرے نام سے اس کو حکم ملا تھا کہ تیرے باغ کو سیراب کر دے۔ اب
تو بتا کہ تیرا اس میں کیا طرز عمل ہے؟ باغ کے مالک نے کہا: جب تو نے اتنی بات کہہ دی ہے تو سن میں پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی مال

صدقہ خیرات کر دیتا ہوں میں اور میرے بچے ایک تہائی مال کھانے کے لیے رکھ لیتے ہیں اور ایک تہائی مال باغ میں واپس لگا دیتا ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

دو آدمیوں پر حسد جائز ہے

۱۶۰۵۰..... حسد صرف دو شخصوں کے ساتھ کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو حق کے راستوں میں خرچ کرتا ہوں اور
دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہو اور دوسروں کو وہ علم سکھاتا ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۱..... مسلمان امانت دار خزانچی وہ ہے جو حکم کے مطابق پورا پورا مال خوشی کے ساتھ اس مستحق کو صدقہ میں دے دے جس کے لیے اس کو حکم ہوا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۰۵۲..... خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خیر کرنے والے کی طرح ہے۔

البزار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہما
 ۱۶۰۵۳..... خیر کا راستہ دکھانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام:..... الترمذی کتاب العلم باب ماجاء الدال علی الخیر کفا علیہ رقم ۲۶۷۰، وقال غریب۔ روایت ضعیف ہے۔
 ۱۶۰۵۴..... خیر بتانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے: ۱۲۸۲۔

۱۶۰۵۵..... خیر پر دلالت کرنے والا گویا خیر کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدوں کی داد دے کر پسند کرتا ہے۔
 مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الضیاء عن بریدة، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہما
 کلام:..... اسنی المطالب ۶۶۶، ذخیرة الحفاظ ۲۸۹۸، ضعیف الجامع ۲۹۹۷۔

۱۶۰۵۶..... مخلوق ساری اللہ کی عیال ہے چنانچہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔
 مسند ابی یعلیٰ، مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 کلام:..... الشذرة ۳۹۰۔

۱۶۰۵۷..... اپنی عزت و آبرو کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرة، ابن لال عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ۱۶۰۵۸..... تین آدمی تھے۔ ایک کے پاس دس دینار تھے، اس نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ دوسرے کے پاس دس اوقیہ چاندی تھی، اس نے ایک اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔ اور تیسرے کے پاس سو اوقیہ چاندی تھی، اس نے دس اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔ پس یہ سب لوگ اجر میں برابر ہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک
 کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۸۸۔

۱۶۰۵۹..... ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا جبکہ دوسرے شخص کے پاس بہت مال تھا جس میں ایک لاکھ درہم زائد مال تھا اس نے وہ صدقہ کر دیے۔
 النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 ۱۶۰۶۰..... سخاوت اور فیاضی نفع ہی نفع ہے اور تنگ دستی نحوست ہے۔ القضاعی عن ابن عمر، مسند الفردوس للذہبی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۵۳، اسنی المطالب ۷۸۱۔

۱۶۰۶۱..... عمدہ اخلاق کا مالک سخی نوجوان اللہ کو بد اخلاق کنجوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔
 الحاکم فی التاریخ، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۷۷۔

صدقہ سے زندگی میں برکت

۱۶۰۶۲..... مسلمان آدمی کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اللہ پاک اس کے طفیل فخر اور غرور کو دفع فرماتا ہے۔
 ابو بکر بن مقسم فی جزئہ عن عمرو بن عوف

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۴۷۱۔

۱۶۰۶۳.....ہر زندہ جگر والی شے کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن سراقہ بن مالک

۱۶۰۶۴.....ہر جگر والی شے میں اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن سراقہ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۰۶۵.....اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۶.....کھجور کی چند مٹھیاں حور عین کا مہر ہیں۔ الافراد للدارقطنی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۰۷۱، الکشف الالہی ۶۳۵۔

۱۶۰۶۷.....اپنے اموال کے ساتھ اپنی آبروؤں اور عزتوں کی حفاظت رکھو اور کوئی بھی اپنی زبان کے ساتھ اپنے دین کا دفاع کر لے۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....اسنی المطالب ۱۰۰۴، ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۶۔

۱۶۰۶۸.....ہر شخص اپنے صدقہ کے سائے میں ہو گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبید بن عامر

۱۶۰۶۹.....کتنی حور عین ایسی ہیں جن کا حق مہر صرف گندم کی چند مٹھیاں یا کھجور کی چند مٹھیاں ہیں۔ الضعفاء للعقبلی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....ترتیب الموضوعات ۱۱۳۱۔ التقریہ ۳۷۹۲، ضعیف الجامع ۱۶۰۶۹۔

۱۶۰۷۰.....اگر مسکین (مانگنے والے) جھوٹ نہ بولتے تو ان کو واپس کرنے والے کبھی کامیاب نہ ہوتے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:.....الاتقان ۱۲۹۳، التعقیبات ۳۳۔

۱۶۰۷۱.....بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے چھوڑے ہوئے مال پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے۔

ابن المبارک عن بن شہاب مرسلًا

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۲، ضعیف الجامع ۳۹۸۵۔

۱۶۰۷۲.....کوئی بندہ صدقہ اور صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس پر کشادگی اور اضافے کا دروازہ کھول دیتا ہے اور کوئی بندہ

مال بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو قلت کا شکار کر دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۷۳.....جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنادے وہ اللہ پاک کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک کہ اس کپڑے کا کوئی ٹکڑا اس (مسکین)

کے بدن پر رہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۲۱۷۔

۱۶۰۷۴.....جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دیدو اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۰۷۔

۱۶۰۷۵.....جو تم سے اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو، جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو، جو تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول

کرو، جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کا بدلہ چکاؤ اور اگر بدلے کی کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تم کو گمان ہو جائے کہ تم نے

بدلہ چکا دیا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۷۶.....جس سے اللہ کے نام پر سوال ہوا اور اس نے سائل کو دیا تو اللہ پاک اس کے لیے ستر نیکیاں لکھے گا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۶۱۵۔

۱۶۰۷۷.....مسکین کو کچھ تھانا بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن حارثة بن النعمان

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۹۲۔

۱۶۰۷۸.....اللہ کا مومن بندے پر ہدیہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے دروازے پر سائل کو بھیج دے۔

الخطیب فی رواة مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے: تحذیرا لمسلمین ۱۶۳، ضعیف الجامع ۲۰۹۲، الضعیفہ ۵۹۳۔

۱۶۰۷۹.....مالداروں کے لیے فقراء کی طرف سے ہلاکت ہے (اگر وہ ان کو نہ دیں)۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۱۴۰، انوار ۲۳۸۰۔

۱۶۰۸۰.....ہلاکت کثیر مال والوں کے لیے، مگر وہ لوگ جو اپنے مالوں کو چاروں طرف دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کریں۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:.....عطیہ عوف اور اس سے روایت کرنے والا دونوں راوی ضعیف ہیں۔ زوائد علی ابن ماجہ رقم ۳۱۲۹۔

۱۶۰۸۱.....اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیرے ماتحت ہیں ان سے دینا شروع کر۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۸۲.....افضل ترین صدقہ کم مال والے کا اپنی محنت سے صدقہ کرنا ہے اور اس شخص سے صدقہ کی ابتداء کر جو تیرے زیر دست ہے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

افضل صدقہ کی صورت

۱۶۰۸۳.....افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مال چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس شخص سے ابتداء کر جو تیرے زیر

کفالت ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم، مسند احمد، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۰۸۴.....افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت (سے) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔

۱۶۰۸۵.....جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے اور اس کو کھڑا کر کے اس سے اس کی

وجاہت اور مرتبے کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے۔

تمام، الخطیب فی التاريخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۹، التعقبات ۳۷، التزییہ ۱۳۵۲۔

الاکمال

۱۶۰۸۶.....صدقہ کر کیونکہ صدقہ جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۷.....صدقہ کرو، کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہارے لیے گلو خلاصی کا ذریعہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۸.....جہنم سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو کیونکہ وہ بھی ٹیڑھی کمر کو سیدھا کرتا ہے، (بھوک سے پیدا مانگی) خلل کو بند

کرتا ہے۔ بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کے لیے وہی کام دیتا ہے جو سیر کو دیتا ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، الدارقطنی فی العلل، ضعفہ الدیلمی عن ابی بکر

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۲۳، الضعیفۃ ۸۲۔

۱۶۰۸۹..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند البزار، الشیرازی فی اللقباب، الاوسط للطبرانی،

السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ، ابن

عباس عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما،

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۰..... جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن محمر

۱۶۰۹۱..... جہنم کی آگ کا فدیہ دے دو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو۔ ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۲..... اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی سہی۔ ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۳..... اے عائشہ! جہنم کی آگ سے چھپ جا! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک کو رفع کرتا ہے

جس طرح سیر کو فائدہ دیتا ہے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۴..... اے عائشہ! جہنم کی آگ سے بچ جا، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

الشیرازی فی اللقباب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۹۵..... یہ جہنم سے بچانے والا ہے اس شخص کو جو اس کو اچھی طرح ادا کرے اور اس سے صرف اللہ کی رضا مطلوب رکھے (یعنی صدقہ)۔

الکبیر للطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۱۶۰۹۶..... دنیا میں جو اہل معروف (نیکی والے) ہیں وہی آخرت میں اہل معروف ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اہل معروف کو جمع

کرے گا اور ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے تم سے جو بھی سرزد ہوا۔ اب میں اپنے بندوں کا معاملہ بھی تم پر چھوڑتا ہوں، پس

آج جس کو چاہو نیکی دو، تاکہ جس طرح تم دنیا میں اہل معروف تھے آخرت میں بھی اہل معروف بن جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۹۷..... اہل جہنم کو حکم دیا جائے گا وہ صف بندی کر لیں گے۔ پھر ان کے سامنے سے ایک مسلمان آدمی گزرے گا اور ان میں سے ایک آدمی

مسلمان کو کہے گا:

اے فلاں! میرے لیے سفارش کر دے۔ مسلمان نیک آدمی اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: تو مجھے نہیں جانتا تو نے مجھ سے پانی

مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ اسی طرح کوئی اور کہے گا: تو نے مجھ سے فلاں چیز مانگی تھی میں نے تجھے دیدی تھی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

نیکی کا صدقہ

۱۶۰۹۸..... جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک تمام اہل معروف (نیکی کرنے والوں) کو ایک چمیل میدان میں جمع فرمائے گا اور فرمائے

گا: تمہاری یہ نیکی تھی جو میں نے قبول کر لی اب یہ لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود! اے ہمارے سردار! ہم اس کا کیا کریں جبکہ آپ

اس کے ہم سے زیادہ لائق ہیں۔ لہذا آپ ہی اس کو لے لیجئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: میں اس کا کیا کروں کیونکہ میں تو نیکی کے ساتھ معروف

ہوں۔ تم اس کو لے لو اور گناہوں میں لت پت افراد کو دیدو۔ پس آدمی اپنے دوست سے ملے گا اور اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے اور وہ

اس پر کوئی نیکی صدقہ کرے گا، جس کی بدولت وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۶۰۹۹..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک اہل جنت کو اور اہل جہنم کو (الگ الگ) صنفوں میں کھڑا کرے گا۔ جہنمی صنف میں سے کوئی آدمی کسی
 جنتی صنف والے کو دیکھے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا تجھے فلاں دن یاد نہیں ہے جب میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ وہ جنتی اس
 جہنمی کا ہاتھ پکڑے گا اور عرض کرے گا:

اے اللہ! اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ اس کو کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ اور اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں لے جا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۰..... اما بعد! اے لوگو! تمہارے لیے بہتری اسی میں ہے کہ تم زائد مال کو راہ خدا میں خرچ کرو، جس کے پاس ایک صاع ہے وہ صاع کا
 کچھ حصہ صدقہ کر دے، جس کے پاس چند کھجوریں ہیں وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر دے اور تم میں سے ہر ایک اللہ سے ملاقات کرنے والا
 ہے۔ اللہ پاک اس کو یہ فرمائے گا جو میں کہہ رہا ہوں: کیا میں نے تجھے سمیع و بصیر (سننے دیکھنے والا) نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے مال اور اولاد
 عطا نہیں کئے۔ پس تو نے آگے کے لیے کیا بھیجا؟ تب وہ آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن وہ ایسی کوئی چیز نہ پائے گا جس کے
 ذریعے جہنم کی آگ سے بچ سکے سوائے چہرے کے، لہذا آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ممکن ہو اگر تجھے وہ بھی میسر نہ ہو تو
 اچھی بات کے ساتھ بچ جاؤ۔ مجھے تم پر فقر و فاقہ کا خوف نہیں ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد ضرور کرے گا تم کو اتنا عطا کرے گا اور اس قدر کشادگی
 نام کرے گا کہ ایک عورت حیرہ اور شرب کے درمیان یا اس سے بھی زیادہ سفر قیمتی مال و متاع کے ساتھ بغیر کسی خوف و خطر کے کرے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۱..... اما بعد! اے لوگو! اپنی جانوں کے لیے کچھ آگے بھیج دو، تم کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا: اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بڑھاپے کو پہنچتا
 ہے، پھر اپنی بکریوں کو اس حال میں چھوڑ دیتا ہے کہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا۔ پھر (قیامت کے روز) اس کا رب اس کو فرمائے گا اور اس کے
 اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور کوئی دربان نہ ہوگا جو درمیان میں رکاوٹ بنے پروردگار فرمائے گا: کیا تیرے پاس رسول
 نہیں آیا جس نے تجھے میرا پیغام پہنچایا؟ کیا میں نے تجھے مال عطا نہیں کیا اور تجھے فضیلت نہیں دی۔ پھر تو اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ تب وہ
 دائیں بائیں دیکھے گا مگر اس کو کچھ ملے گا پھر وہ آگے دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پس جو جہنم سے بچ سکے جائے خواہ کھجور کے ایک
 ٹکڑے کے ساتھ ہو۔ اور جو اس کو بھی نہ پائے وہ اچھی بات کے ساتھ بچ جائے۔ کیونکہ قیامت کے روز نیکی دس گنا سے بڑھ کر سات سو گنا
 تک پہنچ جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔ ہناد عن ابی سلمة بن عبدالرحمن بن عوف

فائدہ:..... یہ مدینہ میں حضور ﷺ کا سب سے پہلا خطبہ تھا جس میں آپ نے حمد و ثناء کے بعد مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۶۱۰۲..... بہر حال راہگیروں کو لوٹنے کے واقعات کم پیش آئیں گے حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے سفر کیا کریں گے۔ جبکہ فقر و فاقہ تو یاد
 رکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں سے کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ گھومے مگر اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔

پھر (قیامت کے روز) تم میں سے کوئی پروردگار عزوجل کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی پردہ حائل
 ہوگا اور نہ کوئی ترجمان واسطہ بنے گا۔ پھر پروردگار (رو برد) اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا؟ وہ عرض کرے گا: ضرور
 تب وہ اپنے دائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پھر بائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا۔ پس تم میں سے کسی کو بھی چاہیے کہ وہ جہنم
 سے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم سے بچ جائے۔

البخاری عن عدی بن حاتم

فائدہ:..... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی حاضر خدمت ہوئے ایک
 نے کثرت عیال اور فقر و فاقے کی شکایت کی اور دوسرے نے راستے میں مال لٹنے کی شکایت کی تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۰۳..... دیناروں والا صدقہ میں اپنے دینار خرچ کرے درہم والا اپنے درہم خرچ کرے، صاحب گندم گندم خرچ کرے، جو والا جو خرچ

کرے، اور کھجور والا کھجور خرچ کرے اس دن سے پہلے پہلے کہ جب وہ اپنے آگے دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نہ نظر آئے اور اپنے پیچھے دیکھے تب بھی جہنم کے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔ الاوسط للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۳۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جو صدقہ کرے اور صرف اللہ کی رضا، مطلوب ہو تو اللہ پاک قیامت کے روز اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے تو نے میری رضا چاہی، پس میں تیری (اور تیرے صدقہ کی) حقارت نہ کروں گا۔ پس میں تیرے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہوں اور تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ ابن لال، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۵۔ اللہ تعالیٰ ایسی امت سے عذاب پھیر دیتا ہے جس میں کسی نے بھی کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن شاہین، الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:..... روایت میں ابو حذیفہ البخاری اسحاق بن بشر متروک ہے جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال رقم بالا۔

۱۶۱۰۶۔ تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جو اپنی جان پر بے جا خرچ کرتا تھا۔ وہ ایک مسلمان تھا۔ جب وہ کھانا کھا لیتا تو بچا کھچا اپنے کوزے کرکٹ کے مقام پر ڈال دیتا تھا۔ اس کوزے پر ایک عبادت گزار آتا تھا، اگر اس کو وہاں کوئی روٹی کا ٹکڑا ملتا تو اس کو کھا لیتا، اگر سبزی ملتی وہ کھا لیتا اور اگر کسی ہڈی پر گوشت لگا ملتا تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ اسی طرح وقت بیکتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کی روح کو قبض فرمایا۔ پھر اس کے گناہوں کی پاداش میں اس کو جہنم برد کر دیا۔

پھر عابد وہاں سے جنگل میں چلا گیا وہاں اس کا گذر بسر جنگلی خوراک اور پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی روح کو بھی قبض کر لیا۔ پروردگار نے عابد سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس کسی کی کوئی نیکی ہے؟ جس کو تو اس کا بدلہ ادا کرے؟ عابد نے انکار کر دیا۔ پروردگار نے فرمایا: پھر تیرا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ حالانکہ اللہ کو سب علم تھا۔ عابد نے عرض کیا: میں ایک بادشاہ کے کوزے پر آتا تھا اگر مجھے وہاں روٹی کا ٹکڑا ملتا تو وہ کھا لیتا، اگر سبزی ملتی تو اس کو کھا لیتا اور اگر کوئی ہڈی گوشت لگی مل جاتی تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ پھر آپ نے بادشاہ کی روح کو قبض کر لیا تو میں جنگل چلا گیا اور وہاں کی خوراک کو اپنی روزی بنا لیا۔ اللہ عزوجل نے اس بادشاہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا جو کوندہ ہو چکا تھا۔ عابد نے عرض کیا: پروردگار یہی وہ بادشاہ ہے، جس کی کوزے سے میں کھاتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: لے اس کا ہاتھ پکڑ اور اس نیکی کی وجہ سے جو اس کی طرف سے تجھے ملتی رہی اس کو جنت میں لے جا۔ اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اس کو جہنم میں داخل نہ کرتا۔

تمام، ابن عساکر وقال غریب وابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

۱۶۱۰۷۔ قیامت کے دن ایک منادی نداء دے گا: امت محمدیہ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور قیامت میں قائم صفوں میں گھس جاؤ، جس نے تم کو کوئی لقمہ کھلایا ہو یا کوئی گھونٹ پلایا ہو یا کسی نے میری خاطر تم کو کپڑا ڈھانپنے کے لیے دیا ہو پرانا یا نیا، اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو۔ پس کوئی آدمی کسی کو پکڑے ہوئے ہوگا اور عرض کرے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے کھانا کھلا کر سیر کیا تھا۔ دوسرا کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے پلا کر سیراب کیا تھا۔ پس امت محمدیہ میں سے کوئی فقیر ایسا نہ رہے گا جس کے ساتھ کسی نے کوئی نیکی چھوٹی یا بڑی کی ہوگی مگر

اللہ پاک ان سب کو جنت داخل کر دے گا۔ ابن عساکر عن ابراہیم بن ہدبہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابراہیم بن بن ہدبہ نے بغداد وغیرہ میں باطل روایات بیان کی ہیں: میزان الاعتدال ۱۷۱۔

۱۶۱۰۸۔ قیامت کے دن مؤمن کا سایہ ہوگا۔ ابن زنجویہ عن بعض الصحابة

۱۶۱۰۹۔ آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ القضاعی عن عقبہ بن عامر

۱۶۱۱۰۔ اللہ عزوجل صدقہ کے ثلیل ستر برائیوں کو دفع کرتا ہے۔ ابن صصری فی اعمالہ و ابوالشیخ فی الثواب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۱۔ مسلمان آدمی کا صدقہ عمر زیادہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اس کے طفیل اللہ پاک کبر اور فخر کو ختم فرماتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر

۱۶۱۱۲۔ صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے۔ القضاعی عن رافع

۱۶۱۱۳۔ صدق کرو اور اپنے مریضوں کی صدقہ کے ساتھ دوا کرو۔ بے شک صدقہ آفتوں اور بیماریوں کو دفع کرتا ہے، اور یہ تمہاری عمروں اور نیکیوں کو بھی زیادہ کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۱۱۴۔ صدقہ پروردگار کے غضب کو دفع کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔

الترمذی، حسن غریب، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اسنی الطالب ۸۱۴، ضعیف الجامع ۱۳۸۹

آدھی روٹی صدقہ کرنے کا صلہ

۱۶۱۱۵۔ کچھ لوگوں کا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام پر گذر ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ان میں سے آج ایک شخص مر جائے گا ان شاء اللہ۔ پھر وہ لوگ آگے گذر گئے۔ پھر شام کو واپس آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ان کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھڑ بھی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نیچے رکھ دو۔ پھر جس کے متعلق آج کے دن مرنے کی خبر دی تھی اس کو فرمایا: تو اپنی لکڑیوں کا گٹھڑ کھول۔ اس نے گٹھڑ کھولا تو اس میں ایک کالا سانپ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: آج تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے کہا: آج میں نے کچھ عمل نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دیکھ لے پھر بھی کوئی عمل کیا ہوگا؟ آدھی نے عرض کیا: میں نے اس کے سوا کوئی عمل نہیں کیا کہ میرے ہاتھ میں ایک روٹی تھی۔ میرے پاس سے ایک مسکین کا گذر ہوا اس نے مجھ سے سوال کر دیا۔ میں روٹی کا ایک حصہ اس کو تمہا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بس اسی عمل کی بدولت تجھ سے موت ٹل گئی۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۶۔ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو ایک پرندے کے گھونسلے کے پاس آتا تھا جس وقت وہ اٹدوں میں سے بچ نکال لیتا تھا چنانچہ وہ اس کے بچے پکڑ لیتا تھا۔ پرندے نے اللہ عزوجل سے شکایت کی کہ آدمی کا ہمارے ساتھ یہ برتاؤ ہے۔ اللہ پاک نے پرندے کو وحی فرمائی کہ اگر وہ دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو میں اس کو ہلاک کر دوں گا۔ چنانچہ جب پرندے نے بچے نکالے تو آدمی بھی پہلے کی طرح بچے اٹھانے کے لیے گھر سے نکلا۔ جب بستی کے ایک کنارے پر پہنچا تو ایک سائل نے اس سے سوال کیا آدمی نے اپنے زادراہ میں سے ایک چپاتی سائل کو دیدی اور آگے نکل آیا حتیٰ کہ گھونسلے پر آیا اور سیڑھی لگا کر اس پر چڑھا اور دو بچے پکڑ لیے۔ ان کے ماں باپ ان کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں نے عرض کیا: پروردگار! آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ شخص دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ اب اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی ہے اور ہمارے دو بچے پکڑ لئے ہیں لیکن آپ نے اس کو ہلاک نہیں فرمایا۔ اللہ پاک نے ان دونوں کو وحی فرمائی: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ میں کسی کو اس دن بری موت سے ہلاک نہیں کرتا جس دن اس نے کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۷۔ یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے بھائی چارہ کیا تھا۔ ایک دن وہ کہنے لگا: اے یعقوب! آپ کی بینائی کس وجہ سے ختم ہوئی ہے؟ اور کس چیز نے آپ کی کمر کو جھکا دیا ہے؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میری بینائی جس وجہ سے ختم ہوئی وہ یوسف کی یاد میں رونا ہے اور جس چیز نے میری کمر کو جھکا دیا ہے وہ بنیامین کا رنج و غم ہے۔ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے یعقوب! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: کیا تجھے حیا نہیں آئی کہ تو نے میرے غیر کے پاس میری شکایت کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

انما اشکو بشی و حزنی الی اللہ.

میں اپنے دکھ اور رنج کی شکایت اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے یعقوب! میں جانتا ہوں کہ آپ کس چیز کا شکوہ کر رہے ہیں! حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: پروردگار! تجھے بوزھے ضعیف پر رحم نہیں آتا، تو نے میری بینائی اچک لی ہے اور میری کمر جھکا دی ہے۔ مجھے میری خوشبو

(یوسف) لوٹا دے میں اس کو مرنے سے پہلے سوگھنا چاہتا ہوں۔ پھر آپ میرے ساتھ جو فرمانا چاہیں آپ صاحب اختیار ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ آپ کو سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے: خوش خبری لے اور آپ کا دل بھی مسرور ہو، میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! اگر تیرے دونوں بیٹے مرے ہوئے بھی ہونگے تو میں ان کو بھی تیرے لیے زندہ کر دوں گا۔ تو پہلے مسکینوں کے لیے کھانا تیار کر۔ کیونکہ مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب انبیاء اور مسکین لوگ ہیں۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ کس وجہ سے میں نے تیری بصارت زائل کی ہے؟ اور تیری کمر جھکائی ہے؟ نیز یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا ہے وہ کیوں کیا ہے؟ تم لوگوں نے ایک مرتبہ بکری بیچ کی تھی پھر تمہارے پاس ایک یتیم مسکین آیا جو روزہ دار تھا لیکن تم نے اس بکری میں سے اس کو کچھ نہ کھلایا۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا طرز عمل یہ تھا کہ جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو منادی کو حکم دیدیتے وہ نداء دیتا: اے لوگو! جو مسکین کھانا چاہیں وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آ کر کھانا تناول کر لیں۔ اور اگر کوئی مسکین روزہ دار ہیں تو وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آ کر روزہ افطار کریں۔ ابن راہویہ فی تفسیرہ مرسلہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۸..... آسمان میں دو فرشتے ایسے ہیں جن کا اور کوئی کام نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایک کہتا رہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور اچھا بدلہ دے اور دوسرا کہتا رہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کا مال ضائع کر۔ حداد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۹..... آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ متعین ہے جو کہتا ہے: جو آج قرض دے گا وہ کل کو اچھا بدلہ پالے گا۔ دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو جلد نقصان اور ضیاع دے۔

مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

نیک راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے دعا

۱۶۱۲۰..... جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔

۱۶۱۲۱..... کوئی دن ایسا نہیں کہ جب بندے صبح کرتے ہوں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور (زیادہ اور) اچھا دے دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔ البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۲..... جب کبھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو ضائع کر۔ الافراد للدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۳..... کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی کہ دو فرشتے منادی نہ دیتے ہوں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو نقصان دے۔ دو فرشتے صور پھونکنے پر مامور ہیں۔ منتظر ہیں کہ کب ان کو حکم ملے اور وہ صور پھونک دیں۔ دو فرشتے منادی دیتے ہیں: اے خیر کے طالب آگے بڑھ۔ دوسرا کہتا ہے: اے شر پھیلانے والے رک جا۔ دوسرے دو فرشتے نداء دیتے ہیں: ایک کہتا ہے: آدمیوں کے لیے عورتوں کی طرف سے ہلاکت ہے، دوسرا کہتا ہے: عورتوں کے لیے مردوں کی طرف سے ہلاکت ہے۔

مستدرک الحاکم و تعقب عن ابی سعید

کلام:..... الحاکم فی المستدرک کتاب الاحوال رقم ۵۵۹۴۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں خارجہ بن مصعب ضعیف ہے۔ ۱۶۱۲۴..... سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے۔ جن کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اور اچھا دے اور روکنے والے کو نقصان دے۔ اور سورج جب بھی غروب ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو نداء دیتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے: اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف۔ بے

شک وہ تھوڑا مال جو گذر بسر کے لیے کافی ہو وہ کہیں بہتر ہے اس مال سے جو زیادہ ہو اور لہو و لعب میں ڈال دینے والا ہو۔ ابو داؤد، مسند احمد،
 الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، کتاب البخلاء للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۶۱۲۵..... کیا تجھے علم نہیں کہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو نقصان دے۔
 الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن سمرہ رضی اللہ عنہ

راہ خدا میں خرچ کرنا

۱۶۱۲۶..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، بے شک اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے جو ہر وقت خرچ کرتا
 رہتا ہے، رات اور دن میں کوئی چیز اس میں کمی نہیں کر سکتی۔ الدارقطنی فی الصفات عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۱۲۷..... اے ابن العوام میں تیرے پاس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں بلکہ ہر خاص اور عام کے پاس رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتے
 ہیں: خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا اور کسی کو خالی مت لوٹا اور نہ تجھ پر طلب سخت ہو جائے گی۔ اس آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس میں
 سے ہر آدمی کا رزق اس کے خرچ، صدقے اور نیت کے بقدر اترتا ہے۔ جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو کثرت کرتا ہے اس کے
 ساتھ کثرت ہوتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۶۱۲۸..... رزق کا دروازہ عرش کے دروازے کی طرف کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رزق ان کے خرچ کے مطابق اتارتا ہے۔ جو کمی کرتا
 ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو (خرچ میں) کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۶۱۲۹..... مدد خدا کی طرف سے خرچ کے مطابق اترتی رہتی ہے۔ صبر خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اسی المطالب ۳۴۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵۱۔

۱۶۱۳۰..... اللہ تعالیٰ رزق بقدر خرچ اور ذمہ داری کے نازل کرتا ہے اور صبر بقدر مصیبت کے اتارتا ہے۔ الرافی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۱..... تجھے قیامت کے دن اس کے بدلے سات سوا دینتیاں ملیں گی اور سب کی سب مہار بندھ ہوں گی۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن حبان، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ:..... حضور ﷺ کے پاس ایک شخص مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں، تب آپ
 ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۳۲..... تو نے سچ کہا۔ اگر تو اپنا اونٹ دیتا وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتا اگر تو اونٹنی دیتا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتی۔ اور اگر تو اپنے نان نفقہ میں سے
 دیتا تو اللہ اس سے اچھا دیتا۔ البغوی عن ابی طلق

۱۶۱۳۳..... خیر اور بھلائی اس گھر کی طرف تیزی سے آتی ہے جس میں کھانا کھلایا جاتا ہے اور چھری اور کوہان کا گوشت تک حاضر ہو جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسل
 ۱۶۱۳۴..... صدقہ کسی مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ اپنا ہاتھ صدقہ کے ساتھ نہیں بڑھاتا مگر وہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ کے
 ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا حالانکہ اس کو اس کی حاجت نہیں ہوتی مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۱۳۵..... صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا، کوئی بندہ ظلم کو معاف نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے طفیل عزت و وقار میں زیادہ کرتا ہے۔ معافی

و در گذر سے کام لو اللہ تعالیٰ تم کو عزت دے گا اور کوئی بندہ اپنی جان کے لیے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخیر انطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۳۶۔ اے عائشہ! خرچ میں تنگی نہ کر، ورنہ اللہ تجھ پر تنگی کرے گا۔ تم عورتیں شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور صاحب رائے کی رائے پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہو۔ جب تم سیر ہو جاتی ہو تو سست اور لاچار ہو جاتی ہو اور جب بھوکی ہوتی ہو تو ہاتھ پاؤں ڈھیلے ڈال دیتی ہو۔

ابن الانباری فی کتاب الاضداد عن منصور بن المعتمر مرسلًا

۱۶۱۳۷۔ عطا کر اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تیرے ساتھ شمار کرے گا۔ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۳۸۔ خرچ کرتے رہو، تھوڑے میں سے تھوڑا کرتے رہو، شمار نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ بھی شمار کیا جائے گا اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی جمع کر لیا جائے گا۔ العسکری فی الامثال عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۹۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میری مخلوق میں سے کسی کمزور کے ساتھ کوئی نیکی کی لیکن اس کے پاس ایسا کچھ نہ تھا جس کو وہ اس کے بدلے میں دیتا تو میں اس کی طرف سے بدلہ دوں گا۔ الخطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۰۔ اے اہل اسلام! اپنے اموال میں سے اللہ کو قرضہ دیا کرو ورنہ تمہارے قرضہ کو کوئی گناہ بڑھا دے گا۔ ابن سعد عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلًا

۱۶۱۴۱۔ اے عبدالرحمن بن عوف! تو مالداروں میں سے ہے اور تو جنت میں صرف گھسٹ کر ہی داخل ہوگا۔ لہذا تو اللہ کو قرضہ دیا کرو ورنہ تیری ٹانگیں کھول دے گا۔ ابن سعد، الکامل لابن عدی، الارسط للطبرانی، مستدرک الحاکم و تعقب، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عاصم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابيه

خیر کا ارادہ کرنے پر نیکی ملتی ہے

۱۶۱۴۲۔ اعمال چھ ہیں، انسان چار ہیں، (چھ اعمال میں سے) دو دو ہیں: واجب کرنے والے۔ ایک برابر برابر ہے (اور ایسے دو عمل ہیں) ایک نیکی دس گنا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی سات سو گنا ثواب رکھتی ہے۔ دو واجب کرنے والے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا دوسرا یہ کہ جو اس حال میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ برابر برابر ایک عمل یہ ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا حتیٰ کہ دل میں اس کو بٹھالیا اور اللہ نے بھی اس عمل کو اس کے دل سے جان لیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ دوسرا برابر برابر عمل اس شخص کا ہے جس نے کوئی برا عمل کیا اس کے لیے ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو گنا ثواب ملے گا۔

جبکہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر دنیا میں وسعت ہے اور آخرت میں بھی وسعت ہے۔ کچھ لوگوں پر دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں وسعت ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں ان پر دنیا میں وسعت ہے لیکن آخرت میں تنگی ہے اور کچھ (بد نصیب) ایسے ہیں جن پر دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں تنگی اور مشقت ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، الباوردی، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن خزیم بن فاتک ۱۶۱۴۳۔ اللہ کے ہاں اعمال سات طرح کے اعمال ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے ہیں، دو عمل برابر برابر ہیں، ایک عمل دس گنا ہے، ایک عمل سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ دو واجب کرنے والے عمل: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملا کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ جس نے برا عمل کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا صرف (پختہ) ارادہ کیا اس کو اس کے برابر برابر ثواب ملے گا۔ جس نے نیک عمل کیا اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کے لیے ایک درہم کا خرچ کرنا سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہوگا اور ایک دینار سات سو دینار کے برابر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

لیے روزے رکھنا ایسا عمل ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ الحکیم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
یروایت فضائل صوم میں بھی گزر چکی ہے۔

۱۶۱۴۴..... بندہ روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے جو اللہ کے ہاں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۶۱۴۵..... مؤمن ایک کھجور صدقہ کرتا ہے یا اس کے برابر ہی کوئی پاکیزہ شے صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ صرف پاکیزہ (حلال) مال ہی قبول فرماتا
ہے تو وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے پھر پروردگار اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا
ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۴۶..... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ نہیں جو اچھے مال کا صدقہ کرے اور اس کو حق جگہ رکھے تو وہ رحمن کے
ہاتھ میں جاتا ہے، پھر رحمن اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا بچھیرے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ یا کھجور
بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۷..... تیرے مال میں تین شرکاء ہیں: تو خود، بربادی اور وارث۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان سے عاجز نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ الدیلمی عن ابن عمرو
۱۶۱۴۸..... تجھے تیرا مال اچھا لگتا ہے یا تیرے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر
آگے چلتا کر دیا اور جان لے! تیرے مال میں تین شرکاء ہیں وہ مال تیرا ہے یا تیرے موالی (وارثوں) کا ہے یا وہ برباد ہونے کا ہے پس تو تینوں
میں عاجز و کمزور نہ بن۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عمرو

جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے

۱۶۱۴۹..... تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان لو! تم
میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے اچھا نہ لگتا ہو۔ کیونکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے آگے بھیج
دیا اور تیرے وارثوں کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ مسند احمد، ہناد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۰..... یہ تو ساری باقی رہ گئی ہے سوائے شانوں کے۔ الترمذی، صحیح عن عائشہ
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا باقی رہ گیا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض
کیا: صرف شانے باقی رہ گئے ہیں (باقی اللہ کی راہ میں دیدیا ہے) حضور ﷺ نے تب مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۱..... ساری باقی ہے سوائے شانے کے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
فائدہ:..... صحابہ رضی اللہ عنہم نے بکری ذبح کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صرف شانہ باقی رہ گیا ہے۔ تب آپ
ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۲..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینا) شروع کر اس سے جو تیرے زیر دست ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۱۵۳..... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ درمیان میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔

ابن جریر فی تہذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۱۵۴..... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس تو زائد مال دیدے
اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن مالک بن نضلة

۱۶۱۵۵..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن صفوان

۱۶۱۵۶..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے ماں، پھر باپ، پھر بہن، بھائی پھر قریب سے قریب۔

الدارقطنی فی الافراد، الکبیر للطبرانی عن ابی رمثہ

۱۶۱۵۷..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جو تیری ذمہ داری میں ہیں ان پر خرچ کی ابتداء کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے

کے بعد مال داری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۸..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیری عیال میں ہیں ان کے ساتھ خرچ کی ابتداء کر ماں، باپ، بہن، بھائی اور اسی

خرچ قریب پھر قریب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین وسمرة معاً

۱۶۱۵۹..... دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، العسکری فی الامثال عن عطیة السعدی

۱۶۱۶۰..... میرے پروردگار کی عزت کی قسم! بہت ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں۔ دینے والا اللہ کے ہاتھ میں رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ

درمیان میں ہے۔ دوسرا ہاتھ اس سے نیچے ہے۔ میرا رب کہتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تجھ پر کشادگی کروں گا۔ کیونکہ تو نے میرے بندے پر

ترس کھایا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھ سے تنگی دور کر دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے پر رحم کیا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھے اس کے

بدلے اچھا مال دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے کو عطا کیا ہے۔

ابن عساکر عن سعید بن عمارة عن الحارث بن النعمان اللیثی عن انس رضی اللہ عنہ وسعید والحارث متروکان

کلام:..... سعید اور حارث دونوں ناقابل اعتبار راوی ہیں جن کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۶۱۶۱..... صدقہ کرو کیونکہ صدقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کر جو تیری عیال میں

ہیں: ماں، باپ، بہن، بھائی کو قریب پھر قریب۔ پھر آپ ﷺ نے تین تین بار ارشاد فرمایا: خبردار ماں کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی خبردار! باپ کو

بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن طارق بن عبداللہ المحاربی

۱۶۱۶۲..... اے لوگو! اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے ماتحت لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن، بھائی، اور پھر قریب پھر

قریب۔ خبردار کسی ماں کو بیٹے کے بدلے میں نہ لیا جائے گا۔ النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابو نعیم عن طارق المحاربی

۱۶۱۶۳..... دینے والے کا ہاتھ اوپر رہے گا اور لینے والے کا ہاتھ نیچے رہے گا ہمیشہ قیامت تک کے لیے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۶۱۶۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم! اگر تو زائد مال خرچ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے، گذر بسر

کے بقدر روزی روک رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے نیچے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

بقدر کفاف روزی ہو

۱۶۱۶۵..... مجھے چند کلمات وحی کیے گئے ہیں جو میرے کانوں سے داخل ہو کر میرے دل میں بیٹھ گئے ہیں: مجھے حکم ملا ہے کہ جو شرک شرک کی حالت

میں مرجائے میں اس کے لیے استغفار نہ کروں، جس نے اپنا زائد مال دیدیا وہ اس کے لیے بہتر ہے اور جس نے روک لیا وہ اس کے لیے برا ہے

اور اللہ پاک کفایت سے بقدر روزی رکھنے پر ملامت نہیں فرمائیں گے۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلأ

۱۶۱۶۶..... اللہ عزوجل بندہ پر ہنستا ہے جب وہ صدقہ دینے کے ساتھ ہاتھ پھیلاتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل ہنستا ہے اس کی بخشش فرمادیتا ہے۔

الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۷..... اللہ عزوجل رونی کے نقتے، کھجور کی منٹھی، اور اس کے مثل جو مسکین کو نفع دے کی بدولت تین لوگوں کو جنت میں داخل کرتا ہے گھر کے مالک، جس نے اس کے دینے کا حکم کیا، بیوی کو جس نے وہ چیز تیار کی اور وہ خادم کو جس نے مسکین کو وہ شے اٹھا کر دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم میں سے کسی کو نہیں بھلایا۔ مستدرک الحاکم و تعقب ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۸..... قیامت کے دن مسکین چکر لگائیں گے ان کو کہا جائے گا: دیکھو: جس نے تم کو اللہ کے لیے ایک لقمہ بھی کھلایا تم کو کوئی کپڑا پہنایا تم کو کوئی گھونٹ پانی پلایا تو تم اس کو جنت میں داخل کر دو۔ الکامل لابن عدی وقال منکر، وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:..... روایت منکر ہے: الاتقان ۳۰، ذخیرة الحفظ ۱۹۹۱۔

۱۶۱۶۹..... قیامت کے دن مسلمان فقراء کے پاس اپنی نعمتیں تلاش کرنا کیونکہ قیامت کے دن وہ چکر لگائیں گے۔

حلیة الاولیاء عن ابی الربیع السانح معضلاً

۱۶۱۷۰..... ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اس کے سائے تلے ہے۔ پس اللہ کو سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اللہ کو بغض ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ تنگی کرے۔ الدبلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ کلام:..... کشف الخفاء ۱۲۲۰۔

۱۶۱۷۱..... مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ اور اس کے سائے میں ہے۔ پس اللہ کو محبوب ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... اسنی المطالب ۶۳۶، لاند کرۃ ۱۹۵۔

۱۶۱۷۲..... صدقہ کرو غنتریب ایک دن ایسا آئے گا جس میں صدقہ قبول نہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن معبد بن خالد بن حارثة بن وہب والمستورد معاً

ایک روٹی صدقہ کرنے کا اجر

۱۶۱۷۳..... بنی اسرائیل کا ایک عبادت گزار تھا جس نے اپنے صومعد (گر جا گھر) میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ پھر زمین پر بارش ہوئی جس سے زمین ہری بھری ہو گئی۔ تب راہب نے اپنے گرجے سے جھانک کر دیکھا اور بولا: اگر میں نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں تو زیادہ خیر حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آیا، اس کے ساتھ ایک یادو چپاتی تھیں۔ وہ زمین پھر تھا کہ ایک عورت کی اس سے ملاقات ہوئی دونوں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آدمی عورت سے لپٹ گیا۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر وہ تالاب میں نہانے کے لیے گیا، اس کے پاس ایک سائل آیا آدمی نے اس کو ایک یادو چپاتی دیدی۔ پھر اس آدمی یعنی عبادت گزار کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس کی ساٹھ سال کی عبادت کو اس ایک بدکاری کے مقابلے میں تو لا گیا تو اس کی بدکاری اس کی ساری عبادت پر بھاری ہو گئی۔ پھر ایک یادو چپاتی کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیاں بڑھ گئیں اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں اسی روایت کو امام احمد نے زہد میں مغیث بن یحییٰ سے منقولاً روایت کیا ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے اور مغیث تابعی ہے جو کعب احبار وغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۴..... سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ جلا ہوا کھر دیدو۔ موطا امام مالک، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن مجید عن جدته

۱۶۱۷۵..... سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ پانی کی ایک گھونٹ پلا دو۔ ابو نعیم عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۷۶..... اگر سائل جھوٹ نہ بولتے ہوتے تو ان کو خالی لوٹانے والا کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۷۷... آدمی صدقہ میں کوئی چیز نہیں دیتا مگر اس کے پاس سے ستر شیطان دفع ہو جاتے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن بریدة، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر موقوفاً

۱۶۱۷۸... جنت میں (مالداروں میں سے) صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو مال کو دائیں بائیں بھر بھر کر دیں گے۔

حلیۃ الاولیاء، الخطیب عن ابن عمر عن صہیب

۱۶۱۷۹... اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اگر کوئی لوگوں میں اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے

اور کھائے پئے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، الدیلمی، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نظیف الاسناد ہے لیکن میں نے کسی کو اس روایت کی تصحیح کرتے نہیں دیکھا۔

۱۶۱۸۰... اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ کے مال کے ساتھ اللہ سے خرید لو۔ کیونکہ کسی آدمی کا اپنا کچھ نہیں ہے۔ اگر کوئی لوگوں کو دینے میں بخل کرے

تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے کھائے پئے۔

الباوردی وابن السکن، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن تمیم بن یزید بن ابی قتادة العدوی

۱۶۱۸۱... اے لوگو! صدقہ کرو میں قیامت کے روز تمہارا گواہ بنوں گا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ کسی کے چھڑے پکھیرے بھی سیر ہو کر رات بتائیں جبکہ

اس کا چچا زاد بھوک سے پہلو سکیڑے پڑا ہو۔ خبردار! کہیں تم میں سے کسی کا مال خوب پھل پھول رہا ہو اور اس کا مسکین پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔

ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۲... اے بلال! تو نے سائل کو رد کر دیا۔ جبکہ تیرے پاس یہ کھجوریں بھی ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ چھپا کر نہ رکھ اور جس چیز کا تجھ سے سوال کیا

جائے تو اس سے منع نہ کر۔ الخطیب عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ترتیب الموضوعات ۹۴۹۔

اللہ تعالیٰ سے فقر کی حالت میں ملاقات

۱۶۱۸۳... اے بلال اللہ سے فقیر ہو کر لیو مال داری میں نہ لیو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تجھے

کوئی رزق نصیب ہو تو اس کو چھپا کر نہ رکھ اور جب تجھ سے سوال ہو تو منع نہ کر۔ عرض کیا: میرے لیے ایسا کس طرح ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: بات

اسی طرح ہے ورنہ جہنم کی آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن بلال رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۴... اے گروہ انصار! تم جاہلیت میں تھے جب تم اللہ کی پرستش نہ کرتے تھے، بے سہارا کو سہارا دیتے تھے، اپنے اموال میں نیکی برتتے تھے،

مسافر کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے تھے، حتیٰ کہ جب اللہ نے تم پر اسلام اور اپنے نبی کا احسان کیا پھر تم اپنے اموال کو محفوظ کرنے لگ گئے۔ ابن

آدم جو کھاتا ہے اسی میں اجر ہے اور جو پرندے اور درندے کھاتے ہیں اس میں بھی اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۸۵... اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈرنہ کر۔

مسند البزار عن بلال، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، وحسن

۱۶۱۸۶... کیا تو ڈرتا نہیں تو جہنم میں اس کا بخار (اثر) دیکھے۔ اے بلال خرچ کر، اور عرش والے سے کمی کا ڈرنہ کر۔

الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود و ابی

سعید الخدری و ابی ہریرة ثلاثہم عن بلال

فائدہ:..... حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میرے پاس کھجور کا ایک ڈھیر

تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لیے اور آپ کے مہمانوں کے لیے جمع کر کے رکھا

ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۸۷۔ اے بلال کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں اس کا بخار ہو۔ اے بلال خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ رکھ۔

الحکیم الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۸۹۔ اے بلال عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر روز کارزق اتارتا ہے۔

الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۰۔ اپنی عزت و آبروؤں کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: شاعر اور جس کی زبان

درازی کا تم کو خوف ہے اس کو عطا کرو۔ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: کشف الخفاء، ۱۲۸۳، ۱۳۳۳، مختصر المقاصد ۷۷۲۔

۱۶۱۹۱۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے تم کو زائد مال دیا اور تم سے قرض کا سوال

کیا۔ پس جس نے میرے دیئے ہوئے مال میں سے مال دیا خوشی کے ساتھ میں اس کو دنیا میں ہی جلد اور اچھا مال دوں گا اور آخرت کے

لیئے بھی ذخیرہ کروں گا۔ اور جس سے میں نے اس کی ناخوشی کے ساتھ مال لیا جس پر اس نے صبر کیا اور ثواب کی نیت رکھی میں اس کے لیے

اپنی رحمت واجب کروں گا، اس کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کر دوں گا اور (قیامت میں) اپنی زیارت کا شرف اس کو عطا کروں گا۔

الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۲۔ قیامت کے دن چیخنے والا چیخے گا: فقراء اور مساکین کا اکرام کرنے والے کہاں ہیں: تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تم پر آج کوئی خوف نہیں

اور نہ تم رنجیدہ خاطر ہو گے۔ اور ایک چیخنے والا قیامت کے دن چیخے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے فقراء اور مسکین مریضوں کی عیادت کی۔ پس وہ

لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے اور اللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کریں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب کی شدت میں ہوں گے۔

ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ، الشیرازی فی الالقباب والرافعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

صدقہ کی بدولت توبہ نصیب ہو جائے

۱۶۱۹۳۔ ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات

پھیلی کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دیدیا۔ صدقہ کرنے والے نے عرض کیا: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کہ تو نے چور کو صدقہ

دلوادیا (جو اگرت گیا) آج رات میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح

کو لوگوں میں بات پھیلی کہ آج کسی نے ایک زانیہ کو صدقہ دیدیا۔ آدمی نے عرض کیا: زانیہ پر بھی اللہ کی حمد ہے۔ آج میں پھر رات کو صدقہ

کروں گا۔ لہذا وہ صدقہ لے کر نکلا اور جا کر مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ آج رات کسی مالدار

کو کوئی آدمی صدقہ دے گیا ہے۔ صدقہ کرنے والے نے یہ سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں چور پر، زانیہ پر اور مالدار پر۔ پھر اس

کو (غیب سے) کہا گیا: تو نے جو چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، زانیہ کو جو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا کاری سے باز آجائے

اور مالدار کو صدقہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ سبق حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۴۔ تم اجر میں سب کے سب برابر ہو تم سب نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۵۔ تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے اس لیے تم اجر میں سب برابر ہو۔ السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۶..... کتنی عورتیں ایسی ہیں جن کا مہر صرف کھجور کی ایک مٹھی ہے۔ الضعفاء للعقيلي، وقال منكر عن ابن عمر رضي الله عنهما
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۶۱۹۷..... ایک صدقہ اگر ستر ملین انسانوں پر بھی گھوم جائے تو ان میں سے آخری انسان اجر میں پہلے کے اجر کی مانند ہوگا۔

ابو الشيخ ابو نعیم عن جابر رضي الله عنه

۱۶۱۹۸..... اگر اس کا کچھ حصہ کہیں اور ہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الباوردی، الکبیر للطبرانی،
مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن جعدة بن خالد الجشمی

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو مونے پیٹ والا دیکھا تو اس کے پیٹ میں لکڑی (یا انگلی) مار کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۹۹..... صدقہ ردے اور اجر تم دونوں میں آدھا آدھا ہوگا۔ ابن حبان عن عمیر مولیٰ ابی اللحم

فائدہ:..... عمیر کہتے ہیں: میں غلام تھا اور اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو
آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۰۰..... اجر تم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ مستدرک الحاکم عن عمیر مولیٰ ابی اللحم

۱۶۲۰۱..... مسائل سوال کرتا ہے وہ انسان ہوتا ہے اور نہ جن، بلکہ وہ رحمن کے ملائکہ میں سے ہوتا ہے یہ ملائکہ بندگان خدا کا امتحان لیتے ہیں اس
رزق میں جو ان کو حاصل ہے کہ وہ اس میں کیا عمل اختیار کرتے ہیں۔ الدیلمی عن عائشة رضي الله عنها

۱۶۲۰۲..... بندہ پر نعمت جس قدر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کا خرچ اس پر بڑھ جاتا ہے پس جو لوگوں کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے وہ
اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔

ابو سعید السمان فی مشیخة و ابو اسحاق المستملی فی معجمه وضعفه، والخطیب وابن النجار عن معاذ، وفيه. حمد بن معاذ
العبدی، قال ابو حاتم: مجهول والحديث الذي رواه باطل، واورده الشيرازي فی الالقاب عن عمر بن الخطاب موقوفاً

کلام:..... یہ حدیث ضعیف ہے: الاقان ۱۶۳۵، اسنی المطالب ۱۲۶۷۔

۱۶۲۰۳..... کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ہدیے نہ بتاؤں جو وہ اپنے بندے کے پاس بھیجتا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہیں بندہ اس کو
قبول کرے یا چھوڑے۔ ابن النجار عن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب عن ابیہ عن جدہ

سخاوت..... الاکمال

۱۶۲۰۴..... اللہ پاک اپنے کسی ولی کی عادت سخاوت کے علاوہ کسی چیز پر نہیں ڈھالتا۔

ابن عساکر عن عروة مرسلأ، ابن عساکر والدیلمی عن عائشة رضي الله عنها

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الغماز ۲۳۸، الکشف الالہی ۷۸۳۔

۱۶۲۰۵..... جو لوگوں کی محبت چاہے تو وہ اپنا مال خرچ کرے۔ الدیلمی عن انس رضي الله عنه

۱۶۲۰۶..... اللہ عزوجل کے کسی ولی کی عادت سخاوت اور حسن اخلاق کے علاوہ کسی چیز پر پختہ نہیں ہوتی۔ الدیلمی عن عائشة رضي الله عنها

کلام:..... الاقان ۱۶۱۲، اسنی المطالب ۱۲۶۲۔

۱۶۲۰۷..... سخاوت جنت میں اگنے والا ایک درخت ہے۔ پس جنت میں صرف سخی داخل ہو سکتا ہے۔ اور بخل جہنم میں اگنے والا ایک درخت ہے،

پس جہنم میں بخیل ضرور داخل ہوگا۔ الحسن بن سفیان، الخطیب فی کتاب البخلاء، ابن عساکر عن عبد الله بن جراد

کلام:..... روایت ضعیف ہے اتی لا اصل لها فی الاحیاء ۳۳۷، الفوائد ۲۱۲۔

۱۶۲۰۸..... سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرائے۔ بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخیل ہوتا ہے وہ اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ ٹہنی بھی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کرائے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ترتیب الموضوعات ۵۶۶، ذخیرة الحفاظ ۳۲۹۰۔

۱۶۲۰۹..... سخی اللہ کی طرف حسن ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخیل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے

۱۶۲۱۰..... جاہل سخی اللہ کو بخیل عالم سے زیادہ محبوب ہے۔ الخطیب الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۱..... اللہ تعالیٰ کافر سخی کے لیے جہنم کا حکم فرمائیں گے تو اللہ پاک جہنم کے داروغے سے فرمائے گا: اس کو عذاب دے مگر ہلکا عذاب کر جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔ ابو الشیخ فی الثواب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۲۱۲..... سخی کے گناہ سے کنارہ کشی کرو۔ بے شک جب بھی وہ لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھامے ہوتا ہے۔

حلیة الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقیبات ۴۰، التھانی ۵۳۔

۱۶۲۱۳..... سخی کی لغزش سے کنارہ کرو۔ کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے رحمن اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۴..... حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے جبرئیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں میں نے میکائیل علیہ السلام کو

فرماتے ہوئے سنا: وہ فرماتے ہیں: میں نے اسرافیل کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

میں اپنے لیے اس دین پر راضی ہو گیا ہوں، اور اس کو درست کرنے والی شے صرف سخاوت اور حسن اخلاق ہیں۔ خبردار! اس دین کا اکرام کرو ان دونوں چیزوں کی رعایت کے ساتھ، جب تک تم اس دین کے ساتھ ہو۔

الرالفی عن انس رضی اللہ عنہ، وقال قال ابو عبد اللہ الدقاق، هذا حسن من هذا لطریق

۱۶۲۱۵..... اللہ تعالیٰ دینداری میں فسق و فجور کرنے والے اور اپنی روزی میں حماقت کرنے والے سخی کو اس کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں داخل

فرمادیتے ہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۱۶..... جنت خپوں کا گھر ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جنت میں بخیل داخل ہوگا اور نہ والدین سے قطع تعلقی

کرنے والا اور نہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جو دے کر احسان جنائے۔

الکامل لابن عدی، ابو الشیخ، الخطیب فی کتاب البخل، الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: التزییہ ۱۳۰، ۱۳۱، کشف الخفاء ۱۰۸۳، الآلی ۹۶/۲۔

۱۶۲۱۷..... فیاضی اللہ کے فیض سے ہے۔ پس فیاضی (سخاوت) کرو اللہ تم پر فیاضی کرے گا۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے فیاضی کو پیدا فرمایا اور

اس کو آدمی کی شکل میں کر دیا ہے اور اس کی جڑ کو شجر طوبی (جنتی درخت) کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے۔ سدرۃ المنتہی کی ٹہنیوں کے ساتھ اس کی

ٹہنیوں کو مضبوط کر دیا ہے اور اس کی کچھ ٹہنیاں دنیا میں لٹکادی ہیں۔ پس جوان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا اللہ پاک اس کو

جنت میں داخل کر دے گا۔ خبردار! سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور اللہ پاک نے بخل کو اپنی ناراضگی سے پیدا کیا ہے

اس کی جڑ کو زقوم درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے اور اس کی بعض ٹہنیاں دنیا میں لٹکادی ہیں۔ پس جوان میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا

اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔ خبردار! بخل کفر سے ہے اور کفر جہنم میں ہے۔

کتاب البخلاء للخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، وفی سندہ ابوبکر انقاش صاحب مناکیب

کلام: روایت ضعیف ہے۔

فصل ثانی..... صدقے کے آداب میں

۱۶۲۱۸..... اپنے کفیل لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۲۱۹..... اپنے آپ سے ابتداء کر، اپنی جان پر صدقہ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے اہل پر صدقہ کر، اگر اہل سے بچ جائے تو قرابت داروں پر صدقہ

کر اور پھر قرابت داروں سے بھی بچ جائے تو یوں یوں (ہاتھ بھر کر) اپنے آگے اور دائیں، بائیں خرچ کر۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۲۰..... اپنی ماں، باپ، بہن اور بھائی سے خرچ کرنا شروع کر۔ پھر قریب پھر قریب۔ اور پڑوسیوں اور حاجت مندوں کو ہرگز نہ بھول۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۲۱..... افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالدار چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اس سے شروع کر جو تیرے زیر

کفالت ہیں۔ عورت کہتی ہے: یا مجھے کھلا ورنہ مجھے طلاق دیدے۔ غلام کہتا ہے: مجھے کھلا اور کام پر لگا۔ بیٹا کہتا ہے: مجھے کھلا مجھے کس کے حوالے

کرتا ہے۔ البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۲۲..... افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنی عیال پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جو راہ خدا میں کام آنے والی سواری پر خرچ کرے (پھر) وہ

دینار جس کو آدمی اپنے ان ساتھیوں پر خرچ کرے جو اللہ عزوجل کے راستے میں (اس کے ساتھ) چلتے ہیں۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی عن ثوبان

۱۶۲۲۳..... دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ اور جو تیرے عیال میں ہیں ان سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب سے

قریب تر۔ خبردار! کوئی جان دوسری جان پر دوسری مرتبہ سزا نہیں پاسکتی۔

النسائی عن ثعلبہ بن زہدم، مسند احمد عن ابی رمثہ، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق المعاری

۱۶۲۲۴..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال میں آنے والوں سے خرچ کی ابتداء کر (بال بچوں کے بعد) بہترین صدقہ وہ

ہے جو پیچھے مالدار چھوڑ کر جائے اور جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو عفت چاہتا ہے اللہ اس کو عفت دیدیتا ہے۔

مسند احمد، البخاری عن حکیم بن حزام

۱۶۲۲۵..... اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ شروع کر۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۲۲۶..... صدقہ قرابت داروں پر دو گنا اجر حاصل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۳۸۶

۱۶۲۲۷..... جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو خیر عطا کرے تو وہ پہلے اپنی جان اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۲۸..... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار پر کیا جو اس سے دشمنی چھپائے رکھتا ہو۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب

وحکیم بن حزام، الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، الترمذی عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام کلثوم

کلام: المعلة ۴۰۸۔

۱۶۲۲۹..... اپنے پاس کچھ مال روک لے۔ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن کعب بن مالک

۱۶۲۳۰۔ جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ اپنی جان پر خرچ کی ابتداء کرے، بچ جانے پر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، پھر بچ جانے پر رشتہ داروں پر خرچ کرے اور پھر بچ جانے پر ادھر ادھر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۲۳۱۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو مال داری کے ساتھ ہو، اور اپنے عیال والوں سے خرچ کی ابتداء کرے۔

البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کی بہتر صورت

۱۶۲۳۲۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے کے بعد بھی پیچھے مال داری رہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۲۳۳۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ اچھے قدر دان لوگوں کی طرف کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برا ارادہ فرماتا ہے اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ برے اور ناقدرے لوگوں کی طرف کر دیتے ہیں۔

مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸، ضعیف الجامع ۳۲۸، الضعیفۃ ۲۲۲۲۔

۱۶۲۳۴۔ دینار چار طرح کے ہیں، ایک دینار جو تو مسکین کو دے، ایک دینار جو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک دینار جو تو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۳۵۔ ابن مسعود سچ کہتا ہے۔ تیرا شوہر اور تیری اولاد زیادہ حقدار ہے ان کی نسبت جن پر تو صدقہ کرے۔ البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی مالدار عورت تھی اس نے زکوٰۃ ادا کرنا چاہی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ایسا مشورہ دیا ان کی بیوی نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۳۶۔ اگر تو اپنے ماموؤں کو دیتا تو تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارثہ

۱۶۲۳۷۔ تم نیکی کرتے رہو جو اس کے مستحق ہوں یا مستحق نہ ہوں۔ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو صحیح کیا اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تم اس کے اہل ہو۔ الشافعی فی السنن، البیہقی فی المعرفة عن محمد بن علی مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۵۲۔

۱۶۲۳۸۔ نیکی کرتے رہو مستحق اور غیر مستحق کے ساتھ۔ کیونکہ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو درست آدمی کے ساتھ نیکی کی اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی برتی تو تم تو نیکی کرنے والے ہو۔ الخطیب فی رواہ مالک عن ابن عمر، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ
کلام:..... التسمیز ۲۳۔

۱۶۲۳۹۔ تمہارے پاس کوئی اپنا مال لے کر آئے گا اور کہے گا یہ صدقہ ہے پھر خود ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے گا۔ اس لیے بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مال داری چھوڑ کر جائے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۰۔ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے جس سے زمین ٹھہر گئی۔ ملائکہ کو پہاڑوں کی تخلیق پر برا تعجب ہوا۔ عرض کرنے لگے: پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، لوہا۔ عرض کیا: کیا لوہے سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں آگ۔ عرض کیا: کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ فرمایا: ہاں پانی۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی شے

ہے؟ فرمایا: ہاں جو صدقہ ابن آدم دائیں ہاتھ سے کرے اور بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے۔ مسند احمد، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:.....ضعیف الترمذی ۶۶۸، ضعیف الجامع ۷۷۰۔ القدسیہ الضعیفۃ ۹۲۔

۱۶۲۳۱.....جب تم زکوٰۃ کسی کو ادا کرو تو اس کا ثواب حاصل کرنا نہ بھولو یہ کہہ کر

اللہم اجعلها مغنما ولا تجعلها مغرماً

اے اللہ! اس کو غنیمت بنا اور تاوان نہ بنا۔ ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۳۹۸۔ ضعیف الجامع ۳۸۶۔

خفیہ صدقہ کرنے کی فضیلت

۱۶۲۳۲.....خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے، نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں اور لا الہ الا اللہ

پر ہنسانانوے مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے ادنیٰ ترین مصیبت رنج و غم ہے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۸۷۳۔ المقاصد الحسنیۃ ۶۱۸۔

۱۶۲۳۳.....صدقہ جلدی کرو۔ کیونکہ مصیبت صدقہ کو نہیں پھلانگ سکتی۔

الاولیٰ للطبرانی عن علی، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۴.....خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر، العسکری فی السرائر عن ابی سعید

کلام:.....احادیث القصاص ۳۸، اسنی المطالب: ۸۱۴، حسن الاثر ۳۳۵۔

۱۶۲۳۵.....کسی پر اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ اللہ کے لیے خوشی کے ساتھ کوئی صدقہ کرے تو اس صدقہ کو اپنے والدین کی طرف

سے کروے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ پھر اس کا اجر اس کے والدین کو بھی ہوگا اور اس کو بھی دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر

میں کچھ کمی کیے۔ ابن عساکر عن ابن عمرو

کلام:.....تذکرۃ الموضوعات ۲۰۱، ضعیف الجامع ۵۱۰۹، الضعیفۃ ۴۸۷۔

۱۶۲۳۶.....صدقہ میں زیادتی کرنے والا صدقہ کو روکنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۸۔

۱۶۲۳۷.....مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جن کو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ

۱۶۲۳۸.....افضل ترین صدقہ وہ ہے جو برے مالک کے غلام پر کیا جائے۔ الاولیٰ للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے، السنائی ۳۸۲، ضعیف الجامع ۱۰۲۰۔

۱۶۲۳۹.....افضل صدقہ رمضان کا ہے۔ سلیم الرازی فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۱۹۔

۱۶۲۴۰.....افضل ترین صدقہ وہ ہے جو فقیر کو خفیہ طور پر دیا جائے اور وہ محنت جو تنگ دست کسی کے لیے کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔ فیض القدر ۴۰۲، ضعیف الجامع ۱۰۱۸۔

۱۶۲۴۱.....افضل ترین صدقہ وہ ہے جو توجہ و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تو خود بھی اچھی عیش کا متمنی ہو اور فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو۔ اور صدقہ

کرنے میں مال مثول اور تاخیر نہ کر حتیٰ کہ جب روح گلے میں اٹک جائے تب تو کہنے لگے: فلاں کے لیے اتنا ہے، فلاں کے لیے اتنا ہے،

خبردار! وہ تو ہے ہی فلاں کے لیے ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۶۲۵۲..... جب سائل بغیر اجازت تمہارے پاس گھس آئے تب تم اس کو کچھ نہ دو۔ ابن النجار عن عائشة تو هو مما بیض له الدیلمی
کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۹۔

۱۶۲۵۳..... جب تو سائل کو تین مرتبہ واپس ہونے کا کہہ چکے پھر بھی وہ باز نہ آئے تو تب اس کو جھڑکنے میں کوئی حرج نہیں۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۳۳، التعلقات ۳۲۔

۱۶۲۵۴..... صحیح کو صدقات کرنا آفتوں کو بھگا دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... کشف الخفاء ۱۵۹۳، ضعیف الجامع ۳۵۲۸، النواح ۹۴۹۔

۱۶۲۵۵..... جب تو صدقہ کا ارادہ کرے تو دے دلا دے۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری عن ابن عمرو

۱۶۲۵۶..... پہلی نیکی کو مکمل کرنا (دوسری) نیکی کو شروع کرنے سے افضل ہے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف۔ فیض القدر ۲۸۶، ضعیف الجامع ۸۰۲، کشف الخفاء ۳۵۰، المقاصد الحسنة ۳۴۷۔

الاکمال

۱۶۲۵۷..... پہلے اپنی جان کو آگے رکھ، اس پر خرچ کر، پھر اپنے والدین پر خرچ کر، پھر اپنے رشتے داروں پر خرچ پھر اسی طرح قریب تر پھر قریب تر۔

الصحيح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۵۸..... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت انعام فرمائیں تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ اپنے آپ پر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الكبير للطبرانی عن جابر بن سمرة

۱۶۲۵۹..... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، بیچ جائے تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، پھر بھی بیچ جائے تو
رشتے داروں پر خرچ کرے پھر بھی بیچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابو خزیمہ، ابو عوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۰..... جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنی جان سے شروع کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کرے پھر بیچ
جائے تو دوسرے لوگوں پر صدقہ کرے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۱..... جب تم میں سے کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی جان سے ابتداء کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے اہل پر خرچ کرے پھر بھی بیچ جائے تو اپنے
عزیز واقارب پر خرچ کرے پھر بھی بیچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔ الصحيح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۲..... افضل ترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور صدقہ کی ابتداء اپنی عیال سے کرے۔

الصحيح لابن حبان، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۳..... اگر تو اپنے ماموں (زادوں) کو صدقہ دیدیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن ميمونة بنت الحارث

فائدہ:..... حضرت ميمونة رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی آزاد کر دی پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۶۴..... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کے ساتھ صدقہ کی ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبد الرزاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۵..... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور ابتداء اپنی عیال سے کر اور گذر بسر کے بقدر روزی رکھنے پر کوئی ملامت نہیں۔

العسکری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۶..... بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے صدقہ شروع کر۔

ابن حبان، العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن جریر فی تہذیبہ عن حکیم بن حزام

۱۶۲۶۷..... بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کو صدقہ دینے کی ابتداء ہوئی چاہیے۔

العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۸..... صدقہ نہیں ہے مگر مالدار کی کے ساتھ، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

۱۶۲۶۹..... اپنی عیال پر خرچ کر۔ بے شک صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور خرچ کی ابتداء کران کے ساتھ جو تیری عیال میں ہیں۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام آزاد کرنا طے کیا۔ بعد میں اس کا آقا محتاج ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اس غلام کو فروخت کر دو۔ چنانچہ مالک نے آٹھ سو درہم میں وہ غلام فروخت کر دیا جس پر آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۷۰..... کوئی اپنا مال لے کر آتا ہے جس کا کوئی اور مالک نہیں ہوتا پھر وہ اس کو صدقہ کر دیتا ہے پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے۔

حالانکہ صدقہ وہ ہے جو کرنے کے بعد بھی ہاتھ کھلا رہے۔ عبد بن حمید، الدارمی، ابو داؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک

الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن محمود بن لید عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۳۰۸۔

۱۶۲۷۱..... تم میں سے کوئی اپنے مال کو لیتا ہے اور صدقہ کر ڈالتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے آگے دست درازی کرتا ہے حالانکہ صدقہ تو وہ ہے جو

مالدار کی چھوڑ کر جائے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔ ابن سعد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۲..... کوئی ارادہ کرتا ہے اور اپنا مال خرچ کر ڈالتا ہے پھر لوگوں پر بوجھ بنا پھرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۳..... اس شخص کی مثال جو اپنا سارا مال خرچ کر دے پھر بیٹھ جائے گویا کلالہ کا وارث ہے (جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں)۔

الجامع لعبدالرزاق عن طاؤس مرسلًا

۱۶۲۷۴..... اے ابولبابہ تجھ سے ایک تہائی کافی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن حسین بن سائب بن ابی لبابہ عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ تو بتا تب ہوئے تو کہنے لگے: میں اپنے کل مال سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی صرف ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں دیدو۔

۱۶۲۷۵..... تیرے لیے ایک تہائی مال خرچ کرنا کافی ہوگا۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی لبابہ

۱۶۲۷۶..... زندگی کے اندر ظلم کے ساتھ مال لینے والے کا صدقہ رد کر دیا جائے جس طرح موت کے وقت ناجائز وصیت کو رد کر دیا جاتا ہے۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۷۷..... اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں میل کچیل کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ میں نے اس کو بلایا تھا میرا خیال تھا کہ تم اس کی حالت دیکھ

کر تجھ جاؤ گے اور اس پر صدقہ خیرات کرو گے مگر تم نے اس پر صدقہ نہیں کیا۔ تب میں نے کہا: تم اس پر صدقہ کرو تب جا کر تم لوگوں نے

صدقہ کیا اور میں نے اس صدقہ میں سے اس کو دو کپڑے دیئے تھے۔ پھر جب میں نے دوبارہ صدقہ کے لیے کہا تو اس نے بھی ایک کپڑا

صدقے میں ڈال دیا (تب میں نے اس کو کہا: پڑا پنا کپڑا اور اس کو ڈالنا)۔

الشافعی، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۸۔ مسلمان آدمی کا صدقہ جو کشادگی کی حالت میں دیا جائے سب سے اچھی مشک کی طرح ہے جس کی خوشبو ایک سال کی مسافت سے آتی ہو۔ ابو نعیم عن ہیان

صحت کی حالت میں صدقہ افضل ہے

۱۶۲۷۹۔ تو صدقہ کر اس حال میں کہ تو صحیح اور تندرست ہو، فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو اور زندہ رہنے کی امید رکھتا ہو۔ اور آخری وقت کی انتظار میں نہ رہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے گی تب تو کہے گا: فلاں کے لیے اتنا مال ہے، فلاں کے لیے اتنا مال ہے، خبردار! وہ مال تھا ہی فلاں کے لیے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ اجر والا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۸۰۔ سب سے عظیم صدقہ یہ ہے کہ تو صحت و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تجھے فقر و فاقے کا خوف ہو اور زندہ رہنے کی امید ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر جب جان گلے میں اٹک جائے تب تو کہے: اتنا مال فلاں کے لیے ہے، اتنا مال فلاں کے لیے ہے حالانکہ وہ تھا ہی فلاں کے لیے۔

الصحيح لابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۸۱۔ افضل ترین صدقہ کم مال والے کی محنت کا صدقہ ہے۔ النسائی عن عبد اللہ بن حبشی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۲۸۲۔ صدقہ کر لے اس حال میں کہ تو صحیح تندرست ہو، زندگی کا امیدوار ہو اور فقر و فاقے سے ڈرتا ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جب موت کا وقت آجائے تو تب تو کہنے لگے: میرا مال فلاں کے لیے ہے، میرا مال فلاں کے لیے ہے وہ تو ہے ان کے لیے خواہ تجھے ناگوار لگے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۸۳۔ پوشیدہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۲۸۴۔ پوشیدگی میں صدقہ کرنا پروردگار کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم و تعقب عن عبد اللہ بن جعفر

۱۶۲۸۵۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ نیکی کے کام مصیبت کے مواقع سے بچاتے ہیں اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن بنیظ بن شریط

کلام:..... روایت ضعیف ہے: نسخة عمیظ ۲۰۔

۱۶۲۸۶۔ نیکی کے کام برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور فقر و فاقے کو ختم کرتی ہے۔ القضاعی عن معاویة بن حیدة

۱۶۲۸۷۔ مسکین کو دنیا مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔

ابن سعد، الحکیم، الحسن بن سفیان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، حلیة الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن حارثة بن النعمان
۱۶۲۸۸۔ اگر تیرے پاس کوئی سائل آئے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور ہاتھ پھیلا دے تو اس کا حق واجب ہے خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

الدیلمی، ابن النجار عن ابی ہدبة عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث موضوع اور ناقابل اعتبار ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ذیل الملائک ۱۹۹۔ الفوائد المجموعۃ ۱۸۸۔

۱۶۲۸۹۔ کوئی شخص سائل کو انکار نہ کرے جب وہ اس سے کچھ مانگے خواہ وہ اس سائل کے ہاتھوں سونے کے دو ٹکٹن دیکھے۔

الدیلمی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۰۔ سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... الذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۔

۱۶۲۹۱..... جس نے راہ خدا میں اپنے اموال میں سے ایک جوڑا کسی چیز کا دیا اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا: عبد اللہ! یہ بہترین (دروازہ) ہے۔ اور جنت کے بہت دروازے ہیں۔ جو اہل نماز میں سے ہوگا اس کو باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا، جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ میں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام میں سے ہونگے۔ ان کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ الصحیح لابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۲..... جو مسلمان اپنے مال میں سے ایک جوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کو جنت بلائے گی آجا آجا۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۳..... جس نے کسی معزز آدمی کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کو غلام بنا لیا اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کی دشمنی ختم کر دی۔ آگاہ رہو! نیکی صرف نیک بخت کرتے ہیں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۶۲۹۴..... جس نے تم سے اللہ کے نام پر مانگا اس کو دو اور اگر چاہو تو اس کو چھوڑ سکتے ہو۔ الحکیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۵..... جلدی صدقہ کرو کیونکہ صدقہ مصیبت کو پہلا ننگ جاتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۶..... اپنے گھر میں صرف متقیوں کو داخل کرو اور اپنی نیکی کا رخ مؤمن کی طرف رکھو۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۷..... اے مسلمان! اپنے طعام متقیوں کو کھلاؤ، اپنی نیکیاں مؤمنوں کے ساتھ کرو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۲۹۸..... مساکین کو نہ کھلاؤ وہ چیز جو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۹۹..... مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جو خود نہیں کھاتے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۰۰..... اگر ان کھجوروں کا مالک چاہتا تو ان سے اچھی کھجوریں صدقہ دے سکتا تھا۔ پھر ان کھجوروں کا مالک بھی قیامت کے دن ردی

کھجور کھائے گا۔ ابو داؤد، السنن، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۱..... اگر ان کھجوروں کا مالک اس سے اچھی کھجوریں صدقہ میں دیتا تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔ اب یہ شخص بھی قیامت کے دن ردی کھجوریں

کھائے گا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! اس (مدینہ اور اس کے اموال کھجوروں وغیرہ) کو چالیس

سال تک کے لیے عوفی کے لیے چھوڑ دو گے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو عوفی کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: پرندے اور درندے۔ السنن للبیہقی عن عوف بن مالک

۱۶۳۰۲..... اللہ تجھ کو دے اور تجھے وہ سب عطا کرے جس کے ثواب کی تو نے امید رکھی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... صدقہ کی اقسام اور مجازاً

جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے

۱۶۳۰۳..... بہرے کو سادینا صدقہ ہے۔ الجامع للخطیب عن سهل بن سعد

کلام:..... تصنیف الجامع ۸۵۱۔ الشعیبہ ۱۷۵۲۔

۱۶۳۰۴..... راستے تکلیف دہ شے بنا۔ یہ بھی تیسری چیز ہے صدقہ سے۔ الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ

۱۶۳۰۵..... تیسرا چیز ہے جانی کے ساتھ بسم کے ساتھ (مسرا کر) ماننا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، بھول

جنیوں و ان زمین میں کسی کو راستہ دیکھنا صدقہ سے۔ راستے سے پتھر، کانٹے اور بڈی و ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے (بھرے ہوئے پانی والے) ڈول کو

اپنے بھائی کے (خالی) ذول میں انڈینا صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری، الترمذی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۶۔ اپنے شرکوں کو بھولوں سے دور رکھ یہ تیرے لیے اپنی جان پر صدقہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۷۔ ہر مسلمان پر صدقہ ہے ضروری ہے۔ صحابی نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ سے کام کاج کرے اپنی جان کے لیے بھی خرچ کرے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا: اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تب؟ ارشاد فرمایا: بھلائی کا حکم کرے۔ عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ برائی سے رک جائے یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۸۔ انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ ضروری ہے۔ ہر روز جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اس انسان پر صدقہ ہے، آدمی اپنی سواری کی مدد کرتا ہے، اس پر بار برداری کرتا ہے اس پر اپنا مال و متاع اٹھاتا ہے یہ سب صدقہ ہے، نیک بات صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۹۔ ابن آدم میں تین سوساٹھ جوڑے ہیں۔ ہر جوڑے پر (ہر روز) صدقہ ہے، نیک بات آدمی جو منہ سے نکالے وہ صدقہ ہے، آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز پر مدد کرنا صدقہ ہے، ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ذکر واذکار بھی صدقہ ہے

۱۶۳۱۰۔ ہر صبح ہر جوڑے پر صدقہ لازم ہے، ہر تسبیح سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تحمید الحمد للہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت ان تمام جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہیں۔ مسلم، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۱۔ بنی آدم میں سے ہر انسان تین سوساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، نیکی کا حکم کیا یا برائی سے منع کیا تین سوساٹھ جوڑوں کی تعداد کے بقدر تو وہ اس دن اس حال میں چلے پھرے گا کہ اس نے اپنی جان جہنم کی آگ سے بچالی ہوگی۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۱۲۔ تم میں سے ہر ایک شخص جب دن شروع کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑے پر صدقہ ضروری ہوتا ہے۔ پس اس کی نماز صدقہ ہوتی ہے، روزہ صدقہ ہوتا ہے، حج صدقہ ہوتا ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے، التداکبر کہنا صدقہ ہوتا ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہوتا ہے اور اگر چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھ لی جائیں تو تمام تین سوساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۳۔ ابن آدم کے ہر جوڑے پر ہر روز صدقہ لازمی ہوتا ہے، پس ملاقات کے وقت کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے اور ان تمام جوڑوں کا صدقہ صرف چاشت کی دو رکعت نفل نماز سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور وہ صدقہ ہو جائے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ کسی ناجائز جگہ اپنی شہوت پوری کرتا تو گناہ گار نہ ہوتا؟ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۴۔ ہر جان پر جس پر سورج طلوع ہو ہر روز صدقہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو مال و دولت نہیں ہے میں کہاں سے اتنا صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، استغفر اللہ ہر کلمہ صدقہ کا باب ہے، ان کے علاوہ نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راستے سے کانٹے، ہڈی اور پتھر کا ہٹانا، اندھے کو راستہ دکھانا، بہرے گونگے کو اونچا بول کر سنانا، کسی حاجت مند کو اس کی حاجت روائی کا طریقہ بتانا جبکہ تم کو معلوم ہو، کسی مصیبت زدہ کے ساتھ اس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ کسی کمزور کی مدد کرنا یہ سب صدقہ کے باب ہیں۔ یہ صدقات تیری طرف سے تیری جان پر ادا ہوتے ہیں۔ نیز تو جو اپنی بیوی سے

جماع کرتا ہے اس میں بھی تیرے لیے اجر ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرا کوئی بیٹا ہو، وہ بالغ ہو جائے اور تو اس کی کمائی کی خواہش رکھتا ہو مگر وہ انتقال کر جائے تو کیا تو اس کے پیچھے ثواب کی امید رکھے گا؟ عرض کیا: ضرور جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو کیا تو نے اس کو پیدا کیا تھا؟ عرض کیا: نہیں اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا؟ عرض کیا: نہیں بلکہ اللہ نے ہی اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو رزق دیا تھا؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ اللہ ہی اس کو رزق دیا کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پس تو اس (اپنے نطفے) کو حلال جگہ رکھ، حرام سے بچا۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کا نتیجہ زندہ رہے گا اور اگر اس نے چاہا تو موت دیدے گا اور تجھے اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسانی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۵۔ تو اپنے گھر والوں کے ساتھ جو بھی بھلائی اور نیکی کرتا ہے وہ ان پر تیرا صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن امیہ

۱۶۳۱۶۔ ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷۔ ہر نیکی جو تو غنی کے ساتھ کرے یا فقیر کے ساتھ وہ صدقہ ہے۔

الجامع للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۸۔ ہر نیکی صدقہ ہے، مسلمان اپنی جان پر اور اپنے گھر والوں پر جو خرچ کرے اس کو بھی صدقہ لکھا جاتا ہے، جس مال کے ذریعے مسلمان

اپنی عزت محفوظ کرے وہ بھی صدقہ ہے، اور ہر ایسا (جائز) خرچ جو مسلمان کرے اللہ پر اس کا اچھا بدلہ دینا لازم ہے، اور اللہ اس کا ضامن ہے،

سوائے عمارت یا معصیت میں کئے جانے والے خرچ کے۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۹۔ ہر نیکی صدقہ ہے، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والا ہے اور اللہ مصیبت زدہ کی مدد کو پسند کرتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... اسنی المطالب ۱۰۹۸، ضعیف الجامع ۳۲۵۳۔

۱۶۳۲۰۔ کوئی صدقہ اجر میں پانی سے زیادہ نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۹۰، الضعیفۃ ۱۳۵۱

۱۶۳۲۱۔ جو تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی اولاد کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے

لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنی جان کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن المقدم بن معدیکرب

۱۶۳۲۲۔ آدمی جو اپنی بیوی کو عطیہ دے وہ صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، مسند احمد عن عمرو بن امیہ الضمری

۱۶۳۲۳۔ آدمی جو اپنے گھر، اپنے اہل خانہ، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۴۔ کوئی صدقہ حق بات کہنے سے افضل نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الخناظر ۲۸۸۷، ضعیف الجامع ۵۱۹۲۔

۱۶۳۲۵۔ کوئی صدقہ اللہ کے ہاں حق بات کہنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۹۱۔

۱۶۳۲۶۔ جس نے دودھ پینے کے لیے کوئی جانور دیا یا کسی راہ بھٹکے کو سیدھی راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۷۔ جس نے وہی درخت پھل کھانے کے لیے دیا، یا کوئی جانور دودھ پینے کے لیے دیا یا کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد

کرنے کے برابر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی ابن حبان، ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۸۔ جس نے کوئی جانور دودھ کے لیے دیا وہ صبح کو جاتا ہے تو صدقے کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو آتا ہے تو صدقے کے ساتھ آتا ہے۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۹۔ کیا تم جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین عطیہ اور صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص درہم دے، یا جانور سواری کے لیے دے، یا دودھ کے لیے بکری دے یا دودھ کے لیے گائے دے (اور جانور کا مالک خود رہے)۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
کلام:.....ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفۃ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۳۰۔ چار باتیں ایسی ہیں جنکی وجہ سے اللہ پاک جنت میں داخل فرمادیتا ہے، ان میں سب سے (بہتر اور) بلند بکری کو دودھ پینے تک کے لیے دینا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:.....ضعیف الجامع ۷۷۰۔

۱۶۳۳۱۔ چار خصلتیں ایسی ہیں جن میں سب سے بلند بکری کو دودھ پینے کے لیے دینا ہے کہ جوان میں سے کسی خصلت پر عمل کر لے ثواب کی امید سے اور آخرت پر یقین رکھتے ہوئے تو اللہ پاک اس کو اس کے طفیل جنت میں داخل فرمادے گا۔

البخاری، ابو داؤد عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۲۔ خبردار! کوئی آدمی کسی گھر کو ایک اونٹنی دودھ پینے کے لیے دیتا ہے، جو صبح کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ جاتی ہے اور شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ واپس آتی ہے۔ بے شک اس کا بڑا شکر ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳۔ بہترین صدقہ ہے وہ دودھ یا اونٹنی جو دودھ پینے کے لیے دی جائے اور وہ بکری دودھ والی جس کو دودھ پینے کے لیے دیا جائے۔ یہ جنت کو بھر ابرتن صدقہ لے کر جاتی ہیں اور شام کو بھر ابرتن صدقہ لے کر آتی ہیں۔ مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۳۴۔ جو جانور دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کو (دودھ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد) واپس کیا جائے گا اور لوگوں سے ان کی شرطوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا جب تک حق کے موافق ہو۔ مسند البزار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۵۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی درہم دے دے یا کوئی جانور سواری کے لیے دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۱۳۔

دودھ کا جانور دینا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۳۶۔ بہترین صدقہ دودھ کا جانور دودھ کے لیے دینا ہے جو صبح کو اجر کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو اجر کے ساتھ آتا ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۷۔ کیا تم کو اللہ نے صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں دیا؟ ہر سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تکبیر اللہ اکبر صدقہ ہے، ہر تحمید الحمد للہ صدقہ ہے، ہر تہلیل لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور اپنی گھر والی کے ساتھ مباشرت صدقہ ہے۔ حجاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس میں اس کو اجر ملے گا ارشاد فرمایا: اگر وہ حرام میں اپنی شہوت پوری کرتا تو اس کو اللہ نہ ہوتا؟ پس اس وجہ سے جب وہ حلال طریقے میں اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس کو اجر ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۶۳۳۸۔ کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کرنے والا نہیں ہے تاکہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۹۔ ہر نیکی صدقہ ہے، یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے اس طرح ملے کہ تیرے چہرے پر مسکراہٹ ہو اور تیرے پیٹے بول سے اپنے

بھائی کے ڈول میں انڈیلنا بھی نیکی ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۳۳۰۔ ایک درہم جو میں کسی دیت (خون بہا) میں دوں دوسری جگہ پانچ درہم دینے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۶۶۸۔

۱۶۳۳۱۔ نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کر خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۲۔ کوئی شخص نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کرے۔ اگر کوئی نیکی کے لیے چیز نہ پائے تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے۔ اور

جب تو گوشت خریدے یا کوئی بھی ہانڈی پکائے تو شور باڑھالے اور چمچ بھر کر اپنے پڑوسی کو بھی دے دے۔ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳۔ اے حمیراء! جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام کھانا صدقہ کر دیا جو اس آگ پر پکایا جائے گا۔ جس نے نمک دیا اس نے وہ

سارا سالن صدقہ کر دیا جس کو اس نمک نے ذائقہ بخشا جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ عام پانی پلایا گویا اس نے اس کو زندگی بخش دی۔

ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے: زوائد ابن ماجہ ۲۳۷۴، ضعیف الجامع ۶۳۹۱، الضعیفۃ ۱۲۰، المشتمل ۱۸۷۔

۱۶۳۳۴۔ آدمی کا اپنے اہل پرمانہ نفقہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۵۔ پانی پلانا افضل صدقہ ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک الحاکم عن سعد بن عبادہ، مسند ابی یعلیٰ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۶۔ تیرے لیے ہر گرم خون والے نفس کو کھلانے میں اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن مکحول السلمی

۱۶۳۳۷۔ زندہ کلیجے میں اجر ہے۔ شعب الایمان عن سراقہ بن مالک

۱۶۳۳۸۔ ہر زندہ جگر رکھنے والی جان کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ ابن ماجہ عن سراقہ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۳۹۔ ایک آدمی راستے میں پڑے ہوئے درخت کے ٹہنے کے پاس سے گذرا تو بولا: میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا کر دم لوں گا

تا کہ ان کو ایذا نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۰۔ ایک آدمی راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی، اس کو ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنوئیں میں اتر اس سے پانی پیا، پھر نکلا تو دیکھا ایک

کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے سسک رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ آدمی بولا: یہ کتا پیاس کی اس شدت کو پہنچ چکا ہے جس قدر مجھے محسوس

ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنوئیں میں اتر اور اپنا جوتا پانی سے بھر کر اور اپنے منہ سے تھام کر اوپر چڑھا اور کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس بندے کی قدر کی اور

اس کی مغفرت فرمادی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ہم کو جانوروں میں بھی اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والی شے میں اجر ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۱۔ اللہ عزوجل نے اس آدمی کی مغفرت فرمادی جس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹائی تھی اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے۔

ابن زنجویہ عن ابی سعید و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۱۔

کانٹے دار ٹہنی ہٹانا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۴۲۔ ایک آدمی یونہی راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی پڑی پائی اس نے ٹہنی کو ہٹا دیا اللہ نے اس بندے کی نیکی

قبول فرمائی اور اس کی مغفرت کر دی۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۵۳۔ ایک کتا کنوئیں کے پاس چکر کاٹ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر ڈالتی۔ اچانک بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے
اس کو دیکھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور پانی کے ساتھ اس کو بھرا اور کتے کو پلایا جس کے اجر میں اس عورت کی بخشش کر دی گئی۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۴۔ ایک زانیہ عورت کی اس بات پر بخشش کر دی گئی کہ وہ ایک کنوئیں پر گزری جہاں ایک کتا پیاس سے زبان نکالے سسک رہا تھا قریب
تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دیتی۔ عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا چنانچہ اس عمل کی بدولت اس کی
بخشش کر دی گئی۔ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۵۔ کسی راستے پر درخت کا ٹہنا پڑا تھا جو لوگوں کے لیے باعث ایذا تھا ایک آدمی نے اس کو راستے سے ہٹا دیا جس کی وجہ سے اس کو جنت
میں داخل کر دیا گیا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۶۔ ایک آدمی نے نیکی کا کوئی کام نہ کیا تھا ایک مرتبہ اس نے راستے میں سے کانٹے دار ٹہنی ہٹا دی یا تو وہ کسی درخت پر لگی ہوئی
تھی اس کو کاٹ کر ایک طرف پھینک دیا یا راستے میں پڑی تھی اس کو ایک طرف ہٹا دیا پس اللہ پاک نے اس کی نیکی کی قدر فرمائی اور
اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ ابو داؤد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۷۔ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے زوائد ابن ماجہ رقم ۳۲۳۔

۱۶۳۵۸۔ یہ بھی صدقہ ہے کہ آدمی علم سیکھے، اس پر عمل کرے اور اس کو آگے سکھائے۔ ابو خیسمة فی العلم عن الحسن، مرسل
۱۶۳۵۹۔ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کلبے کو کھلائے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۱۵۔

۱۶۳۶۰۔ افضل صدقہ زبان کا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! زبان کا کیسے صدقہ ہے؟ ارشاد فرمایا: تو زبان کے ساتھ سفارش کر کے کسی قیدی کو
چھڑائے، یا کسی جان کی حفاظت کرے یا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی نیکی یا احسان کا معاملہ کرے اور اس سے مصیبت دفع کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۱۔ افضل ترین صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۱۷، الضعیفہ ۲۱۳۳۔

۱۶۳۶۲۔ افضل صدقہ اللہ کی راہ میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا ہے یا اللہ کی راہ میں خادم کو خدمت کے لیے دینا ہے یا اللہ کی راہ میں سائڈ کو چھوڑنا ہے۔

مسند احمد، الترمذی عن ابی امامہ، الترمذی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۶۳۔ تیرا صدقہ قبول ہوا اور تیرا باغ واپس ہو گیا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو

الاکمال

۱۶۳۶۴۔ جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم
میں سے کوئی درجہ دے یا سواری کے لیے جانور دے، یا بکری دودھ پینے کے لیے دے، یا گائے دودھ پینے کے لیے دے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفہ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۶۵..... جانتے ہوؤں! صدقہ بہتر ہے؟ بہترین صدقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کو درہم یا بکری کا دودھ دے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۶..... بہترین عطیہ دودھ والی اونٹنی یا دودھ والی بکری کو دودھ کے لیے دینا ہے، جو صبح شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ آئے۔

مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۷..... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا سونا یا دودھ پینے کے لیے (کوئی جانور) دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی اس کو

ایک جان آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۶۳۶۸..... جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی، یا دودھ پینے کے لیے جانور دیا اس کو ایک جان زندہ

کرنے کا ثواب ہے اور جس نے لا الہ الا اللہ وحده لا شریک نہ له الملك وله الحمد وهو على کل شیء قدير دس مرتبہ کہا

اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۹..... تیز ترین صدقہ جو جلد آسمان پر چڑھتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اچھا کھانا پکائے پھر اس پر اپنے بھائی بندوں کو بلا لے۔

الدیلمی عن حبان ابن ابی جبلة

۱۶۳۷۰..... بھوکے پیٹ والے کو کھلانے سے کوئی عمل افضل نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۱..... تو اپنے مسلمان بھائی کو بلا کر کھانا کھلائے اور پانی پلائے یہ تیرے لیے پچیس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ اجر والا ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۲..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۳..... جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں

دور کر دے گا ہر خندق کی مسافت سو سال ہے۔

النسانی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

کلام:..... التعقبات ۳۸، الفوائد المجموعۃ ۲۰۴۔

۱۶۳۷۴..... جس نے کسی مومن کو کھلایا حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اللہ پاک اس کو جنت کے ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے صرف ایسا ہی

شخص داخل ہو سکتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۳۔

بھوکے کو کھانا کھلانا

۱۶۳۷۵..... جس نے بھوکے جگر کو کھلایا اللہ پاک اس کو جنت کے عمدہ کھانے کھلائے گا اور جس نے پیاسے جگر کو پانی پلایا اللہ پاک اس کو جنت کی

شراب سے سیراب کرے گا۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن جواد

۱۶۳۷۶..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کا خیال کیا اللہ پاک اس کو کھلائے گا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دے گا اور اس کی مغفرت فرمادے

گا اور اس کو پلائے گا حتیٰ کہ سیراب کر دے گا۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۷..... جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلا اس سے گناہ اس طرح جھڑیں گے جس طرح خزاں میں درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

المطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ مناوی فیض القدر میں فرماتے ہیں اس میں ہمتہ اللہ بن موسیٰ الموصلی ہے جس کے متعلق میزان میں ہے کہ لا یعرف وہ غیر

معروف راوی ہے۔ فیض التقدیر ۳۳۳۔ نیز دیکھئے ضعیف حدیث: اسنی المطالب ۱۴۵، ضعیف الجوامع ۶۷۹۔

۱۶۳۷۸۔ اس کو پانی پلا بے شک ہر زندہ جہر میں اجر ہے۔ الصحيح لابن حبان عن محمود بن الربیع

۱۶۳۷۹۔ اس کو پانی پلا اس کو اٹھا کر ان کے پاس لے جا جب وہ غائب ہو جائیں اور ان کو روک لے جب وہ حاضر ہوں۔

الكبير للطبرانی عن عیاض بن مرثد أو مرثد بن عیاض العامری

فائدہ:..... مرثد بن عیاض نے حضور ﷺ سے ایسے عمل کا سوال کیا جو جنت میں داخل کر دے تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم ہے کہ لوگوں کو پانی پلایا کر اگر وہ کہیں کسی مہم پر گئے ہوں تو وہاں ان کے لیے پانی کا بندوبست کر اور جب حاضر ہوں تو تالاب اور نہروں میں پانی روک لے۔

۱۶۳۸۰۔ آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن العرباضہ

۱۶۳۸۱۔ جس نے اپنے پیاسے بھائی کو پانی کا پیالہ پلایا اس کو تیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ الدبلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۸۲۔ جس نے پیاسے کو پانی پلایا حتیٰ کہ سیراب کر دیا اللہ پاک اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور اس کو کہا جائے

گا: داخل ہو جا۔ اور جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اور سیر کر دیا اور پیاسے کو پانی پلایا اور سیراب کر دیا اس کے لیے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

الكبير للطبرانی عن ابی حنيفة الفہری عن ابیہ عن حدہ وصنف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۳۸۳۔ جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی عام ہے اس کو ہر گھونٹ کے عوض جس کو نیک پے یا بدوس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے

بلند کیے جاتے ہیں اور دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔ اور اگر اس کو پیاسا پئے تو اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اگر اس کا پانی ایسا شخص

پئے جس کو پیاس کی وجہ سے جان لب پر آگئی ہو تو ساٹھ غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہ ہوتا

ہو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ الحطیب عن انس قال منکر

کلام:..... روایت موضوع ہے۔ الترمذیہ ۱۲۹۲، التلانی ۸۵/۲۔

۱۶۳۸۴۔ اے سعد! کیا میں تجھے آسان صدقہ نہ بتاؤں جس کا اجر عظیم ہو تو پانی پلایا کر۔

الكبير للطبرانی عن سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۵۔ اے صحار بن عیاش! اپنا پینا اچھا رکھ اور اپنے پڑوسی کو بھی پلا۔ ابن قانع، الكبير للطبرانی عن صحار بن عیاش

۱۶۳۸۶۔ اے عائشہ! جس نے پانی پلایا جہاں پانی عام دستیاب ہو اس نے گویا ایک جان آزاد کر دی، جس نے پانی پلایا ایسی جگہ جہاں پانی

دستیاب نہ ہو اس نے گویا ایک جان زندہ کر دی۔ جس کے گھر سے نمک لیا گیا اور اس کے ساتھ سالن کو ذائقہ دار بنایا گیا گویا اس نے وہ پورا کھانا

اس کے گھر والوں پر صدقہ کر دیا جس کے گھر سے آگ لی گئی خواہ اس آگ سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا گیا ہو مگر اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔

ابن زنجویہ وابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... اس روایت کی سند میں ایک مہم راوی ہے۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا انکار کرنا حلال نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی، نمک اور

آگ۔ عرض کیا: پانی کو تو ہم جانتے ہیں (کہ اس کا کیا ثواب ہے) لیکن نمک اور آگ کا کیا ثواب ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۳۸۷۔ ہر زندہ جہر جس کو تو پانی پلائے اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ الكبير للطبرانی عن سراقہ بن مالک

اہل و عیال اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا..... الاکمال

۱۶۳۸۸..... تیر اپنے گھر والوں پر، اولاد پر اور خادم پر خرچ کرنا صدقہ ہے لہذا اس کے بعد احسان نہ جتا اور نہ تکلیف پہنچا۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۹..... جس نے اپنی جان پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے اور جس نے اپنی بیوی اور اولاد پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۰..... جس نے اپنی جان پر خرچ کیا تا کہ وہ پاکدامن رہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جس نے اپنی بیوی، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں

پر خرچ کیا وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو الشیخ، الاوسط للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۱..... تیر اپنے اہل، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ لہذا اس کے بعد احسان جتا اور نہ ایذا رسانی کرنا

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۲..... تیرے لیے اس میں اجر ہے جو تو ان پر خرچ کرے۔ پس ان پر خرچ کر یعنی اپنے شوہر اور اپنی اولاد پر۔

ابن حبان، عن ریطة امرأة عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۳..... آدمی جو اپنے گھر میں، اپنے اہل پر، اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۲۔

۱۶۳۹۴..... اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب کوئی صدقہ کرنا چاہے تو اپنے والدین کی طرف سے ادا کر دے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ اس

طرح اس صدقہ کا اجر اس کے والدین کو ہوگا اور صدقہ کرنے والے کو دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کچھ کمی کیے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

کلام:..... حسن الاثر ۵۰۲، ضعیف ابی داؤد ۶۰۸۔

۱۶۳۹۵..... جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو قرابت داروں پر خرچ کیا اور اس خرچ سے اللہ سے ثواب کی امید رکھی حتیٰ کہ اللہ پاک نے اپنے

فضل سے ان دونوں لڑکیوں کو کفایت یا منی (مالداری) بخش دی تو یہ دونوں لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

الصحيح لابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۶..... افضل دینار جو آدمی خرچ کرے وہ دینار ہے جس کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں چلنے والی اپنی

سواری پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم عن ثوبان

۱۶۳۹۷..... کیا میں تمہیں پانچ دیناروں کا نہ بتاؤں کہ کون سا ان میں سے افضل ہے اور کون سا ان میں سے کم درجہ ہے؟ افضل دینار

وہ ہے جس کو تو اپنے والدین پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو تو اپنی جان اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو اپنے

رشتہ داروں پر خرچ کرے اور سب سے کم درجہ والا اور کم اجر والا وہ دینار ہے جو تو اللہ عزوجل کے راستے میں خرچ کرے۔

الديلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۸..... رشتہ داروں پر کیا جانے والا صدقہ اجر میں دوگنا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زینب امرأة عبدالله

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۶

۱۶۳۹۹..... اگر تو اس باندی کو اپنے نہال والوں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث بنتا۔ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کر دی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم ابن حبان عن میمونہ

راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا..... الاکمال

۱۶۳۰۰..... راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹادے۔ یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ ابن سعد، الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ الاسلمی

۱۶۳۰۱..... اے ابو ہریرۃ! راستے سے تکلیف دہ شے ہٹا یہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ

۱۶۳۰۲..... میں نے جنت میں دیکھا تو مجھے وہاں ایک ایسا بندہ نظر آیا جس نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ نے اس بندہ پر کس چیز کا شکر یہ کیا (خیال کیا) کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا؟ تب مجھے کہا گیا: اے محمد! یہ شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دیا کرتا تھا اور اس کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا تھا پس اللہ نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۳..... دیکھ کیا چیز لوگوں کو ایذا دے رہی ہے اس کو ان کے راستے سے ہٹادے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۴..... لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا جو لوگوں کو ایذا دیتا تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے رستے سے ہٹا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو جنت میں اسی درخت کے سائے میں لوٹتے پوٹتے دیکھا۔

مسند احمد، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۵..... ایک درخت تھا جو اہل راستہ کو تکلیف دیتا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے ہٹا دیا۔ پس وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔

ابن ماجہ والرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۶..... جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذا دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت میں ابو بکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے۔

۱۶۳۰۷..... جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹا لی اللہ پاک اس کے لیے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ پاک جس کے لیے اپنے پاس نیکی لکھ دے اس کے لیے جنت واجب فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۳۰۸..... جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذا دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کسی مؤمن کو خوشی فراہم کرنا..... الاکمال

۱۶۳۰۹..... کوئی مؤمن ایسا نہیں جو کسی مؤمن کو خوشی دے۔ مگر اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیں گے جو اللہ کی عبادت کرتا رہے گا،

اس کی بزرگی بیان کرتا رہے گا اور اس کی توحید بیان کرتا رہے گا۔ جب مؤمن بندہ اپنی لحد میں اترے گا تو وہ خوشی کا فرشتہ قبر میں اس کے پاس آئے گا اور اس کو کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ پوچھے گا: تو کون ہے؟ فرشتہ عرض کرے گا: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں بندے کو پہنچائی تھی۔ آج میں تیری تنہائی میں تیرا ساتھی ہوں۔ میں تجھے تیری حجت تلقین کروں گا اور تجھے سچی بات پر ثابت قدم رکھوں گا۔ قیامت کے دن تیرے لیے

گواہی دوں گا، تیرے پروردگار کے حضور تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تجھے تیرا گھر دکھاؤں گا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

۱۶۳۱۰..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز اپنے مؤمن بھائی کو خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن جہم بن عثمان عن عبد اللہ بن سرجس عن ابیہ عن جدہ وعندی انه تصحیف وانما هو عبد اللہ بن الحسن عن ابیہ عن جدہ کما فی معجم الکبیر للطبرانی وفوائد سمویہ وقد تقدم.

۱۶۳۱۱..... جس نے کسی مؤمن کو خوشی دی اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کے پاس ایک عہد لے لیا اور جس نے اللہ

کے پاس عہد لے لیا اس کو کبھی جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔ الافراد للدارقطنی، ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں زید بن سعید الواسطی متفرد ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معجم میں فرماتے ہیں: یہ خبر منکر ہے۔ اگرچہ اس کے راوی بڑے بڑے ثقہ ہیں لیکن اس میں زید کی طرف سے آفت آئی ہے اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ کسی نے زید پر جرح کی ہو یا ان کی تعدیل کی ہو۔

نیز ضعف حدیث کے لیے دیکھئے الممتاھیہ: ۸۵۱۔

۱۶۳۱۲..... جس نے کسی مسلمان بھائی کو دنیا میں خوشی عطا کی اللہ پاک اس کے بدلے ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جس کے ذریعے دنیا کے گھر میں مصیبتیں دفع فرمادے گا۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اس خوشی سے قریب ہوگا۔ جب بھی اس کے پاس کسی ہولناک چیز کا گذر ہوگا تو اس کو وہ خوشی کہے گی: ڈرمت، بندہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ خوشی کہے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کو دی تھی۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... الممتاھیہ: ۸۳۹۔

۱۶۳۱۳..... جس نے میرے بعد کسی مسلمان کو خوشی پہنچائی اس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اور جس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اللہ پاک

قیامت کے روز اس کو خوش کر دے گا۔ ابو الحسن بن شمعون فی اعالیہ وابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۴..... اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین اعمال میں سے کسی مسلمان کو خوشی دینا ہے یا اس سے کوئی غم دور کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا یا بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔

ابن المبارک عن ابی شریک مرسلًا

۱۶۳۱۵..... اے انس! کیا تجھے نہیں معلوم کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو (جائز امور میں) خوشی دینا، اس سے تکلیف کو دور کرنا یا اس کے غم کو ہلکا کرنا یا اس کو مال کی امید دلانا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۶..... افضل الاعمال کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا ہے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷..... کوئی شے اللہ کے ہاں کسی مسلمان بھائی کو خوش کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ ابن البخاری عن ابن عمرو

۱۶۳۱۸..... مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو خوشی دینا، اس کی بھوک کو مٹانا اور اس کے دکھ کو سکھ میں بدلنا ہے۔

محمد بن العسین بن عبد الملک، مسند البزار فی فوائدہ عن جابر رضی اللہ عنہ

متفرق انواع..... الاکمال

۱۶۳۱۹..... انسان میں تین سوساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی

طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں لگا ہونا ک جس کو تو دفن کر دے اور ہر وہ ایذا رساں چیز جس کو راستے سے ہٹائے صدقہ ہے۔ اگر

ان چیزوں پر تو قادر نہ ہو تو چاشت کی دو رکعت نماز نفل تیری طرف سے تمام جوڑوں کا صدقہ بن جائیں گی۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسند

اسی بعلی، الرویانی، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن السنی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن عبید اللہ بن بربذہ عن ابیہ
۱۶۳۲۰۔۔۔ بنی آدم کا ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا،
استغفر اللہ کہا، راستے سے پھر، کاشایا بڈی ہنائی، یا نیکی کا حکم کیا یا برائی سے روکا تین سو ساٹھ مرتبہ۔ تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھایا
جائے گا کہ وہ اپنی جان جہنم سے بچا چکا ہوگا۔ ابوالشیخ فی العظمتہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۲۱۔۔۔ ابن آدم میں تین سو ساٹھ ہڈیاں ہیں، ہر ہڈی کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا ابن آدم پر لازم ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا مسافر کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، کسی ہکٹے کی طرف
سے بات کسی کو سمجھا دینا صدقہ ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی ہمت بھی کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے شر کو لوگوں سے روک لے یہ
بھی صدقہ ہے۔ جو تو اپنی جان پر کرتا ہے۔ ابن السنی فی الطب، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۲۔۔۔ ابن آدم کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر جوڑا گیا ہے۔ جس نے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ اکبر کہا، امر بالمعروف کیا، نہی عن المنکر
کیا مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ شے کانٹے دار چھڑی یا کوئی پتھر ہٹایا اور یہ نیکی کے مختلف کام جوڑوں کے بقدر کیے تو اس نے اپنی
جان کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔ ابن السنی و ابونعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۲۳۔۔۔ بنی آدم کے ہر جوڑے پر ہر روز ایک صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا
صدقہ ہے، کمزور کے بوجھ کو اٹھانا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۳۲۴۔۔۔ ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا
صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تو کسی کمزور کی مدد
کرے یہ بھی صدقہ ہے۔ ابونعیم فی تاریخ اصہبان، الخطیب و ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۲۵۔۔۔ انسان کے ہر جوڑے پر ہر روز صدقہ لازم ہے، کسی شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو سخت ہے۔ ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
صدقہ ہے۔ کمزور کا سامان اٹھانا صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۳۲۶۔۔۔ کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کر سکتا ہے تاکہ یہ بھی قوم کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، مسند ابی
بعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ الکبیر للطبرانی عن
عصمۃ بن مالک، مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا، عبدالرزاق عن ابی عثمان النهدی مرسلًا

۱۶۳۲۷۔۔۔ ابن آدم میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جس پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہو صدقہ واجب نہ ہو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم میں کس کو
صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیر کے دروازے بہت ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، امر بالمعروف، نہی
عن المنکر، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا، بہرے و اونچا سنانا، اندھے کو راہ دکھانا، کسی حاجت مند کو حاجت روائی کا حل بتانا، اپنی مضبوط ٹانگوں کے
ساتھ لاچار فریاد رس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ ضعیف کا بوجھ اٹھانا یہ سب چیزیں تیری طرف سے تیری جان پر صدقہ ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال

۱۶۳۲۸۔۔۔ تیری ذات میں بہت سے صدقے ہیں۔ تو کسی صاف نہ بولنے والے کی طرف سے اس کے مقصد کو واضح کر کے بیان کر دے یہ بھی
تیرا صدقہ ہے۔ کسی کم سنے والے کو صحیح طرح سنا کر بھادین بھی تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نگاہوں والے کو اپنی تیز نگاہوں کے ذریعے راستہ دکھانا بھی

صدقہ ہے، اپنی گھر والی کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارا کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرے اس میں بھی اس کو اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو کیا تجھ پر گناہ نہ ہوگا؟ صحابی نے عرض کیا: جی ہاں ضرور۔ ارشاد فرمایا: تو شر میں گناہ سمجھتے ہو تو خیر میں ثواب کیوں نہیں سمجھتے۔ السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۹..... اگرچہ تو نے خطبہ (بات کو) مختصر کیا ہے مگر سوال تو نے بڑا کر دیا ہے (پس سن!) جان کو آزاد کرایا کر، اور گردن چھڑایا کر۔ پوچھا: کیا دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، (عشق النسمة) جان کو آزاد کرایا کر اس کا مطلب ہے تو اکیلا کسی جان کو (خرید کر) آزاد کرائے اور (فک الرقبۃ) گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ غلام کو آزاد کرانے میں اس کی قیمت میں مدد کیا کر۔

پھر فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر، ظالم رشتے دار پر احسان کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھ سکے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر، برائی سے روکا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روکا کر۔

سنن ابی داؤد، ابن حبان، السنن للبیہقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک اعرابی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔

۱۶۳۳۰..... یہ بھی صدقہ ہے کہ جان کو آزاد کرے اور گردن چھڑائے۔ کہنے والے نے کہا: کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، عشق (آزادی) یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کر دے۔ اور فکاک (گردن چھڑانا) یہ ہے کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ سائل نے عرض کیا: اگر میں اس کام کی طاقت نہ رکھ سکوں؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلایا پیاسے کو پانی پلا۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی ممکن نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کر اور برائی سے منع کر۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے (کسی مستحق کو) دیدے اور رشتہ دار پر مہربانی کر۔ عرض کیا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے اپنی تکلیف کو دور رکھ۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۱..... اگرچہ تو نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا کر دیا ہے! جان کو آزاد کر اور گردن چھڑانے میں مدد کیا کر۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا کسی غلام کو آزاد کر دے اور گردن چھڑانے میں مدد کرنے کا مطلب ہے کہ اس کو آزاد کرنے میں جس قدر ہو سکے مال کی مدد کیا کر۔ ان کے علاوہ دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر۔ ظالم رشتے دار کی مدد کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر اور برائی سے روکا کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کو خیر کے سوا باتوں سے چپ رکھا کر۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء

۱۶۳۳۲..... کم سننے والے کو اچھی طرح کہہ کر سنا دینا صدقہ ہے۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳..... اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ گم راستوں والی زمین میں کسی کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۴..... جنگل بیابان والی زمین میں اپنے بھائی کے ساتھ چلنا صدقہ ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۵..... جو اپنے بھائی کے ساتھ وحشت والی جگہ میں نکلا گیا اس نے غلام آزاد کر دیا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۶..... جس نے اپنے بھائی کو جو تے کا سمہ دیا گیا اس نے اس کو اللہ کی راہ میں ہتھیار کے ساتھ مسلح کر کے گھوڑے پر سوار کیا۔

الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت میں محمد بن حبان ازہر باہلی ضعیف ہے نیز دیکھئے الممتناہیہ ۸۳۳۔

۱۶۳۳۷..... نیک بات صدقہ ہے اور ہر قدم جو تو نماز کے لیے اٹھائے صدقہ ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۸..... لوگوں نے حق بات کہنے سے زیادہ افضل صدقہ کوئی نہیں کیا۔ ابن النجار عن سمرة
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۸۵۔

۱۶۳۳۹..... کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ تو ایسے غلام پر صدقہ کرے جو برے آقا کی غلامی میں ہو۔

الضعفاء للعقيلي عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۰..... کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ ایسے غلام پر صدقہ کیا جائے جو برے مالک کے قبضے میں ہو۔

الحکیم، الشیرازي فی الالقباب والخطیب عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... الضعيفة ۱۷۶۔

۱۶۳۴۱..... ہر نیکی صدقہ ہے مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۴۲..... جنت میں جو پہلے داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی کرنے والے) ہیں اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۴۳..... ہر نیکی صدقہ ہے۔ نیکی کرنا ستر مصیبتوں سے بچاتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے، نیکی اور برائی دو مخلوق ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑی ہوں گی۔ پس نیکی کرنا اہل نیکی کے لئے لازم ہے جو ان کو ہانک کر اور کھینچ کر جنت میں لے جائے گی، اور برائی کرنا اہل برائی کے لئے لازم ہے جو ان کو گھیر گھار کر جہنم میں لے ڈوبے گی۔

ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن بلال

۱۶۳۴۴..... کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھ، خواہ توری کا ٹکڑا دے، یا خواہ جوتے کا تسمہ دے، خواہ اپنے ڈول سے پانی کھینچنے والے کے ڈول میں پانی ڈالے، خواہ لوگوں کے راستے میں سے ان کو تکلیف دینے والی شے ہٹائے، خواہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرے، خواہ تو ملاقات کے وقت سلام کہے، خواہ تو کسی تنہا زمین میں تنہا لوگوں کا انیس بنے۔ خواہ کوئی تجھے کسی ایسی بات پر گالی دے جو تو اس میں بھی جانتا ہو مگر تو گالی دینے سے چپ رہے، جس کا اجر تجھے ہوگا اور گناہ اسے ہوگا نیز جو بات تیرے کان کو اچھی لگے اس کو سن لے اور جو بات تیرے کان کو سننا ناگوار ہو اس سے اجتناب کر۔ مسند احمد عن ابی تمیمة الہجیمی عن رجل من قومہ، مستدرک الحاکم عن جابر بن سلیم الہجیمی

۱۶۳۴۵..... کسی نیکی کو کمتر خیال نہ کر خواہ تو اپنے ڈول میں سے دوسرے پانی بھرنے والے کے ڈول میں پانی اٹھیلے۔ نیز جب تو اپنے بھائی کے

ساتھ اچھی خوشخبری کے ساتھ ملے تو اس کے پیٹھ پھیرنے کے بعد اس کی غیبت نہ کر۔ ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۶..... کسی نیکی کو حقیر خیال نہ کر، اگر تجھے کچھ اور نہ ملے تو لوگوں سے اس طرح ملاقات کر کہ تیرے چہرہ پر مسکراہٹ ہو۔

الصحيح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۷..... کسی نیکی کو کمتر نہ سمجھ! خواہ تو اپنے بھائی سے ہنس مکھ ہو کر ملے اور جب تو سالن بنائے تو شور بے میں اضافہ کر لے اور اپنے پڑوسی کو چیخ

بھر بھر کر دیدے۔ الصحيح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۹..... نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، جو دنیا میں نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیکی والے ہیں۔ ابن النجار عن ابن شہاب مرسلًا

۱۶۳۵۰..... جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک تمام اہل معروف نیکی کرنے والوں کو ایک چھیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ پروردگار

فرمائے گا: یہ رہی تمہاری نیکی جو میں نے قبول کر لی ہے اب تم اس کو لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود اور آقا، ہم اس کا کیا

کریں گے آپ اس کے مستحق ہیں، ہم سے زیادہ۔ آپ ہی لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اس کا کیا کروں میں تو خود نیکی کے

ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو لو اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں پر صدقہ کر دو۔ پس کوئی آدمی اپنے دوست سے ملے گا جبکہ اس کے سر

پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہونگے۔ پھر اس کا دوست اس پر کوئی نیکی صدقہ کر دے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

۱۶۳۵۱..... اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی فرمائی: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں نے کوئی مخلوق نیکی سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی ہے۔ اور عنقریب میں اس کی کوئی نشانی بناؤں گا۔ پس تو جس کو دیکھے کہ میں نے نیکی اور نیکی کرنا اس کے لیے محبوب کر دی ہے نیز لوگوں کو اس کے پاس نیکی کے حصول کے لیے آنا جانا محبوب کر دیا ہے۔ تو پس ایسے شخص سے تم محبت اور دوستی رکھنا۔ کیونکہ میں بھی اس گجھت رکھتا ہوں اور اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جبکہ اگر تو ایسے شخص کو دیکھے جس کے نزدیک نیکی کو ناپسند کر دیا ہے اور لوگوں کا اس سے نیکی کے لیے ملنا ناگوار کر دیا ہے تو اس سے تو بھی بغض رکھ اور اس سے دوستی نہ کر۔ کیونکہ وہ میری مخلوق میں بدترین انسان ہے۔ الدیلمی عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ

۱۶۳۵۲..... مالدار پر رحم کرو جو عارضی طور پر حاجت مند ہو گیا ہو کیونکہ اس پر ایک درہم خرچ کرنا اللہ کے ہاں ستر ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔

الحافظ ابو الفتیان، الدہستانی فی کتاب فضل السلطان العادل، الخلیلی والرافعی والدیلمی، الخطیب فی التاريخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام:..... خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۶۳۵۳..... اللہ عزوجل کے کچھ ملائکہ ہیں جن کو جیسے چاہا اللہ نے پیدا کیا ہے اور جیسی چاہی ان کو صورت بخشی ہے وہ اللہ کے عرش کے نیچے ہیں، اللہ پاک نے ان کو الہام کیا ہے کہ وہ طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل ہر روز دو مرتبہ یہ نداء دیا کریں:

آگاہ رہو! جس نے اپنے اہل و عیال اور پڑوسیوں پر وسعت کی اللہ پاک دنیا میں اس پر وسعت فرمائے گا۔ آگاہ رہو! جس نے تنگی کی اللہ پاک اس پر تنگی کرے گا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال پر خرچ ہونے والے ایک درہم کے بدلے ستر قنطار (خزانے کے ڈھیر) عطا فرمائے گا اور قنطار وزن میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ پس خرچ کرو، جمع نہ کرو، تنگی نہ کرو، بخل سے کام نہ لو اور جمعہ کے دن تم کو خرچ میں زیادہ وسعت کرنی چاہیے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

قضاء الحوائج..... الاکمال

۱۶۳۵۴..... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بندہ قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا میں اس نیکی کے طفیل اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار اور یہ بندہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو اپنے مؤمن بھائی کے کام کے لیے دوڑ دھوپ کرے اور اس کے مسئلہ کو حل کرنے کی خواہش رکھے خواہ وہ حل ہو یا نہیں۔ الخطیب وابن عساکر عن علی وھوواہ کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۶۳۵۵..... جس نے کسی مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی دنیا یا آخرت کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن کوئی خادم عطا فرمائے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۶..... جس نے مسلمان بھائی کی کوئی دنیاوی حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سب سے کم مغفرت ہے۔ الخطیب عن ابی دینار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... المستاہیہ ۸۳۶۔

۱۶۳۵۷..... جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی گویا اس نے ساری زندگی اللہ کی خدمت کی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، والخوانطی فی مکارم الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف انجاء مع ۹۲، ۵۷، الضعیفۃ ۵۳۔

۱۶۳۵۸..... جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کی جو گناہ کی نہ ہو تو گویا اس نے ساری عمر اللہ کی خدمت کی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۳۵۹..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی رضا کے لیے حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے دنیا کی عمر سات ہزار سال لکھے گا دن میں روزے اور رات بھر قیام کرنے کے ساتھ۔ ابن عساکر عن انس و فیہ الحسین بن داؤد البلخی قال الخطیب: لیس بثقة حدیثہ موضوع کلام:..... روایت کی سند میں حسین بن داؤد بلخی ہے، امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت من گھڑت ہے۔

اچھی سفارش کا اجر

۱۶۳۶۰..... جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس اس کا مسئلہ حل کرانے کا ذریعہ بنے نیکی کے کام اور اس کو خوشی پہنچائے تو اللہ پاک جنت کے بلند درجات اس کو عطا فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۱..... جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنے اس کی پل صراط پر گزرنے پر مدد کی جائے گی جس دن اور قدم پھسلیں گے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۲..... جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا اس کی کسی مشکل کو آسان کرنے میں بادشاہ کے ہاں درمیانی واسطہ بنے اللہ پاک قیامت کے دن پل صراط پر گزرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن بہت سے قدم پھسل جائیں گے۔

الحسن بن سفیان، ابن حبان، الخیر انطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن عائشة، صحیح

۱۶۳۶۳..... جو اپنے کسی بھائی کے کام میں ہو اللہ پاک اس کے کام میں ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے کوئی دکھ درد دور کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا دکھ درد دور فرمائیں گے۔ الخیر انطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۴..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت کے لیے پیدا فرمایا ہے، لہذا اللہ پاک لوگوں کی حاجتیں ان کے ہاتھوں سے پورا فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن الحسن مرسل

۱۶۳۶۵..... اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں، جن کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں رجوع کرتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے عذاب سے مامون ہوں گے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۶..... جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور فائدے کے لیے چلا اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کا ثواب ہوگا۔

ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہما

کلام:..... الترمذی ۱۳۲۲، ذیل المآلی ۱۱۵۔

۱۶۳۶۷..... جس نے اپنے پریشان حال بھائی کی مدد کی اللہ پاک اس کے قدموں کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ بھی پھسل جائیں گے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۸..... جس نے کسی مسلمان کی مدد کی کسی بات کے ساتھ یا اس کے لیے چند قدم بھرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حالت میں اس کا حشر انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائیں گے اور اس کو ایسے ستر شہیدوں کا ثواب عطا فرمائیں گے جو اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے گئے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۹..... جس نے کسی مومن کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ پاک اس کو بہتر رحمتیں نصیب فرمائے گا۔ ایک رحمت کے طفیل اس کی دنیا درست فرمادے گا اور بہتر رحمتیں اس کے لیے جنت کے درجات بلند کرنے کے لیے ذخیرہ فرمادے گا۔

ابو الفتیان المدہستانی فی کتاب فضل السلطان العادل عن عبدالغفار بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن سعد الانصاری عن ابیہ

۱۶۳۷۰۔ جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر نیکیاں لکھے گا۔ ایک رحمت کے ساتھ اللہ پاک اس کی دنیا اور آخرت درست فرمائے گا۔ بہتر نیکیاں جنت میں اس کے درجات بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

الترمذی، مسند ابی یعلیٰ، الضعفاء للعقبلی، ابن عساکر عن زیاد بن حسان عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... زیاد متروک راوی ہے، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد کی حضرت انس سے مروی احادیث موضوع من گھڑت ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

۱۶۳۷۱۔ جس نے کسی پریشان حال کی مدد کی اللہ پاک اس کو بہتر مغفرت عطا فرمائے گا۔ ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے بلند درجات میں۔ اور جس نے یہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، احد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

اللہ پاک چالیس ملین نیکیاں عطا فرمائے گا۔ ابن عساکر عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی الحسن المالکی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۳۷۲۔ جس نے کسی مؤمن سے کسی تکلیف کو دور کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے عطا فرمائیں گے اور ان دو حصوں سے اس قدر اللہ کی مخلوق روشنی حاصل کرے گی جن کی تعداد خدا ہی کے علم میں ہے۔

الناریخ للحاکم، الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۷۳۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں اس کے ساتھ چلا اور اللہ کے لیے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقوں کا اور ہر دو خندقوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہوگا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۳۷۴۔ جو اپنے بھائی کے کام میں چلا اللہ پاک اس کو پچھتر ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے کام سے فارغ ہو اور جب وہ اس کام سے فارغ ہوگا اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ معاً
۱۶۳۷۵۔ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں نکلا تو قیامت کے دن اس کے میزان عمل کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر وہ بھاری نکلے تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔ ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۶۳۷۶۔ جو اپنے حق کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف چلا حتیٰ کہ اس کو ادا کر دیا اس کو صدقہ کا ثواب ہے۔

سنن ابی داؤد، السنن لسعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۶۳۷۷۔ آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کھڑا ہونا (اس کی حاجت روائی کے لیے)، مسجد میں ایک سال کے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔
الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۸۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے نکلا حتیٰ کہ اس کا کام پورا کر دیا اللہ پاک اس کو پانچ ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ شام کرے اگر صبح کو اس کے کام میں نکلا ہے، اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اللہ پاک اس کو ستر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور کوئی قدم نہیں رکھے گا مگر اس کی ایک خطا معاف فرمائے گا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والرافعی عن ابن عمر و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، معاً

۱۶۳۷۹۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں چلا اللہ پاک اس کو ہر قدم اٹھانے کے ساتھ ستر نیکیاں عطا کرنے کا اور ستر برائیاں اس کی مٹانے کا حتیٰ کہ وہ واپس آئے جہاں سے چلا تھا۔ اگر اس کے ہاتھوں اس کی حاجت پوری ہوگئی تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اور اگر اس کے کام کے دوران اس کی موت واقع ہوگئی تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند ابی یعلیٰ، الکامل لابن عدی، ابو الشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ،
وہو ضعف و اور ۵۵ ابن جوزی فی الموضوعات

کلام: روایت ضعیف ہے جبکہ امام ابن جوزی نے اس کو من گھڑت موضوع احادیث میں شمار کیا ہے، تذکرۃ الموضوعات ۶۹،
الترغیب ۱۲۹/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۲۔

۱۶۳۸۰..... اللہ پاک مسلسل بندے کی حاجت میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن زید بن ثابت
۱۶۳۸۱..... جب اللہ پاک کسی بندے پر کوئی نعمت تام کرتا ہے پھر لوگوں کے کام اس کے ساتھ لگا دیتا ہے اگر وہ ان کی حاجت روائی نہیں کرتا تو
خود اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۸۲..... کوئی بندہ ایسا نہیں جس پر اللہ کوئی نعمت انعام کرے اور اس نعمت کو مکمل کر دے پھر لوگوں کی حاجت اس کے ساتھ متعلق کر دے لیکن وہ
ان سے عہدہ برآتہ ہو تو وہ اپنی نعمت کو معرض زوال میں ڈال دے گا۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۸۳..... کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں نکلنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں چلتا ہے۔ اور جو بندہ
اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں اس سے کئی گنا خرچ کرتا ہے اور حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے نہیں چھوڑتا مگر وہ واپس
آنے والے حاجیوں کو دیکھ لیتا ہے اس دنیا کے کام کے پورا ہونے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۴..... کوئی بندہ یا بندی ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضاء میں خرچ کرنے کو اچھا گمان نہ کرے مگر وہ اللہ کی ناراضگی میں اس کے بقدر ضرور خرچ
کرے گا۔ کوئی بندہ کسی مسلمان بھائی کی ذمہ داری سے ہاتھ نہیں اٹھاتا اور اس کی حاجت براری میں اس کے ساتھ نکلنے سے جی نہیں چراتا خواہ وہ
کام پورا ہو یا نہیں، مگر وہ ایسی محنت و مشقت میں ضرور مبتلا کیا جاتا ہے جس میں وہ گناہ کا بار بھی اٹھاتا ہے اور کوئی اجر بھی نہیں پاتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۵..... اللہ تعالیٰ جس بندے پر کوئی نعمت انعام فرماتا ہے، لوگوں کی مؤنت۔ ذمہ داری بھی اس پر زیادہ کر دیتا ہے اگر وہ اس ذمہ داری کو
اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے تو اس نعمت کو بھی خطرہ زوال کی نذر کر دیتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۶..... جس نے کسی مؤمن سے کوئی تکلیف دور کر دی اللہ پاک قیامت کے دن اس سے مصیبت کو دور کر دیں گے، جس نے کسی
مؤمن کی پردہ پوشی کی اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اور جس نے کسی مؤمن سے کوئی دکھ دور کر دیا اللہ پاک اس کے دکھ درد کو
دور فرمائیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۶۳۸۷..... جس نے کسی مصیبت زدہ پر کوئی مصیبت دنیا میں دور کی اللہ پاک آخرت میں اس کی مصیبت کو دور فرمادیں گے۔ جس نے دنیا میں
کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ پاک آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی کے رنج و غم کو دور کر دیا اللہ پاک آخرت
میں اس کے رنج و غم کو دور فرمائیں گے اور اللہ پاک آدمی کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فرع..... مشرک پر اور اس کی طرف سے نیکی اور صدقے کے بیان میں

۱۶۳۸۸..... مشرک کا صدقہ اس کو نفع نہیں دے گا کیونکہ اس نے ایک دن بھی نہیں کہا: اے پروردگار! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف کر دے۔

مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کرتا تھا اور
مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا تو کیا یہ اس کے لیے نافع ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں، الخ۔

الاکمال

۱۶۳۸۹..... بہر حال یہ نیکیاں اس کو تو نفع نہیں دے سکتیں، لیکن اس کی آل اولاد کو نفع دیں گی اور وہ کبھی رسوا ہوں گے اور نہ ذلیل اور نہ کبھی فقیر ہوں گے۔ البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن سلمان بن عامر الضبی
 فائدہ:..... حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد مہمانوں کی خاطر تو وضع فرماتے تھے، پڑوسیوں کا اکرام کرتے تھے، ذمہ داری کو نبھاتے تھے اور آنے والے اجتماعی خطرات و حوادث میں اپنا مال خرچ کرتے تھے تو کیا یہ چیزیں ان کے لیے نفع مند ثابت ہوگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ شرک کی حالت میں مرے تھے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
 ۱۶۳۹۰..... بہر حال اگر تیرے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوگا پھر وہ اسی پر قائم رہا اور پھر تو اس کی طرف سے صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کے لیے نفع مند ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو
 ۱۶۳۹۱..... اے عائشہ! اس نے کسی دن نہیں کہا: اے پروردگار قیامت کے دن میری خطا کو معاف کر دے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... یہ روایت نمبر ۱۶۳۸۸ کا تکرار ہے۔ مذکورہ روایت کا ملاحظہ فرمائیے۔

۱۶۳۹۲..... اس کو یہ نفع نہیں دے گا۔ اس نے کسی دن نہیں کہا: رب اغفر لی خطیبتی یوم الدین۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا
 ابن جدعان کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان۔

۱۶۳۹۳..... کیسے اے عائشہ! جبکہ اس نے کسی گھڑی رات میں اور نہ دن میں رب اغفر لی خطیبتی یوم الدین نہیں کہا۔

الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۴..... وہ دنیا کے لیے، دنیا کی تعریف حاصل کرنے کے لیے اور ناموری پانے کے لیے دیا کرتا تھا اور اس نے کبھی یہ نہیں کہا: رب اغفر لی

خطیبتی یوم الدین اے پروردگار! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما۔ الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۵..... تیرے باپ نے ایک چیز (یعنی ناموری) کا ارادہ کیا تھا اور اس کو اس نے پایا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۹۶..... تیرا باپ چاہتا تھا کہ اس کا نام لیا جائے پس اس کا نام لے لیا گیا۔ الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد

چوتھی فصل..... مصرف زکوٰۃ کے بیان میں

۱۶۳۹۷..... اللہ تعالیٰ صدقات (مصرف زکوٰۃ وغیرہ) کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا حتیٰ کہ خود اللہ پاک نے مصارف

زکوٰۃ کو آٹھ جگہ تقسیم فرمایا اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھے تیرا حق دے دیتا ہوں۔ ابو داؤد عن زیادہ بن الحارث الصدائی

فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفة قلوبہم وفي الرقاب والغارمین وفي سبیل اللہ وابن السبیل.

صدقات (یعنی زکوٰۃ و خیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور

غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں۔

صدقات یعنی فرض زکوٰۃ صرف ان آٹھ مصارف میں خرچ کی جاسکتی ہے جبکہ نقلی صدقات کے لیے کوئی قید نہیں ہے۔

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی اسناد میں عبدالرحمن بن زیاد بن النعم افریقی ہے، جس کے متعلق کئی ایک نے

کا کیا ہے۔ دیکھئے عنوان المعبود ۳۹/۵۔

۱۶۴۹۸۔ مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چنکر کا پتھر لے کر آئے اور اس کو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو مالدار کی نہ پائے جو اس کو لوگوں سے بے نیاز کر دے اور نہ اس کو کوئی مسکین سمجھ سکے کہ پھر اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۹۹۔ اگر تم چاہو تو میں تم کو دیدیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ ٹکڑے کمانے والے کا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن رجلین

لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے

۱۶۵۰۰۔ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ شرم و حیا بھی کرتا ہو اور لوگوں سے پیچھے پڑ

کر سوال نہ کرتا ہو۔ البخاری، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۱۔ صدقہ۔ زکوٰۃ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی صحیح سالم ٹکڑے آدمی کے لیے حلال ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۲۔ ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ (زکوٰۃ) نکالوں گا، چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور اس کو (لا علمی میں) ایک چور کے ہاتھ

میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی چور پر صدقہ کر دیا گیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس

نے چور کو صدقہ دلایا۔ میں آج رات پھر (کسی مستحق کو) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لا علمی میں) ایک زانیہ کو صدقہ دے

آیا۔ صبح کو پھر لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور

اور زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اب میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا اور۔ لا علمی میں ایک مالدار کو تھما آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات

چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے مالدار آدمی کو صدقہ دیدیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور، زانیہ اور مالدار آدمی

کو صدقہ دلایا۔ رات کو اس کو خواب میں آیا کسی نے کہا: تو نے چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، تو نے زانیہ کو صدقہ دیا ممکن

ہے وہ زنا سے باز آجائے اور تو نے مالدار آدمی کو صدقہ دیا ممکن ہے کہ اس کو عبرت حاصل ہو اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ

کرنے لگے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۳۔ صدقہ کسی مالدار آدمی کے لیے حلال نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، صدقات وصول کرنے پر

مل (گنہگار) ہو، قرض دار ہو، یا کسی مالدار آدمی نے صدقہ کی چیز کو مستحق فقیر سے اپنے مال کے بدلے خریدا ہو یا کسی مالدار آدمی کا کوئی مسکین

پڑوسی ہو جس پر صدقہ کیا گیا پس مسکین نے اپنے مالدار پڑوسی کو اس میں سے ہدیہ دیا تو مالدار آدمی کو اس صدقے میں سے کھانا جائز ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۴۔ صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین مالداروں کے لیے اللہ کی راہ میں چلنے والا (مجاہد) یا مسافر (جس کے پاس سفر میں

محتاجی آئی ہو) یا اگر تیرے فقیر پڑوسی پر صدقہ کیا گیا ہو اور وہ تیرے لیے اس میں سے ہدیہ بھیجے یا تجھے اس کھانے پر بلائے تب تیرے لیے بھی وہ

صدقہ کا مال حلال ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ نے اس بات سے انکار کر دیا ہے اور اس کے رسول نے بھی کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل تمہارے لیے (یعنی بنی ہاشم کے

کلام میں)۔ شعیف النجاشی ۸۸۳۔

۱۶۵۰۶۔ اللہ نے اس بات سے انکار کر دیا ہے اور اس کے رسول نے بھی کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل تمہارے لیے (یعنی بنی ہاشم کے

لیے) کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن المطلب بن ربيعة

۱۶۵۰۷..... یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد اور آل محمد کے لیے حلال نہیں ہیں۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عبدالمطلب بن ربيعة
۱۶۵۰۸..... ہم آل محمد ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۰۹..... میں اپنے اہل کے پاس جاتا ہوں وہاں کوئی کھجور اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں (کہیں) پڑی پاتا ہوں تو اس کو اٹھا کر کھانا چاہتا ہوں مگر پھر ڈر جاتا ہوں کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو اور پھر اس کو پھینک دیتا ہوں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہريرة رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۰..... اگر مجھے یہ ذر نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۵۱۱..... وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم

عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں گوشت دیا گیا۔ انہوں نے ہانڈی میں وہ گوشت ڈال کر آگ پر چڑھا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: کیا اس میں سے ہم کو نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو ہم کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہم کو ہدیہ کر دو۔

۱۶۵۱۲..... اس کو قریب کر دے یہ اپنے مقام تک پہنچ گئی ہے۔ مسلم عن جویرية رضی اللہ عنہا

۱۶۵۱۳..... اللہ تعالیٰ نے مجھ پر صدقہ حرام کر دیا ہے اور میرے اہل بیت پر۔ ابن سعد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۴..... صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن عبدالمطلب بن ربيعة

۱۶۵۱۵..... صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔ الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۱۶..... ہمارے مولیٰ (غلام) ہم میں سے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۵۱۷..... قوم کا مولیٰ (غلام) انہی میں سے ہے۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۸..... آدمی کا غلام اس کا بھائی اور اس کا چچا زاد ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سهل بن حنيف

۱۶۵۱۹..... ہم آل محمد ہیں صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ مسند احمد، الضعفاء للعقبلی عن الحسن

۱۶۵۲۰..... خیر! اس کو پھینک دے، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہريرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۵۲۱..... صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ الشیرازی فی الالقباب عن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلی

۱۶۵۲۲..... صدقہ میرے لیے حلال نہیں ہے، اور نہ میرے گھر والوں کے لیے حلال ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن مولی رسول اللہ ﷺ یقال له طهمان أذکوان

۱۶۵۲۳..... صدقہ محمد کے لیے حلال ہے اور نہ آل محمد کے لیے حلال ہے۔ الخطیب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۲۴..... خیر! پھینک اس کو، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہريرة رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۲۵..... صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے، اللہ پاک لعنت کرے اس شخص پر جو غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو

منسوب کرے اور اس غلام شخص پر بھی لعنت کرے جو اپنے کو غیر آقا کی طرف منسوب کرے۔ اولاد صاحب بستر (خاوند یا مالک باندی) کی ہے

بدکار کے لیے پتھر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، اس لیے کسی وارث کے لیے خود کو کوئی وصیت کرنا درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن البراء وزید بن ارقم، مسند احمد عن عمرو بن خارجه

۱۶۵۲۶..... ہم ہدیہ کھاتے ہیں، صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن سلمان

۱۶۵۲۷..... ہم اہل بیت ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ربیعہ

۱۶۵۲۸..... ہم آل محمد ہیں، صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لیکن تمہارا کیا خیال ہے جب میں جنت کے حلقوں کو پکڑوں گا تو کیا میں تم پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۲۹..... ہم اہل بیت ہیں، ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور ہمارے موالی ہم میں سے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، ابن مندہ، ابن عساکر عن میمون مولی النبی ﷺ، الروبانی، ابن عساکر عن کيسان مولی النبی ﷺ، البغوی، ابن عساکر عن ہرمز مولی النبی ﷺ

۱۶۵۳۰..... اے اہل بیت! تمہارے لیے صدقات میں سے کوئی چیز حلال نہیں ہے اور نہ ہاتھوں کا میل کچیل۔ بے شک تمہارے لیے مال غنیمت کے خمس کا خمس (پانچویں حصے کا پانچواں حصہ) ہے جس سے تم کو مالداری حاصل ہو یا کفایت حاصل ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۱..... اے ابورافع! صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی بھی قوم کا مولی (غلام اور آزاد کردہ غلام) انہی میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۲..... اے لوگو! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے کسی گھر والے کے لیے۔ خبردار! میرے لیے اور نہ کسی مسلمان کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے معمولی اون کے بقدر بھی کوئی شے حلال نہیں (تقسیم سے قبل)۔

الباوردی، ابن مندہ، ابونعیم عن خارجه بن عمرو حلیف ابی سفیان وقال: انه خطا

۱۶۵۳۳..... اے بنی عبدالمطلب! صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اس کو کھاؤ اور نہ اس کے کام۔ صدقات وصولی وغیرہ پر لگو۔

ابن سعد عن عبدالملک بن المغیرة مرسلًا

۱۶۵۳۴..... اے بنی ہاشم! صدقہ سے بچو! اور نہ اس کے کسی کام پر لگو، یہ تمہارے لیے درست نہیں ہے کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

ابونعیم عن عبداللہ بن المغیرة الهاشمی عن ابیہ واکثر من عرف من الصحابة

۱۶۵۳۵..... اے طہمان! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے اور کسی قوم کا مولی انہی میں سے ہوتا ہے۔

البغوی، الباوردی، ابن عساکر عن طہمان مولی رسول اللہ ﷺ

۱۶۵۳۶..... اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ میں سے ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔

مسند احمد، البخاری، ابوداؤد، النسائی، ابو عوانة، الصحيح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۳۷..... صدقہ ہمارے لیے حلال ہے اور نہ ہمارے موالی کے لیے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۸..... میں نے ایک کھجور پڑی ہوئی پائی پھر اس کو میں نے کھا لیا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس صدقہ کی کھجوریں ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ کھجور انہی میں سے ہے یا نہیں۔ پس اسی چیز نے مجھے ساری رات جگا کر رکھا ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۳۹..... میں کوئی کھجور پڑی دیکھتا ہوں تو مجھے اس کو کھانے سے صرف یہی احتیاط روکتی ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو۔

ابوداؤد عن انس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۶۵۴۰..... نے آ، وہ اپنی صحیح جگہ پہنچ گئی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونة

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا کوئی کھانا ہے؟ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ایک (گوشت لگی) بڈی کے۔ جو ہماری باندی نے اپنے صدقے میں سے دی ہے۔

۱۶۵۳۱..... وہ اپنے مقام پر آگئی ہے۔ البخاری، مسلم عن ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۳۲..... اس کو قریب کر دے یہ اپنی جگہ آگئی ہے۔ مسلم عن جویریہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کوئی کھانا ہے؟ جویریہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہمارے پاس سوائے گوشت والی ایک بڈی کے اور کچھ نہیں جو مجھے میری باندی نے اپنے صدقہ میں سے (ہدیہ) دی ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ کیونکہ فقیر پر جو مال صدقہ کیا جائے اگر وہ اس کو ہدیہ کرنا چاہے یا فروخت کرنا چاہے تو اس سے اس کی ملکیت بدلنے کے ساتھ ہی حقیقت بھی بدل جاتی ہے۔ پھر وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ہدیہ یا خریدی ہوئی صاف ستھری شے بن جاتی ہے۔

۱۶۵۳۳..... یہ تو تجھ پر ایسا ہی ہے (یعنی صدقہ) لیکن اگر تو خوشی کے ساتھ ہم کو ہدیہ دے تو ہم اس کو قبول کریں گے اور اللہ تجھے اس میں اجر دے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی بن کعب

صدقہ کے مختلف مصارف..... الاکمال

۱۶۵۳۴..... اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم کو کسی مقرب فرشتے کے سپرد کیا اور نہ کسی نبی مرسل کے حوالے کیا بلکہ خود اللہ پاک نے اس کے آٹھ مصارف بیان کر دیئے ہیں اگر تو ان میں سے کوئی حصہ ہے تو میں تجھے دے دیتا ہوں اور اگر تو مالدار ہے تو پھر یہ سرکار درداور پیٹ کی بیماری ہے۔

ابن سعد عن زید بن الحارث

نوٹ:..... دیکھئے روایت نمبر ۱۶۳۹۷۔

۱۶۵۳۵..... اگر تم دونوں چاہو تو میں تم دونوں کو دے دوں لیکن اس میں کسی مالدار یا کمانے والے قوی آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، السنن للبیہقی عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار

فائدہ:..... عبید اللہ کہتے ہیں: مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے آپ نے ہم کو بھی زیوں حالی کا شکار دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۳۶..... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے والے تندرست آدمی کے لیے۔ سوائے خاک میں لٹا دینے والے فقر کے اور پریشان

کردینے والے قرض کے کہ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ السلولی

۱۶۵۳۷..... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست کمانے والے کے لیے۔ مسند احمد عن رجل من بنی ہلال

۱۶۵۳۸..... صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ تندرست و توانا کمانے والے کے لیے۔ صدقہ اس شخص کے لیے حلال ہے جو فقر و فاقے کی

وجہ سے خاک نشین ہو رہا ہو یا اس قرض دار کے لیے حلال ہے جس کو قرض نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اور جس نے اس غرض سے لوگوں سے

سوال کیا تا کہ اپنا مال بڑھائے قیامت کے دن اس کے چہرے پر وہ سوال زخم بن کر آئیں گے اور جہنم میں وہ سوال پتھر بن جائیں گے جن کو وہ کھائے

گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۵۳۹..... صدقہ (زکوٰۃ) سر میں درد اور پیٹ میں آگ یا بیماری کا سبب ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن حبان بن بع الصدائی

۱۶۵۵۰..... مالدار یا ساٹھ ہزار (دراہم) میں ہے پس جو ساٹھ ہزار کا مالک نہ ہو وہ فقیر ہے۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدہلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: تذکرۃ الموضوعات ۱۷۸، ذیل المآلی ۱۹۵۔ حدیث من گھڑت ہے۔
 ۱۶۵۵۱ مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے نال دیتے ہیں یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیتی ہیں۔ اور جو شخص اپنے مال کو بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ جہنم کے دہکتے ہوئے پتھر اکٹھے کرتا ہے، پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن عساکر عن ابن عمرو

عقیف شخص کو صدقہ دینے کی فضیلت

۱۶۵۵۲ مسکین وہ چکر کاٹنے والا فقیر ہے اور نہ وہ سائل جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے نال دیں، بلکہ مسکین وہ عفت دار شخص ہے جو لوگوں سے کچھ سوال کرتا ہے اور نہ اس کو مستحق سمجھا جاتا ہے تاکہ اس پر صدقہ کر دیا جائے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 ۱۶۵۵۳ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے نال دیں، بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس لوگوں سے بے نیاز کر دینے کے لیے گذر بسر کا سامان بھی نہ ہو اور نہ اس کی مفلسی کو عام لوگ جانتے ہوں کہ اس پر صدقہ کر دیا جائے ایسا شخص واقعہ محروم ہے (اور زکوٰۃ سے مدد کیے جانے کا مستحق ہے)۔ الصحیح لابن حبان، ابن مردویہ، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۵۵۴ جو صدقہ نکالے مگر بربری کے علاوہ کسی مستحق کو نہ پائے تو صدقہ واپس لے آئے۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمرو
 فائدہ: حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم ایسے علاقے کا ہے جہاں بربری (یعنی تاتاری) رہتے تھے اور وہ کافر تھے۔ اب جبکہ اکثر تاتاری (ترک) مسلمان ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

صدقہ لینے کے آداب میں الاکمال

۱۶۵۵۵ جب اللہ پاک تجھے یہ مال بغیر سوال اور لالچ کے عطا کرے تو اس کو لے لے کھاپی اور اس کے ساتھ تو نگری حاصل کر۔
 ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۶۵۵۶ جب اللہ پاک تجھے بادشاہی مال میں سے عطا کرے بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے تو اس کو کھاپی اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۶۵۵۷ اللہ پاک بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے جو مال تجھے عطا کرے اس کو لے لے، اس کو کھاپی اور اس کے ساتھ تو نگری حاصل کر۔
 الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
 ۱۶۵۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا: کہ تیرے لیے خیر اسی میں ہے کہ تو لوگوں سے کچھ نہ لے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا مفصد تھا کہ تو لوگوں سے سوال نہ کر۔ لیکن اگر تیرے پاس بغیر سوال کیے کوئی نعمت آئے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو بندے کو مل رہا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۶۵۵۹ جس کو میں کچھ عطا کروں بغیر اس کی طرف سے سوال اور امید کے وہ اللہ کی طرف سے ملنے والا رزق ہے، اس کو چاہیے کہ وہ اسی کو قبول کرے اور مسترد نہ کرے۔ الہیثم بن کلیب و ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۶۵۶۰ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی پہنچے بغیر سوال کیے اور بغیر طمع و لالچ رکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کو قبول کرے۔ بے شک وہ ایسا رزق ہے جو اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔ الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی
 ۱۶۵۶۱ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی ملے بغیر اشراف نفس (لالچ) اور سوال کے وہ اس کو قبول کرے اور اس کو واپس نہ کرے کیونکہ

وہ رزق اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند ابی یعلیٰ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن عدی الجہنی، قال البغوی: لا اعلم غیرہ
۱۶۵۶۲..... جس کو اس رزق میں سے کچھ پیش کیا جائے بغیر اس کے سوال کیے اور بغیر اشراف نفس کے تو وہ اپنے رزق میں توسیع کر لے۔ اور اگر وہ اس سے بے نیاز ہو تو اس کو ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس سے زیادہ حاجت مند ہو۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی عن عائذ بن عمرو المزنی
۱۶۵۶۳..... اس کو لے لے، تو نگری حاصل کر اور اس کو صدقہ کر، اور جو بھی ایسا مال تیرے پاس آئے بغیر تیری طمع و لالچ کے اور بغیر سوال کے تو اس کو لے لے اور جو مال ایسا نہ ہو اس میں اپنا دل نہ لگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن الزہری عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ، البخاری، النسائی عن الزہری
عن السائب بن زید عن حویطب بن عبدالعزی عن عبداللہ بن السعدی عن عمر رضی اللہ عنہ
۱۶۵۶۴..... جس کو کوئی چیز پیش کی جائے بغیر سوال کیے تو وہ اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ رزق اللہ پاک اس تک پہنچ کر لائے ہیں۔
ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے

۱۶۵۶۵..... جو اللہ پاک تجھے عطا کرے اس کو لے لے اور لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور بے شک اللہ کا مال اور جس کو وہ دیا جائے اس سے اس مال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عروۃ بن محمد عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ
۱۶۵۶۶..... جس کے پاس کوئی نیکی آئے وہ اس کا بدلہ عطا کرے، اگر اس کی وسعت نہ ہو تو نیکی کرنے کا ذکر خیر کرے۔ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص غیر حاصل چیز کی بناوٹ دکھانے والا ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
فائدہ:..... ومن تشبع بما لم ينل فهو كلابس ثوبی زور۔ اور جس نے جھکٹ سیری دکھائی ایسی چیز کے ساتھ جو اس کو حاصل نہیں وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔ یعنی بڑائی اور دکھاوے کے لیے اپنا مال زیادہ دکھانا یا غیر موجود نعمت کو موجود دکھانا کبیرہ گناہ ہے اور جھوٹ کا لباس پہننے کی مانند ہے۔

۱۶۵۶۷..... جس کو کوئی نیکی حاصل ہوئی اور وہ بھی اس نیکی کا بدلہ رکھتا ہے تو وہ نیکی کرنے والے کو اس کا بدلہ دے، لیکن اگر اس کی وسعت نہ ہو تو صاحب نیکی کی تعریف کرے۔ بے شک جس نے کسی کی تعریف کی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی چھپائی اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۵۶۸..... جس کو کوئی نیکی حاصل ہو وہ نیکی کرنے والے کا شکر یہ ادا کرے۔

ابو عبید فی الغریب، شعب الایمان للبیہقی عن یحییٰ بن عبد اللہ بن صیفی مرسلًا
۱۶۵۶۹..... جس نے کوئی نیکی پائی وہ اس کا بدلہ دے اگر بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کر دے۔ کیونکہ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ اختیار کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۰..... جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا بدلہ دے اگر اس کی وسعت نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کرے۔ کیونکہ جب اس نے اس کا ذکر خیر کیا گویا اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا
۱۶۵۷۱..... جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا ذکر کر دے جس نے ذکر کر دیا اس نے شکر ادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن طلحة

۱۶۵۷۲..... جس پر کسی نے کوئی احسان کیا تو اس پر احسان کرنے والے کا حق ہے کہ اس کا حق ادا کرے، اگر ایسا نہ کر سکے تو اس کی تعریف کر دے، اگر اس نے تعریف بھی نہ کی تو اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن عساکر عن یحییٰ بن صیفی مرسل
۱۶۵۷۳..... جس کے ساتھ کسی نیکی کا برتاؤ کیا گیا، وہ اس کا بدلہ چکائے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اس نیکی کا ذکر کر دے۔ جس نے کسی کی نیکی کا ذکر کر دیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور غیر میسر چیز کی بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
۱۶۵۷۴..... بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کے لیے کہتا ہے: جزاک اللہ خیراً اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تو وہ اس کے لیے دعا میں مبالغہ کر دیتا ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۵..... زکوٰۃ دوم مرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ ۱۵۹۰۲

فقر اور فقراء کی فضیلت میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول..... فقر اور فقراء کی فضیلت میں

۱۶۵۷۶..... اے فقراء مہاجرین کے گروہ! قیامت کے دن کے تام نور کی خوشخبری سن لو، تم مالداروں سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں احمعلی بن زیاد ابو الحسن ایک راوی متکلم فیہ ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۱۰۱/۱۰۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۔

۱۶۵۷۷..... اے اصحاب صفہ! خوشخبری لو، جو میری امت میں سے اسی صفت پر باقی رہا جس پر تم ہو اور اس حال کے ساتھ راضی برضاء رہے وہ قیامت کے دن میرے رفقاء میں سے ہوگا۔ الخطیب فی تاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۔

۱۶۵۷۸..... دنیا میں جو شخص طویل رنج و غم والا ہے وہ آخرت میں طویل سرور و خوشی والا ہے اور دنیا میں جو سب سے زیادہ سیر ہونے والا ہے وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکا رہنے والا ہے۔ ابن عساکر عن عامر بن عبد قیس عن الصحابة رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۹۔

۱۶۵۷۹..... اے گروہ فقراء! کیا میں تم کو خوشخبری نہ دوں کہ فقراء مؤمنین جنت میں اغنیاء مؤمنین سے نصف یوم قبل داخل ہوں گے جو پانچ سو سال کا ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت کی سند میں عبد اللہ بن دینار ہے جس نے عبد اللہ بن عمر سے سماع نہیں کیا اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن

بجہ کتاب الزبد باب منزلة الفقراء رقم ۳۱۲۳۔

۱۶۵۸۰..... مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے آدھان قبل جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آدھان پانچ سو سال کا ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۸۱..... مسلمان فقراء جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۸۲..... فقراء کے پاس اپنی نعمتیں رکھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن لوٹادیں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... فیض القدر میں ہے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو اصل نہیں ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کی اتباع کرتے ہیں۔ نیز امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ روایت قطعاً موضوع ہے۔ دیکھئے فیض القدر ۱۱۳۔

۱۶۵۸۳..... فقراء سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ صحبت اختیار کرو، عرب کے ساتھ دل سے محبت رکھو اور لوگوں کی برائیوں میں لگنے سے وہ

برائیاں تجھے روک دیں جو تو اپنے اندر جانتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح۔ اقروہ اللہبی

۱۶۵۸۴..... میں نے جنت میں جہانکاتوا کثر جنتیوں کو فقراء پایا اور جہنم میں جہانکاتو جہنم میں اکثر تعداد عورتوں کی پائی۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس، التاريخ للبخاری، الترمذی عن عمران بن حصین

۱۶۵۸۵..... فقراء کے ساتھ تواضع سے بیٹھنا افضل جہاد ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ۲۶۵۳، کشف الخفاء ۱۰۵۔

۱۶۵۸۶..... لوگوں میں سے بہترین انسان وہ مؤمن فقیر ہے جو اپنی محنت و کوشش سے صرف کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۹۹، الکشف الہی ۳۵۸۔

۱۶۵۸۷..... ہر چیز کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی مساکین اور فقراء کے ساتھ محبت ہے۔ ابن لآل عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۳۱، المغیر ۱۱۶۔

فقراء مسلمین کی فضیلت

۱۶۵۸۸..... فقراء مؤمنین کو قیامت کے دن مالداروں سے پانچ سو سال قبل کامیابی ملنے کی خوشی ہو یہ فقراء جنت کی نعمتوں میں پھل پھول رہے

ہوں گے اور مالدار میدان حشر میں حساب (کی سختی) میں دوچار ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۶۸۔

۱۶۵۸۹..... جو آدمی کسادگی کے ساتھ دیدے وہ زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو محتاجگی کی صورت میں اس کو قبول کرے۔

الایوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۰..... کسادگی کی حالت میں دینے والا حاجت مند لینے والے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۱۔

۱۶۵۹۱..... اللہ رحم کرے ایسی قوم پر جن کو لوگ مریض تصور کریں حالانکہ وہ مریض نہیں ہیں (بلکہ بھوک اور لاغری نے ان کا یہ حال کر رکھا ہے)۔

ابن السبارک عن الحسن مرسلأ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۱۶، الضعیفۃ ۲۴۹۶۔

۱۶۵۹۲۔ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ! مسکینی میں موت دے اور مساکین کے زمرے مجھے اٹھا۔

عبد بن حمید، ابن ماجہ عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن عبادة بن الصامت

۱۶۵۹۳۔ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں وفات دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما اور بد بختوں میں سب سے بڑا

بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر و فاقہ اور آخرت کا عذاب اٹھا ہو جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۴۔ فقر مؤمن پر گھوڑے کے چہرے پر خوبصورت نقاب سے زیادہ مزین ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۵۔ فقر و فاقہ لوگوں کے نزدیک عیب ہے لیکن قیامت کے دن اللہ کے ہاں زینت ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۶۔ فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا یہ اس کے لیے عبادت ہے اور جس نے اس کو ظاہر کر دیا اس نے اپنی لگام اپنے مسلمان بھائیوں

کے ہاتھ میں تھما دی۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۷۔ جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب فرماتے ہیں اس کو دنیا سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے مریض کو پانی سے

بچاتا ہے۔ سنن ابی داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن قتادة بن النعمان

۱۶۵۹۸۔ اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر و فاقہ کا لباس پہننے کے لیے تیار ہو جا۔ بے شک فقر و فاقہ ان لوگوں کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتے

ہیں اس طرح تیزی سے دوڑتا ہے جس طرح سیلاب کا پانی اپنی ابتداء تک پہنچتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی عن عبد اللہ بن مغفل

کلام: ضعیف الجامع ۱۲۹۷۔

۱۶۵۹۹۔ مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف سیلاب کے ڈھلان کی طرف آنے سے زیادہ تیز آتی ہیں۔

الصحيح لابن حبان عن عبد الله بن مغفل

۱۶۶۰۰۔ بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کو نماز دھوتی ہے اور نہ روزے اور نہ حج و عمرے۔ بلکہ روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ آتے

ہیں ان سے وہ گناہ وھل جاتے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: اسنی المطالب ۳۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۹۴۔

۱۶۶۰۱۔ دنیا میں مؤمن کا تختہ فقر و فاقہ ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۴۰۵، الکشف الالہی ۲۷۸۔

۱۶۶۰۲۔ جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر فقر و فاقہ اور مرض کو اتارا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ پاک اس کی صفائی فرما رہا ہے۔

مسند الفردوس للذہبی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۱۱۔

۱۶۶۰۳۔ اللہ پاک رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس کو اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی غسل دیدے اور اسی کے پرانے کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے۔

الضعفاء للعقیلی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۳۱۱۱۔

۱۶۶۰۴۔ اگر تم کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے کیا کچھ ہے تو تمہاری خواہش ہوگی کہ تم پر فقر و فاقہ اور حاجتیں بڑھ جائیں۔

الترمذی وقال صحیح عن فضالة بن عبید کتاب الزهد

فرع..... فقر و فاقہ سے متعلق

۱۶۶۰۵۔ جب کسی گھر کے افراد باہم محبت اور حسن سلوک کے ساتھ رہتے ہیں تو اللہ پاک ان پر رزق کھول دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے تلے

آجاتے ہیں۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ذخیرۃ الخناظر ۸/۸۳۷، ضعیف الجامع ۱۸۲۷۔

۱۶۶۰۶۔ کس نے مشقت اور فقر و فاقہ پر تین یوم سے زیادہ صبر نہیں کیا مگر اللہ پاک نے ان پر رزق کھول دیا۔ الحکیم عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... التقریب ۱۳۱/۲، ضعیف الجامع ۵۰۸۳۔

۱۶۶۰۷۔ کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کے اہل آپس میں حسن سلوک کے ساتھ رہیں تو اللہ پاک ان پر رزق جاری کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے

میں آجاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۶۰۔

۱۶۶۰۸۔ جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہیں ہوتا اور جو اس کو اللہ پر پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ پاک اسی کو

جند کر دے جلد موت کے ساتھ یا جلد مالداری کے ساتھ۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۰۹۔ رزق بندے کو موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... اسنی المطالب ۳۰۱، الاقنآن ۴۰۹۔

۱۶۶۱۱۔ آدمی اسی گناہ کی بدولت جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم ہو جاتا ہے، تقدیر کو دعائی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی

سے ممکن ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ثوبان

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۵۲

۱۶۶۱۲۔ (غلط) مجالس رزق کو روکتی ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الخناظر ۳۳۲۳، ضعیف الجامع ۱۴۵۲

۱۶۶۱۳۔ (غلط) صحبت رزق کو روک دیتی ہے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ، شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۸۳

الاکمال

۱۶۶۱۴۔ اے فقراء مہاجرین قیامت کے دن تم کو انبیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری قبول ہو۔ حتیٰ کہ مالدار اس

وقت تمنا کرے گا کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا تنگ دست عیال والا ہوتا۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن ابی الزبیر مرسلًا عن یوسف المکی مرسلًا

۱۶۶۱۵۔ مسلمان فقراء کبوتروں کی طرح جدی سے جنت کی طرف لپکیں گے۔ ان کو کہا جائے گا! ٹھہر و حساب تو دیدو۔ وہ کہیں گے: واللہ! ہم نے

تو کوئی مال چھوڑا ہی نہیں، ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال

قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۶۔ مسلمان فقراء قیامت کے دن اپنے کجاووں پر سوار ہوں گے۔ ان کو کہا جائے گا! ٹھہر و حساب کے لیے۔ وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم نے

ہم کو کچھ دیا ہی نہیں، جس کا تم ہم سے حساب لو۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا پھر وہ جنت میں لوگوں سے ستر سال قبل داخل

ہو جائیں گے۔ الحسن بن سفیان و البغوی عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۸۔ فقراء مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ مسلم عن ابن عمرو

۱۶۶۱۹..... فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے

۱۶۶۲۰..... مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت مسلمان مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتے۔ جبکہ کفار مالدار کافر فقراء سے چالیس سال قبل جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت کفار مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر فقراء ہوتے۔ الدیلمی عن ابی بوزہ کلام:..... روایت میں نفع بن الحارث متروک راوی ہے۔

۱۶۶۲۱..... تمام انبیاء حضرت سلیمان علیہ السلام سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان فقراء دوسرے مسلمانوں سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے اور اہل شہر اہل دیہات سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے بوجہ شہروں کی فضیلت کے، شہروں میں جمعہ جمعائیں اور ذکر کے حلقے قائم ہونے کے۔ نیز یہ کہ جب مصیبتوں کا نزول ہوتا ہے تو اہل شہر اس کے ساتھ بتلائے عام ہوتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام پنجمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ سے یہ روایت صرف اسی طریق سے منقول ہے اور اس طریق میں علی بن سعید بن بشیر ہے جس کے متعلق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یس بذاک تفرد با شیاء۔ یہ معتبر درجہ کا راوی نہیں ہے اور اس نے کئی متفرد باتیں روایت کی ہیں جو کسی اور راوی سے منقول نہیں۔ مجمع الزوائد ۲۶۲/۱۔

۱۶۶۲۲..... فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

الترمذی حسن غریب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۲۳..... قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے۔ کہا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم کو مصائب میں ڈالا گیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے سارے امور حکومت سلطان اور ہمارے علاوہ لوگوں کو سپرد کئے۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ لوگوں سے ایک طویل زمانہ قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ بادشاہ اور دوسرے حکمران لوگ حساب کی سختی میں مبتلا ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں بچھادی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ لگن ہوں گے۔ یہ دن مؤمنین پر دن کی ایک گھڑی (گھنٹے) سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۲۴..... اللہ پاک لوگوں کو حساب کے لیے جمع فرمائے گا۔ مؤمنین کو توروں کی طرح اڑتے ہوئے جنت کی طرف چلیں گے۔ ان کو کہا جائے گا: ذرا ٹھہرو حساب کتاب کے لیے۔ وہ کہیں گے: ہمارے پاس حساب کتاب کی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ تم نے ہم کو کوئی ایسی شے دی جس کا ہم سے حساب لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مسند ابی یعلیٰ، الحسن بن سفیان، ابن سعد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن سعید بن عامر بن حدیم

۱۶۶۲۵..... مسلمان فقراء جنت میں مسلمان مالداروں سے پانچ سو سال قبل داخل ہوں گے حتیٰ کہ کوئی مالدار آدمی فقراء مؤمنین کے ہجوم میں داخل ہوگا تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا جائے گا۔ الحکیم عن سعید بن عامر بن حدیم

۱۶۶۲۶..... فقراء مؤمنین جنت میں مالدار مؤمنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے اس دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۲۷۔ میری امت کے فقراء اغنیاء سے سو سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۶۲۸۔ مؤمن فقراء مؤمن مالداروں سے چار سو سال قبل جنت میں داخل ہونگے۔ حتیٰ کہ مالدار مؤمن کہے گا: اے کاش کہ میں بھی تنگ دست
 خیالدار آدمی ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کی نشانی بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: جب اسلام کی سخت لڑائی کا
 موقع ہوتا ہے تو ان کو بھیجا جاتا ہے اور جب مال غنیمت ہاتھ آنے کا موقع ہوتا ہے تو اور لوگوں کو بھیج دیا جاتا ہے اور وہ فقراء دروازوں سے بھی واپس
 کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد عن رجال من اصحاب النبی ﷺ
 ۱۶۶۲۹۔ فقراء مہاجرین کو خوشخبری ہو جو ان کے چہروں پر خوشی طاری کر دے گی وہ یہ کہ وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۳۰۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: اے میرے محبوب بندو! میرے قریب ہو جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے: تیرے محبوب بندے کون
 ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مسلمان فقراء، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تم سے دنیا کو دور اس لیے
 نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک بے وقعت تھے۔ بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج کے دن تمہاری کرامت میں اضافہ در اضافہ ہو۔ لہذا آج تم جو چاہو مجھ
 سے مانگ سکتے ہو پھر ان کو جنت کا حکم سنا دیا جائے گا اور وہ مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابو الشیخ عن انس
 رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۱۔ قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے انبیاء کا فیصلہ ہوگا پھر ان کے بعد مؤمن فقراء کا فیصلہ ہوگا۔ اور وہ لوگوں کے حساب کتاب
 سے فارغ ہونے سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ التاریخ للحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۶۶۳۲۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو اٹھائیں گے۔ ان دونوں کی سیرت ایک ہوگی۔ ایک تنگی و ترشی میں رہا ہوگا
 اور دوسرا دنیا کی فراخی و وسعت میں عیش کرتا ہوگا۔ تنگ دست آدمی جنت کی طرف چلے گا اس کو جنت جانے سے موڑا نہ جائے گا حتیٰ کہ وہ جنت کے
 دروازوں تک پہنچ جائے گا۔ جنت کے دربان اس کو کہیں گے: ذرا ٹھہر! تنگ دست مؤمن کہے گا: میں واپس نہیں لوٹوں گا اور اس کی تلوار اس کی
 گردن میں ہوگی وہ کہے گا: مجھے دنیا میں یہ تلوار ملی تھی۔ میں مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا حتیٰ کہ میری روح قبض کر لی گئی اور میں
 اسی حال پر رہا۔ پھر وہ اپنی تلوار جنت کے دربانوں کی طرف اچھال دے گا اور جنت کی طرف قدم اٹھائے گا تب دربان اس کو موڑیں گے اور نہ
 جنت میں جانے سے روکیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور پھر ایک طویل زمانہ تک جنت میں رہے گا۔ اس کے بعد اس کی ملاقات اس
 مالدار مؤمن بھائی سے ہوگی۔ تنگ دست مالدار سے پوچھے گا: اے فلاں تجھے کس چیز نے جنت میں آنے سے روک رکھا تھا؟ مالدار کہے گا: اب
 تک میرا راستہ کھلا نہیں تھا اور مجھے جنت میں آنے سے روک لیا گیا تھا۔

اور میدان حشر میں میرا اتنا پسینہ بہا ہے کہ اگر تین سواونٹ جنہوں نے حمض گھاس کھائی ہو (جس کے بعد کثرت سے پیاس لگتی ہے) اور
 بالکل پانی نہ پیا ہو اور وہ پانچ مرتبہ میرے پسینے پر حاضر ہوتے تو ہر بار سیراب ہو کر واپس جاتے۔

ابن المبارک عن ضمیرۃ والمہاصر ابن حبیب و حکیم بن عمیر مرسلہ

۱۶۶۳۳۔ دو مؤمن جنت کے دروازے پر اکٹھے ہوئے۔ ایک دنیا میں مالدار مؤمن تھا اور دوسرا فقیر مؤمن تھا۔ فقیر مؤمن کو جنت میں داخل
 کر دیا گیا اور مالدار کو جب تک اللہ نے چاہا روک رکھا۔ پھر اس کو بھی جنت میں داخل کر دیا گیا۔ پھر فقیر کی اس سے ملاقات ہوئی۔ فقیر نے
 پوچھا: اے بھائی! تجھے کس چیز نے اندر آنے سے روک رکھا؟ تو اس قدر رکا رہا حتیٰ کہ اللہ کی قسم مجھے خطرہ لاحق ہو گیا۔ مالدار نے کہا: اے
 بھائی! میں تیرے بعد ایسی سخت مشقت میں پھنسا رہا کہ تجھ تک نہ آ۔ کا حتیٰ کہ میرا اتنا پسینہ اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ بھی حمض (کڑوی
 سیلیکھٹی) گھاس کھائے ہوئے میرے پسینے پر آتے تو یہ ہو کر جاتے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۴۔ میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا حلقہ (پینڈل) پکڑوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو میرے لیے کھول دے گا اور میرے ساتھ
 مؤمن فقراء بھی ہونگے اور میں نبیوں میں اولین و آخرین کا سردار ہوں اور اس پر کوئی برائی نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۵... پہلا جتھہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین کا ہوگا جن کی بدولت جنگیں لڑی جاتی ہیں، جب ان کو حکم ملتا ہے تو وہ سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو کبھی بادشاہ سے کام پڑتا ہے تو اس کا کام پورا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ لقمہ اجل بن جاتا ہے۔ اور اس کی تمنا اس کے سینے میں دبی رہ جاتی ہے۔ پس اللہ پاک قیامت کے دن جنت کو بلائیں گے اس کی زینت اور خوبصورتی کے ساتھ۔ پس وہ اپنی جلوہ آرائیوں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اللہ پاک فرمائیں گے: اے میرے بندو! جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہے، شہید ہوئے ہیں اور ان کو میرے راستے میں تکالیف دی گئی ہیں۔ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ بغیر عذاب اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ملائکہ اللہ کے حضور حاضر ہو کر سربسجود عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ اللہ عزوجل فرمائیں گے: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اور ان کو میری وجہ سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تب ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ تم پر سلامتی ہو اس کے سبب کہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا گھر بہترین انجام ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر

سب سے پہلے جنت میں داخلہ

۱۶۶۳۶... مخلوق خدا میں سے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہونگے وہ فقراء اور مہاجرین ہونگے۔ جن کے ساتھ اسلام کی دراڑیں بند ہوتی ہیں اور ان کے طفیل جنگیں فتح ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی تمنا سینے میں دبی ساتھ چلی جاتی ہے وہ اس کو پورا کر سکنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے جن کو چاہیں گے ارشاد فرمائیں گے: ان (فقراء) کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو۔ ملائکہ کہیں گے: ہم تیرے آسمان کے باسی ہیں اور تیرے مخلوق میں بہترین مخلوق ہیں۔ تو آپ ہم کو حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: یہ میرے بندے میری ہی عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ان کے طفیل اسلام میں پیدا ہونے والی رخنہ اندازیاں ختم ہوتی تھیں اور ان کے طفیل جنگیں لڑی جاتی تھیں۔ ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اپنی تمنا اپنے سینے میں لیے دنیا سے چلا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو پورا کرنے کی وسعت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ ملائکہ ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہونگے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو

۱۶۶۳۷... عنقریب قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ سامنے آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی مانند ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ فقراء مہاجرین ہیں جو اسلام کی سخت جنگوں میں حصہ لیتے تھے اور ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں رہ جاتی تھی یہ لوگ زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۶۳۸... اللہ پاک قیامت کے دن ایسی قوم کو بلائیں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ہی وہ لوگ ہونگے؟ ارشاد فرمایا: نہیں، تمہارے لیے اور بہت خیر ہوگی۔ بلکہ وہ فقراء مہاجرین ہونگے جو زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ پھر فرمایا: خوش خبری ہے غرباء کے لیے، خوشخبری ہے، غرباء کے لیے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ نیک صالح لوگ جن کی تعداد برے لوگوں میں تھوڑی ہے اور ان کی اطاعت کرنے والوں سے نافرمانی کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

۱۶۶۳۹... جنت میں ایک درجہ ہے جس کو صرف روزی میں رنج و غم میں مبتلا رہنے والے حاصل کر سکیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۸۹۵، کشف الخفاء ۷۸۳۔

۱۶۶۳۰۔ گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کا نماز کفارہ بنتی ہے نہ وضو اور نہ ہی حج و عمرہ۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! پھر ان کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ اور سبقتیں آتی ہیں وہی ان گناہوں کا کفارہ بن سکتی ہیں۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت نہایت ضعیف ہے اور اس میں محمد بن یوسف بن یعقوب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ الرقی ضعیف ہے۔

۱۶۶۳۱۔ جب اللہ پاک کسی زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی بھوک پیاس اور افلاس کو دیکھ کر ان سے عذاب پھیر دیتے ہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۲۔ اللہ کی مخلوق میں سے اس کے اولیاء بھوک پیاس والے ہیں، جو ان کو ایذا دیتا ہے اللہ پاک اس سے انتقام لیتا ہے، اس کے گناہوں

کا پردہ چاک کر دیتا ہے اور اس پر اس کی زندگی دو بھر کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....المتزی یہ ۳۱۲۴، ذیل المآلی ۶۸۔

۱۶۶۳۳۔ اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ! رو مت! کیونکہ قیامت کے دن حساب لی سختی کسی بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جبکہ وہ دنیا میں بھوک پر صبر کر کے

اللہ سے ثواب کی امید رکھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۴۔ بہر حال فاقہ پر صبر کر اور مصیبت سہنے کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے فقر و فاقہ اور بلاء

و مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز آتی ہیں جتنا پانی پہاڑ کی چوٹی سے واپس آتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن ابراہیم بن عتمة الجہنی عن ابیہ عن جدہ

فقر حب خداوندی کی علامت ہے

۱۶۶۳۵۔ اے ابو سعید! صبر کر! بے شک فقر مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جتنا سیلابی ریلے کا پانی اوپر کی وادی

سے یا پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۶۔ اگر تو ہم سے محبت رکھتا ہے تو فقر و فاقہ سہنے کے لیے تیار ہو جا کیونکہ فقر و فاقہ ہم سے محبت کرنے والے کی طرف پانی ٹیلے کی چوٹی سے

نیچے کی طرف بہنے سے زیادہ تیزی سے آتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۷۔ اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو مصیبت کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مصیبت مجھ سے محبت

کرنے والے کی طرف زیادہ تیز دوڑتی ہے اس سے جتنا جاری پانی پہاڑ کی چوٹی سے زمین کے گڑھے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ اے

اللہ! جو مجھ سے محبت رکھے اس کو عفت اور بقدر گذر بسر روزی عطا کر۔ اور جو مجھ سے نفرت رکھے اس کو کثرت کے ساتھ مال اور اولاد دے۔

السنن للبیہقی، الزهد للبیہقی، وضعفہ، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۸۔ جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے فقر اس کی طرف اس قدر تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب تیز نہیں دوڑتا اور جو اللہ اور اس

کے رسول سے محبت رکھتا ہے وہ مصیبت و آزمائش کے لیے تیار ہو جائے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۹۔ اللہ تعالیٰ مؤمن بندے سے محبت رکھتا ہے جب وہ فقیر ہو اور مانگنے سے احتراز کرتا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

۱۶۶۴۰۔ فقر اللہ کی طرف سے آزمائش ہے، اللہ پاک اس میں صرف ایسے مؤمنوں کو مبتلا کرتا ہے جن سے اللہ کو محبت ہوتی ہے۔

السلسی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے کے ساتھ راضی ہو جا، جو تیری بھوک کو بند کر دے، اور ایک کپڑے کے ٹکڑے پر راضی ہو جا جس کے ساتھ تو اپنے ستر کو چھپائے۔ مصیبتوں پر صبر کر، جب تو دنیا کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ۔ یہ سزا ہے جو دنیا میں جلد مل رہی ہے اور جب تو دنیا کو پیٹھ پھیرے دیکھے اور فقر وفاقہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھے تو کہہ

مرحبا بشعار الصالحین۔ صالحین کے شعار کو مرحبا خوش آمدید۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۶۶۵۲۔ تجھے کیا مانع ہے اس بات سے کہ قابل تعریف زندگی بسر کرے اور فقیری کی حالت میں مرے۔ اور مجھے محاسن اخلاق مکمل کرنے کے لیے بھیجا کیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۳۔ فقر وفاقہ مؤمن پر اس خوبصورت نقاب سے زیادہ خوبصورت ہے جو گھوڑے کے چہرے پر (شوقیہ) لوگ لگاتے ہیں۔

ابن المبارک عن سعد بن مسعود

۱۶۶۵۴۔ اے گروہ فقراء! اللہ تعالیٰ میرے لیے اس بات پر راضی ہوا ہے کہ میں تمہاری مجالس میں آ کر تمہاری غمخواری کیا کروں۔ کیونکہ یہی تم سے پہلے انبیاء کی مجلسیں تھیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۵۔ اے گروہ فقراء! اللہ کو اپنے دل کی رضا اور خوشی دو تب تم اپنے فقر کے ثواب پر کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ نہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: البقی الاصل لخاصی الاصابہ ۳۶۸۔

۱۶۶۵۶۔ اگر تم کو اس پر اجر نہیں مل سکتا تو پھر کون سی چیز ہے جس پر تم کو اجر ملے گا۔ ابن المبارک عن الحسن
فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ چیزوں کو ہمارا دل چاہتا ہے مگر ہم ان کو حاصل نہیں کر سکتے کیا ہم کو اس پر اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۷۔ اور اجر تو اسی میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمہ بن مالک

فائدہ: فقراء نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم بازار میں پھلوں کو دیکھتے ہیں، کھانے کو دل بڑا کرتا ہے، لکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے کہ ان کو خریدیں تو کیا ہم کو اس میں اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۸۔ ابو ذر! دیکھ! مسجد کے اندر تیری نظروں میں سب سے بڑا مرتبہ والاؤن شخص ہے؟ ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو مجھے ایک آدمی جس کے بدن پر حلدہ۔ عمدہ جوڑا تھا نظر آیا۔ میں نے عرض کیا: یہ شخص ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب دیکھ مسجد میں سب سے گھٹیا آدمی کون ہے؟ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا تو ایک آدمی جس کے بدن پر پرانے بوسیدہ کپڑے تھے نظر آیا، چنانچہ میں نے عرض کیا یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس پہلے شخص جیسے لوگوں سے زمین بھروی جائے تو یہ اکیلا ان سے بہتر ہوگا۔

مسند احمد، ہناد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الرویانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۶۶۵۹۔ جو آدمی کشادہ دہی سے عطا کرتا ہے وہ لینے والے حقیقی محتاج سے زیادہ اجر والا نہیں ہے۔

الایوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: شعوبہ البانی مع ۵۰۱۶۔

۱۶۶۶۰۔ آید قوم قیامت کے دن تمنا کرے گی کاش کہ وہ فقراء ہوتے اور یہ تمنا کریں گے کہ وہ تندرست اعضاء والے ہوتے۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ: یعنی تندرست اعضاء والے حاجت مند فقیر ہوتے جن کو کوئی فقیر بھی نہ سمجھے کہ ان پر ترس کھا کر خیرات کر دے۔ بلکہ وہ لوگوں کی نظروں میں صاحب حیثیت ہی ہوتے مگر عند اللہ فقراء میں شامل ہوتے۔

۱۶۶۶۱۔ میں نے جنت میں دیکھا تو اکثر اہل جنت کو فقراء میں سے پایا۔ اور جہنم میں دیکھا تو اکثر تعداد ان میں عورتوں کی پائی۔

النسائی عن عمران بن حصین

اکثر جنتی فقراء ہوں گے

۱۶۶۶۲۔ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو میں نے اکثر جنتیوں کو فقیر فقراء پایا، اور مالدار مرتبے کے لوگوں کو جنت میں جانے سے رکا

ہوا پایا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو جہنم میں داخل ہونے والوں میں اکثر تعداد عورتوں کی دیکھی۔ ابن قانع عن اسامة بن زید

۱۶۶۶۳۔ (اے عائشہ!) مجھ سے دیر تک سونے کے بارے میں پوچھو! مجھ پر (خواب میں) اہل جنت اور اہل جہنم پیش کیے گئے تھے، میں

عبدالرحمن بن عوف کو دیکھنے کے لیے ٹھہرا ہوا تھی کہ مجھے خطرہ ہوا کہ وہ میرے پاس گزرنے والے (جنتی) لوگوں میں سے نہ گذریں گے۔ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل جنت میں زیادہ کون تھے اور کم تعداد کن کی تھی؟ ارشاد فرمایا: جنت میں اکثریت مسکینوں کی تھی اور

بالکل کم تعداد میں مالدار اور عورتیں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتوں میں کتنی عورتیں ہونگی؟ ارشاد فرمایا: کالے کوتوں میں کتنے

سفید کوتے ہوتے ہیں (یعنی نہ ہونے کی بقدر)۔ ابو سعید اساعیل بن ایسمان فی مشیخۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... ایک مرتبہ حضور ﷺ قبیلہ لے میں دیر تک سوتے رہے پھر اٹھے تو یہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۶۴۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی: اے موسیٰ میرے (خاص) بندے وہ ہیں جو مجھ سے جنت کا اس کے ناخنوں سمیت

سوال کریں تو میں ان کو عطا کر دوں گا لیکن اگر وہ مجھ سے (دنیا کے مال میں سے) ایک کوڑے کا ٹکڑا مانگیں تو میں نہیں دوں گا، یہ ان کی میرے

نزدیک بے وقعتی نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے آخرت میں اپنی کرامت ذخیرہ کروں اور میں ان کو دنیا سے یوں بچاتا ہوں جس

طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہ میں چرنے سے بچاتا ہے اے موسیٰ! میں نے فقراء کو مالداروں کے پاس جانے پر اس لیے مجبور

نہیں کیا کہ میرے خزانے ان کے لیے کم پڑ گئے ہیں اور میری رحمت ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ میں نے فقراء کے لیے مالداروں کے

مال میں اتنا حصہ مقرر کر دیا ہے جس سے فقراء کو کفایت مل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ مالداروں کو آزماؤں کہ جو میں نے فقراء کے لیے ان کے

مالوں میں مقرر کیا ہے وہ اس کو ادا کرنے میں کیسا رویہ اپناتے ہیں۔ اے موسیٰ! اگر وہ (مالدار) اس پر عمل کریں گے تو میں ان پر اپنی نعمتیں پوری

کر دوں گا اور دنیا میں ہی ان کو ایک کے بدلے دس گنا دوں گا۔ اے موسیٰ! فقیر کے لیے خزانہ بن جا۔ کمزور کے لیے قلعہ بن جا اور مدد مانگنے والے

کے لیے مددگار بن جا تو میں سختی میں تیرا ساتھی بن جاؤں گا، تنہائی میں تیرا انیس دل لگانے والا بن جاؤں گا اور تجھے دن اور رات ٹیک دوں گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال

۱۶۶۶۵۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مؤمن بندے پر دنیا میں تنگی کیوں ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا

دروازہ کھول دیا جس کو انہوں نے دیکھا پھر اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اپنے مؤمن بندے کے لیے یہ تیار کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے

عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر کوئی کٹے ہوئے ہاتھ پیروں والا ہو اور پیدائش کے دن سے قیامت تک ہمیشہ

اپنے منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو۔ لیکن پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض

کیا: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا میں کیوں کشادگی فرماتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھانے کے لیے جہنم کا ایک دروازہ

کھول دیا اور پھر فرمایا: اے موسیٰ! میں نے یہ اسی کافر کے لیے تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری

بزرگی کی قسم! اگر ساری دنیا کی نعمتیں اس کو پیدائش کے وقت سے لے کر قیامت کے دن تک حاصل ہوں اور پھر یہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تب بھی

اس نے کبھی بھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۶..... موسیٰ پیغمبر نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے پر دنیا بند کر دیتا ہے؟ چنانچہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جنت کا دروازہ کھولا اور فرمایا: میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! تیرے بلند مرتبے کی قسم! اگر کوئی مؤمن جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور جس دن سے آپ نے اس کو پیدا کیا ہو تب سے قیامت تک منہ کے بل ہنستا رہا ہو پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو دنیا میں کافر کو خوب دیتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جہنم کا دروازہ کھولا اور فرمایا میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! اگر تو اس کافر کو ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے عطا کر دے اور وہ اپنی پیدائش سے قیامت تک اسی طرح عیش میں رہے پھر یہ مقام اس کا ٹھکانہ بن جائے تو گویا اس نے کبھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

الدبلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۷..... ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور مصائب و پریشانیوں میں اس کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں اس کا ثواب کھولو۔ چنانچہ ملائکہ اس مؤمن کا ثواب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اس کو دنیا میں جو بھی دکھ آئیں کچھ حرج نہیں۔ پھر ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا بڑی وسیع رکھتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں اس سے دور رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ تیرے ساتھ کفر کرتا ہے۔ پروردگار نے فرمایا: اس کا عذاب دیکھو۔ چنانچہ ملائکہ نے اس کا عذاب دیکھا تو عرض کیا: اے پروردگار! وہ دنیا میں جس قدر نعمتیں پالے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص

۱۶۶۶۸..... اے اللہ! مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ! مسکینوں میں موت دے اور مجھے قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ زندہ کر کے اٹھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ ارشاد فرمایا: مسکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہو جائیں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی مت لوٹا خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو دیدے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت رکھ۔ اور ان کو اپنے قریب کر۔ بے شک اللہ پاک تجھ کو قیامت کے دن قریب کرے گا۔

الترمذی ضعیف، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، واورده ابن جوزی فی الموضوعات فاخطا

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔

۱۶۶۶۹..... اے اللہ! مجھے مسکینوں میں زندہ رکھ! مسکینوں کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ بے شک بد بختوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۰..... اے اللہ! مجھے فقیر بنا کر اپنے پاس اٹھا، مالداروں میں نہ اٹھا اور مجھے قیامت کے روز مسکینوں کی جماعت میں شامل کر کے اٹھا۔ بے

شک بد بختوں میں سے بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر و فاقہ اور آخرت کا عذاب اٹھا ہو جائے۔

الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی فقیری میں موت کی دعا

۱۶۶۷۱..... اے اللہ! مجھے فقیری میں موت دے، مالداروں میں موت نہ دے اور مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ بے شک بد بخت ترین وہ شخص ہے

جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۲۔۔۔۔۔ تم پر رنج و غم لازم ہیں۔ کیونکہ یہ دل کی چابی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنج و غم کیسے؟ ارشاد فرمایا: اپنی جانوں کو بھوکا اور

پیا سا رکھو۔ شعب الايمان للبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما

کلام:.....ضعيف الجامع ۳۷۵۹، الضعيف۱۳۶۸

۱۶۶۷۳۔۔۔۔۔ اے اللہ! آل محمد ﷺ کو بس کفایت کے بقدر روزی دے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۴۔۔۔۔۔ اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق دنیا میں گذر بسر کے بقدر رکھ۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبيهقي عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۵۔۔۔۔۔ اے اللہ! آل محمد کو گذر بسر کے بقدر روزی دے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۱۶۶۷۶۔۔۔۔۔ فقر دو ہیں: دنیا کا فقر اور آخرت کا فقر دنیا کا فقر آخرت کی مالداری ہے اور دنیا کی مالداری آخرت کا فقر ہے، یہی ہلاکت ہے جو دنیا

کی محبت اور اس کی زینت ہے، یہ آخرت کا فقر اور آخرت کا عذاب ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۷۔۔۔۔۔ شیطان نے کہا: مالدار مجھ سے تین باتوں میں سے کسی ایک کے اندر نہیں بیچ سکتا تو میں اس کو اس کی آنکھوں میں مزین کر دوں گا

پس یہ بات اس کو اس کے مال کے حق کو ادا کرنے سے روک دے گی۔ یا اس کے راستے کو آسان کر دوں گا اور وہ اپنے مال کو ناحق جگہوں میں خرچ

کرے گا یا پھر مال کی محبت اس کے دل میں جاگزیں کر دوں گا اور وہ اس کو ناجائز جگہوں سے بھی کمانے گا۔

ابن المبارک عن ابی سلمة بن عبدالرحمن بن عوف مرسلًا

حضور ﷺ کا فقر وفاقہ

۱۶۶۷۸۔۔۔۔۔ مجھے اللہ کی راہ میں دکھ دیئے گئے جس قدر کسی کو دکھ نہیں دیئے گئے، مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں خوف زدہ کیا گیا جس قدر کسی کو

خوف زدہ نہیں کیا گیا اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جگر والا کھا سکے

سوائے معمولی شے کے جو بلال کی بغل میں چھپ جائے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۹۔۔۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! آل محمد کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور نہیں رہا۔

ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۶۸۰۔۔۔۔۔ بہر حال یہ پہلا کھانا ہے جو تین دنوں کے بعد تیرے باپ کے منہ میں داخل ہوا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا

ہے؟ انہوں نے عرض کیا: روٹی کی ایک ٹکڑی ہے جو میں نے پکائی تھی، پھر میرے دل نے اس کو کھانا گوارا نہ کیا حتیٰ کہ میں اس کو آپ کے پاس لے

کر آئی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۸۱۔۔۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آل محمد کے گھروں میں تیس دنوں سے کوئی آگ نہیں جلائی گئی، اگر تو چاہتی ہے

تو میں تیرے لیے پانچ بریوں کا قسم دیدیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے

تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہاں مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجئے، جو آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اے فاطمہ کہو:

يا اول الاولين ويا آخر الآخريين ويا ذا القوة المتين ويا ارحم المساكين ويا ارحم الراحمين.

ابوالشيخ في فوائد الاصبهانين والديلمى عن فاطمة البتول

کلام:..... روایت کی سند میں اسماعیل بن عمرو الجبلی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔ جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔

اضطراری (پریشان کر دینے والا) فقر وفاقہ

۱۶۶۸۲... قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر سے آگے نکل جائے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... مجلونی نے اس کو ضعیف احادیث کے زمرے میں کشف الخفاء میں نقل کیا ہے کیونکہ اس کی سند میں یزید الرقاشی ضعیف راوی ہے، دیکھئے کشف الخفاء ۱۰۸/۲۔ تذکرۃ الموضوعات ۱۷۴، ضعیف الجامع ۴۱۳۸۔

۱۶۶۸۳... بد بختوں میں سے بد بخت ترین انسان وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب دونوں چیزیں جمع ہو جائیں۔

الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۸۷۷، الضعیفۃ ۱۳۹۔

۱۶۶۸۴... عظیم مصیبت یہ ہے کہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں موجود بالوں کے محتاج ہو جاؤ اور پھر تم کو وہ دینے سے انکار کر دیں۔

الديلمى عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۶۳۹، کشف الخفاء ۱۰۷۹۔

۱۶۶۸۵... اللہ کی پناہ مانگو مصیبت کی مشقت سے، بد بختی اترنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کو ہم پر خوشی کا موقع ملنے سے۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۶۸۶... اللہ کی پناہ چاہو فقر سے، اہل و عیال کی تنگدستی سے، اس بات سے کہ تم کسی پر ظلم کرو اور اس بات سے کہ تم پر کوئی ظلم کرے۔

الكبير للطبرانی عن عبادة بن الصامت

۱۶۶۸۷... اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیا یہ دونوں چیزیں برابر ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۸۸... اللہ کی پناہ مانگو فقر سے، قلت (مال) سے، ذلت سے، ظلم کرنے سے اور مظلوم بننے سے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف النسائی ۴۱۳۔

۱۶۶۸۹... کہو:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء منزل التوراة والانجيل والفرقان
خالق الحب والنوى اعوذ بك من شر كل شيء انت آخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شيء
وانت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء
اقض عني الدين واغنني من الفقر.

اے اللہ! ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! ادا تے اور کھینچنے والے! زمین میں پھارتے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے، ہر چیز کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے چھپا کچھ نہیں پس مجھ سے میرا فرض چکا دے اور مجھے فقر سے مالداری دیدے۔

الترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے آئیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا: یعنی خادم کی جگہ یہ کلمات پڑھا کرو۔

الغرباء..... الاکمال

۱۶۶۹۰ غریب اپنی غربت میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھتے ہیں۔ غریب کے لیے اس کی غربت میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔ غرباء کا اکرام کرو بے شک ان کو قیامت کے روز شفاعت کرنے کا حق ملے گا۔ شاید تم ان کی شفاعت کی وجہ سے نجات یافتہ بن جاؤ۔ ابونعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۱ تم پر غرباء کی مجالس لازم ہیں ہر قبیلے سے کم از کم ایک یا دو افراد ان کی مجالس میں شامل ہوں۔ ابونعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۲ کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ میں مرتا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: آدمی کی جب غیر پیدائش میں وفات ہو تو اس کے لیے جنت میں جائے پیدائش سے موت آنے تک کی جگہ طے کر دی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

دوسری فصل..... سوال کرنے کی مذمت

۱۶۶۹۳ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو انگارہ ہاتھ میں تھام لے۔

شعب الایمان للبیہقی عن حبشی بن جنادہ

۱۶۶۹۴ آدمی مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نیچے ہوئے گوشت کا لوتھڑا ہوگا۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۶۹۵ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس اس کو غنی کرنے والا مال موجود تھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں خراش درخراش لگا ہوا ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کی قیمت کے بقدر سونا (یعنی تقریباً تیرہ تولہ چاندی کی قیمت)۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۹۶ کون ہے جو میرے لیے ایک چیز کو قبول کرے اور میں اس کے لیے جنت قبول کرواؤں، راوی صحابی کہتے ہیں میں نے عرض

کیا: میں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۷ جو اس بات کی کفالت اٹھائے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کی کفالت لیتا ہوں۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ثوبان

۱۶۶۹۸ مسائل (سوال) زخم ہیں جو انسان اپنے چہرے پر لگاتا ہے۔ پس جو چاہے اپنے چہرے کو سالم رکھے اور جو چاہے زخموں کے لیے

تجوڑ دے، ہاں اگر آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے کسی مسئلے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو، وہ کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن سمرۃ

۱۶۶۹۹۔ سوال زخم ہے جو آدمی اپنے چہرے پر لگاتا ہے ہاں بادشاہ سے سوال کرنا یا ایسی بے چارگی میں سوال کرنا جب سوال کیے بغیر چارہ نہ ہو

مباح (جائز) ہے۔ الترمذی، النسائی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۰۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور (جنگل جا کر) اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑا اٹھا لائے یہ اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کرے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۱۔ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیاں باندھ لائے، ان سے کھائے اور صدقہ کرے یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے

سوال کرنے سے نہیں بہتر ہے۔ النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۲۔ البتہ کوئی آدمی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیوں کا گٹھڑا باندھ کر اپنی کمر پر لاد لائے اور اس کو فروخت کرے جس کے ذریعے اللہ

پاک اس کے چہرے کو سوال کی ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے (ہاتھ پھیلانے) سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے پھر خواہ وہ

اس کو دین یا منع کر دیں۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن الزبیر بن العوام

۱۶۷۰۳۔ تم میں سے کوئی صبح کو جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑا اٹھا لائے اور اس کے مال میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے بے نیاز

ہو جائے یہ اس کے لیے کسی کے آگے سوال کرنے سے بہتر ہے پھر وہ جس سے سوال کیا جائے اس کی مرضی ہے دے یا انکار کر دے۔ بے

شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ اس شخص سے شروع کر جو تیری عیال میں آئے (یعنی نفلی صدقہ خیرات بھی اپنے گھر

کے افراد سے شروع کر)۔ مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۴۔ وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ

پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحاقاً (اصرار کے ساتھ) سوال کیا۔ ابو داؤد عن رجل

تین قسم کے لوگوں کے لئے سوال جائز ہے

۱۶۷۰۵۔ سوال تین شخصوں کے لئے جائز ہے۔ دیت (خون بہا) کی ذمہ داری اٹھانے والے کے لیے، ملا دینے والے قرض کے مقرض کے

لیے اور خاک میں تڑپا دینے والے فقر والے کے لیے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۶۔ سوال کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے کی طاقت رکھنے والے تندرست و توانا کے لیے۔ سوائے خاک میں ملا دینے والے فقر

کے لیے، یا پریشان کر دینے والے قرض کے لیے۔ اور جو شخص مالداری حاصل کرنے کے لیے سوال کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے

پہرے پر زخم بن کر اور آگ کے پتھر بن کر آئیں گے جن کو وہ جہنم میں کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الترمذی عن حبشی بن جنادۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۸۱۔

۱۶۷۰۷۔ دینے والا ہاتھ اوپر ہے اور مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جس چیز کے بغیر تیرا گزارہ ممکن ہو قطعی اس کا سوال نہ کر اور اللہ کے دیئے

دوے مال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور اللہ کا دیا ہوا مال آگے دیئے جانے کے لائق ہے۔ ابن عساکر عن عطیۃ السعدی

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۸۱۲۔

۱۶۷۰۸۔ میں صرف خازن (خزانچی) ہوں۔ دینے والا اللہ ہے۔ پس میں جس کو کچھ دوں اپنی خوش دلی سے تو اس کو اس میں برکت دی جائے

کئی اور جس کو میں تنگ دلی سے اور اس کے سوال کے اصرار پردوں، پس وہ ایسا کھانے والا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

مسند احمد عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۹... میں دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں، میں تو صرف (قاسم) تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

الترمذی، البخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۰... وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھو جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر

بھی سوال کرے تو اس نے الحی فا۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا۔ النسائی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۱۱... میں تم کو کچھ نہیں دیتا اور نہ کسی چیز سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف خزاچی ہوں جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے رکھ دیتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۲... انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو مجھ سے (ڈھنائی کے ساتھ) بخش طریقے سے سوال کریں گے یا مجھے بخیل بنادیں، لیکن میں بخیل

بننے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۳... اے قبیلہ! سوال تین شخصوں میں سے کسی ایک کے لیے جائز ہے۔ کسی آدمی نے کوئی بوجھ (دیت وغیرہ کا) اٹھایا اس کے لیے سوال

کرنا حلال ہے جب تک کہ وہ بوجھ اتار دے پھر اس کے بعد رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی مصیبت آگئی ہو اور اس کا مال کھا گئی ہو پس اس

کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہے جب تک وہ زندگی میں دوبارہ سنبھل جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے اور تیسرا وہ

شخص جس پر فقر و فاقہ کی نوبت آجائے حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین آدمی کھڑے ہو کر کہہ دیں فلاں آدمی فاقے کو پہنچ گیا ہے تب اس کے لیے بھی

سوال کرنا حلال ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔ پھر رک جائے پس جو ان کے علاوہ سوال

کرے وہ حرام خوری کے لیے سوال کرتا ہے اور حرام کھاتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن قبیصة بن المخارة

۱۶۷۱۴... اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ہرگز تم سے روک کر ذخیرہ نہ کرتا، جو اللہ سے عفت کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو عفت دیتا ہے، جو غنی کا سوال

کرتا ہے اللہ اس کو غنی (مالداری) بخش دیتا ہے، جو صبر کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے اور کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع چیز کوئی نہیں ملی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۵... جس نے کسی شے کا سوال کیا اور اس کے پاس مال موجود ہے جو اس کو سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو وہ جہنم کی آگ کثرت کے

ساتھ جمع کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا سوال کرنے سے بے نیاز کرنے والا مال کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس قدر اس کو صبح شام کے کھانے

کے لیے کافی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظلیہ

۱۶۷۱۶... جس نے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس نے الحاف (سوال میں اصرار) کیا۔

ابو داؤد، ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱۷... جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس چالیس درہم تھے تو وہ ملحف (اصرار کے ساتھ سوال کرنے والا) ہے۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۶۷۱۸... اللہ تعالیٰ اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے سے بغض رکھتا ہے۔ ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: اسنی الطالب ۳۲۳، کشف الخفاء ۷۴۴۔

حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت

۱۶۷۱۹... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے اپنی نفسانی خواہش کے ساتھ اللہ اور اس

کے رسول کے مال میں سرفا کرنے والے قیامت کے دن صرف آگ کے مستحق ہونگے۔ مسند احمد، الترمذی عن خولة بنت قیس

۱۶۷۲۰..... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے لیکن سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۲۱..... اگر تجھے سوال کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابو داؤد، النسائی عن ابن القریسی

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۹۹۔

۱۶۷۲۲..... اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ النسائی عن عائذ بن عمرو

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۱۸۔

۱۶۷۲۳..... اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ سوال کرنے میں کیا برائی ہے تو ہرگز سوال نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۷۲۴..... قیامت کے دن کچھ اقوام ایسی آئیں گی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا بلکہ وہ اس کو (سوال کر کے) نوح چلے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۸۷۱۔

۱۶۷۲۵..... جس نے اللہ کے نام پر (بے جا) سوال کیا وہ ملعون ہے، جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا گیا اور سوال کرنے میں کوئی بخشش بات نہیں

کی تو اس کو منع کرنے والا بھی ملعون ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۶..... جس نے پاکدامنی چاہی اللہ اس کو پاکدامنی عطا کرے گا۔ جو غنا طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جس نے لوگوں کے

آگے ہاتھ پھیلا یا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ کے برابر مال تھا تو اس نے الحافا (اصرار اور زبردستی کے ساتھ) سوال کیا۔

مسند احمد عن رجل من مویبة

۱۶۷۲۷..... جس نے اللہ سے غنا طلب کی اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے اللہ سے عفت طلب کی اللہ اس کو عفت دیدے گا، جس نے کفایت

طلب کی اللہ اس کو کفایت بخش دے گا اور جس نے (لوگوں سے) سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت تھی تو اس نے الحافا

سوال کیا۔ مسند احمد، النسائی، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۸..... جس نے لوگوں کے اموال کا سوال کیا مالدار کی حصول کے لیے تو وہ درحقیقت جہنم کے انگارے کا سوال کرتا ہے پس وہ کم کر لے یا

زیادہ کر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۹..... جس نے بغیر فقر و فاقے کی حالت کے سوال کیا وہ انگارے کھاتا ہے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، الضیاء عن حبشی بن جنادہ

۱۶۷۳۰..... نبی اکرم ﷺ نے مجھے پابند کیا کہ تو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر تیرا کوڑا

نیچے گر جائے اس کا بھی کسی سے سوال نہ کرنا بلکہ خود اتر کر اٹھانا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۱..... اللہ کے نام پر تو صرف جنت کا سوال ہی کرنا چاہیے۔ ابو داؤد عن رجل

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں سلیمان بن معاذ ہے جو متکلم فیہ ہے دیکھئے عون المعبود ۵/۸۸، نیز روایت

کے ضعف کو دیکھئے: اسنی المطالب ۱۷۴۶، ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۴۰۔

الاکمال

۱۶۷۳۲..... مالدار کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔ مالدار کا سوال جہنم کی آگ۔ یہ اگر دینے والا تھوڑا دے تو

تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دے تو زیادہ آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین
۱۶۷۳۳۔۔۔ جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو وہ سوال قیامت کے روز اسی کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان

۱۶۷۳۴۔۔۔ جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو قیامت کے روز وہ سوال اس کے چہرے پر زخم بن کر
آئے گا اور جس کے پاس پچاس درہم کی مالیت کا مال ہو یا اس کے برابر سونا ہو تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۷۳۵۔۔۔ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس کفایت کے بقدر مال ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے
چہرے پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۶۔۔۔ جس نے لوگوں سے سوال کیا اس غرض سے کہ اس کے مال میں اضافہ اور بڑھوتری ہو تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر
خراش ہوگا اور اس کے لیے وہ جہنم کی آگ کا پتھر ہوگا جس کو وہ کھائے گا۔ پس اب جو چاہے کم سوال کرے چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن جریر فی تہذیبہ، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادہ

۱۶۷۳۷۔۔۔ قیامت کے دن سوال، سوال کرنے والے کے چہرے میں زخم کا نشان ہوگا۔ پس جو چاہے اپنے چہرے پر یہ نشان باقی رکھے۔ اور
سب سے ہلکا سوال ذی رحم رشتے دار سے حاجت کے موقع پر سوال کرنا ہے اور بہترین سوال کسی صاحب حیثیت سے سوال کرنا ہے اور خرچ کی
ابتداء اپنے خیال سے کر۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

۱۶۷۳۸۔۔۔ آدمی سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن بغیر چہرہ کے حاضر ہوگا۔

ابن صبری عن مسعود بن عمرو

۱۶۷۳۹۔۔۔ مالدار کا سوال اس کے چہرے کا زخم ہے اگر سوال کے بدلے تھوڑا مال ملے تو تھوڑا زخم ہے اور اگر زیادہ مال حاصل ہو تو بڑا زخم ہے۔

ابن النجار عن عمران بن حصین

۱۶۷۴۰۔۔۔ آدمی سوال کر لیتا ہے مگر وہ ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے
چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابن جریر فی تہذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۷۴۱۔۔۔ بندہ مسلسل سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ مالدار ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے۔ پس اللہ کے ہاں اس کا چہرہ نہیں رہتا۔

الکبیر للطبرانی عن مسعود بن عمرو

کلام:..... کشف الخفاء ۷۴۴۔۔۔

۱۶۷۴۲۔۔۔ قیامت کے دن ایسی قوم پیش ہوگی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا وہ گوشت انہوں نے سوال کر کر کے دنیا میں نوج دیا ہوگا
پس جو شخص مال ہونے کے باوجود سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے

۱۶۷۴۳۔۔۔ جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا جو اس کو پیش آیا ہو اور نہ اس کے اہل و عیال کو ایسا فاقہ جس کی برداشت کی ان میں طاقت نہ ہو تو
وہ شخص قیامت کے دن ایسے چہرے کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس پر گوشت نہ ہوگا اور جس نے اپنی جان پر سوال کا دروازہ کھولا بغیر اس کو فاقہ
پیش آئے تو اللہ اس پر ایسے فاقے کا دروازہ کھول دے گا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا۔

ابن جریر فی تہذیبہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴۳..... کوئی آدمی لوگوں سے سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس لیے کہ عفت (مانگنے) سے پرہیز کرنے میں خیر (ہی خیر) ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۶۷۴۵..... جس نے کسی سوال کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کے لیے دنیا و آخرت میں فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیں گے اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے عطاء و بخشش کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کو دنیا و آخرت کی خیر عطا فرمائے گا۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۶۷۴۶..... کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۶۷۴۷..... کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ کوئی بندہ اپنی رسیاں (کلباڑی وغیرہ) لے کر کسی پہاڑ پر چڑھ جائے۔ یا جنگل میں چلا جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑا اٹھالائے پھر اس کو فروخت کر کے اس میں سے کھائے پئے یہ اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے خواہ سوال کے جواب میں کچھ ملے یا نہیں۔

ابن جریر فی تہذیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴۸..... کوئی بندہ کسی صدقہ یا صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس کو کثرت عطا کرتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا اس غرض سے کہ اس کو مال کی کثرت حاصل ہو جائے مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو مال کی قلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴۹..... جس نے مالداری حاصل ہونے کے باوجود مزید کثرت مال کے لیے سوال کیا، درحقیقت وہ جہنم کے پتھروں کی کثرت حاصل کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: مالدار کی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰، ضعاف الدار قطنی ۵۰۷۔

۱۶۷۵۰..... جس نے بغیر کسی مصیبت پڑنے کے سوال کیا وہ درحقیقت آگ کے پتھر کھاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عنہ

۱۶۷۵۱..... جس نے لوگوں سے سوال کیا تاکہ اپنے مال کو بڑھائے وہ جہنم کے پتھر کھاتا ہے۔ جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن حبان، ابن شاہین، تمام، السنن لسعید بن منصور عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۲..... اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص اپنا سوال لے کر اپنی بغل میں دبائے میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ دراصل اس کے لیے (جہنم کی) آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں کیا کروں وہ اس کے علاوہ راضی ہی نہیں ہوتے اور اللہ پاک بھی میرے لیے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔

مستدرک الحاکم، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۳..... کوئی آدمی تم میں سے میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں اور وہ چل پڑتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے پہلو میں آگ دبوچ کر لیے جاتا ہے۔ عبد بن حمید و الشاشی و الحسن بن سفیان، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۴..... کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کر دیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر عطا کر دیتا ہوں اور درحقیقت وہ اپنے کپڑے میں آگ اٹھائے جاتا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے آگ لیے جاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۵..... میرے پاس کوئی شخص آتا ہے پھر وہ اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبائے چلا جاتا ہے اور وہ آگ ہوتی ہے۔ کسی نے عرض کیا: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے باز نہیں آتے اور اللہ پاک میرے لیے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔

مستدرک ابی یعلیٰ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۶..... ایک قوم میرے پاس آتی ہے میں ان کو دیدیتا ہوں۔ وہ اپنی بغل میں آگ دبا کر لے جاتے ہیں۔ پوچھا گیا: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ مجھے دورا ہے پر چھوڑ دیتے ہیں کہ یا تو میں ان کو عطا کروں یا پھر بخیل بن جاؤں۔ اور میں بخیل نہیں بن سکتا اور اللہ بھی

میرے بخل پر راضی نہیں ہوتا۔ النحر الطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۷..... لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے روز آگ ہوگی۔ البخاری عن خولة الانصارية
 ۱۶۷۵۸..... اے حمزة! یہ دنیا (اور اس کا مال) سرسبز اور میٹھا خوشگوار ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں ناحق گھتے ہیں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔

الخطیب عن خولة بنت سعد الانصارية امرأة حمزة

۱۶۷۵۹..... یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس کو یہ اس کے حق کے ساتھ ملے اس کو اس میں برکت ملے گی اور بہت سے اللہ اور اس کے رسول کے مال میں سے اپنی مرضی سے حاصل کرنے والے ایسے ہیں جن کے لیے قیامت کے دن صرف جہنم کی آگ ہی ہوگی۔

مسند احمد، الترمذی، حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن خولة بنت قیس

۱۶۷۶۰..... خبردار! دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ بہت سے اس دنیا (کے مال) میں (ناجائز) گھنے والے ایسے ہیں جن کو قیامت کے دن صرف آگ نصیب ہوگی۔ مستدرک الحاکم عن حمزة بنت جحش

۱۶۷۶۱..... اے حکیم مجھے تمہارا سوال برا نہیں لگا۔ بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ نیز یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ جس نے اس کو سخاوت کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو سیر نہیں ہوتا۔ اور اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ لینے والے سے اوپر ہے اور سب سے نیچے لینے والے کا ہاتھ ہے۔

ابوداؤد، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۲..... اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس (بغیر لالچ) کے لیا اور صحیح جگہ کھایا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اور بری جگہ استعمال کیا اس کو اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا تو یہ مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۳..... اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو لوگوں سے سوال کرے اس کو دیدار اور سائل وہ کھانے والا ہے جس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

مستدرک الحاکم عن خالد بن حزام

۱۶۷۶۴..... میں صرف ایک مبلغ ہوں۔ ہدایت دینے والا اللہ ہے۔ میں صرف قاسم ہوں اور عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ جس کو ہم سے کوئی چیز اچھے طریقے اور خوش دلی کے ساتھ ملے پس اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو ہم سے کوئی چیز برے طریقے کے ساتھ اور بددلی سے ملے پس وہ اس کو کھائے گا مگر سیر نہ ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۶۵..... میں صرف خازن ہوں، دینے والا اللہ ہے۔ پس جس کو میں کچھ دوں اور خوش دلی کے ساتھ دوں اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو میں اس کی لالچ اور بار بار کے سوال کی وجہ سے دوں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو مگر اس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معاویة رضی اللہ عنہ

سوال کرنے والے کی مثال

۱۶۷۶۶..... بے شک جو لوگوں سے سوال کرے پھر اس کو کچھ مل جائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کو کھایا پیا نفع دیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ بہترین صدقہ وہ ہے مالدار کی برقرار رکھنے کے ساتھ دیا جائے اور خرچ کی ابتداء اپنے اہل و عیال سے کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۷..... ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور معطی (لینے والے) کا ہاتھ قیامت

تک نیچے ہے۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے وامن بچا۔ مسند احمد، العسکری فی الامثال، ابن جریر فی تہذیبہ، مستدرک الحاکم،

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۷۶۸ باتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ، معطی کا ہاتھ جو اس کے قریب ہے اور سائل کا ہاتھ جو قیامت تک نیچے رہے گا۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے احتراز کرو۔ اور جس کو اللہ پاک کوئی مال دے وہ اسی پر نظر آنا چاہیے۔ خرچ کی ابتداء اہل و عیال سے کر۔ بچے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دے۔ اور گذر بسر کے بقدر پیچھے رکھ لینے میں تجھ پر ملامت نہیں اور اپنے نفس سے عاجز مت بن۔

السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۶۹ اے لوگو! جان لو باتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ بیچ میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس پاک دامنی حاصل کرو۔ خواہ کمزریوں کے گنہگار کو بیچ کر حاصل ہو۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عبدی بن رید الجذامی

۱۶۷۷۰ تجھے اللہ نے کتنا مالدار کیا ہے۔ پس لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے۔ نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ نے جو مال دیا ہے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اور وہ آگے دیا جائے۔

ابن مندہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن عروۃ بن محمد بن عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ

۱۶۷۷۱ جس نے چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے الحاف کیا۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا جس کی مذمت آئی ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۲ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کا مال ہے تو اس نے الحافا (اصراراً) سوال کیا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۷۳ جس کے پاس ایک اوقیہ ہو پھر وہ سوال کرے اس نے الحافا سوال کیا۔

الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ عن اسید المزنی قال ابن السکن اسنادہ صالح وقال ابن مندہ تفرد بہ ابن وہب

فائدہ: اوقیہ پچاس درہم کا ہوتا ہے۔ یعنی تقریباً تیرہ تولے چاندی۔

۱۶۷۷۴ جس کے پاس تین دنوں کی روزی کا بندوبست ہو اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۵ جس آدمی کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ سوال کیا (جو برا ہے)۔

ابن جریر فی تہذیبہ عن رجل من بنی اسید

۱۶۷۷۶ جو پاکدامنی (سوال کرنے سے اجتناب برتا) چاہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے۔ جو مالداری طلب کرتا ہے اللہ اس کو مالداری

دیدیتا ہے اور جو ہم سے اللہ کے نام پر سوال کرے گا ہم اس کو دیں گے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۷ اے لوگو! اب وہ وقت آ گیا ہے کہ تم سوال سے باز آ جاؤ۔ بے شک جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامن کر دیتا ہے۔ جو اللہ

سے مدد چاہتا ہے اللہ اس کو مدد دیتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کسی بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ چیز

نہیں ملی۔ لیکن اگر تم سوال کرنے سے باز نہیں آئے تو میں جو میسر ہوگا دوں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۸ جو غنائوں سے بے نیازی چاہتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کر دیتا ہے، جو عفت چاہتا ہے اللہ پاک اس کو عفت دیدیتا ہے اور جس نے

ہم سے چچہ سوال کیا اور ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم ضرور دیں گے۔

ابوداؤد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷۹ جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنا دیتا ہے اور جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے۔ اور جو ہم سے سوال کرے گا اگر

ہمارے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ میسر ہو تو ہم وہ اس کو دیں گے ورنہ اس کی غم خواری کریں گے اور اس کو سلی دیں گے۔ اور جس نے ہم سے

سوال کرنے میں احتراز کیا وہ ہم کو سوال کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔

سنن ابی داؤد، ابن سعد، مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۰..... جو مالدار چاہتا ہے اللہ اس کو مالداری دیدیتا ہے۔ جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی نصیب کردیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ابن سعد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

لوگوں سے سوال کرنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا

۱۶۷۸۱..... جس کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے رکھے تو اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے رکھے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا یا آنے والی مقررہ موت کے ساتھ یا جلد حاصل ہونے والی مالداری کے ساتھ۔

ابن جریر فی تہذیبہ، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۲..... جو بھوکا ہو یا کسی اور حاجت میں مبتلا ہو پھر اس نے لوگوں سے اپنے حال کو چھپایا اور اللہ عزوجل کے آگے اپنا مسئلہ پیش کیا اللہ پاک اس کے لیے حلال طہیقیے سے ایک سال کا رزق کھول دیں گے۔

الصغفاء لابن حبان، الضعفاء للعقيلي، الاوسط للطبرانی، سلیم الرازی فی فوائدہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما کلام:..... ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت باطل ہے۔ اس میں اسماعیل بن رجاہ اقصیٰ ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن رجاہ موسیٰ بن امین سے متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسماعیل کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عدی اور الساجی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام بخاری اور امام حاتم نے اس کی توثیق کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ صدق ہے۔

نیز دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳

۱۶۷۸۳..... جس کو بھوک پڑی یا کوئی حاجت پیش آئی پھر اس نے لوگوں سے اپنا حال چھپایا اور اللہ کے سامنے اپنی حاجت رکھی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے لیے ایک سال کا حلال رزق کھول دے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے۔ اس میں موسیٰ بن امین، عیاش سے روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس کو صرف اسماعیل بن رجاہ بن موسیٰ کے طریق سے لکھا ہے۔

۱۶۷۸۴..... جس نے مالدار کے باوجود لوگوں سے سوال کیا تو یہ اس کے سر میں درد اور اس کے پیٹ میں مرض کرے گا۔

البعوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن زیاد بن الحارث الصدانی

۱۶۷۸۵..... کون ہے جو مجھ سے بیعت کرے کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے پھر تمہارے لیے جنت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۶..... میں تم کو بیس دوں گا کیونکہ میں صفت کو بھوک کے مارے پیٹ میں تل پڑ رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۷..... کوئی اپنی رقی نے پھر اس پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ٹھڑ بانڈھ لے جائے۔ ابن راہویہ، السنن لسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

۱۶۷۸۸..... آدمی کسی حادثہ میں یا کسی جنگ زدہ مسئلہ میں سوال کر سکتا ہے تاکہ قوم کے درمیان کوئی اصلاح کرانے پھر جب وہ مقصد پورا ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ پاکدامنی برتے (اور سوال سے احتراز کرے)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۷۸۹..... کسی کو بھی چاہیے کہ خواہ مسواک فروخت کرے مگر لوگوں سے سوال کرنے سے احتراز کرے۔

شعب الایمان للبیہقی عن میمون بن ابی شیبہ مرسلًا

۱۶۷۹۰..... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں کہ سوال کرنے میں کیا مذمت ہے تو کوئی آدمی کسی آدمی سے سوال نہ کرے خواہ وہ رات بھوک سے کروٹیں بدل بدل کر گزارے۔

مسند احمد، النسائی، الرویانی، ابو عوانة، السنن لسعيد بن منصور عن عائذ بن عمرو بن هلال المزني

۱۶۷۹۱..... جب تو کسی کو تین بار لوٹا دے مگر وہ واپس نہ ہو تو تب تجھ پر اس کو جھڑکنے میں کچھ حرج نہیں۔

الاولى للطبرانی، ابن النجار عن ابی هريرة رضى الله عنه

کلام:..... روایت کی سند میں ضرار بن مردے جو ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث لکھنے کے قابل ہے اور نہ دلیل میں پیش کرنے کے قابل۔ نیز حدیث کا موضوع ہونا دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات: ۶۲، ترتیب الموضوعات: ۵۳۳۔

تیسری فصل..... حاجت طلب کرنے کے آداب میں

۱۶۷۹۲..... خیر کو خوبصورت چہرے والوں کے پاس تلاش کرو۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضى الله عنه

کلام:..... الاسرار المرفوعة ۴۱۷، ضعیف الجامع ۳۱۔

۱۶۷۹۳..... خیر (مال) کو اچھے چہروں کے مالک لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ اپنے بہترین لوگوں کو علامت دو اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا

کوئی کریم آئے تو اس کا اکرام کرو۔ ابن عساکر عن عائشة رضى الله عنها

کلام:..... ترتیب الموضوعات: ۵۴۶، ضعیف الجامع ۹۰۴۔

۱۶۷۹۴..... جب تم کو کسی بھلائی کی تلاش ہو تو اس کو اچھے چہرے والوں کے پاس دیکھو۔ الدارقطنی عن عبد الله بن جراد

کلام:..... التعقیبات: ۳۶، ذخیرۃ الحفاظ: ۱۶۳۔

۱۶۷۹۵..... خیر کو خوبصورت چہروں کے مالک کے پاس تلاش کرو۔

التاریخ للبحاری، ابن ابی فی فضاء الحوائج، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن عائشة رضى الله عنها، الکبیر للطبرانی، شعب

الایمان للبیہقی عن ابن عباس، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضى الله عنهما، ابن عساکر عن انس رضى الله عنه، الاوسط

للطبرانی عن جابر رضى الله عنه، تمام، الخطیب فی رواة مالک عن ابی هريرة رضى الله عنه، تمام عن ابی بكرة

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حافظ عراقی کا قول ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو الملالی میں ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ہذا الحدیث فی نقدی: حسن صحیح یہ زرافراط ہے جو درست نہیں۔ اسی

طرح علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع قرار دے کر تفریط کا ارتکاب کیا ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن القیم اور ان کے شیخ

ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق باطل کا قول کر کے تفریط کیا ہے۔ درست بات علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ اس روایت کے تمام

طرق ضعیف ہیں۔ فیض القدیر: ۵۴۰۔

نیز دیکھئے ضعیف حدیث کے لیے الاسرار المرفوعة ۴۱۷، اسنی المطالب ۲۰۶۔

۱۶۷۹۶..... خیر (بھلائی) کو اچھے چہروں کے پاس تلاش کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی خصیفہ

۱۶۷۹۷..... جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے اس کی تعریف کر کے اس کی کمر نہ توڑ دے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضى الله عنهما

دستاویز پر مٹی چھڑکنا

۱۶۷۹۸..... جب تم میں سے کوئی (قرض وغیرہ کی) دستاویز لکھے تو اس پر مٹی چھڑک دے۔ یہ کام کو زیادہ پورا کرنے والی چیز ہے۔

الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الاستئذان باب ماجاء فی ترتیب الکتاب رقم ۲۷۱۳ پر نقل فرما کر ہذا حدیث منکر کا حکم لگایا ہے۔ یعنی یہ روایت باطل ہے درست نہیں۔ نیز دیکھئے: اسنی المطالب ۱۲۳، الاتقان ۱۲۶۔

۱۶۷۹۹..... اپنی دستاویزات پر مٹی ڈال دو یہ ان کی کامیابی کے لیے بہتر ہے کیونکہ مٹی مبارک چیز ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ان احادیث میں سے ایک ہے جن پر حافظ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح پر نقد و تنقید فرمائی ہے اور ان کے موضوع: ہونے کا خیال کیا ہے۔ الاتقان ۱۲۷، تحذیر المسلمین ۱۳۱، اشذ رة ۶۹۔

۱۶۸۰۰..... حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل پر مدد حاصل کرو (کیونکہ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے)۔

الضعفاء للعقبلی، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن عمر، التاریخ للخطیب، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء فی فوائده عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف اور منقطع ہے اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ضعف پر جزم یقین کا اظہار کیا ہے۔ فیض القدر ۳۹۳۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۷۷، ترتیب الموضوعات ۵۲۸، ۵۲۹، التعقبات ۳۸۔

۱۶۸۰۱..... اپنی حاجتوں کو میری امت کے رحم کرنے والے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ تم کو روزی نصیب ہوگی اور اپنے مقصد میں

کامیاب ہوگے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رحمت میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں کے اندر موجود ہے۔ اور اپنی حاجتوں کو

سخت دل والوں کے آگے پیش نہ کرو تب تم کو روزی نصیب ہوگی اور نہ اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گے۔ کیونکہ پروردگار فرماتا ہے: میری ناراضگی

ایسے ہی لوگوں میں رکھی ہے۔ الضعفاء للعقبلی، الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۰۰، الکشف اللہی ۵۱۔ علامہ مناوی فیض میں فرماتے ہیں: امام عقبلی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ روایت کا راوی

عبدالرحمن مجہول ہے، اس کی حدیث پر متابعت نہیں ہوتی نیز دوسرا راوی داؤد غیر معروف ہے اور اس کی خبر باطل ہے۔ فیض القدر ۵۲۹۔

۱۶۸۰۲..... خیر کی توقع صرف صاحب حسب یا صاحب دین سے درست ہے۔ مسند البزار عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۸۰۳..... نیکی صرف صاحب دین یا کسی ذی حسب نسب یا بردبار ہی سے ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸، التعقبات ۳۷۔

۱۶۸۰۴..... حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے: تیرا اثر دے کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈالنا حتیٰ کہ کہنی تک اندر کر دینا جس کو اثر دہا چہا جائے

ان بات سے کہیں بہتر ہے کہ تو ایسے شخص سے سوال کرے، مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر اس کو مال حاصل ہو گیا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۵۹۔

۱۶۸۰۵..... اپنی حاجتوں کو عزت نفس کے ساتھ حاصل کرو۔ بے شک کام تقدیروں کے موافق ہی ہوتے ہیں۔

تمام ابن عساکر عن عبداللہ بن بسر

کلام:..... ضعیف الجامع ۹۰۱، الضعیفۃ ۱۳۹۰۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعف کا اشارہ کیا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ

نے اس سے موافقت فرمائی ہے: فیض القدر ۵۲۳۔

۱۶۸۰۶۔ میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس (خیر اور) فضل تلاش کرو ان کے سامنے میں زندگی بسر کرو۔ کیونکہ ان میں میری رحمت رکھی ہے۔ سخت دل والوں سے اپنی حاجتوں کو نہ مانگو کیونکہ وہ تو میری ناراضگی کے منتظر ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید رضی اللہ عنہ کلام:..... حافظ عراقی فرماتے ہیں: روایت کی سند میں محمد بن مروان سدیی انتہائی ضعیف راوی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ فیض القدر ۱/۵۳۴۔ نیز دیکھئے: التعقبات ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱۔

۱۶۸۰۷۔ نیکی اور بھلائی میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو ان کے زیر سایہ زندگی بسر کرو۔ بے شک ان میں میری رحمت ہے۔ اپنی حاجت کو سخت دل والوں سے نہ مانگو۔ بے شک ان پر لعنت اترتی ہے۔ اے علی! اللہ نے نیکی کو پیدا کیا اور اس کے لیے اہل بھی پیدا فرمائے۔ پھر ان کو نیکی محبوب کر دی اور نیکی برتنا بھی ان کو محبوب کر دیا۔ نیکی کے طلب گاروں کو ان کی طرف متوجہ کر دیا جس طرح اللہ پانی کو قحط زدہ زمین کی طرف متوجہ کر کے اس کو اور اس کے اہل کو بخش دیتا ہے۔ اے علی! دنیا میں جو نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیکی پانے والے ہیں۔

مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں کتاب الرفاق ۳۲/۳۲ پر اس کو نقل فرما کر صحیح کا حکم لگایا لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں اصمغ بن نباۃ واہ جدا بے کار راوی ہے۔ نیز حیان بن علی کو بھی ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے فیض القدر ۱/۵۳۴، نیز دیکھئے: التکلیف والافادہ ۱۰، ضعیف الجامع ۹۱۰۔

۱۶۸۰۸۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نیکی کے لیے کچھ لوگوں کو مقرر کر دیا ہے، نیکی اور نیکی کرنا ان کو محبوب کر دیا ہے پھر نیکی چاہنے والوں کو ان کی طرف متوجہ کر دیا ہے اور ان پر نیکی کرنا ان کے لیے آسان کر دیا ہے، جس طرح بارش کو قحط زدہ زمین کی طرف اللہ متوجہ کر دیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے باسیوں کو زندگی بخشنے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی مخلوق میں سے نیکی کے کچھ دشمن بھی بنا دیئے ہیں، نیکی ان کے لیے مبعوض شے، نادق ہے اور نیکی کرنا ان کے لیے ناگوار کر دیا ہے، نیکی میں خرچ کرنا ان پر ممنوع کر دیا ہے جس طرح اللہ پاک بارش کو قحط زدہ زمین پر پڑنے سے اسے روک دیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے اہل کو بیاکت کے سبب دکرے اور اللہ پاک جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۹۳

الاکمال

۱۶۸۰۹۔ اپنی حاجات (اہم کاموں) کو پورا کرنے میں ان کو چھپانے کے ساتھ مدد حاصل کرو۔

الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۰۱۔ اپنی ضروریات کی تکمیل اچھے چہرے والوں سے پاس کرو، اُمران میں سے وہی تیری حاجت پوری کرے گا تو ہنس مٹھ ہو کر رہے گا۔ اور اگر تجھے انکار کرے گا تو ہنس مٹھ ہو کر (اچھے طریقے سے) جواب دے گا۔ لیکن بہت سے اچھے چہروں والے ضرورت پڑنے پر برے چہرے بن جاتے ہیں اور بہت سے برے چہروں والے ضرورت کے مواقع پر اچھے چہروں کا کردار نبھاتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عمرو بن دینار، مرسلہ

۱۶۸۱۱۔ اپنی ضروریات اچھے چہروں کے پاس پوری کرو۔

ابن ابی الدنیا عن ابن عمرو الخرائطی فی الاعتدال القلوب، تمام عن حابر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ الخرائطی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۱۲ جو اپنی حاجت روائی کے لیے ہفتہ کے روز صبح صبح نکلا میں اس کی حاجت کے پورا ہونے کی ضمانت اٹھاتا ہوں۔

ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: المتناہیہ: ۵۳۶۔

۱۶۸۱۳ کسی مالدار کے لیے سوال حلال نہیں مگر ذی رحم رشتہ دار سے یا (وقت کے) بادشاہ سے۔

الاولیٰ للطبرانی عن سمرقہ رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۴ نہیں، پھر بھی اگر تیرا سوال کے بغیر چارہ نہیں تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابن الفراسی

فائدہ: فراسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

حاجت کے وقت کی دعا..... الاکمال

۱۶۸۱۵ ... کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے سکھائی ہے۔ جب تجھے کسی نرے بخیل سے یا ظالم بادشاہ سے یا فحش گو قرض خواہ سے کام پڑے، جس کی فحش گوئی سے تو ڈرتا ہو تو یہ دعا پڑھ:

اللهم انک انت العزيز الکبیر وانا عبدک الضعیف الذلیل الذی لاحول ولا قوۃ الا بک، اللهم

سخر لی فلاناً کما سحرت فرعون لموسی ولین لی قلبه کما لیت الحدید لداؤد فانه لا ینطق الا

باذنک ناصبتہ فی قبضتک وقلبه فی یدک جل ثناء وجهک یا ارحم الراحمین۔

اے اللہ! تو زبردست بڑائی والا ہے اور میں تیرا کمزور اور ذلیل بندہ ہوں جو کسی بڑائی سے چھٹکارے اور کسی نیکی کی قوت نہیں رکھتا

تو تیری مدد کے ساتھ۔ اے اللہ! میرے لیے فلاں شخص کو مسخر کر دے جس طرح تو نے فرعون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے

لیے مسخر کر دیا تھا، اس کا دل میرے لیے نرم کر دے جس طرح تو نے لوط کو داؤد علیہ السلام کے لیے نرم کر دیا تھا۔ بے شک وہ

تیری مرضی کے بغیر بول نہیں سکتا۔ اس کی پیشانی تیری منگی میں ہے اور اس کا دل تیرے ہاتھ میں ہے تیری ذات کی بزرگی عظیم

سے۔ ارحم الراحمین۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۶ اللهم انی اسألك واتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی

هذه لتقضى لی اللهم فشفعه فی۔

اے اللہ! میں تیرے سوال کرتا ہوں۔ تیرے نبی محمد رحمت والے کے واسطے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں تیرے طفیل اپنے رب

کے حضور اپنی یہ حاجت رکھتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ پس اے اللہ ان کی شفاعت کو میرے لیے قبول فرما۔

مسند احمد، الترمذی، حسن صحیح غریب، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن عثمان بن حنیف

چوتھی فصل..... عطا

کسی سے بخشش اور مال لینے کے آداب میں

۱۶۸۱۷ جب اللہ پاک تجھے وہ مال دے جس کا تو نے سوال کیا ہے اور نہ دل میں اس کا لالچ پیدا ہوا ہے تو اس کو قبول کر لے، بے شک وہ ایسا

رزق ہے جو اللہ تیرے پاس کھینچ کر لایا ہے۔ السنن للبیہقی عن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۸ جب تیرے پاس اس مال میں سے کوئی شے آئے جبکہ تجھے اس کا لالچ تھا اور نہ تو نے اس کا سوال کیا تھا تو اس کو لے لے اور جو ایسا

مال نہ ہو تو اس میں اپنا جی مت تھکا۔ البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۹۔۔۔ جب اللہ تیرے پاس کوئی رزق لے کر آئے جبکہ تو نے اس کا کسی سے سوال کیا تھا اور نہ تیرے دل میں اس کا خیال تھا تو اس کو لے

لے بے شک یہ رزق اللہ نے تجھ کو عطا کیا ہے۔ ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۰۔۔۔ عائشہ! جو تجھے کوئی بخشش کرے بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو قبول کر لے بے شک وہ رزق اللہ نے تجھ پر پیش کیا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۲۱۔۔۔ تین لوگوں سے صدقہ لینا حلال ہے (امام جامع سے جس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہو)، رشتے دار کا رشتے دار سے لینا اور بڑے مالدار

تاجر سے صدقہ لینا حلال ہے (یعنی ان سے لینے میں کوئی بڑا بائیس ہے ورنہ استحقاق کی صورت میں اوروں سے بھی وصول کرنا جائز ہے)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۴۰۸۔

۱۶۸۲۲۔۔۔ جب تجھے کوئی شے ملے، بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۳۔۔۔ جو تمہارے ساتھ نیکی برتے تم بھی اس کو اچھا بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو اس کے لیے دعائے (خیر) کر دو۔

الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

۱۶۸۲۴۔۔۔ جس کو کوئی شے ملے پھر وہ بھی کچھ دینے کے لیے رکھتا ہو تو ضرور بدلہ دے۔ اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ دینے والے کی تعریف

کر دے۔ اگر اس نے تعریف کر دی تو اس کا شکر یہ ادا کر دیا اور اگر اس کی نیکی کو چھپایا تو اس نے (ناشکری اور) کفر ان کیا اور جس نے ایسی نعمت

کے ساتھ بن کے دکھایا جو اس کو حاصل نہیں تو وہ شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۵۔۔۔ جس کے ساتھ کوئی نیکی کا برتاؤ ہو اور وہ نیکی کرنے والے کو کہے: جزاک اللہ خیر تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی۔

الترمذی، النسائی، ابن حبان عن اسامة رضی اللہ عنہ

الترمذی هذا حدیث جید حسن غریب۔

۱۶۸۲۶۔۔۔ آدمی جب اپنے بھائی کو (نیکی کے صلے میں) جزاک اللہ خیر کہہ دے تو وہ اس کی تعریف میں اضافہ کر دیتا ہے۔

ابن منیع، الخطیب فی تاریخ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ، الخطیب فی تاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں موسیٰ راوی ضعیف ہے۔ فیض القدر ۱۷۰/۴۱۰۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰، النوائج ۱۳۲

۱۶۸۲۷۔۔۔ فقیر مالدار کو بدلے میں نصیحت کی بات کہہ دے اور اس کے لیے دعا کر دے۔ ابن سعد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن ام حکیم

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۶۲۸۔

۱۶۸۲۸۔۔۔ اللہ پاک تجھے جو مال بغیر سوال اور بغیر طمع کے عطا فرمائے اس کو کھا اور اس کے ساتھ مالدار کی حاصل کر یا اس کو صدقہ کر دے۔ اور جو

اس طرح نہ ملے اس کی طرف توجہ نہ کر۔ النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۹۔۔۔ اللہ پاک سلطان کے اموال میں سے جو تجھے عطا کرے بغیر سوال اور امید کے اس کو کھا اور اس کے ساتھ غنی حاصل کر۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۰۔۔۔ جس کو اللہ پاک اس مال میں سے کچھ بخشے بغیر سوال کے تو وہ اس کو قبول کر لے، بے شک وہ رزق اللہ نے اس کو پہنچایا ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۱۔۔۔ جس کو ریحان (خوشبو) پیش کی جائے وہ اس کو نہ لوٹائے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے اور اچھی خوشبو ہے۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کتاب الزکوٰۃ..... قسم الافعال

زکوٰۃ کی ترغیب میں

۱۶۸۳۲..... حسن بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثقیف قوم پر ایک آدمی کو صدقات (زکوٰۃ) وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ پھر اس کو پیچھے رہا ہوا دیکھا تو فرمایا: میں تو تجھے پیچھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کا اجر ہے۔

ابن زنجویہ فی الاموال و ابن جریر

۱۶۸۳۳..... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مکہ میں حطیم کے سائے میں بیٹھے تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال پر سمندری آفت آگئی اور اس کا مال تباہ کر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال خشکی یا تری میں تباہ ہوتا ہے وہ صرف زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اپنے اموال کی حفاظت کیا کرو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ اپنے مریضوں کی دوا دارو کیا کرو صدقہ کے ساتھ اور رات کی تاریکی میں آنے والی مصیبتیں اپنے اوپر سے ہٹایا کرو دعا کے ساتھ، بے شک دعا نفع دیتی ہے ہر مصیبت سے وہ اتر چکی ہو یا اترنے والی ہو۔ اتری ہوئی مصیبت کو دور کرتی ہے اور نازل ہونے والے کو روکتی ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بقاء یا نشوونما کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو سخاوت اور پاکدامنی کی توفیق دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو ختم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون . ابن عساکر

چوتھی فصل..... عطاء (بخشش) لینے کے آداب میں

۱۶۸۳۴..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں یہ خبر کسی سے نہیں ملی کہ اس امت کے کسی خلیفہ نے جو مدینہ میں تھے ابو بکر، عمر اور عثمان صدقہ کے لیے سال میں دو مرتبہ صدقہ وصول کرنے والوں کو بھیجا ہو۔ ہاں مگر ہر سال سرسبزی ہو یا قحط سالی ایک مرتبہ ضرور بھیجا کرتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ صدقہ کی وصولی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۳۵..... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سال میں دو مرتبہ صدقہ (زکوٰۃ) نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ صدقہ وصولی پر (سال میں ایک مرتبہ) ضرور بھیجا کرتے تھے خواہ سرسبزی ہو یا قحط سالی، جانوروں میں فربہ کی اور تروتازگی ہو یا لاغری اور کمزوری۔ کیونکہ ہر سال صدقہ لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارک تھی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو القدیم میں ذکر فرمایا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور وہ صدقہ پر اس کے اہل کو ضامن بناتے تھے اور نہ کسی سال لینے سے تاخیر کرتے تھے۔

۱۶۸۳۶..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں جب وہ اس کو کہہ لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے مگر انہی (خون اور اموال) کے حق کے ساتھ (قصاص اور بدلہ لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ (قتال) اسی (کلمہ) کا تو حق ہے (کہ اللہ نے اس کلمہ کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے)

تس كوالله نے جمع کیا ہے اس کو جہادہ مروا اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر جس ان سے قتال کروں گا۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۶۸۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا تو عرب مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوبکر کیا آپ کا ارادہ عرب سے قتال کرنے کا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے قسم ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ شہادت دیں اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جان لیا کہ اللہ نے ابوبکر کو اس پر شہادت عطا کر دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔ السنن للبیہقی

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد

۱۶۸۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہو گئی، عربوں میں جن کو مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: ہم نماز تو پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے تو اس وقت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! لوگوں کو قریب کر دو اور ان سے نرمی برتو کیونکہ وہ ابھی بد کے ہونے جانور ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو تیری مدد اور عزت کرنا چاہتا تھا مگر تو اپنی رسوائی کے ساتھ میرے پاس آیا ہے۔ جاہلیت میں تو بڑا سرکش بنتا تھا اب اسلام میں بزدلی دکھاتا ہے؟ تیرا کیا خیال ہے میں ان کو شہر سنا سنا کر قریب کروں یا کوئی جادو پھونک کر ان کا دل جیتوں۔ دھت تیرے کی، دھت تیرے کی۔ نبی ﷺ گزر گئے اور وحی منقطع ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے جہاد کرتا رہوں گا جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس بارے میں ان کو اپنے سے زیادہ سنجیدہ اور زیادہ مضبوط پایا اور انہوں نے بہت سی چیزیں لوگوں کو سکھادیں، جن کی مشقت میرے لیے خلیفہ بنتے وقت آسان ہو گئی۔ الاسماعیلی

۱۶۸۳۹ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتد ہونے والے مرتد ہو گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جہاد کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اس کا مال اور اس کا خون محفوظ ہو گیا مگر اسی کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرنے والوں کے ساتھ قتال نہ کروں؟ اللہ کی قسم! میں قتال کروں گا جو بھی دونوں چیزوں کے درمیان فرق کرے گا۔ حتیٰ کہ دونوں کو جمع کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا۔ واقعی اللہ کی قسم! وہ حق پر تھے۔ پھر جب وہ ان مرتدین پر کامیاب ہو گئے تو ان کو ارشاد فرمایا: ان دو باتوں میں سے کوئی ایک پسند کر لو۔ یا تو کھلی جنگ یا رسوائی۔ انہوں نے کہا: کھلی جنگ تو ہم کو معلوم ہو گئی کہ کیا چیز ہے۔ یہ رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم ان بات کی شہادت دے، کہ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول دوزخ میں۔ تب انہوں نے یہ شہادت دی۔

مصنف من ای سید

۱۶۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر ان کے اموال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے اس قدر جو فقرا، کو کفایت کرے۔ اگر فقرا بھوکے ہوتے ہیں یا ننگے ہوتے ہیں یا مشقت میں مبتلا ہوتے ہیں تو مالداروں کے زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن ان سے حساب لے اور اس پر ان کو عذاب دے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

نوٹ:..... اس نوع کی بعض احادیث اہل ارتداد سے قتال کرنے کے باب میں بھی آئی ہیں۔

زکوٰۃ کے احکام

۱۶۸۴۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گورنروں کو لکھا: یہ اس صدقہ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا ہے اور اللہ نے جس کا اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس (امیر) نے اس کا حق کے اندر سوال کیا وہ دیا جائے اور جس نے حق سے اوپر سوال کیا نہیں دیا جائے پس پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن مخاض مذکور۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے، پینتالیس اونٹوں تک، جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جو خفقی کے قابل ہو ساٹھ اونٹوں تک۔ جب اکٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچتر اونٹوں تک۔ جب چھتر اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جو خفقی کے قابل ہوں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو از سر نو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادا ہو گئی میں اونٹوں کی عمر میں تفاوت ہو تو جس پر جذعہ کی زکوٰۃ ہو اور وہ جذعہ نہ پائے اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو جذعہ اس سے لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس کے ساتھ دو بکریاں ملانی جائیں اگر سہولت کے ساتھ ممکن ہوں ورنہ بیس درہم کے ساتھ لی جائے۔ جس پر بنت لبون زکوٰۃ میں عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو حقہ لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر بنت لبون لازم ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لے لے اگر اس کے پاس بکریاں میسر ہوں ورنہ اس سے بیس درہم لے لے۔ جس پر بنت مخاض لازم ہو اور اس کے پاس ابن لبون مذکور ہو تو ابن لبون مذکور لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہ لیا جائے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں مگر مالک کچھ دینا چاہے تو صاحب اختیار ہے۔

بکریاں جب ساتھ ہوں (یعنی باہر چر پھر کر گزارہ کرتی ہوں) تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری ہے جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور لیا جائے نہ عیب زدہ۔ اور نہ زہاں اگر مصدق چاہے تو لے لے۔ متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے (مثلاً کسی کی بیس دوسرے کی بیس بکریوں کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ نہ لی جائے) اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے (کہ شوہر اپنی چالیس بکریوں میں سے بیس بکریاں بیوی کو دے دے) زکوٰۃ کے ڈر سے، اور جو دو مشترک مالک ہوں وہ برابری سرابری کر لیں۔ (مثلاً دو مالکوں نے اشتراک میں کام کیا ایک کا ثلث مال ہے اور دوسرے کا دو ثلث مال دونوں نے ایک سو بیس بکریاں جمع کر لی ہیں اب جب ایک بکری زکوٰۃ میں جائے گی تو دونوں آپس میں ایک اور دو حصص کے ساتھ قیمت برابر کر لیں گے) اور اگر باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مگر یہ کہ مالک چاہے تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر مال ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں (مگر یہ کہ مالک چاہے) تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابو عبید فی کتاب الاموال، البخاری، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی،

ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۶۸۴۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو مال دیا جس کا ان سے حضور ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا: میں تم کو یہ اضافہ اور دیتا ہوں کہ اس پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ پورا سال نہ گزر جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، السنن للبیہقی

کلام: روایت کی سند میں ضعف ہے۔

۱۶۸۳۳ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کوئی عطاء (بخشش) دیتے تو اس سے پوچھتے: کیا تیرے پاس اور مال ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے اس کی زکوٰۃ دو۔ لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہوتا تو ارشاد فرماتے: اس کی زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ سال نہ نزر جائے۔ مالک، مسدد، السنن للبیہقی

کلام: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، مگر قاسم اور ان کے دادا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ نیز اس روایت کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے۔

فائدہ: ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں اگر وہ کہتا کہ ہاں (یعنی اور مال موجود ہے) تو اس کے مال کی زکوٰۃ اس کو ملنے والے عطیے میں سے نکال لیتے ورنہ اس کا پورا عطیہ اس کو بخش دیتے۔

۱۶۸۳۴ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضور ﷺ اونٹ کے ساتھ رسی (بطور مہار) لیتے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔

اور محمد نرے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی رسول نزر چکے ہیں۔ ابن داہویہ

قال الحافظ ابن حجر هذا مرسل، اسنادہ حسن وقد اخرجوا اسنادہ من طرق متصلہ۔

۱۶۸۳۵ یحییٰ بن برہان سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرتدوں کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اور زکوٰۃ کو جمع فرمایا ہے۔ اور میرا خیال نہیں ہے کہ آپ اس میں فرق کریں۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔ مسدد

۱۶۸۳۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حضور ﷺ کی وفات ہو گئی ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے اور عرب میں سے جن کو کفر کا مرتکب ہونا تھا ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو بکر! آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو مجھ سے اپنے مال اور جان کو محفوظ کر لیا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے میں ان کے ساتھ ضرور قتال کروں گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! اگر انہوں نے ایک رسی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے مجھے دینے سے منع کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اور کچھ نہیں میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے بھی جان لیا کہ یہی حق ہے۔ مسند احد، البخاری، مسلم، ابو داؤد،

الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی، ورواہ عبدالرزاق عن عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ مثله

صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین

۱۶۸۳۷ ابو قلادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے صدقین (زکوٰۃ وصولی کرنے والوں) کو بھیجا۔ انکو حکم دیا کہ جذبہ کوچا لیں درہم میں، حقہ کو تیس درہم میں، ابن لبون کو بیس درہم میں اور بشت مخاض کو دس درہم میں فروخت کر دیں۔ چنانچہ وہ تمکے اور زکوٰۃ میں

ملنے والے اونٹوں کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی قیمت میں فروخت کر دیا۔ آئندہ سال ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا۔ انہوں نے کہا: اگر ہم زیادہ قیمت میں فروخت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں پہلی قیمت پر دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا، انہوں نے پھر وہی بات کہی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر عمل کو بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے کہا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب اس سے آئندہ سال ہوا تو عمل نے پھر وہی بات عرض کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی بن گئے۔ انہوں نے عمل کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے کہا: اگر ہم چاہیں تو قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: ہر عمر میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے پھر وہی بات عرض کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے عمل کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر روانہ فرمایا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے عرض کیا اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو انہوں نے پھر وہی بات عرض کی۔ تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے جو جانور زکوٰۃ میں مقرر ہوں وہ لے لو۔ پھر ان کی فروختگی کا اعلان کر دو۔ پھر فروخت کرنے کے لیے بیٹھ جاؤ، پس جو کمی بیشی کر سکو کرو۔ ابن ابی شیبہ ۱۶۸۴۸..... قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کسی مال کی زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ اہل حفاش نے ایک دستاویز نکالی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر ان کو بھیجی تھی جس میں ان کو حکم لکھا تھا کہ ورس۔ وہ گھاس جس سے کپڑوں کی رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ میں عشر ادا کریں۔ السنن للبیہقی

۱۶۸۴۹..... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر فیصلہ فرمایا جب مال کی فراوانی ہوئی اور اونٹ مہنگے ہو گئے تو سوا اونٹوں کی قیمت چھ سو دینار سے آٹھ سو دینار تک طے فرمائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۶۸۵۰..... عکرمہ بن خالد ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مصدق سے (زکوٰۃ وصولی کرنے والے) سے روایت کرتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا کہ ہر دس گائیں میں ایک بکری لی جائے۔ مسدد

۱۶۸۵۱..... حارثہ بن مسترب سے مروی ہے کہ اہل شام کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں کچھ اموال حاصل ہیں۔ گھوڑے اور غلام وغیرہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر ان میں زکوٰۃ ہو جس سے ہمارے اموال پاکیزہ ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا (کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ لی ہو) جو میں کروں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے صحابہ سے اس بارے میں مشورہ کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ جزیہ نہ ہو تو اچھا ہے، آپ کے بعد بھی ان سے بالترتیب لیا جاتا رہے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، ابو عیید فی کتاب الاموال، ابن جریر و صحیحہ،

مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: یہ حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند ابی بکر میں ذکر فرمائی ہے اور مسند عمر میں یہ روایت درست نہیں ہے۔ اور مسند ابی بکر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۱۶۸۵۲..... راشد بن سعد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں لی۔ مسند احمد

۱۶۸۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمانی، نہروں کا پانی اور چشموں کا پانی سیراب کرے اس میں

نشر ہے۔ اور جس زمین کو ڈالوں سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ یعنی نصف العشر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابو عوانة، الدارقطني في السنن

۱۶۸۵۳۔ حماس سے مروی ہے کہ میں چمڑے اور ترکش بیچ رہا تھا۔ میرے پاس سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گزرے، ارشاد فرمایا: اسے حماس اپنے مال کا صدقہ ادا کر دے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ تو صرف چمڑے اور ترکش ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگا اور زکوٰۃ ادا کر۔

البشامی، المصنف لعبدالرزاق، ابو عبيد في الاموال، الدارقطني و صححه، السنن للبيهقي

۱۶۸۵۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا: کہا گیا: ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کو صرف یہ شکایت ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اللہ نے اس کو غنی کر دیا، جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو اس کی توڑیں اور سامان جنگ بھی اللہ کی راہ میں وقف ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کا چچا ہے۔

پس ان کا صدقہ (زکوٰۃ) رسول اللہ پر ہے اور اتنا ہی اور بھی۔ النسائی ۱۵۸۰۰، ۱۵۸۲۶

۱۶۸۵۶۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا جس میں تھا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں کچھ نہیں ہے، جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ جب دس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ جب پندرہ ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ جب بیس ہو جائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس تک۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب اٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچتر تک۔ جب چھتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو نصاب از سر نو شروع ہوگا اور ہر پچاس میں حقہ یا ہر چالیس ایک بنت لبون ہوگی۔ چالیس سے کم بکریوں میں کچھ نہیں۔ جب چالیس ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اسیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو ایک ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، السنن للبيهقي، رجاله ثقات

۱۶۸۵۷۔ کلب الجرمی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ آپ موسم حج میں تھے، میں نے خیمہ کے پیچھے سے آپ کو پکارا: میں فلاں بن فلاں ہوں ہمارا ایک بھانجا ہے جس کا ایک بھائی بنی فلاں غزوہ میں شریک ہے۔ ہم نے اس پر رسول اللہ ﷺ کا فریضہ پیش کیا تھا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی جانب نظر اٹھائی اور پوچھا: کیا تو اپنے ساتھ کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، وہ رہا۔ آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس ہم تم دونوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا قضیہ مقرر کر دیتے ہیں۔ کلب الجرمی کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ قضیہ چار اونٹ ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن داہویہ، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعيد بن منصور

۱۶۸۵۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کھجور اور شمش۔

الدارقطني في السنن وضعفه

کلام:..... روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۶۸۵۹۔ کبل بن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا اندازہ کرنے پر بھیجا اور ارشاد فرمایا: جب تو کسی زمین پر پہنچے تو اس کی کھجوروں کا اندازہ لگا کر ان کے کھانے پینے کے لیے چھوڑ دے۔ مسدد، ابن سعد، السنن للبيهقي وهو صحيح

۱۶۸۶۰۔ مروح بن سبرہ کہتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! سو اونٹوں کا کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے میرے دوست ابو القاسم ﷺ نے فرمایا تھا، بہترین تعداد اونٹوں کی تیس ہے۔ جن میں سے ان کے مالک ایک اونٹ کو زکوٰۃ میں دے دیں: ایک اونٹ سے اپنا نان نفقہ چلائیں، ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں تو انہوں نے اپنے اونٹوں کا حق ادا کر دیا، تو تو مجھ سے سو اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف ایک اونٹ ہے، جس پر ہم پانی بھرتے ہیں، ہمارے زکوٰۃ مانگتے ہیں۔

ہم اس پر اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں اور ہمارے پڑوسی اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اس اونٹ میں جو اللہ کا حق ہے وہ میں اور انہیں کر رہا ہوں، پس تو بھی اللہ سے ڈر! اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ (دوبنت لبون اونٹنیاں) ادا کر، ان کے تراونٹ کو جفتی کے لیے دیا کر، خوب دودھ والی اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دیا کر اور مضبوط اونٹ کو سواری کے لیے بار پتہ پر دیا کر اور اپنے رب سے ڈرا کر۔

يعقوب بن سفيان في مشيخته، الخرائطي في مكارم الاخلاق، شعب الايمان ۱۶۸۶۱ سعید بن ابی سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جس نے اپنی زمین فروخت کی تھی فرمایا: اپنا مال محفوظ رکھنا اور اپنی بیوی کے بستر تلے لڑھا کھود کر اس کو دفن کر دینا۔ آدمی نے عرض کیا: کیا یہ کنز (خزانہ) جس کی مذمت آئی ہے میں شمار نہ ہوگا یا امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابو الشیخ

۱۶۸۶۲... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کاتس کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ منع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا ہوتا! نیز فرمایا: میں اس (زکوٰۃ) کو اس کی جگہ رکھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے روکنے والے سے لڑائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ مانع زکوٰۃ سے قتال کیا جائے۔ دستہ فی الايمان

۱۶۸۶۳... نافع رحمۃ اللہ علیہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چالیس سائزہ بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ صدقہ (زکوٰۃ) میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، عیب دار جانور نہ لیا جائے اور نہ زکوٰۃ لینے والا) ضرورت سمجھے تو لے لے۔

اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون (مذکر) پینتیس اونٹوں تک۔ چھتیس اونٹوں میں ایک حقہ ہے جفتی کے لائق ساٹھ تک۔ اکٹھ میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ چھتر میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اکیانوے میں دو حقے ہیں جفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا: ہر چالیس میں ایک بنت لبون یا ہر پچاس میں ایک حقہ، اور ہر چھوٹا بڑا جانور شمار ہوگا۔ باہم دو شریک آپس میں برابری کے ساتھ لین دین کریں گے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے گا اور نہ متفرق جانوروں کو جمع کیا جائے گا زکوٰۃ کے ذرے۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے جب کسی کی چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (یعنی دو سو درہم)۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیہقی ۱۶۸۶۴... مسلم بن بنان سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی کو زکوٰۃ وصولی پر عامل بنا کر بھیجا۔ لیکن پھر کچھ دنوں بعد ان کو مسجد میں دیکھا (یعنی وہ اب تک کام پر نہیں گئے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اللہ کی راہ میں نمازی کی طرح نہیں جانا چاہتا؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہ تو خیال کرتے ہیں کہ ہم ان پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیسے کہتے ہیں؟ عرض کیا: وہ کہتے ہیں کیا بکری کا بچہ بھی شمار کیا جاتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں شمار کرو خواہ اس بچے کو چرواہا اپنے ہاتھوں پر اٹھائے آئے۔ اور ان کو کہہ دو کہ ہم تم پر گھروں میں کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کی زکوٰۃ نہیں لیتے اور زکوٰۃ میں گا بہن جانور اور نر جانور کو نہیں لیتے (کیا یہ کم ہے)۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن جریر

۱۶۸۶۵... حضرت عمر رضی اللہ عنہ خراس۔ کھجوروں کا اندازہ کر کے زکوٰۃ بتانے والے فرمایا کرتے تھے: ان کے لیے گرنے والی کھجوروں اور جس قدر وہ اپنے کھانے پینے میں لیں ان کا اندازہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ، ابو سعید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۸۶۶... عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ طائف کے امیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مراسلہ لکھ کر بھجوایا کہ شہد کے مالک ہم کو زکوٰۃ نہیں دے رہے جو وہ ہم سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھوا کر بھیجا اگر وہ اتنی زکوٰۃ ادا کریں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو ان کے لیے شہد کا علاقہ رہنے دو ورنہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زکوٰۃ کا وقت آجائے تو اپنا قرض شمار کر اور جو تیرے پاس ہے وہ بھی سارا جمع کر کے زکوٰۃ ادا کر۔

ابو عبید فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۶۸..... طارق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کے وظائف دے دیتے تھے اور اسی وقت زکوٰۃ

نہیں لیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ و ابو عبید

زکوٰۃ میں عمدہ جانور نہ لیا جائے

۱۶۸۶۹..... قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک مرتبہ صدقہ کی بکریاں گزریں۔ ان میں آپ نے ایک بھرے ہوئے بڑے بڑے تھنوں والی بکری دیکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی بکری ہے! لوگوں نے کہا: صدقہ کی بکری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بکری اس کے مالکوں نے خوشدلی کے ساتھ نہ دی ہوگی۔ تم لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو۔ لوگوں کے عمدہ اموال نہ لیا کرو اور ان کے کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کو چھوڑ دیا کرو۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، مصنف عبدالرزاق، ابو عبید، ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیہقی

۱۶۸۷۰..... حسن رحمۃ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ (عالم گورنر) کو لکھا کہ جب دوسو درہم سے زائد چاندی ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۸۷۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابو عبید فی الاموال السنن للبیہقی

کلام:..... ذخیرۃ الحناظیر ۶۶، ۳۶۷، اللطیفۃ ۲۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۸۷۲..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن (کے خزانے) کو رکاز فی الخمس کی طرح قرار دیا تھا۔

السنن للبیہقی وقال منقطع مکحول لم یدرک عمر

فائدہ:..... رکاز زمانہ جاہلیت میں جو زمین دفن کئے ہوئے خزانے تھے وہ مراد ہیں ان میں نبی ﷺ نے پانچواں حصہ زکوٰۃ فرض فرمائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن کو رکاز کی طرح قرار دیا۔ معدن وہ خزانے ہیں جو اللہ نے پہلے سے زمین دفن کر رکھے ہیں۔

۱۶۸۷۳..... رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مدائن میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک قبر لگی۔ قبر میں ایک آدمی مدفون پایا اس کے کپڑوں کو سونے سے بنایا گیا تھا اور اس کے ساتھ مال بھی تھا لوگ اس کو بیع مال کے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ عامل کے پاس لے آئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حال لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ وہاں کے باسیوں کو یہ آدمی بیع مال کے سپرد کر دو اور تم کچھ نہ اٹھاؤ۔

ابو عبید فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۶۸۷۴..... شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ زیورات کی زکوٰۃ لی جائے۔

البخاری فی تاریخہ وقال: مرسل شعیب لم یدرک عمر، السنن للبیہقی

۱۶۸۷۵..... شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو مسلمان عورتیں مانیں تو ان کو یہ حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکوٰۃ نکالیں۔ السنن للبیہقی وقال مرسل

۱۶۸۷۶..... ابو سعید المقبری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو درہم لے کر آیا۔ اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کیسان! اور تو خود یا کدامن ہے۔ (اپنے لیے بھی کچھ چھوڑ آیا ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو ان کو لے جاؤ اور خود ہی تقسیم کر دو۔

السنن للبیہقی، ابو عبید فی الاحوال، الحاکم فی الکنی

۱۶۸۷۷..... عثمان بن عطاء الخراسانی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیتون میں عشر ہے، جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے اور اس کا راوی بھی قوی نہیں ہے۔

۱۶۸۷۸..... بشر بن عاصم اور عبد اللہ بن اوس سے مروی ہے کہ سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طائف میں گورز تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: کہ ہماری طرف انگوروں کے باغ ہیں۔ جن میں شفتالو اور انار ہیں جو غلہ میں انگوروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ تو ان میں عشر کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان میں عشر نہیں ہے یہ عضاۃ کانٹے والے درختوں میں سے ہیں جن میں کسی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیہقی

جانوروں میں زکوٰۃ وصول کرنے میں احتیاط

۱۶۸۷۹..... عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان بن عبد اللہ کو طائف پر گورز مقرر کیا۔ وہ زکوٰۃ وصولی کے لیے نکلے اور زکوٰۃ دینے والے پر ان کے چھوٹے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کیا۔ لیکن پھر زکوٰۃ نہیں لی۔ انہوں نے کہا: جب تم نے ہم پر بچوں کو بھی شمار کر لیا ہے تو اب زکوٰۃ کیوں نہیں لیتے۔ لوز کو زکوٰۃ لو۔ لیکن وہ زکوٰۃ لینے سے رک گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ان کا خیال ہے کہ ہم ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے جانوروں کے چھوٹے بچوں پر بھی زکوٰۃ عائد کرو اور ان کو کہو: میں تم سے گھر میں پالا جانے والا جانور نہیں لیتا، گا بہن جانور، دودھ دینے والا، کھانے کے لیے فریبہ کی جانے والی بکری اور بکریوں کا نہیں لیتا۔ اور ان سے عناق (بکری کا بچہ سال پورا ہونے کے قریب)، اور چھوٹا بچہ اور دو سال والا جانور سب زکوٰۃ میں لیتا ہوں۔ یہ عدل (میان روی) ہے۔ بالکل نومولود بچوں اور عمدہ مالوں کے درمیان۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، ابو عبید فی الاموال، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۸۸۰..... سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو کہا: ہمارے گھر اور غلاموں میں سے بھی زکوٰۃ لے لو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ سوال لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرما دیا۔ اہل شام نے پھر دوبارہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ذکر کیا۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا اصرار لکھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: اگر وہ دینا ہی چاہتے ہیں تو ان سے لے لو اور انہی (کے فقیر فقراء) پر لوٹا دو اور ان کے غلاموں کو رزق دو۔

مؤطا امام مالک، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۸۸۱..... عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک غلام کے بارے میں لکھا کہ اس کو سونے کا ایک مشکافون ملا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس غلام کو اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ جو پایا ہے اس میں سے اس کو ملے۔ ابن عبد الحکم

۱۶۸۸۲..... شبیل بن عوف سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم اپنے گھوڑوں اور غلاموں پر دس دس (درہم) زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس کا حکم نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے غلاموں کے لیے دو دو جریرب زمین کا حکم جاری فرما دیا۔ ابن سعد

۱۶۸۸۳..... عزرة رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمارے بہترین اموال گھوڑے اور غلام ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر دس (درہم) اور ہر غلام پر دس (درہم) لیے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان کے مالکوں کو وظیفہ

دیتے تھے اور جتنا ان سے لیا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے۔ مسدد، رواہ ابن جریر من طریق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۸۴..... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی عربی پر ملکیت نہیں۔ اور ہم کسی کے قبضے میں سے کوئی چیز نہیں چھیننا چاہتے جس پر وہ مسلمان ہو ہے لیکن ہم ان کی قیمتیں (دیت والی) ان کے (اصل) آباء پر عائد کرتے ہیں (پانچ) پانچ اونٹ (نی غلام)۔

عبدالرزاق، ابو عبید فی الاموال، ابن راہویہ، السنن للبیہقی

فائدہ:..... یعنی جاہلیت میں عرب لوگوں نے جن باندیوں سے وطی کر کے اولاد پیدا کی اور پھر اس اولاد کو آزاد نہیں کیا تو اب وہ غلام چونکہ عرب باپوں کی اولاد ہے اور عرب پر کسی کی ملکیت درست نہیں لہذا ہم ان غلاموں کی قیمت پانچ پانچ اونٹ طے کرتے ہیں جو ان کے اصل باپ ادا کریں گے موجودہ مالکوں کو اور یوں وہ غلام از خود آزاد ہو جائیں گے باپوں کی ملکیت میں آنے کے ساتھ۔

سونے چاندی میں نصاب زکوٰۃ

۱۶۸۸۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی وصولی پر مامور کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر بیس دیناروں میں نصف دیناروں اور جب بیس دینار سے زائد ہوں تو ہر چار دینار میں ایک درہم وصول کروں۔ اور ہر دو سو درہم میں پانچ درہم لوں اور جب اس سے تعداد چالیس کی زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم وصول کروں۔ ابو عبید فی الاموال

۱۶۸۸۶..... اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں کا اندازہ کرنے میں تخفیف سے کام لو۔ کیونکہ مال میں عربیہ، واطنہ اور آکلہ بھی ہوتا ہے۔ ابو عبید فی الاموال

فائدہ:..... یعنی جب کسی کی کھجوروں پر انداز تا زکوٰۃ عائد کرو تو موجودہ نظر آنے والے مال کو کم اندازہ کرو کیونکہ واطنہ چلنے پھرنے والے لوگ کھاتے پیتے ہیں اور گھر کی بکری وغیرہ بھی اس میں کھالیتی ہے جس کا حساب نہیں کیا جاسکتا نیز عربیہ کی صورت پیش آجاتی ہے۔ عربیہ یہ ہے کہ فقیر آدمی کے پاس مانگے مانگے کی پختہ کھجوریں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن موسم کھجور آنے کے بعد اس کا اور اس کے اہل و عیال کا جی تازہ کھجوریں (ادھ پکی ادھ نرم ڈنگ) کھانے کو کرتا ہے مگر اس کے پاس روپے پیسے میسر نہیں ہوتے کہ ان کے عوض تازہ کھجوریں خرید لے۔ تب وہ کھجوروں کے باغ کے مالک کے پاس آتا ہے اور اپنی کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوریں حاصل کرتا ہے۔ لہذا فقیر کو دی جانے کے بقدر کھجوریں بھی اندازے سے کم کر لیا کرو۔

یہ اخیر صورت حقیقت میں تو بیع مزانہ کی صورت ہے جو جائز نہیں ہے لیکن فقیر پر ترس کھانے کی وجہ سے پانچ وسق سے کم کم میں نادر لوگوں کے لیے مجبوراً جائز کی گئی ہے۔

۱۶۸۸۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو گندم یا آٹا تجارت کے لیے رکھا جائے اس میں زکوٰۃ ہے (ابو عبید)

۱۶۸۸۸..... عمرو بن سعد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تب سے وہ مستقل لشکر کے ساتھ یمن ہی میں رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ (مدینہ) تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر اسی منصب پر واپس بھیج دیا جس سے وہ آئے تھے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن سے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے ملک کے لوگوں کے صدقات کا ایک تہائی حصہ بھجوایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو خراج (ٹیکس) یا جزیہ وصولی کے لیے نہیں بھیجا (یہ دو چیزیں ہی عامل گورنر) اپنے ملک سے دارالخلافت میں خلیفہ کو بھجوایا کرتا ہے میں نے تو آپ کو اس لیے بھیجا ہے کہ آپ ان کے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر انہی کے فقیر فقراء پر خرچ کو دیدیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ایسی کوئی چیز آپ کو نہیں بھیجی جس کو مجھ سے لینے والا۔ یہاں کوئی موجود ہو۔ چنانچہ جب دوسرا سال آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (پہلے سے زیادہ یعنی) نصف زکوٰۃ بھجوائی پھر دونوں بزرگوں میں پہلے والی بات چیت کا تبادلہ ہوا پھر جب تیسرا سال آیا تب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ساری زکوٰۃ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو بھجوائی۔ پھر دونوں میں پہلے کلام کا تبادلہ ہوا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہی بات عرض کی یہاں کوئی مجھ سے زکوٰۃ لینے والا نہیں ہے۔

ابو عبید فی الاموال

۱۶۸۸۹۔۔۔۔۔ شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی نے شہر سے باہر ایک ہزار دینار زمین میں مدفون پائے۔ وہ ان دیناروں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں نمس (پانچواں حصہ) دو سو دینار لیے اور بقیہ دینار آدمی کو واپس کر دیئے۔ پھر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمان حاضرین تھے آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دو سو دینار ان میں تقسیم فرمانا شروع کر دیئے۔ پھر آخر میں کچھ دینار بیچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: دیناروں والا کہاں ہے؟ آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لے اپنے باقی دینار یہ بھی تجھے آئے۔

رواہ ابو عبید

۱۶۸۹۰۔۔۔۔۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے غلام اسلم کو صدقے کے اونٹ پر اپنا (ذاتی) مال اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: (اس بڑھیا اونٹ کی جگہ) کوئی کم دودھ دینے والی اونٹنی یا دو سالہ چھوٹا اونٹ جو پیشاب میں لتھڑا رہتا ہے وہ کیوں نہ اس کام کے لئے لیا۔

ابو عبید فی الغریب

۱۶۸۹۱۔۔۔۔۔ هشام بن حیش سے مروی ہے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اسی دوران آپ کے پاس صدقہ (زکوٰۃ) کے مال کا نگران آیا اور عرض کیا: صدقہ کے اونٹ بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود لوگوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور آواز لگائی: فریضہ پر فریضہ ہے زائد قیمت کے ساتھ۔ زکوٰۃ کے فریضے میں حاصل ہونے والے مال پر آگے خرچ کرنا دوسرا فریضہ ہے جس سے اس میں بڑھوتری ہوتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کی مہار اپنی کمر کی ازار کے ساتھ باندھی اور مسکینوں پر گزرنے لگے اور ان اونٹوں کو ان پر صدقہ کرتے چلے گئے۔ ابن عساکر

۱۶۸۹۲۔۔۔۔۔ حزام بن هشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر فریضے (کے اونٹ) کے ساتھ ایک آگے تھامنے والی رسی اور ایک پچھلے اونٹ کے ساتھ ملانے والی رسی لیتے تھے۔ پھر جب اونٹ مدینہ آ جاتا تو اونٹ فروخت کر دیا جاتا اور ان رسیوں کو صدقہ کر دیا جاتا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۳۔۔۔۔۔ یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ان کے بھائی عبدالرحمن بن امیہ نے ایک آدمی سے سو جوان اونٹیوں کے بدلے ایک گھوڑی خریدی۔ پھر گھوڑی کے مالک کو ندامت و پشیمانی ہوئی کہ گھوڑی کے بدلے سو اونٹیاں بھی کم ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور بولا: یعلیٰ اور اس کے بھائی نے میری گھوڑی ہتھیالی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن امیہ کو لکھا کہ مجھ سے ملو۔ یعلیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ساری خبر سنائی اور بولے: دیکھئے کہ یہ گھوڑے کس قدر اونچی قیمت تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی آج سے پہلے علم نہ تھا کہ گھوڑوں کی اس قدر زیادہ قیمت ہوتی ہے، پھر فرمایا: ہم تو چالیس بکریوں میں سے ایک بکری لیتے ہیں اور گھوڑوں پر کچھ نہیں لیتے۔ پس آئندہ ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول کرو۔ پھر آپ نے گھوڑوں پر ایک ایک دینار زکوٰۃ رکھ دی۔

ابو عاصم النبیل فی حدیثہ، السنن للبیہقی

۱۶۸۹۴۔۔۔۔۔ ولید بن مسلم سے مروی ہے کہ ہمیں ابو عمرو (امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں اور انگوروں کے اندازے میں نرمی برتو۔ کیونکہ ان میں عربیہ و طیہ اور آکلہ (کا بھی حق ہے)۔

ونید کہتے ہیں: میں نے ابو عمرو سے پوچھا: عربیہ کیا ہے؟ فرمایا: کھجور کے ایک دو تین درخت جو آدمی کسی حاجت مند کو کھانے کے لیے دے دے۔ میں نے پوچھا: آکلہ کیا ہے؟ فرمایا: اہل مال جو تازہ کھجور اپنے کھانے کے لیے رکھیں۔ ان کا بھی (زکوٰۃ میں) اندازہ نہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: و طیہ کیا ہے؟ فرمایا: جو لوگ مالکوں کے پاس سبب شام ملنے جانے کے لیے آتے ہیں۔ السنن للبیہقی

ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تخفیف (نرمی برتنے) کی تعریف امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ اس نکتوں رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ سے بھی مرسل نقل کیا ہے۔

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں

۱۶۸۹۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! ایسے کسی مال میں خیر نہیں ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے میں دس درہم اور برذون (ترکی گھوڑے) میں آٹھ درہم زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ابن جریر

۱۶۸۹۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محصولات پر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب مسلمان آدمی کا مال دوسو درہم کو پہنچے تو اس سے پانچ درہم لے لے اور پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم لے لے اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پر نگران مقرر فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۷..... سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن پر عامل (گورنر) مقرر کیا۔ وہ ایک مرتبہ مفتوحہ ایوان کسریٰ میں بیٹھے تھے کہ ایک مورتی پران کی نظر پڑی جو اپنی انگلی کے ساتھ ایک جگہ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ سائب کہتے ہیں: میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کسی خزانے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اس مقام کو کھودا اور وہاں سے خزانہ نکال لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ماجرا لکھ بھیجا اور لکھا کہ یہ مال اللہ نے مجھے غنیمت میں دیا ہے دوسرے مسلمانوں کے علاوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا کہ آپ مسلمانوں کے امیر ہیں اس لیے مسلمانوں کے درمیان اس مال کو تقسیم کر دیجئے۔ التاريخ للخطیب

۱۶۸۹۸..... سائب بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ تمہاری زکوٰۃ کا ماہ ہے۔ پس جس پر وہی قرض ہو وہ پہلے اپنا قرض ادا کر لے پھر باقی مال کی زکوٰۃ ادا کر دے۔ الشافعی، ابو عیید فی الاموال، البخاری، مسدد، السنن للبیہقی

۱۶۸۹۹..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: زکوٰۃ قرض میں بھی واجب ہوتی ہے اگر تو چاہے تو مقرض کو دے (اُردہ مستحق ہے) اور اگر مقرض مالدار ہے جس کے پاس تو نے حیاً قرض چھوڑ رکھا ہے یا کسی کام کی غرض سے تو اس میں زکوٰۃ ہے۔ ابو عیید فی کتاب الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۹۰۰..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اس قرض کی زکوٰۃ ادا کر دے جو تیرا مالدار پر ہو (اور اس کے ملنے کی مکمل توقع ہو)۔

السنن للبیہقی

۱۶۹۰۱..... سفیان بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ لائی گئی۔ آپ نے وہ جوں کی توں ایک گھرانے کو دے دی۔

السنن للبیہقی

۱۶۹۰۲..... سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں دیت (خون بہا) چار عمروں کے اونٹ ہوا کرتے تھے: پچیس حقے، پچیس جذبے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت محاض۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ اونٹ نہیں حاصل کر سکتے۔ لہذا اونٹوں کی قیمت اوقیہ کے حساب سے لگاؤ، چنانچہ مذکورہ سوا اونٹوں کی اوقیہ (چاندی) کے حساب سے قیمت لگائی گئی تو ہر اونٹ کی قیمت اوقیہ (چالیس درہم) بنی اس حساب سے سوا اونٹوں کی قیمت چار ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ قیمت لگانے کو کہا: پھر اونٹ کی قیمت ڈیڑھ اوقیہ ہو گئی اور کل دیت چھ ہزار بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیمت لگوائی تو ایک اونٹ کی قیمت دو اوقیہ ہو گئی جس سے پوری دیت آٹھ ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تو ایک اونٹ ڈھائی اوقیہ کا ہو گیا جس سے کل دیت دس ہزار درہم طے ہوئی۔ پھر اونٹوں میں مہنگائی ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تب فی اونٹ تین اوقیہ کا ٹھہرا۔ اس حساب سے کل دیت بارہ ہزار درہم مقرر ہوئی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی رکھنے والوں پر دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی، سونا رکھنے والوں پر ایک ہزار دینار مقرر کی، اونٹوں والوں پر سوا اونٹ مقرر کی اور حلے والوں پر دو سو حلے مقرر کی جن میں ہر حلے کی قیمت پانچ دینار ہو، بکریوں والے پر ایک ہزار بکریاں، بھیڑ والوں پر دو

بزار، بھٹریں اور گایوں والوں پر دو سو گائیں مقرر کی۔ الحارث کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔

غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں

۱۶۹۰۳..... ایک آدمی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: یا امیر المؤمنین! کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کس پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا: اس کے مالک پر۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن جریر و صحیحہ، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن لسعید بن منصور کلام:..... حسن الاثر ۱۸۹۔

فائدہ:..... یعنی مال پر سال گزرنے سے قبل زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے اور کئی سال کی زکوٰۃ بھی یکمشت ادا کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ سبب یعنی مال موجود ہو۔

۱۶۹۰۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے عباس کی اس سال کی زکوٰۃ پہلے سال لے لی تھی۔

الترمذی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۰۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے پاس تم کو سنانے کے لیے اور کوئی کتاب نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور ایک یہ صحیفہ ہے جو تم لوہار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا (یعنی آپ سے سن کر لکھا تھا) اس میں زکوٰۃ کے احکام ہیں۔

مسند احمد، الطحاوی، الدورقی

۱۶۹۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پہلے لے لی تھی۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۶۹۰۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبب اور اس جیسی چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابو عبیدہ فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۹۰۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو بارانی (بارشوں کے) پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ ہے اور جس زمین کو ڈولوں اور ریتوں سے سینچا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابو عبیدہ

۱۶۹۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملنے والے قرض میں زکوٰۃ ہے۔ اگر مقروض سچا ہو (یعنی قرض واپس کر دے تو) قبضہ کے بعد کترے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کر دے۔ ابو عبیدہ، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مال مستفاد (نصاب کے بعد دوران سال حاصل ہونے والے مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزرے۔ ابو عبیدہ، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر بیس دینار میں نصف دینار ہے ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار ہے، دو سو درہم میں پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہوں اسی حساب سے (یعنی چالیسواں حصہ)۔

۱۶۹۱۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ابو عبیدہ بن حماد فی مسختہ، السنن للبیہقی، ابن جریر

کلام:..... روایت کی سند ضعیف جبکہ متن کا مضمون دوسری روایت سے مؤید ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۶۔

۱۶۹۱۳..... شخصی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو پیش کیا گیا۔ جس نے ویرانے جنگل میں ڈیڑھ ہزار درہم پائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا واضح فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر تو نے یہ درہم ایسی ویران جگہ پائے ہیں جس کا خراج ٹیکس کوئی برداشت نہیں کرتا تو اس کے پانچ حصے کر کے چار حصے تیرے ہیں اور ایک حصہ ہمارا (بیت المال کا) ہے۔ اور یہ تیرے لیے حلال مال ہے۔ الشافعی، ابو عبید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ ابورافع کے یتیم بچوں کے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے جو آپ کی پرورش میں تھے۔

ابو عبید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابورافع کی یتیم اولاد کی زمین دس ہزار درہم میں فروخت کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا فرماتے تھے۔ ابو عبید

۱۶۹۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نیف (دونصابوں کے درمیان زائد شے) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ
۱۶۹۱۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو کسی نے خبر دی کہ فلاں آدمی کو (معدن) زمین میں سے خزانہ ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا جو (مکان) خزانہ تھے ملا ہے وہ کہاں ہے؟ آدمی نے کہا: خزانہ مجھے نہیں ملا، بلکہ اس شخص کو ملا ہے، میں نے اس سے سو بکریوں کے بمع ان کے بچوں کے عوض وہ خزانہ خریدا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دوسرے شخص کو فرمایا: اب بھی تمہیں تجھ پر ہے اور وہ تیری سو بکریوں میں سے نکالا جائے گا۔ ابو عبید فی کتاب الاموال

۱۶۹۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو ہم سے وظیفہ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم تجھ سے کچھ نہیں لیتے، تجھ پر یہ بات جمع نہیں کرتے کہ تجھے دیں تو کچھ نہیں بلکہ الٹا تجھ سے لیں۔ ابو عبید فی الاموال

۱۶۹۲۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبز یوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بارانی پانی اور نہروں کے پانی سے سینچے جانے والی زمین میں عشر ہے اور ڈولوں سے سیراب کی جانے والی زمین میں نصف عشر ہے۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمان سیراب کرے تو ہر دس پیانے میں ایک پیانہ ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں ہر تیس پیانوں میں ایک پیانہ ہے۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۴..... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی ابی رافع کے اموال کی زکوٰۃ دیتے رہتے تھے۔ جب ان کے اموال کو ان کے سپرد کیا تو انہوں نے اپنے (حساب کے مطابق) اس کو کم پایا۔ کہنے لگے: ہمارے اموال کم ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے پاس مال ہو اور میں اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہوں گا۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۵..... ابن حمزہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کوفہ میں ایک پرانے مندر سے مجھے ایک مٹکا ملا، جس میں چار ہزار درہم تھے۔ میں ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پانچ حصے کر لو۔ میں نے اس مال کے پانچ حصے کر دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حصہ لیا اور بقیہ چار حصے مجھے دے دیئے۔ جب منہ پھیر کر چلنے لگا تو آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور پوچھا: تیرے پڑوس میں فقراء اور مساکین ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ پانچواں حصہ بھی لے لے اور ان کے درمیان تقسیم کرے۔ السنن نسعی، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۹۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں اور جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد بڑھ جائے تو نصاب از سر نو ہوگا۔ ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۹۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: درہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک دو سو درہم نہ ہوں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ جب دینار میں ہوں تب ان میں آدھا دینار ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں اور تیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ چھتیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس اونٹوں تک، جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو حقے ہیں نر لگے ہوئے (جنفتی کے قابل) ایک سو بیس تک، جب زیادہ ہو جائیں تو ہر چچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک تیبع ہے (ایک سالہ بچھڑا) اور ہر چالیس میں ایک مسنہ (بڑی گائے) ہے۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے مصدق زکوٰۃ لینے والا بوڑھا جانور نہ لے، غیب دار جانور نہ لے، اندھا جانور نہ لے اور نہ نر لے، اگر مصدق چاہے تو لے سکتا ہے۔ جوز میں بازاری ہو یا نہری ہو اس میں عشر ہے اور جوڈولوں کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۹۲۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ لیکن عشر لاؤ۔ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم لاؤ اور دو سو درہم سے کم میں کچھ نہیں۔ ہر بیس مثقال میں نصف مثقال ہے، اس سے کم میں کچھ نہیں، جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا کھلے پانی (مثلاً نہروں یا تالاب چشموں کے پانی) سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

اونٹوں کے اندر ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، پانچ سے کم میں کچھ نہیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں: چار میں کچھ نہیں۔ اور دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں۔ پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون مذکر۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے جنفتی کے قابل ساٹھ تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک، ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں جنفتی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو انصاف از سر نو ہوگا اور ہر چچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون تیس گائے میں ایک تیبع (ایک سالہ بچھڑا) نر یا مادہ چالیس میں ایک مسنہ ہے (بڑی عمر کی گائے) اور عواہل (کام کاج کے جانوروں) میں کچھ نہیں۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس ہوں تو تجھ پر ان کے اندر کچھ نہیں۔ چالیس میں ایک بکری ہے پھر اوپر میں کچھ نہیں حتیٰ کہ ان کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے۔ اگر پھر ایک بھی زائد ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ پھر اگر زیادہ ہوں تو (از سر نو) ہر سو میں ایک بکری ہے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے۔ مصدق نر جانور نہ لے، نہ بوڑھا، نہ غیب دار اور نہ ساٹھ الا یہ کہ مصدق چاہے تو ساٹھ لے سکتا ہے۔ اگر اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو اس کے بدلے دس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ ابن جریر و صحیحہ

۱۶۹۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ اب اپنے اموال کی زکوٰۃ لاؤ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ ابن جریر

۱۶۹۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۱..... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ جاری فرمادیا ہے کہ اس زمین کی پیداوار میں جس کو بارش سیراب کرے یا نہروں وغیرہ کا پانی سیراب کرے عشر ہے۔ اور جس زمین کو پانی بھر بھر کر ڈالا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر و صحیحہ

۱۶۹۳۲..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔ ابن جریر
 ۱۶۹۳۳..... زہری اور قتادہ رحمہما اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ ہر پانچ گائیں میں ایک بکریاں ہے، دس میں دو بکری
 ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، اور بیس میں چار بکریاں ہیں، جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک گائے ہے پچتر تک۔ جب پچتر سے تعداد
 بڑھ جائے تو ان میں دو گائیں ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ تعداد ہو جائے تو (ازسرنو) ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ امام
 زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو یہ فرمان ارشاد فرمایا تھا کہ ہر تیس گائیں میں ایک سالہ پچھڑا ہے۔ یہ فرمان
 اہل یمن کے لیے بطور تخفیف کے تھا۔ پھر اس کے بعد اوروں کی صورت طے فرمادی تھی۔ ابن جریر

۱۶۹۳۴..... ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک زمانے سے لوگوں سے سن رہا تھا کہ ہم سے وہ لو جو نبی ﷺ نے لیا تھا۔ مجھے اس پر تعجب
 ہوتا تھا کہ ان سے یہ بات کیوں نہیں قبول کی جاتی۔ حتیٰ کہ مجھے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستاویز لکھی
 تھی جس میں یہ (زکوٰۃ کے) فرائض لکھے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی۔ ابھی تک وہ دستاویز گورنروں کو نہیں پہنچی گئی تھی۔ پھر حضرت
 ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور جو کچھ اس میں لکھا تھا اس کو ہر طرف نافذ کر دیا۔ زیادہ علم تو مجھے نہیں ہے اتنا ضرور علم ہے کہ اس میں گائے کا بھی
 ذکر تھا (اسی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ) گائے کی زکوٰۃ ہم سے حضور ﷺ نے نہیں لی تھی وہ اب ہم سے کیوں لی جاتی ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۵..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے گائے کا نصاب بھی اونٹ کے نصاب کی طرح ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ گائے میں مختلف عمروں کا
 حساب نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۶..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ ابو قتادہ اور دوسرے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کی زکوٰۃ اونٹوں کی زکوٰۃ کی
 طرح ہے۔ پانچ گائے میں ایک بکری دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں ایک بڑی گائے ہے پچتر
 تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس تک میں دو گائیں ہیں۔ جب ایک سو بیس سے اضافہ ہو تو ازسرنو ہر چالیس گائیں میں ایک بڑی
 گائے ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۷..... نکرہ بن خالد سے مروی ہے فرمایا: مجھے عک قوم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا گیا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سوال کیا جو
 نبی اکرم ﷺ کا عہد گزار چکے تھے۔ کسی نے کہا: میں گائے میں ایک سالہ پچھڑا ہے اور چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ بعض نے کہا پانچ گائے
 میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں اونٹوں کے صدقہ کی طرح۔ ابن جریر، المصنف لعبدالرزاق

۱۶۹۳۸..... ہمیں معمر نے بتایا کہ مجھے سماک بن الفضل نے ایک خط دیا جو نبی اکرم ﷺ نے مالک بن کفلا نس اور مصعبین کی طرف بھیجا
 تھا۔ میں نے اس خط کو پڑھا تو اس میں مکتوب تھا: جس زمین کو نہروں اور بارانی پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، اور جس زمین کو پانی
 کے ذروں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے اور گائے میں اونٹ کی طرح زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی قول کو لیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں صرف تیس
 گائیں سے زکوٰۃ شروع ہوتی ہے) وہ منسوخ ہے نبی اکرم ﷺ کے خط کے ساتھ جو آپ نے اپنے عمال کی طرف اس کے خلاف بھیجا تھا۔

۱۶۹۳۹..... ابی لیلیٰ حکم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم دیا کہ تیس گائے میں سے گائے کا ایک
 سالہ پچھڑا لیس نر یا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں سے ایک گائے لیں۔ پھر لوگوں نے ان سے دونوں کے درمیان میں رہ جانے والی تعداد کے
 بارے میں سوال کیا تو انہوں نے انکار فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر ان میں کچھ نہیں لے سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے
 فرمایا (درمیان میں) کچھ نہ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۹۴۰..... اسے ابو حذیم! زکوٰۃ پانچ (اونٹوں یا گایوں) میں ہے، یا دس میں، یا پندرہ میں، یا بیس میں، یا پچیس میں، یا تیس میں، یا پچتر میں، یا
 چالیس میں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، یعقوب بن سفیان، المنجینی فی سندہ، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر

۱۶۹۳۱... یعلیٰ بن اشدق سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا ہے جن میں سے رقاد بن ربیعہ ^{لعقلی} ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے سو بکریوں میں سے ایک بکری لی اس سے زیادہ میں دو بکریاں لیں۔ الکبیر للطبرانی

۱۶۹۳۲... یعلیٰ بن اشدق سے مروی ہے وہ اپنے چچا عبداللہ بن جراء سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیس فرمایا: تیس اونٹ سوا اونٹوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم لوگ تو کہتے ہیں کہ سوا اونٹ افضل اور اچھے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ جدا کرنے والے اور فتنے میں ڈالنے والے ہیں۔ اور ہر خوشی سے اکثر نے والا فتنے میں مبتلا ہونے والا ہے۔ الراہر مزی فی الامثال

۱۶۹۳۳... اخبرنا ابوبکر بن محمد بن الحسن بن علی بن ابراہیم ثنا القاضی ابو الحسن محمد بن علی بن محمد المہتدی: ثنا ابو الفتح یوسف بن عمرو مسرور القواس املاء قال: قرى اعلیٰ ابی العباس احمد بن عیسیٰ السکین البلدی وانا اسمع، قيل له حدثکم ہاشم یعنی ابن القاسم الحرانی: ثنا یعلیٰ بن الاشدق عن عمه عبداللہ بن جراد قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مثل روایت بالا کے) عبداللہ بن جراد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں میں نے عرض کیا: تیس۔ ارشاد فرمایا: تیس اونٹ سوا اونٹوں سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو خیال کرتے ہیں کہ سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ ہم کو (تیس سے) زیادہ محبوب ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو کا مالک اپنے مال پر فخر کرتا ہے لیکن ان کا حق (زکوٰۃ) نہیں ادا کرتا۔ اس لیے یہ تعدد خوشی اور آڑ پیدا کرتی ہے اور فتنے میں ڈالتی ہے اور ہر اکثر نے والا فتنے میں پڑنے والا ہے۔

عشر اور نصف عشر

۱۶۹۳۴... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یمن کے بڑے سردار حارث بن عبد کلال اور اس کی بیٹی عوام ابن معافر اور ہمدان (قبائل) وغیرہ کی طرف لکھا کہ مؤمنین پر پھلوں کی زکوٰۃ میں عشر ہے ایسی زمین میں جس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو اور جس کو ڈولوں سے سیراب کیا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۵... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کھجور، انگور اور جو میں ایسی زمین کے اندر جس کو آسمانی پانی یا نہروں وغیرہ کے پانی سے سینچا گیا ہو عشر ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۶... ابو قبیل، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: پھلوں، بزیوں، مصالحوں، زعفران، گنے، ریشم، کپاس، عصف (زرورنگ) خشک میوہ جات (ذرائی فروٹ) اور پھل فروٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۷... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نصابوں کے درمیان اضافے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۶۹۳۸... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف (عائل) بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر چالیس گائیں میں سے ایک گائے لوں اور ہر تیس گائیں میں سے ایک ایک سالہ بچھڑالوں۔ ابن جریر

۱۶۹۳۹... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گایوں میں تیس گایوں میں ایک ایک سالہ بچھڑالیا اور چالیس گایوں میں ایک گائے لی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے تیس سے کم گایوں میں سوال کیا تو فرمایا: میں نے اس میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا اور نہ آپ نے مجھے اس میں کوئی حکم فرمایا ہے۔

۱۶۹۴۰... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گایوں کے درمیان اضافے کی زکوٰۃ لائی گئی تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس میں کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ السن للبیہقی

۱۶۹۵۳... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نصاب کے علاوہ گایوں کے درمیانی اضافے میں کچھ نہیں لیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے اندر کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۹۵۴... ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا (مصدق) زکوٰۃ لینے والا پانی کے گھاٹ پر آیا اور ہماری بکری کا کان پکڑ لیا جس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور بکری نہ تھی چنانچہ میں آپ ﷺ کے مصدق کے پاس آیا اور عرض کیا اے مصدق رسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی بکری نہیں ہے۔ تب انہوں نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۵۵... شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور انہوں نے ان کی کھجوروں کا اندازہ لگایا۔

ابن ابی شیبہ

۱۶۹۵۶... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: سبب اور ناشپاتی وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور نہ بنریوں میں زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۵۷... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو امامہ بن بھل سے سنا وہ سعید بن المسیب کی مجلس میں ہمیں بیان فرما رہے تھے کہ اس بات کی سنت جاری ہے کہ کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ اس وقت تک نہ لی جائے جب تک اس کا وزن پانچ وسق نہ ہو جائے۔ ابن جریر

۱۶۹۵۸... ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عتاب بن اسید کو حکم فرمایا کہ انگوروں کا بھی کشمش سے اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا کیٹنے پر اندازہ کیا جاتا ہے یہ کھجوروں اور انگوروں میں نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ابن ابی شیبہ

ادب المزکی

۱۶۹۵۹... ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا اس نے میرے آگے اپنا سارا مال حاضر کر دیا۔ میں نے اس پر زکوٰۃ صرف بنت مخاض کی پائی۔ میں نے اس کو کہا کہ تم ایک بنت مخاض دے دو۔ یہ تمہارے مال کی زکوٰۃ ہے۔ آدمی نے کہا: بنت مخاض (ایک سال پورا کرنے کے بعد دوسرے سال میں شروع ہونے والی اونٹنی) نہ دودھ دیتی ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اس لیے یہ جوان بڑی اچھی موٹی اونٹنی ہے یہ لے لو۔ میں نے اس کو کہا: میں اس کو نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ ملے۔ رسول اللہ ﷺ تیرے قریب رہتے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو آپ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لے جو مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ اگر آپ ذبیحہ تجھ سے اس وقبول کر لیں تو میں لے لوں گا۔ اگر انہوں نے رد کر دیا تو میں نبی لے سکتا۔ آدمی چلنے پر رضامند ہو گیا۔ اور میرے ساتھ اپنی وہ اونٹنی بھی لے کر نکلا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد آیا تاکہ میرے مال کا صدقہ لے۔ اس کا خیال ہے کہ میرے مال پر صرف بنت مخاض لازم ہے۔ جبکہ بنت مخاض دودھ کے کام کی ہے اور نہ کسی سواری کے قابل ہے اور میں نے اس پر ایک بڑی جوان اونٹنی پیش کی ہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا ہے اور وہ اونٹنی یہ رہی یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس لے کر آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لازم تو تجھ پر وہی (بنت مخاض) ہے اگر تو زیادہ چیز دے تو اللہ تجھے اجر دے گا اس میں، اور ہم اس کو تیری طرف سے قبول کرتے ہیں۔ آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر وہ یہ رہی۔ میں اس کو آپ کے پاس لے آیا ہوں، لے لیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لینے کا حکم فرمایا اور آدمی کے مال کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حریمہ، ابن حبان، مسند رک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۶۰... عن ابن النجار انبأنا ابو القاسم یحییٰ بن سعد بن یحییٰ بن یرش بن التاجر انبأنا ابو طالب عبد القادر بن محمد یوسف انبأنا ابو محمد الحسن بن علی بن محمد الجوهری انبأنا سنبل بن احمد بن عبد اللہ بن سہل الدیاجی ثنا ابو الحسن بالرملہ ثنا عبد الرحمن بن عبد اللہ بن قریب وزید بن اخرم قالوا: ثنا سفیان بن عیینہ عن جعفر بن محمد أنه دخل علی ابی جعفر المنصور:

مذکورہ سند سے روایت ہے جعفر بن محمد کہتے ہیں وہ ابو جعفر منصور کے پاس گئے، ان کے پاس زبیر بن العوام کی اولاد میں سے ایک آدمی بیٹھا تھا جس نے خلیفہ (ابو جعفر منصور) سے کچھ سوال کیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس کے لیے کچھ دینے کا حکم دیا تھا۔ زبیری اس پر ناراض ہوا اور عطیہ کو کم سمجھا۔ منصور کو زبیری پر سخت غصہ آیا اور اس کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر جعفر نے خلیفہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے میرے والد نے اپنے والد بنی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے خوش دلی کے ساتھ کوئی عطیہ دیا تو دینے والے کو اور جس کو دیا گیا دونوں کو برکت دی جاتی ہے۔ خلیفہ ابو جعفر منصور نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو ناخوشی سے دیا تھا لیکن اب یہ حدیث سن کر اس کو خوش دلی سے دیتا ہوں۔ پھر خلیفہ زبیری کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تھوڑے رزق کو تھوڑا سمجھا اللہ پاک اس پر وہ زیادہ رزق بھی حرام کر دیں گے۔ زبیری نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس یہ قلیل تھا لیکن تیری حدیث سن کر زیادہ ہو گیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: میں زبیری سے بعد میں ملا اور اس عطیے کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: وہ تھوڑی نذر تھی۔ لیکن میں نے وہ قبول کر لی پھر وہ میرے ہاتھوں میں (بڑھ چڑھ کر) پچاس ہزار درہم بن گئی۔ سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے: اس قوم کی مثال بارش کی سی ہے جہاں پڑتی ہے نفع دیتی ہے۔

کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل بن احمد الدیلمی کے متعلق ازہری کہتے ہیں یہ راوی کذاب اور رافضی (شیعہ) ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ اس پر کذب اور رافضی کی تہمت ہے۔ میزان ۲۳۷/۲۔

عالم الصدقہ

۱۶۹۶۱..... سلیمان بن یسار بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ وہ صدقات جمع کر کے لائے جب وہ مدینہ پہنچے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی پیشوائی کے لیے باہر نکلے۔ اور پھر ضیافت میں ان کے آگے کھجوریں، دودھ اور مکھن پیش کیا۔ دوسرے لوگوں نے کھائے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ابن ابی ربیعہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ اللہ کی قسم! ہم تو ان (صدقات کے اونٹوں) کا دودھ پیتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی ربیعہ! میں تیری طرح نہیں ہوں تو ان کی دموں کے پیچھے پھرتا ہے اور پھر کہیں ان سے فائدہ لیتا ہے، پس تو میری طرح نہیں ہے۔ ابو عبیدہ، السنن للبیہقی

۱۶۹۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو صدقہ وصولی پر عامل مقرر کر دیں۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کو مسلمانوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل (نگران) مقرر نہیں کر سکتا۔ البزار، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم

زکوٰۃ کے مال میں احتیاط

۱۶۹۶۳..... بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ پر عامل مقرر کیا۔ وہ صدقہ لے کر آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے حذیفہ! کیا صدقہ میں سے کچھ کی تو نہیں ہوئی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! ہم نے (مقرر) اندازے کے ساتھ خرچ کیا ہے۔ مگر بکری کا ایک چھوٹا بچہ میری بیٹی نے لے لیا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا اور تجھے کہا جائے گا وہ (بچہ) لے کر آ۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے وہ بچہ لا کر صدقہ کے مال میں چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۵..... عبادۃ بن اصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ پر عامل مقرر کر کے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: اے ابوالولید! اللہ سے ڈر! قیامت کے روز کوئی اونٹ تجھ پر سوار ہو کر نہ آئے جو بلبلا رہا ہو، یا کوئی گائے تجھ پر بار ہو اور ڈکار رہی ہو، یا کوئی بکری تجھ پر چڑھی منمنارہی ہو۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا واقعی ایسا معاملہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بالکل ایسا ہی سخت معاملہ ہے، مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ تب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی دو آدمیوں پر بھی عامل نہیں بنوں گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۶..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ کو بھیجا اور فرمایا: اس سے بچنا کہ تو قیامت کے دن کوئی بلبلا تا اونٹ اٹھائے ہوئے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اس صدقہ کی چیز کو پکڑتا ہوں اور نہ اس کو لے کر آتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کام سے ان کو معاف فرمادیا۔ الراہبہ مری فی الامثال

۱۶۹۶۷..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو مصدق بنا کر بھیجا چاہا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سعد! دیکھنا کہیں تو قیامت کے روز اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے ہوئے نہ آئے جو بلبلا رہا ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں یہ عہدہ قبول کروں تو کیا ایسا ضرور ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں ضرور ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں یہ صدقہ لیتا اور نہ لے کر آتا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو درگزر فرمادیا۔ ابن عساکر روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۹۶۸..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سن کر فرمائی کہ) جو عامل اپنے کام میں اپنے مقررہ وظیفے سے زیادہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔ ابن جریر

باب..... سخاوت اور صدقہ میں

فصل..... سخاوت اور صدقے کی فضیلت

۱۶۹۶۹..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے ذکر کیا گیا ہے کہ اعمال آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ صدقہ کہتا ہے: میں تم سے افضل ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا (مثلاً بکری اور بکرا) اللہ کی راہ میں صدقہ کرے مگر جنت کے دربان اس کی طرف لپکتے ہیں۔

ابن راہویہ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

۱۶۹۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیا اور مشلہ (شکل بگاڑنے اور اعضاء کی قطع برید) کرنے سے منع فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

۱۶۹۷۱..... جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسکین آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کھجور کا ایک خوشہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک انگور کا دانہ مسکین کو دے کر فرمایا: اس میں (غذاء کے) بہت سے باریک باریک ذرے ہیں۔ عبد بن حمید

زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال پر حقوق ہیں

۱۶۹۷۲..... غزوان بن ابی حاتم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر

بیٹھے تھے اور ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا۔ اس نے پوچھا: اے ابو ذر! تجھے کس چیز نے یہاں بیٹھا رکھا ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ مجھے اندر نہیں آنے دے رہے۔ چنانچہ آدمی خود اندر داخل ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے ابو ذر دروازے پر بیٹھے ہیں اور ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین نے حکم دیا اور ان کو اندر آنے کی اجازت دیدی گئی۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور لوگوں سے ہٹ کر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ عبدالرحمن بن عوف کی میراث تقسیم ہو رہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کعب کو فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کا کیا خیال ہے جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو کیا اس کے مالک پر پھر کسی چیز کا خوف ہے۔ کوئی چیز اس پر لازم ہے؟ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: نہیں۔ چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عصا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عصا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر مارا اور فرمایا: اے یہودی عورت کے بیٹے! کیا تیرا خیال ہے کہ آدمی زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کے مال میں کوئی حق نہیں رہتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

و یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة.

اور وہ اپنی جانوں پر (دوسرے لوگوں کو) ترجیح دیتے ہیں اور خواہ ان کے ساتھ کوئی حاجت ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیمنا و اسیراً.

اور وہ لوگ طعام کی محبت کے باوجود مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وفی اموالہم حق معلوم للسائل والمحروم.

اور ان کے اموال میں سائل کا اور محروم (جس کے پاس کچھ نہ ہو) اس کا مقرر حق ہے۔

پس وہ اس طرح قرآنی آیات پڑھتے رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریشی کو کہا: ہم اسی وجہ سے ابو ذر کو اجازت نہیں دے رہے تھے

جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔ شعب الایمان للیہقی

۱۶۹۷۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ نے پہلا خطبہ جو ارشاد فرمایا: پہلے آپ منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و ثناء کی

اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تمہارے دین کے لیے اسلام کو پسند کیا ہے۔ پس اسلام کی صحبت حاصل کرو سخاوت اور حسن اخلاق کے ساتھ۔ آگاہ

رہو! سخاوت جنت کا ایک درخت ہے، اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔ جو تم میں سے نخی ہو گا وہ اس درخت کی کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہو گا حتیٰ کہ

اللہ پاک اس کو جنت میں پہنچا دے گا۔ آگاہ رہو! کمینگی (کنجوسی) جہنم میں ایک درخت ہے اور اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔ پس تم میں جو

کمینہ (کنجوس) ہو گا وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہو گا حتیٰ کہ اللہ پاک اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ میں ہے سخاوت اللہ میں ہے۔ ابن عساکر

کلام:..... اللہ آئی ۹۴۲۔

۱۶۹۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! میرے پاس سو دینار تھے، میں نے دس دینار صدقہ میں دے دیئے۔ دوسرے نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے میں نے ایک

دینار صدقہ میں دے دیا۔ تیسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔ مسند احمد، الدورقی

۱۶۹۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس سو اوقیہ

چاندی تھی۔ میں نے دس اوقیہ صدقہ کر دی۔ دوسرے آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے میں نے دس دینار صدقہ

کر دیئے۔ تیسرے آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نے اچھا کیا اور تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دسواں حصہ دیا ہے۔

ابو داؤد، الحارث، ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، ابن مردویہ

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لینفق ذو سعة من سعته.

وسعت والے کو اپنی وسعت میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ

۱۶۹۷..... عبید اللہ بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سائل حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اس کو کہو: میں نے آپ کے پاس جو درہم رکھوائے تھے ان میں سے ایک درہم دے دو۔ بیٹا جا کر واپس آیا اور کہا اماں کہتی ہیں: وہ دراہم آپ نے آنے کے لیے رکھوائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہو سکتا جب تک اس کو اللہ کے ہاتھ والی چیز پر اپنے ہاتھ والی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ لہذا اپنی ماں کو کہو: مجھے چھ کے چھ دراہم بھیج دو۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ دراہم بھیج دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دراہم فقیر سائل کو دے دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا حبوہ بھی نہ کھولا تھا (یعنی اٹھے بھی نہ تھے) کہ ایک آدمی اپنا اونٹ لے کر آپ کے پاس سے گذرا آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے کا ہے یہ اونٹ؟ آدمی نے کہا: ایک سو چالیس دراہم کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہمارے پاس باندھ دو، اس کی قیمت ہم کچھ وقت کے بعد دے دیں گے۔ آدمی اونٹ باندھ کر چلا گیا پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بالکل۔ پوچھا: کتنے کا ہے؟ فرمایا دو سو درہم کا۔ آدمی نے کہا: میں اس کو خریدتا ہوں، چنانچہ اس نے اونٹ لیا اور دو سو درہم دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جس سے اونٹ خریدا تھا اور بعد میں پیسے دینے کا کہا تھا اس کے ایک سو چالیس درہم دے دیئے۔ اور ساٹھ درہم لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے ہم سے اپنے نبی کی زبان پر وعدہ کیا ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها.

جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ العسکری

۱۶۹۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: سخاوت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو (بغیر مانگے) ابتداءً دی جائے اور جو مانگنے پر دی جائے وہ شرم و حیاء اور اکرام ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۷..... ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرمایا: ہمیں ہمارے اصحاب نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے متعلق بیان کیا کہ وہ مریض ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: رات کیسی گزری؟ آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے فرمایا: اجر کی حالت میں رات گذاری (یعنی تکلیف کی حالت میں) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات اجر کے ساتھ نہیں گزاری۔ (یعنی الحمد للہ بمع خیر و عافیت رات بسر کی ہے) پھر فرمایا: تم مجھ سے میری بات کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنا فاضل نفع اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہے۔ جس نے اپنی جان پر اور اپنے اہل پر خرچ کیا یا کوئی تکلیف دور کی یا کسی مریض کی عیادت کی اس نیکی کا دس گنا اجر ہے۔ اور جو تکلیف تجھے تیرے جسم میں پہنچے وہ تجھ سے گناہوں کو دور

کرنے والی ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک روزہ دار اس کو نہ پھاڑے (جھوٹ غیبت اور حرام کے ساتھ افطاری وغیرہ کے ساتھ)۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الشاشی، ابن عساکر

۱۶۹۷۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ پاک صدقہ کے طفیل ستر بلاؤں کو دفع فرمادیتے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ رنج و غم ہے۔ ابن زنجویہ

۱۶۹۸۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جگہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! صدقہ کرو! میں قیامت کے دن تمہارے لیے اس کی گواہی دوں گا۔ خبردار! کوئی تم میں سے رات گزارے اور اس کے جانور پھڑے وغیرہ بھی میرے ہوں جبکہ اس کا چچا زاد بھوک سے پہلو کے بل کروٹیں لے رہا ہو۔ شاید تم میں سے کوئی اپنے مال کو بڑھا رہا ہو اور اس کا پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب

۱۶۹۸۱..... جناد بن مروان، حارث بن نعمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آپ ﷺ کی

طرف سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے کچھ دینے کا سوال کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کسی چیز پر قادر نہیں ہوں جو تجھے دے سکوں۔ ایک آدمی آیا اور اس نے سائل کے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پروردگار کی عزت کی قسم! یہ تین ہاتھ ہیں ایک دوسرے سے اوپر۔ معطلی دینے والا اللہ کے ہاتھ میں دیتا ہے، اللہ کا ہاتھ اوپر ہے اور لینے والے کا اس سے نیچے ہے۔ میرے پروردگار نے فرمایا ہے: میری عزت کی قسم! (اے دینے والے) تو نے جو میرے بندے پر رحم کیا ہے اور میرے نزدیک میرے بندے کی جو عزت ہے اس کے سبب میں اپنی طرف سے تجھ پر اس سے اچھا رحم کروں گا۔ ابن جریر

کلام:..... روایت کی سند میں جنادہ راوی ہے جس کو ابو حاتم نے ضعیف کہا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

۱۶۹۸۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی منبر پر نہیں بیٹھے مگر ہمیں صدقہ کا حکم ضرور دیا اور مثلہ کرنے (مثل بگاڑنے) سے منع ضرور فرمایا۔ النسائی

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

۱۶۹۸۳..... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! اگر میں ان پر قسم بھی اٹھا لوں (تو کوئی حرج نہیں ہے) یہ کہ کوئی مال صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا، پس صدقہ کرو اور کوئی بندہ کسی ظلم کو درگزر نہیں کرتا صرف اللہ کی رضا کے لیے مگر اللہ پاک قیامت کے دن اس کا درجہ ضرور بلند فرمائے گا اور کوئی بندہ اپنی جان پر سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ ضرور کھول دیتے ہیں۔ ابن النجار

۱۶۹۸۴..... بسر بن جحاش قریشی سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی پر تھوکا اور اس میں اپنی انگلی رکھی پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھے ایسے پانی سے پیدا کیا ہے۔ حتیٰ کہ جب تجھے پیدا کر کے ٹھیک ٹھاک کر دیا تو تو دو چادروں کو پہن کر زمین پر اکڑ کے چلتا ہے اور زمین کو روندنا پھرتا ہے۔ جمع کر کے رکھتا ہے اور (دینے کی جگہ) نہیں دیتا حتیٰ کہ جب روح حلق میں اٹکے گی تو تب کہے گا! میں صدقہ کروں اور وہ وقت کہاں ہوگا صدقہ کا۔ ابن سعد، مسند احمد، ابو داؤد، ابن ابی عاصم، سمویہ، البوردی، ابن قانع، الکبیر

للطبرانی، ابونعیم، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۸۵..... ثعلبہ بن زہرم یروی عن حذلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیان کر رہے تھے:

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۶۹۸۶..... ثعلبہ سے مروی ہے بنی ثعلبہ بن یروی عن کے کچھ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! یہ بنی ثعلبہ بن یربوع کے لوگ ہیں، انہوں نے جاہلیت کے زمانے میں فلاں شخص کو مصیبت پہنچائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چیخ کر فرمایا: خبر دو! کوئی کن دوسرے پر خیانت نہ کرے (یعنی شکایت کر کے اس کو ایذا نہ دے)۔ اس سے پہلے نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔ پہلے ہاں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب تر پھر قریب تر۔ ابو نعیم

۱۶۹۸ قرۃ بن موسیٰ جابر بن سلیم انکی سے روایت کرتے ہیں، جابر کہتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ جب وہ باندھے بیٹھے تھے اور کپڑے کے کنارے آپ کے قدموں پر گر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور کسی نیکی کو حقیر مت سمجھ۔ ابو داؤد، ابو نعیم

۱۶۹۸.۱ ابو اسرائیل انکی سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے جعدہ بن خالد کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ ایک آدمی آپ کو اپنا خواب سنا رہا تھا آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا تو ایک چھڑی جو آپ کے ہاتھ میں تھی، اس آدمی کے پیٹ میں (جو نکلا ہوا تھا) بیجوں کے لگے اور فرمایا: اس کا مال نہیں اور ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔

مسند ابو داؤد، مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم وقال تفرد بالروایۃ عنہ ابو اسرائیل، واسمہ شعیب ۱۶۹۸.۲ جعدہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور ﷺ سے متعلق خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس نے وہ خواب آپ کو سنانا شروع کیا وہ شخص بڑی توند والا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے پیٹ میں چھوئی اور فرمایا: اگر یہ مال کہیں اور رکھا ہوتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر تھا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی

رسول اللہ ﷺ کا بار بار سوال کرنے والے کو مال عطا کرنا

۱۶۹۹۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا، پھر دوسرا شخص آیا اور اس نے بھی سوال کیا آپ نے اس کو دینے کا وعدہ فرمایا، پھر ایک اور شخص آیا اور سوال کیا آپ نے اس کو بھی دینے کا ارادہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ سے سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا۔ آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے عطا کر دیا، آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے پھر عطا کر دیا، آپ سے پھر سوال ہوا آپ نے دینے کا وعدہ کر لیا، رسول اللہ ﷺ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات ناگوار سی ہوئی۔ پھر عبد اللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! خرچ کیجئے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن جریر

وسدہ صحیح علی شرط الشیخین فاذا قال حدثنی محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم المصری ثنا ابی وشعیب بن اللیث عن اللیث بن سعد عن خالد بن یزید عن ابی ہلال عن ابی سعید ان جابر بن عبد اللہ اخبرہم فذکرہ

۱۶۹۹۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مال داری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۶۹۹۲ طارق بن عبد اللہ الحاربی سے مروی ہے کہ ہم مدینہ میں داخل ہوئے، رسول اللہ ﷺ منبر پر یہ ارشاد فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے۔

ابن جریر فی تہذیبہ

۱۶۹۹۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا عباس بن عبد المطلب اکثر کہا کرتے تھے: میں نے کسی کے ساتھ کسی احسان کا برتاؤ کیا تو اس نے میرے اور اپنے درمیان روشنی کی اور جس کے ساتھ میں نے برائی کی اس نے میرے اور اپنے درمیان تاریکی پیدا کی جس تجھ پر لازم ہے احسان کرنا اور نیکی اختیار کرنا بے شک یہ مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۴ عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بھوکے پیٹ کو کھانا کھلایا اللہ پاک اس کو قیامت کے روز عمدہ

پیا سے کو پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۹۹۵۔۔۔ عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیا سے جگر کو ٹھنڈا کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی شراب سے پلائیں گے اور سیراب کر دیں گے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۶۔۔۔ عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس تیرا مسلمان بھائی پیا سا آئے اس کو سیراب کر بے شک اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۷۔۔۔ اخیرنا ابو القاسم زاہد بن طاہر انبانا ابو سعید محمد بن عبدالرحمن: انبانا ابو بکر محمد بن الطرازی: انبانا ابو العباس احمد بن عیسیٰ المسکین البلدی ثنا ہاشم بن القاسم الحرانی انبانا یعلیٰ بن الاشدق انبانا عمی عبداللہ بن جراد

عبد اللہ بن جراد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاوت ہے، اسی سے سخاوت نکلتی ہے اور جہنم میں ایک درخت شیخ (بخس) ہے جس سے شیخ نکلتا ہے اور جنت میں ہرگز کوئی شیخ (حد درجہ بخل) داخل نہیں ہو سکتا۔ ابن عساکر

۱۶۹۹۸۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہوں گے۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک (اہل معروف) نیکی کرنے والوں کو جمع فرمائیں گے اور ارشاد خداوندی ہوگا: میں نے تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے اور اپنے بندوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں، پس آج جس کو تم چاہو جو چاہو دو، تاکہ تم جس طرح دنیا میں نیکی کرنے والے تھے اسی طرح آخرت میں بھی نیکی کرنے والے بن جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۶۹۹۹۔۔۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بشر بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ پر قرض ہے آپ مجھے بتادیتے وہ کتنا قرض ہے میں آپ کی طرف سے ادا کر دوں گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا: مجھے تمہارا خط ملا تم مجھ سے میرے قرض کے بارے میں پوچھ رہے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور میں نچلا ہاتھ سائل کا اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہی سمجھتا ہوں اور وہ رزق بھی نہیں لوٹاتا جو اللہ پاک تمہارے ہاتھوں مجھے دینا چاہتا ہے۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۰۰۔۔۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے: ہم بات کرتے تھے کہ اوپر والا ہاتھ سوال سے پاکد امنی اختیار کرنے والے کا ہاتھ ہے۔ ابن جریر فی تہذیب الآثار والعسکری

۱۷۰۰۱۔۔۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں، دنیا میں برائی کرنے والے آخرت میں بھی برائی کرنے والے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیکی کو مسلمان آدمی کی شکل

میں اٹھائیں گے، جب نیکی کرنے والے کی قبر شق ہوگی تو نیکی آئے گا اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرے گا اور کہے گا اے اللہ کے ولی! اللہ کی امان اور اس کی کرامت کے ساتھ خوش ہو جا۔ قیامت کے ہولناک منظروں میں سے جو بھی تو دیکھے ان سے خوفزدہ نہ ہونا۔ نیکی کا آدمی اپنے

کرنے والے کو سسل بتا رہے گا: یہاں سے بچ، اس سے ڈر اس طرح صاحب نیکی کے دل کو سکون اور قرار پہنچاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اس کو پل صراط سے نر وادے گا۔ جب نیکی کرنے والا پل صراط عبور کرے گا تو جنت کے گھروں میں چلا جائے گا پھر نیکی کا آدمی اس سے ہٹ جائے گا۔ لیکن

صاحب نیکی اس سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ ساری مخلوق تو مجھے قیامت کے ہولناک مناظر میں ڈراتی رہی لیکن تو میرا منس و غم خوار رہا۔ تو کون ہے؟ نیکی کا آدمی کہے گا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ نیکی کا آدمی کہے گا: میں تیری وہ نیکی ہوں جو تو نے

دنیا میں کی تھی۔ اللہ نے مجھے ایک شکل دے کر پیدا کر دیا ہے تاکہ قیامت کے دن تجھے تیرا بدلہ چکا دوں۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج

۱۷۰۰۲..... عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جہنم کی آگ سے بیچ خواہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ ابن مندہ و ابو نعیم

۱۷۰۰۳..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تیرے لیے اور تیرے مہمانوں کے لیے جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر نہیں لگتا اے بلال! کہ اس کا بخار (اثر) تجھ کو جہنم میں ملے۔ اے بلال! خرچ کر دے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

۱۷۰۰۴..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: کھجوریں ہیں جن کو میں نے ذخیرہ کیا ہے۔ فرمایا: افسوس! اے بلال! کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں تیرے لیے بخار ہو۔ اے بلال! اس کو خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

۱۷۰۰۵..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ اچھا لگتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنا ہی مال اپنے وارثوں کے مال سے اچھا لگتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم یہی جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو مال پیچھے چھوڑ دیا ہے وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔ ابن ابی الدنیا فی القناعۃ

سوال سے احتراز کرنے کی تاکید

۱۷۰۰۶..... عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچ کر کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے تمہارے علاوہ، انہوں نے کہا ہاں، ایک نوجوان ہے، جس کو ہم سوار یوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بھی بلوایا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو میری قوم کے لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دینے والا ہاتھ اوپر ہے، مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جب تو بے نیاز ہو تو سوال نہ کر۔ بے شک اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا جو آگے کے لیے ہے۔

ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۰۰۷..... عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی سے روایت ہے عروہ کے دادا کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا میرے ساتھ بنی سعد کے کچھ لوگ تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تجھے مالدار کر دے تو کسی سے کچھ سوال نہ کر بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے، نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا اور اس کو آگے دینے کا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ہماری زبان میں بات چیت کی۔ ابن جریر، العسکری فی الامثال، ابن عساکر

۱۷۰۰۸..... عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرے عمائے کا کونا پکڑا اور فرمایا: اے عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتا ہے۔ خرچ کر، کھلا، تھلی کو باندھ باندھ کر نہ رکھنا اور نہ تجھ پر طلب مشکل ہو جائے گی۔ اور جان لے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے شبہات کے وقت پر کھنے والی نظر کو اور شہوتوں کے وقت عقل کامل کو اللہ پاک سخاوت کو پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو۔ اور بہادری کو پسند کرتا ہے خواہ سانپ یا بچھو مارنے پر ہو۔ ابن عساکر

۱۷۰۰۹..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو صدقہ پر ابھارتے تھے اور مثلہ (شکل بگاڑنے) سے منع کرتے تھے۔

۱۰۷۰۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انکو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! سمجھ لے جو میں تجھے کہہ رہا ہوں۔ بے شک کثیر مال و دولت والے قیامت کے دن کم مال والے ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح خرچ کریں۔ اے ابوذر! سمجھ لے جو میں کہہ رہا ہوں گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے اور بے شک خیر گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔ حلیۃ الاولیاء

۱۰۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ ایک آدمی اپنے زائد مال کے پاس گیا اور اس میں سے ایک لاکھ درہم لے کر اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیئے۔ ابن زنجویہ، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۰۷۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو خلیل (دوست) کیوں بنایا؟ حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے اترے اور پوچھا: اے خلیل آپ جانتے ہیں آپ نے کس چیز کی وجہ سے (اخلاص) دوستی واجب کر لی۔ انہوں نے فرمایا: نبی، اے جبریل! فرمایا اس لیے کہ آپ دیتے ہیں اور لیتے نہیں۔ الدیلمی

کلام:..... روایت کی سند واہ بے کار ہے۔

۱۰۷۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبقت لے گیا۔ دوسرے الفاظ ہیں: غالب ہو گیا۔ ایک درہم ایک لاکھ درہم پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! ایک درہم ایک لاکھ درہم پر کیسے سبقت لے گیا؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا دوسرے آدمی کے پاس کثیر مال تھا اس نے اپنے زائد مال میں سے ایک لاکھ درہم لیے اور صدقہ کر دیئے۔

النسائی، مسند ابی یعلیٰ

نیکی کیا چیز ہے؟

۱۰۷۴۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ (زہری) سے مروی ہے مسجد نبوی ﷺ میں عمر بن خطاب، علی جعفر بن ابی طالب اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے، ان کے درمیان نیکی کا ذکر چھڑ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے۔ خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کا انکار کرے اس کا انکار تجھے نیکی سے بے نیاز نہ کر دے، بے شک نیکی کا شکر یہ تو وہ شخص بھی کرتا ہے جو اس سے بالکل نفع اندوز نہیں ہوتا۔ شکر کرنے والے کے شکر کے ساتھ وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے جس کو ناشکری کرنے والے منکر نے ضائع کر دیا ہو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (اہل معروف) نیکی کرنے والو! ایسی نیکی کرو کہ اس میں کچھ بدلہ نہ چاہو کیونکہ جب تو نے کسی کے ساتھ نیکی برتی تو اس کا اجر تجھے ملا، اس کی بڑائی اور بزرگی تجھے حاصل ہوئی پھر کیا بات ہے کہ تو نے جو بھلائی اپنے آپ کے ساتھ برتی ہے اس کا شکر یہ غیر سے چاہتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے، سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اور یہ نیکی ہرگز پوری نہیں ہو سکتی تین باتوں کے سوا: نیکی کو جلدی کرنا، نیکی کو چھپانا اور نیکی کو چھوٹا سمجھنا۔ کیونکہ جب تو نے نیکی میں جلدی برتی تو اس کی برکت پالی، جب چھوٹا سمجھا تو اس کو عظیم کر دیا اور جب اس کو چھپایا تو پورا کر دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز کی ناک ہے اور نیکی کی ناک اچھے طریقے (اور حسن سلوک) سے نیکی کرتا ہے۔

۱۰۷۵۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نیکی اور چھپنا، تم اس چیز میں بات کر رہے ہو۔ عرض کیا: ہم نیکی کا ذکر کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نیکی تو اپنے نام کی سرح نیک ہے اور جو نیکی میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں۔ ابن النجار

۱۰۷۶۔ علی بن معبد سے مروی ہے کہ رزق بن عبد اللہ ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں محمد بن عبد اللہ العزومی نے ابو اسحاق اسمعیلی سے انہوں نے اسحاق بن نباتہ سے روایت بیان کی اور وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کو عبد اللہ بن سلام نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں

آپ لوہی اسرائیل کا ایک عجیب قصہ نہ سناؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: حمیر بن عبد اللہ شکار کے لیے نکلا۔ جب وہ بے آب و گیاہ زمین پر پہنچا تو ایک سانپ کو تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے پایا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی دم کے بل کھڑا ہو گیا۔ سانپ نے کہا: اے حمیر مجھے پناہ دے، اللہ تجھے پناہ دے گا اپنے عرش کے سامنے تے جس دن اس کے سامنے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ الحدیث بطول۔ ابن عساکر و تمام علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مکمل حدیث میں نے حلیۃ الاولیاء میں سفیان بن عیینہ کے ترجمہ کے ذیل میں پائی ہے۔ تو میں نے چاہا کہ اس کو یہاں ذکر کر دیا جائے۔

سفیان بن عیینہ کے پاس کم و پیش ایک ہزار جمع تھا اور وہ حدیث کا درس دے رہے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے آخر میں اپنی دائیں طرف ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور قوم کو سانپ والی حدیث بیان کر۔

چنانچہ آدمی اٹھا اور بولا مجھے بالسنہ یہ روایت بیان کی گئی اور ہم بھی بالسنہ بیان کرتے ہیں: پھر اس نے پلکیں اٹھائیں اور بولا: سنو اور یاد رکھو: مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی جو ابن حمیر کے ساتھ معروف تھا اور صاحب تقویٰ انسان تھا دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام اللیل کرتا تھا۔ شکار کا عادی تھا۔ ایک دن شکار کی غرض سے نکلا۔ وہ چلتا جا رہا تھا کہ اس کو ایک سانپ نظر آیا۔ سانپ بولا: اے محمد بن حمیر! مجھے پناہ دے اللہ تجھے پناہ دے گا۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: کس سے پناہ مانگتا ہے؟ سانپ بولا: دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم ڈھایا ہے۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: تیرا دشمن کہاں ہے؟ سانپ بولا: میرے پیچھے آ رہا ہے۔ ابن حمیر نے پوچھا: تو کون سی امت سے ہے؟ سانپ بولا: محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ہوں۔ ابن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کے لیے اپنی چادر کھول دی اور بولا لے اس میں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: یہاں مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے اپنی صدری (قمیض کے نچلا کپڑا) اٹھا دیا اور بولا لے یہاں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے کہا: پھر میں کیا کروں۔ سانپ بولا: اگر تو میرے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اپنا منہ کھول دے میں تیرے پیٹ میں پناہ لے لوں گا۔ ابن حمیر بولا: مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تو مجھے قتل نہ کر دے۔ سانپ بولا: اللہ کی قسم! میں تجھے قتل نہ کروں گا، اس بات پر اللہ، اس کے فرشتے، اس کے انبیاء، حالمین عرش اور آسمانوں کے رہنے والے سب گواہ ہیں کہ میں تجھے قتل نہ کروں گا۔ محمد کہتے ہیں: میں نے اپنا منہ کھول دیا اور سانپ اس میں گھس گیا۔ پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کے پاس تیز دھار تلوار تھی۔ وہ بولا: اے محمد! میں نے کہا: ہاں کیا چاہتا ہے؟ پوچھا کیا تجھے میرا دشمن ملا ہے؟ میں نے پوچھا: تیرا دشمن کون ہے؟ بولا: سانپ۔ میں نے کہا: اللہ جانتا ہے نہیں۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے جھوٹ پر سو مرتبہ استغفار کیا کہ تکہ مجھے معلوم تھا کہ اس کا دشمن یہی ہے۔ پھر میں تھوڑی دور چلا تھا کہ میرے اندر سے سانپ نے منہ نکالا اور بولا: دیکھ! کیا یہ دشمن چلا گیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے کہا: مجھے کوئی نظر نہیں آ رہا۔ اگر تو چاہتا ہے تو اب نکل آ۔ کیونکہ مجھے کوئی انسان نہیں نظر آ رہا۔ سانپ بولا: اے محمد! اب تو دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لے یا تو میں تیرا جگر ٹکڑے ٹکڑے کروں یا پھر تیرے دل میں سوراخ کر دوں اور تجھے بے جان لاش چھوڑ دوں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! وہ وعدہ کیا ہوا جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا اور وہ قسم کیا ہوئی جو تو نے اٹھائی تھی، تو کس قدر جلد بھول گیا اور خیانت کر رہا ہے۔ سانپ بولا: اے محمد! میں نے تیرے جیسے وقوف نہیں دیکھا۔ تو وہ دشمنی کیوں بھول گیا جو میرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان تھی۔ جب میں نے اس کو جنت سے نکال دیا تھا۔ تو نے اس برے پرناہلوں کے ساتھ نیکی کا خیال کیا تھا۔ ابن حمیر نے پوچھا: کیا تیرا مجھے قتل کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سانپ بولا: ہاں اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔

میں نے کہا: اچھا مجھے مہلت دو حتیٰ کہ میں اس پہاڑ پر پہنچ کر اپنے لیے کوئی جگہ تلاش کر لوں۔ سانپ بولا: تو اپنا ارادہ پورا کر لے۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں اس پہاڑ کے ارادے سے چل پڑا۔ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بولا:

يا لطيف يا لطيف الطف بي بلطفك الخفي بالظيف يا قدير اسألک بقدرتک التي استويت بها علی

العرش فلم يعلم العرش ابن مستقرک منه یا حليم یا علی یا عظیم یا حی یا قیوم یا اللہ الا

کنستی هذه الحبة.

اے لطیف! اے لطیف! مجھ پر لطف فرما اپنا لطف خفی۔ اے لطیف! اے قدریر! میں تیری قدرت کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر ٹھہرا۔ پس عرش کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تیرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اے حلیم! اے حلیم! اے علی (بلند)! اے عظیم! اے زندہ! اے تھامنے والے! اے اللہ مجھے اس سانپ سے حفاظت دے۔

ابن حمیر فرماتے ہیں: پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کا چہرہ سپید، خوشبو عمدہ اور اس کے کپڑے میل کچیل سے صاف ستھرے تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا، اس نے کہا: کیا بات ہے میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں اور آپ کا حال پریشان نظر آ رہا ہے۔ میں نے کہا: ہاں ایک دشمن کی وجہ سے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس نے میرے دشمن کا پوچھا کہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: میرے پیٹ میں ہے۔ اس نے مجھے منہ کھولنے کو کہا میں نے منہ کھولا تو اس نے زیتون کے پتے کی مانند ایک ہر اپتہ میرے منہ میں ڈال دیا اور بولا: اس کو چبالے اور نکلے۔

محمد بن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کو چبا کر نکل لیا اور ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ پتے نے میرے پیٹ میں مروڑ پیدا کر دی اور میرے پیٹ میں گھومنے لگا آخر سانپ کٹ کٹ کر میرے نچلے مقام سے نکل گیا اور میرا ذرا اور خوف جاتا رہا۔ میں آدمی کے ساتھ چمٹ گیا۔ اور پوچھا: اے بھائی تو کون ہے؟ جس کے طفیل اللہ نے مجھ پر احسان کیا، آدمی ہنس پڑا اور بولا: تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں نے انکار کیا تو بولا: اے محمد بن حمیر! جب تیرے اور اس سانپ کے درمیان یہ واقعہ پیش آیا اور تو نے مذکورہ دعا کی نو ساتوں آسمانوں کے فرشتے خدا کی بارگاہ میں (میری مدد کے لئے) پکارا تھے۔ تب پروردگار نے فرمایا: میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! جب بھی یہ سانپ میرے کسی بندے کے ساتھ کوئی ایذا، رسائی کرتا ہے میری نگاہ میں رہتا ہے۔ پھر اللہ نے مجھے عظیم دیا اور میرا نام نیکی ہے اور میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں، حکم یہ دیا کہ جنت میں جا اور شجر طوبی کا پتہ لے اور میرے بندے محمد بن حمیر کی مدد کو پہنچ۔

اے محمد! تجھ پر نیکی لازم ہے۔ بے شک نیکی بری جگہوں میں بچاتی ہے، اگرچہ نیکی جس کے ساتھ کی جائے وہ اس کو ضائع کر دے لیکن اللہ کے ہاں ضائع نہیں ہوتی۔ حلیۃ

۱۷۰۱۶... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیکی خزانوں سے افضل ہے اور قلعوں میں مضبوط ترین قلعہ ہے۔ تجھے نیکی کی ناشکری کرنے والے کی ناشکری نیکی سے بیزار نہ کر دے۔ بے شک نیکی کا شکر یہ وہ شخص بھی کرے گا جس نے تیری نیکی سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا ہوگا۔ بے شک قدر دان کے شکر کی وجہ سے وہ نعمت بھی مل جاتی ہے جس کو ناشکرے کی ناقدری نے ضائع کر دیا ہو۔ النرسی

۱۷۰۱۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق کو مخلوق کے لیے پیدا کیا۔ ان کو لوگوں کے لیے معزز کر دیا اور نبی کا اہل بنا دیا لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف لپکتے ہیں۔ یہ لوگ قیامت کے دن امن میں ہوں گے۔ النرسی

۱۷۰۱۸... عطاء اور طاؤس رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر بڑھتی ہے اس قدر لوگوں کا بوجھ اس پر زیادہ ہوتا ہے۔ پس جو شخص اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کرتا ہے وہ اپنی نعمت کو زوال کی نظر کرتا ہے۔ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے لہذا اپنی حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل چاہو۔ الشیرازی فی الالقب

۱۷۰۱۹... حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے بلال! تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ لے کر آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے بلال! تیرے پاس ابھی کچھ پیچھے باقی ہے؟ میں نے عرض کیا میرے پاس پچھتیس سوائے ایک مسمی کے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

فصل..... صدقہ کے آداب میں

۱۷۰۲۰... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جب تم دو تو غنی کرو یعنی صدقہ سے (اور وہ مانگنے کا محتاج نہ رہے)۔

ابو عبیدہ، ابن ابی شیبہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۷۰۲۱..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں حروں کے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دونوں حرے فلاں کے گھر ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے بھائی نے گوشت کو آگ پر بھونا جب وہ پک کر تیار ہو گیا تو خراب کر دیا۔

ابن المبارک و ابو عبید فی الفریب

۱۷۰۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ ان کے لیے جلولاہ کی قیدی عورتوں میں سے ایک باندی خرید لیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کو بلوایا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون.

تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیز میں سے خرچ نہ کرو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد فرما دیا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۷۰۲۳..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تم مال والے کی محنت کا صدقہ۔ اور تو خرچ کی ابتدا اپنی عیال سے کیا کر۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۲۴..... عمرو اللیثی سے مروی ہے، فرمایا: ہم وائلہ بن الاسقع کے پاس تھے۔ ان کے پاس ایک سائل آیا (اور سوال کیا) وائلہ نے (روٹی کا) ایک ٹکڑا لیا اور اس پر چھلی کے کچھ قتلے رکھے پھر کھڑے ہوئے اور سائل کے ہاتھ میں رکھ آئے۔ میں نے پوچھا: اے ابوالاسقع! کیا تیرے گھر میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اس کام کو انجام دے دیتا؟ فرمایا: ہے تو سہی، لیکن جو شخص کوئی صدقہ مسکین کے پاس لے کر جائے، اس کے ہر قدم کے عوض گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اس کو مسکین کے ہاتھ میں رکھتا ہے تو پھر واپسی میں ہر قدم کے بدلے دس دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ابن عساکر

۱۷۰۲۵..... ابوالواکب سے مروی ہے کہ مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے قرظہ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اس میں میں وہی کام کروں جو بندہ صالح کرتا تھا۔ یعنی بنی اسرائیل کا وہ شخص جس نے کہا تھا: میں ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی بچوں کے لیے لے آتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۰۱۶..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنا کھانا مستقیماً کو کھلاؤ اور اپنی نیکی کا رخ مؤمنوں کی طرف رکھو۔ ابن عساکر

صدقہ کے وکیل کو بھی مالک کے برابر اجر ملتا ہے

۱۷۰۲۷..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک سائل آیا۔ اس کو ایک آدمی نے ایک درہم دینے کے لیے نکالا۔ ایک دوسرے آدمی نے اس سے لے کر سائل کو وہ درہم تھما دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیا ہے اس کے لیے دینے والے کا اجر ہے بغیر اس کے اجر میں کچھ کمی کیے۔ ابن النجار

کلام:..... روایت کی سند میں یحییٰ بن مسلمہ بن قعنب ہے جو ابومرآۃ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۷۰۲۸..... عجم بن حزام سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خرچ کی ابتدا اپنے عیال سے کر اور مال داری رکھتے ہوئے صدقہ کر۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۰۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ایسی مذاق میں صدقہ کرنے والا اور شجیدگی سے صدقہ کرنے والا دونوں برابر ہیں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۳۰..... قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صدقہ (زکوٰۃ) کو نافذ قرار دیتے تھے خواہ

اس پر قبضہ نہ ہو۔ جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ صدقہ کو ادا نہ مانتے تھے جب تک اس پر مستحق کا قبضہ نہ ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۳۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو تو اپنی جان پر خرچ کرے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے بغیر اسراف و تنگ دستی کے تو اس کا ثواب بے تیرے لیے، جو تو صدقہ کرے اس کا ثواب تیرے لیے ہے اور جو ریاء اور دکھاوے کے لیے خرچ کرے یہ شیطان کا حصہ ہے۔

عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن زنجویہ فی فضائل الاعمال، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۰۳۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شریف آدمی کے ساتھ نیکی برتی اس نے اس کو اپنا غلام بنا لیا۔ اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا اس نے اس کی دشمنی کو زائل کر دیا۔ آگاہ رہو! نیکی برتانا نیک بختوں کا کام ہے۔ ابن النجار کلام ص ۶۸۔ تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۷۰۳۳۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی تو میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کا گھر چھوڑتا ہوں جہاں رہ کر میں گناہ میں پڑا۔ نیز میں اپنا مال صدقہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کی جناب میں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابولبابہ! تجھے اپنے مال میں سے صرف ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ چنانچہ میں نے ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۷۰۳۴۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ پاک نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم والا گھر چھوڑ دوں جہاں میں گناہ میں پڑا اور آپ کا پڑوس حاصل کروں اور اپنے مال سے اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر کے دست کش ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کے لیے ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ اے ابولبابہ!

الجامع لعبدالرزاق

فصل..... صدقے کی انواع میں

۱۷۰۳۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا

اپنے مسلمان بھائی کو خوشی پہنچانا، اس کی بھوک دفع کر کے، یا اس کا ستر چھپا کر یا اس کی حاجت پوری کر کے۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۳۶۔ یہود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتی ہیں: میری ایک باندی تھی جو میں نے آزاد کر دی۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ان کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھے اجر دے، لیکن اگر تو یہ باندی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر دہ ثابت ہوتا۔

ابوداؤد ۹۹۵۹، ۶۳۹

۱۷۰۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے کے ساتھ ایک میل راہ دکھاتا چلا اس کو میل میں ہرگز کے فاصلے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جب تو کسی اندھے کو راہ دکھائے تو اس کا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں تھام لے، یہ صدقہ ہے۔ الدہلیسی

۱۷۰۳۸۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال و دولت والے سارا اجر لے گئے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم روزہ رکھتے ہیں تو وہ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس زائد اموال ہوتے ہیں جن کو وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو کہے تو اپنے سے کسے نکلنے والوں کو پائے، لیکن تجھے کوئی نہ پاسکے سوائے اس شخص کے جو تیرا مثل اختیار کرے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نرو۔ یا رسول

اللہ! ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کر اور ایک بار آخر میں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ السلک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدید پڑھ لیا کر۔
دوسروں کو بھی یہ خبر ہوگئی۔ یہ فقراء پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے بھی وہی کہا جو ہم نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہے عطا کرتا ہے۔

اور (یاد رکھو) ہر شمس پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ اپنی تیز نگاہ کے ساتھ کمزور نگاہ والے کو فائدہ دینا صدقہ ہے، اپنی تیز سماعت کے ساتھ ناقص سماعت والے کو سنوادینا صدقہ ہے، اپنے مضبوط بازوؤں کے ذریعے کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، اپنے مضبوط قدموں کے ساتھ مصیبت زدہ کی مدد کرنا صدقہ ہے، کسی کے پوچھنے پر کہ فلاں کہاں ہے تیرا بتا دینا صدقہ ہے، مسلمانوں کے راستے سے ہڈیوں اور پتھروں کو ہٹا دینا صدقہ ہے، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے، اور تیرا اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔ البخاری فی التاریخ، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر ان کی سند حسن ہے۔

صدقہ کی مختلف صورتیں

۱۷۰۳۹ ... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو پڑھے تو اپنے سے آگے نکلنے والوں سے سبقت کر جائے، اور تجھے کوئی نہ پاسکے سوائے اس کے جو تیرا کھل کرے۔ ہر (فرض) نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور آخر میں ایک بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدید پڑھ لے۔ اور (یاد رکھ!) ہر جان پر ہر روز صدقہ لازم ہے، تیرا اپنی تیز نگاہوں سے ناقص نگاہوں والے کو دکھانا صدقہ ہے، تیرا اپنی تیز سماعت سے ناقص سماعت والے کو سنوانا صدقہ ہے۔ تیرا راہ بھٹکنے کو سیدھی راہ دکھانا صدقہ ہے، کوئی تجھ سے کسی کا پوچھنے کہ فلاں کہاں ہے تیرا اس کو بتا دینا صدقہ ہے، مسلمانوں کے راستے سے ہڈیاں اور پتھر ہٹا دینا صدقہ ہے، تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل کے ساتھ جماع کرنا صدقہ ہے۔ التاریخ للبخاری، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر روایت کی سند حسن ہے۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قدر تک ذکر کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۷۰۴۰ ... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کوئی چیز سکھا دیجئے جس سے مجھ کو فائدہ ہو۔ ارشاد فرمایا: دیکھ لوگوں کے راستے میں کیا تکلیف دہ شے ہے اس کو وہاں سے ہٹا دے۔ النسائی

۱۷۰۴۱ ... زبیر بن عبد اللہ بن عمرو بن امیہ سے مروی ہے وہ اپنے والد عبد اللہ سے اور عبد اللہ اپنے والد عمرو بن امیہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان یا حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے رشیم کی کوئی چادر ازار باندھنے کے لیے خریدی۔ حضرت عمرو بن امیہ کا ان کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے ان سے خرید لی۔ عمرو بن امیہ نے وہ اپنی بیوی خیلہ بنت عبیدہ بن انبارت بن المطلب نویدی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ یا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ جس نے وہ چادر پہلے خریدی تھی عمرو بن امیہ کے پاس سے گزرے تو پوچھا: اس چادر کا کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہ چادر اپنی بیوی خیلہ کو صدقہ کر دی ہے۔ پھر فرمایا: ہر نیکی جو تو اپنے اہل کے ساتھ کرے صدقہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا عبد الرحمن نے یہ بات حضور ﷺ کو ذکر کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عمرو نے حق کہا، ہر وہ نیکی جو تو اپنے اہل کے ساتھ کرے وہ ان پر صدقہ ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۷۰۴۲ ... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ لازم ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، نماز جنازہ ادا کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تیرا کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ ابو نعیم فی تاریخ اصہبان، التاريخ للخطیب، ابن عساکر کلام:..... روایت کی سند میں ابراہیم اہجر کی ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۳۳..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے محبوب عمل اللہ کے ہاں کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو خوشی پہنچانا۔ یا اس سے تکلیف دور کرنا یا اس سے قرض یا اس کی کوئی حاجت پوری کر کے اس کا خوف زائل کرنا۔ العسکری فی الامثال

کلام:..... روایت کی سند میں سکین بن سراج واہ (بے کار) راوی ہے۔ میزان الاعتدال میں اس کا صحیح نام سکین بن ابی سراج مذکور ہے امام ابن حبان نے اس کو تہمت (کذب) لگائی ہے اور اس سے روایت کرنے والا راوی بھی ثقہ نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ۱۷۴/۲

۱۷۰۳۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے معزز مخلوق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے معزز وہ ہوگا جس نے اپنے سے کسی کمتر حال کو دیکھا اور اس کی حاجت پوری کر دی۔ اللہ لمی

کلام:..... روایت کی سند میں داؤد بن احمبر ضعیف راوی ہے میزان ۲۰۶۲۔

۱۷۰۳۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک جنگل میں چلے جا رہے تھے: ایک عابد تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ عابد کو پیاس لگی تھی کہ وہ شدت پیاس سے گر گیا۔ اس کا ساتھی اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک لونا تھا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ گناہ گار اس پیاس سے عابد کو دیکھ رہا تھا اور وہ گرا ہوا تھا۔ گناہ گار بولا: اللہ کی قسم! اگر یہ عابد پیاسا مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو مجھے کبھی اللہ کی طرف سے خیر نہیں ملے گا اور اگر میں نے اس کو پانی پلا دیا تو میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اس کو پانی پلا دیا۔ پہلے اس پر پانی چھڑکا پھر بچا ہوا پانی اسی کو پلا دیا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے جنگل طے کیا۔ جب گناہ گار کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا تو اس کو جہنم کا حکم سنا دیا گیا۔ ملائکہ اس کو کھینچے جا رہے تھے کہ گناہ گار نے عابد کو دیکھ لیا اور بولا: اے فلاں! عابد نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں آدمی ہوں جس نے تجھے پیاس کی حالت میں اپنی جان پر ترجیح دی تھی جنگل میں۔ عابد نے کہا: ہاں، میں سمجھ گیا۔ عابد ملائکہ کو کہے گا: تم ٹھہرو۔ وہ ٹھہر جائیں گے۔ عابد اللہ کی جناب میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا اے پروردگار! اس بندے کو مجھے بہہ کر دیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: وہ تیرا ہوا۔ پس عابد آکر گناہ گار کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو جنت میں داخل کرادے گا۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جنت اس شخص کی مشتاق ہوتی ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرنے تاکہ اس کے حالات درست ہو سکیں۔ پس وہ اس کی بدولت نعمتیں حاصل کرنے میں سبقت لے جائیں گے۔ اللہ پاک آدمی سے اس کے مرتبے اور اس کے خرچ ہونے والے مقام کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس سے اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے کہ کہاں خرچ کیا۔ الخطیب فی تاریخ

کلام:..... روایت کی سند میں ابو الحسن محمد بن العباس ہے جو ابن النخوی کے نام سے مشہور ہے اور اس کی روایات میں نکرۃ (غلط سلط مواد) شامل ہے نیز دیکھئے السنن ۱۳۵/۲۔

برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کر لے

۱۷۰۳۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی حدیث نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کیونکہ تو اس کا اہل ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف

سے بیان کیا وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روایت کرتے ہیں پروردگار عزوجل نے فرمایا: کوئی قوم ایسی نہیں جو نعمت و بخشش میں ہو مگر ان کے پیچھے فکر مندی ضرور لاحق ہوتی ہے۔ ہر نعمت زائل ہونے والی ہے سوائے اہل جنت کی نعمتوں کے، ہر رنج و غم ختم ہونے والا ہے سوائے اہل جہنم کے رنج و غم کے۔ جب تو کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کر لے، اس طرح تو جلد برائی کو مٹا دے گا۔ نیکی کے کام زیادہ کر۔ یہ برائیوں کے مواقع سے بچاتے ہیں اور کسی نے فرائض کے بعد اس سے زیادہ اللہ کو محبوب عمل نہیں کیا جتنا کسی مسلمان کو خوشی پہنچا کر کیا پھر ارشاد فرمایا: ان باتوں کو لازم پکڑ لے۔ ابن مریضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پس اللہ نے میرا دل ان باتوں کے لیے کھول دیا۔ ابو القاسم النرسی فی قضاء الحوائج کلام: اس روایت میں غالب بن عبد اللہ متروک ہے۔

۷۰۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ روح الامین جبرئیل علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، وہ اللہ عزوجل کا ارشاد نقل کرتے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمد! نیکی کے کام کثرت سے کر، بے شک یہ برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ فرائض کے بعد کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ کسی مؤمن کو خوشی پہنچائی جائے۔ النرسی

کلام: روایت کی سند میں نصر بن باب ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ائمہ نے اس پر کذب کا حکم لگایا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ اس کا پورا نام ابو سہل الخراسانی المروزی نصر بن باب ہے۔

۷۰۳۹..... علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے علم نہیں کہ دونوں نعمتوں میں سے کونسی نعمت کا مجھ پر اللہ عزوجل کا بڑا احسان ہے۔ ایک تو اس نے مجھ پر خالص توجہ اور عنایت فرمائی کہ مجھے اپنے کام کے لیے منتخب کیا اور اللہ نے اس کا فیصلہ جاری کیا اور اس کو میرے ہاتھوں پر احسان کیا اور میں کسی مسلمان کی کوئی حاجت پوری کروں یہ مجھے زمین بھرے سونے چاندی سے زیادہ محبوب ہے۔ النرسی

فصل میت کی طرف سے صدقہ

۷۰۵۰..... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ام سعد اپنی زندگی میں میرے مال سے حج کرتی تھی، صدقہ کرتی تھی، صلہ رحمی کرتی تھی اور میرا مال (اس طرح نیک جگہوں میں) خرچ کرتی تھی۔ اب وہ انتقال کر گئی ہے کیا میں اس کی طرف سے یہ کام کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۷۰۵۱..... عبدالرحمن بن القاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں مر گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ السنن لسعيد بن منصور

۷۰۵۲..... سکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس نے کچھ صدقہ نہیں کیا تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آدمی بولا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری ماں جو کھجور کا باغ چھوڑ گئی ہے اس کو میں اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔ الجامع لعبدالرزاق

۷۰۵۳..... عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں انتقال کر گئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اگر اس کو بات کرنے کی مہلت ملتی تو وہ ضرور صدقہ کرتی۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

الجامع لعبدالرزاق

۷۰۵۴..... عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی جان آزاد کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ کرو۔ الجامع لعبدالرزاق

۷۰۵۵..... ابن جریج رحمۃ اللہ سے مروی ہے میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا میت کو اجر ملے گا اگر زندہ

اس کی طرف سے صدقہ کر دے؟ ارشاد فرمایا: ہاں ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق
 ۱۷۰۵۶۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے
 اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی کہ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ایک دوسرا شخص آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا
 باپ بوڑھا آدمی ہے حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اس طرح کہ اس کو اونٹ پر آڑا لٹا کر لے جایا جائے کیا میں اس کی طرف سے حج
 کر لوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵۷۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اگر کوئی میت کی طرف سے صدقہ کرے ایک پایہ بھی تو اللہ پاک اس کو قبول فرمائے گا۔

رواہ عبدالرزاق

ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۷۰۵۸۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں پر نذر
 ہے کیا میں اس کی طرف سے نذر پوری کر دوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کیا اس کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ عبدالرزاق
 ۱۷۰۵۹۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، سعد بن عبادہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ام سعد کا بیٹا ہوں۔ وہ مر چکی ہیں۔ کیا اگر میں
 ان کی طرف سے صدقہ کروں ان کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: پھر کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی پلا پا کر۔ چنانچہ انہوں نے صبر
 اور تکبیر دو کئی مدینے میں کھدوائے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں کئی بار ان دونوں سے پانی پیا ہے۔

السنن لسعيد بن منصور

۱۷۰۶۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا میری ماں چلی گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی،
 میرا گمان ہے کہ اگر اس کو بولنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ کرتی، کیا میں اگر ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو اجر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر
 ۱۷۰۶۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ مر چکا ہے اور وہ مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن اس نے
 کوئی وصیت نہیں کی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۰۶۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے
 لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گیا۔ کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے یہ صدقہ گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر
 ۱۷۰۶۳۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک عطیہ دیا۔ میں روپڑا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے معاذ! تجھے
 کیا چیز ملا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال میں سے میری ماں کا حصہ تھا جس میں سے وہ صدقہ کیا کرتی اور اپنی
 آخرت کے لیے آگے بھیجا کرتی تھی۔ اب وہ مر گئی ہے لیکن وہ کسی چیز کی وصیت نہیں کر سکی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تیری
 آنکھوں کو نہ رلائے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیری ماں کو قبر میں اجر ملے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھ تیری ماں
 اپنی زندگی میں کہاں مال خرچ کرتی تھی۔ پس اس کو اسی طرح جاری کر دے اور یہ کہہ اللہم تقبل من ام معاذ اے اللہ! یہ ام معاذ کی طرف سے
 قبول فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خاص معاذ کے لیے ہے یا تیری ساری امت کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا: میری ساری امت
 کے لیے۔ ابن جریر

کلام:..... روایت کی سند میں عثمان بن عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۶۴۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں اپنا زیور اپنی ماں کی
 طرف سے صدقہ کرنا چاہتی ہوں؟ جو وفات پا چکی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھے اس کا حکم دیا تھا؟ عورت بولی: نہیں۔ حضور

ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اپنا مال اپنے پاس رکھو وہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ ابن جریر
فائدہ: غائباً اس عورت کی خستہ حالی کی وجہ سے حضور ﷺ نے اس کو یہ مشورہ دیا ہو۔

۱۷۰۶۵ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور
وہ زیور چھوڑ کر گئی ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گئی، اگر میں اس کی طرف سے یہ زیور صدقہ کر دوں تو کیا اس کو نفع ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اپنے مال کو
اپنے پاس روک رکھ۔ ابن جریر

۱۷۰۶۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف
سے کوئی غلام آزاد کرنا چاہتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ ابن جریر

۱۷۰۶۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میرا باپ انتقال کر گیا ہے، کیا میں اس کی طرف
سے غلام آزاد کر دوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام سعد بن عبادہ کا انتقال ہو گیا اور سعد بن عبادہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں سعد بن
عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور میں (اس وقت) غائب
تھا۔ تو اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا:
پھر میں آپ کو گواہ بنا تاؤں کہ میرا مخرف باغ ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۷۰۶۹ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے
اور وہ کوئی وصیت نہیں کر سکی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ خواہ ایک جملے ہوئے
پاس کا صدقہ یوں نہ ہو (ردے)۔ ابن جریر

۱۷۰۷۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ماں کی طرف سے پانی پلانے کا حکم فرمایا۔ ابن عساکر
۱۷۰۷۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر
گیا ہے لیکن وہ وصیت نہیں کر سکا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

شوہر کے مال سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۲ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری عورت میرے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ
کرتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم دونوں اجر میں برابر کے شریک ہو۔ آدمی نے کہا: میں اس کو منع کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر تیرے لیے تیرا بخل ہوگا
اور اس کے لیے اس کی نیکی کا ثواب ہوگا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۳ ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے
جو زبیر (میرے شوہر) کے پاس آئے تو کیا میں اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر سکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں خرچ کر اور شمار نہ کر
ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرنے لگا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے کسی نے سوال کیا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر سکتی
ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہاں صرف اپنے (روزی کے بقدر) حصے سے کر سکتی ہے پھر (بھی) اجر میں دونوں برابر کے شریک
ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت کے اس کے مال میں سے کچھ خرچ کرے۔ عبدالرزاق

فصل..... کافر کا صدقہ کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۵۔ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عاص بن وائل پر سو غلام آزاد کرنا ذمے تھے۔ اس نے اپنے بیٹے ہشام پر پچاس غلام ذمے کر دیئے اور دوسرے بیٹے عمرو پر پچاس غلام ذمے کر دیئے۔ عمرو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی طرف سے غلام آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تو اس کی طرف آزاد کرتا، یا صدقہ کرتا تو اس کو ضرور پہنچتا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۶۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے۔ عمرو بن العاص نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو بولا: نہیں، جب تک میں حضور ﷺ سے سوال نہ کروں غلام آزاد نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کر گیا تھا۔ ہشام نے پچاس غلام اس کی طرف سے آزاد کر دیئے ہیں۔ اب پچاس غلام آزاد کرنا باقی ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کو ضرور پہنچتا۔ ابن جریر

۱۷۰۷۷۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور یہ کرتا تھا اور یہ کرتا تھا۔ اب وہ کہاں ہوگا؟ فرمایا: جہنم میں۔ اعرابی کو اس پر گویا غصہ آیا اس نے کہا: پھر آپ کا باپ کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: تو جس کافر نبی قبر کے پاس سے گزرے اس کو جہنم کی بشارت دیدے۔ پھر اعرابی بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اعرابی کہتا ہے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں جب بھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو اس کو جہنم کی بشارت دیتا ہوں۔

البزار، ابن السنی فی عمل یوم وليلة، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

فصل..... مصرف (صدقہ اور زکوٰۃ) میں

۱۷۰۷۸۔ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو پکانے کا حکم دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بریرہ رضی اللہ عنہہ پر صدقہ کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ ابو بکر، الشافعی، ابن النجار

۱۷۰۷۹۔ عبدالرحمن بن اسمانی سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بعد خلافت کے منصب پر عمر رضی اللہ عنہ) کا نام تجویز کر کے تبرک کے لیے وصیت فرمائی:

جس نے غیر مستحق کو زکوٰۃ دی اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی خواہ وہ تمام دنیا صدقہ کر دے۔ جس نے ماہ رمضان کے روزے غیر ماہ رمضان میں رکھے اس کے روزے قبول نہ ہوں گے خواہ وہ زمانہ بھر کے روزے رکھ لے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

کلام:..... ابن السمانی ضعیف ہے اور اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۷۰۸۰۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے سوال کیا: کیا تو مسجد کے اس کنویں سے پانی پیتا ہے جو صدقہ کا ہے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ام سعد (کے صدقے) کے کنویں سے پانی پیا ہے۔

فائدہ:..... فرض زکوٰۃ صرف مستحق نوادا کرنا ضروری ہے اور اس میں مستحق کا قبضہ بھی ضروری ہے۔ لہذا پانی کے کنویں وغیرہ وقف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جبکہ نقلی صدقات میں یہ شرائط نہیں ہیں اور ان سے غیر مستحق لوگ بھی نفع اٹھا سکتے ہیں۔

۱۷۰۸۱۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ میں چاندی وغیرہ اور دوسرا ساز و سامان بھی لے لیتے تھے اور پھر اس کو کسی ایک قسم میں دیدیتے تھے۔ جن کا اللہ نے نام لیا ہے۔ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی اللہ پاک نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف جو بیان کیے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دیدیتے تھے۔

۱۷۰۸۲۔ عبداللہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابیہ تشریف لائے اور خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر حدیث ذکر فرمائی پھر فرمایا: سنو! جب میں اپنی اس جگہ سے ہٹ جاؤں کوئی ایسا شخص جس کا صدقہ میں کوئی حق ہو وہ میرے پاس آجائے۔ لیکن ان کے پاس حاضرین میں سے صرف دو آدمی آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم فرمایا چنانچہ دونوں کو عطیہ دیا گیا۔ ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: اللہ پاک امیر المؤمنین کا حال درست رکھے! یہ مالدار صدقہ کا اس پاکدامن فقیر سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر! میں ان لوگوں کے ساتھ کیسا چلتا ہوں۔ مسند ابی یعلیٰ

صدقہ لینا حلال نہ ہونا

۱۷۰۸۳۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ کا سوال کرنے آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی ہو تو تیرے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ فرمایا: اوقیہ اس دن میمون کے بیان کے مطابق چالیس درہم کا تھا۔ عورت نے کہا: پھر میرا یہ اونٹ اوقیہ سے زیادہ کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے میمون سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو صدقہ دیا؟ فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ ابو عبید

۱۷۰۸۴۔ شہاب بن عبداللہ الخولانی سے مروی ہے کہ سعد جو یعلیٰ بن امیہ کے اصحاب میں سے تھے مدینے کے ارادے سے نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا: جہاد کا۔ فرمایا: واپس لوٹ جا۔ حق پر عمل کرنا بھی اچھا جہاد ہے۔ جب سعد لوٹنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی صاحب مال کے پاس سے گزرے تو نیکی کرنا نہ بھول اور اس کے مال کو بھلا۔ اور تم لوگ اپنے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا کرو۔ صاحب مال کوئی ایک حصہ اختیار کر لے، پھر بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ تم اختیار کر لو پھر اس کو فلاں فلاں مصرف میں استعمال کرو۔ ابو عبید

۱۷۰۸۵۔ عمیر بن سلمہ دؤلی سے مروی ہے فرمایا: اس دوران کے نصف النہار کا وقت تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے سائے تلے قبولہ فرما رہے تھے۔ ایک اعرابیہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرتی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی اور بولی: میں ایک مسکین عورت ہوں۔ میرے کئی بیٹے ہیں۔ عمر بن خطاب نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ وصولی اور ادائیگی کے لیے بھیجا تھا، لیکن اس نے ہم کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہماری شفاعت کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہا نے یقیناً غلام کو آواز لگائی کہ محمد بن مسلمہ کو بلا کر لاؤ۔ عورت بولی: میرا کام زیادہ مناسب اس طرح رہے گا کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کرے گا ان شاء اللہ۔ چنانچہ یقیناً محمد بن سلمہ کی پاس آئے اور ان کو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ محمد بن مسلمہ آئے اور السلام علیک یا امیر المؤمنین کہا! تب عورت کو پتہ چلا کہ (آپ رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین ہیں اور پھر اس کو شرم آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہارے اچھے بندوں کو اختیار کروں۔ اے محمد بن مسلمہ! تو کل قیامت کو کیا کہے گا جب اللہ عزوجل تجھ سے اس عورت کے بارے میں سوال کرے گا۔ تب محمد بن مسلمہ کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی۔ اس نے اللہ کے دیئے ہوئے حکم پر عمل کیا چنانچہ صدقہ کو اس کے مستحق اہلوں مساکین وغیرہ کے لیے مقرر کر دیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح اسی حال پر قبض کر لی۔ پھر اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔ اس نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح بھی قبض فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے مجھے خلیفہ منتخب فرمایا: میں نے اس میں ابھی کوتاہی نہیں برتی کہ تمہارے بہترین لوگوں کو منتخب کروں۔

پس اگر میں تجھے عامل بنا کر بھیجوں تو اس عورت کو اس سال اور اس سے پہلے سال کی زکوٰۃ بھی ادا کر دے۔ اور ممکن ہے کہ میں تجھے عامل نہ

بناؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے ایک اونٹ منگوا یا پھر اس پر آنا اور زیتون لدوایا۔ پھر فرمایا: یہ لے لے پھر ہم سے خیبر میں ملنا جب تک اس اونٹ سے کام چلا۔ ہمارا خیبر جانے کا ارادہ ہے۔

چنانچہ وہ خیبر بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دوسرے دو اونٹ منگوائے اور فرمایا: یہ لے لے۔ اس سے کام چلا جب تک کہ محمد بن مسلمہ تیرے پاس آئے۔ میں نے اس کو حکم دیدیا ہے کہ وہ تجھے تیرا وظیفہ اس سال کا اور گذشتہ سال کا ادا کر دے۔

۱۷۰۸۶۔ ابولیلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے بیت المال میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے کھجوران کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۸۷۔ ابو عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص کھجوروں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ تو اس شخص نے کہا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نے پلیٹ کو قوم کی طرف بڑھا دیا اور ان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بہت کم عمر تھے۔ انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور نکال دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ ابن ابی شیبہ

کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں

۱۷۰۸۸۔ عبید اللہ بن عدی سے مروی ہے کہ ان کو دو آدمیوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حجۃ الوداع میں آئے، لوگ آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کر رہے تھے۔ ہم نے آپ پر هجوم کر دیا حتیٰ کہ ہم نے آپ تک رسائی حاصل کر لی۔ پھر ہم نے آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف نگاہ اٹھائی اور نیچے کر لی۔ آپ نے ہم دونوں کو تواتا اور مضبوط آدمی (یعنی غیر مستحق) سمجھا پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دے دیتا ہوں لیکن اس (صدقہ کے) مال میں کسی مالدار کا حق ہے اور نہ کسی تو اتنا کمانے والے کا۔ ابن النجار

۱۷۰۸۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو دیکھا کہ صدقہ کی کھجور اپنے منہ میں لے کر چبانا شروع کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کخ (تھوک دے، تھوک دے) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۰۔ ابولیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے مال کے کمرے میں داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حسن یا حسین کوئی ایک بچہ تھا رضی اللہ عنہ۔ اس نے ایک کھجور اٹھائی اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا۔ آپ ﷺ نے وہ کھجور ان سے نکلوائی اور فرمایا: صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۱۔ ابی عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت بیٹھا تھا۔ ایک آدمی کھجوروں بھرا طبق لے آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس طبق کو لوگوں کے آگے کر دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے اور آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لی اور اپنی منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر اٹھوائی۔ پھر ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۲۔ ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ وصولی پر بھیجا۔ ابورافع (حضور ﷺ کے غلام، اس روایت کے راوی) نے بھی ان کے پیچھے جانا چاہا اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہمارے لیے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شامل ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۳۔ ابو عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاس ایک طبق کھجوروں بھرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ لوگوں نے کہا: صدقہ، آپ ﷺ نے وہ اپنے اصحاب کو بھیج دیا۔ حضرت حسین بن علی

رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھے مٹی میں کھیل رہے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد ہیں صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ ابن النجار

۱۷۰۹۴ طاووس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: مجھے حجر المدری نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے صدقے میں سے اس (صدقے کے) اہل معروف طریقے کے ساتھ کھائیں نہ کہ منکر طریقے سے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۵ عیسیٰ بن عبداللہ البہشمی اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو عورتیں آئیں اور کچھ سوال کیا۔ ایک عربی عورت تھی دوسری اس کی باندی تھی۔ آپ ﷺ نے دونوں کے لیے ایک ایک بورا غلے کا اور چالیس چالیس درہم دیئے۔ باندی نے تونیل اور چل پڑی۔ عربیہ نے کہا: اے امیر المؤمنین تو نے مجھے بھی اس باندی کے جتنا دیا حالانکہ وہ باندی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل کی کتاب میں دیکھا ہے مگر اس میں آل اسماعیل کو آل اسحاق پر فضیلت نہیں پائی۔ السنن للبیہقی

۱۷۰۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کسی اولاد یا کسی والد کے لیے ایک دوسرے کے فرض صدقے میں کوئی حق نہیں ہے اور جس کی اولاد ہو یا والد ہو اور وہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کرے وہ عاق (رشتہ توڑنے والا) ہے۔ السنن للبیہقی

باب فقر اور فقراء کی فضیلت میں

فصل

۱۷۰۹۷ ... انبانا ابوبکر بن الحسین، أنا ابوبکر محمد بن علی بن محمد المقری بن محمد الخياط، کنا ابو علی الحسن بن الحسین بن حکمان الهمدانی، ثنا ابوالحسن علی بن محمد بن محمد بن اسماعیل الطوسی قدم حاجاً بہمدان ثنا ابوالحسن راجع بن الحسن بحلب، ثنا یحیی بن معین عن عبدالرزاق عن معمر عن الزہری عن السائب بن یزید عن عمر رضی اللہ عنہ قال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا تو یہ عبادت ہے اور جس نے اس کو فاش کر دیا اس نے اپنی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔
کلام: اسنی المطالب ۹۷۵، ضعیف الجامع ۴۰۳۰۔

۱۷۰۹۸ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: اے مالوں والے! تم ساری خیر لے گئے، تم صدقہ کرتے ہو، غلام آزاد کرتے ہو، حج کرتے ہو اور (اللہ کی راہ میں) مال خرچ کرتے ہو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم ہم پر رشک کرتے ہو؟ کہنے لگا: ہاں ہم تم پر رشک کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایک درہم جو آدمی اپنی محنت سے خرچ کرے دوسرے مالدار کے دس ہزار خرچ کرنے سے بہتر ہے (غنیض من فیض)۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۰۹۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائیں ارشاد فرمایا:
اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت مقرر فرما دے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۰ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو گبریل (نالی کا کیزرا) کو کیسے دیکھتا ہے؟ عرض کیا: مسکین، جیسا کہ اس کی شکل ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: پھر فلاں آدمی کو کیسا دیکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: لوگوں کا سردار فرمایا: اگر اس جیسے آدمیوں سے یہ زمین بھردی جائے تو پھر بھی وہ نالی کا کیزرا ان سے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: پھر یا رسول اللہ فلاں آدمی ایسا ہے اور آپ اس کے ساتھ آرام کا معاملہ کرتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ اپنی قوم کا سردار ہے میں اس کا دل اسلام کی طرف مائل کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ ابو نعیم

۱۷۱۰۱۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تیرے آگے ایک سخت گھائی ہے جس کو صرف ہلکے پتلیکے لوگ عبور کر سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں انہی میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس تین دن کی روزی نہ ہو تو تو ان میں سے ہے۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کا فقر و تنگدستی

۱۷۱۰۲۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ملا۔ میں نے آپ کی بدلی ہوئی حالت دیکھی۔ میں نے پوچھا: آپ پر میرا باپ قربان ہو کیا بات سے میں آپ کو اڑی ہوئی رنگت والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے میں تین دنوں سے کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو زندہ جگر والے کو ضروری ہوتی ہے۔ کعب فرماتے ہیں: چنانچہ میں وہاں سے گیا۔ ایک یہودی اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے پانی پلایا اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کرتا رہا۔ کچھ کھجوریں اکٹھی ہو گئیں تو میں ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا: اے کعب! کہاں سے حاصل کی؟ میں نے ساری بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے کعب! کیا تو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر نچھاور ہو، بالکل۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر اس شخص کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب اپنے ٹھکانے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ عنقریب تجھے بھی مصیبت پیش آئے گی تو اس کے لیے تیار رہنا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو گم پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب کہاں ہیں؟ بتایا گیا: وہ مریض ہیں۔ حضور اکرم ﷺ انکے اور ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے کعب! خوشخبری ہو۔ ان کی ماں بولی: تجھے جنت کی مبارکباد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے جو اللہ پر اس قدر جسارت کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام کعب! شاید کعب نے کبھی ایسی کوئی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا لایعنی (بے فائدہ) کام میں مشغول ہوتے ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۳۔ غیلان بن سلمہ ثقفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دعا میں ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اچھی طرح جان لیا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد کم کر دے اور اس کو اپنی ملاقات محبوب کر دے۔ اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا، میری تصدیق نہیں کی اور نہ یہ جانا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد بڑھا دے اور اس کی عمر طویل کر دے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۴۔ عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ہم اصحاب صفہ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اور ہم پر دیہاتی پگڑے بندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم کو معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے کیا ذخیرہ کیا گیا ہے تو تم دنیا کے دور ہونے پر رنجیدہ نہ ہوتے اور البتہ ضرور تمہارے لیے روم اور فارس فتح ہوں گے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۵۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں پسند چیزوں کو خوش آمدید ہو: موت اور فقر و فاقہ۔ اللہ کی قسم! مالداروں اور فقر و فاقہ ایسی دو چیزیں ہیں کہ مجھے کوئی پروا نہیں کہ کس کے ساتھ (دن کی) ابتداء ہو۔ کیونکہ ہر ایک میں اللہ کا حق واجب ہے۔ اگر مالدار ہو تو کرم نوازی اور اگر فقر و فاقہ ہو تو صبر۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۶۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں قیامت کے دن دس (بڑے) مسکینوں میں سے دسواں بنوں یہ مجھے دس مالداروں میں سے دسواں مالدار بننے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ جو کثیر مال و دولت والے ہیں وہی قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو یوں دائیں بائیں بھر بھر کر خرچ کریں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۷۔ امیہ بن خالد بن ابی العیص سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ فقیر فقراء مسلمانوں کے ساتھ فتح و نصرت طلب کرتے تھے۔

ابن ابی شیبہ البغوی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۱۰۸... عبداللہ بن معاویہ زبیری سے مروی ہے کہ ہمیں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اپنے دادا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کے ہدایا (اور تحائف) نہ بتاؤں جو وہ مخلوق پر بھیجتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ضرور۔ فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہے، پھر بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار کلام:..... عبداللہ بن معاویہ ضعیف ہے اگرچہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

۱۷۱۰۹... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو مالدار اور دو فقیر وفات کر گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک مالدار کو فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا اٹھایا تھا۔ اور تیرا فرمان ہے: من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضاً عفوہ لہ۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسناً دے اللہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا۔ پس میں نے اپنے لیے آگے بھیج دیا اور مجھے علم تھا کہ تو میرے اہل و عیال کو بھی میرے بعد روزی دے گا۔ پروردگار فرمائے گا: جا، اگر تجھے علم ہو کہ میں نے تیرے لیے کیا رکھا ہے تو تو بہت ہنسے اور کم روئے۔ پھر دوسرے مالدار کو کہا جائے گا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ مالدار عرض کرے گا: پروردگار! میری عیال تھی مجھے ان پر فقر و فاقے کا خوف تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اور ان کو برابر پیدا نہیں کیا تھا؟ اور ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ نہیں اٹھایا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں، لیکن مجھے ان پر فقر کا خوف ہو گیا۔ پروردگار نے فرمایا: جس کا تجھے ان پر ذر تھا وہ ان کو پہنچ گیا۔ پس جا۔ اگر تجھے معلوم ہو کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور زیادہ روئے۔

پھر پروردگار نے ایک فقیر سے پوچھا: تو نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ بندہ عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے شیخ سالم اور اچھے بول والا پیدا کیا اور تو نے مجھے اپنے اچھے نام اور دعائیں سکھائیں اگر تو مجھے کثرت کے ساتھ مال دیتا تو مجھے ذر تھا کہ کہیں دو مجھے تیری اطاعت سے مشغول کر دیتا۔ پس پروردگار میں تجھ سے راضی ہوں۔ پروردگار فرمائے گا میں بھی تجھ سے راضی ہوں۔ پس جا اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے تو تو زیادہ ہنسے اور تھوڑا روئے۔ دوسرے فقیر کو اللہ نے فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھیجا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ فقیر عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے کچھ نہیں دیا جس کا تو مجھ سے سوال کرے۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے شیخ سالم اور اچھے بول والا پیدا نہیں کیا؟ فقیر عرض کرے گا ضرور لیکن میں بھول گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: میں بھی آج تجھے بھولتا ہوں، جا اگر تجھے علم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور بہت روئے۔ ابن جریر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۷۱۱۰... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک سخت سردی کی صبح کو میں سخت بھوک کی حالت میں نکلا۔ سردی بھی مجھے مارے دے رہی تھی میں نے ایک کھال لی اور اس کا جبہ بنا کر گلے میں لٹکا لیا اور اپنے سینے پر اس کو تھام لیا اس طرح میں نے سردی سے بچاؤ کیا۔ اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو میں کھا لیتا اور اگر نبی ﷺ کے گھر میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھے ضرور پہنچ جاتی۔ آخر میں مدینے کے اطراف میں نکلا۔ ایک باغ کے سوراخ سے میں نے ایک یہودی کو دیکھا۔ اس نے پوچھا: اے اعرابی کیا بات ہے، کیا ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لینا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں باغ کا دروازہ کھول۔ چنانچہ اس نے باغ کا دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو کر ڈول بھرنے لگا۔ یہودی ہر ڈول پر مجھے ایک کھجور دیدیتا تھا حتیٰ کہ میری مٹھی بھر گئی۔ میں نے کہا: بس مجھے اتنی کھجور کافی ہیں۔ پھر میں نے وہ کھجوریں کھا کر پانی پیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں بیٹھ گیا۔ آپ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان پر حال کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کی عیش و عشرت اور نعمتوں کی زندگی یاد آگئی اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں سے کوئی صبح کو نئے جوڑے میں نکلے گا اور شام کو دوسرے جوڑے میں۔ تمہارے گھروں پر بیت اللہ کے پردوں جیسے پردے آویزاں ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے کہا: اس دن ہم آج

سے بہتر ہوں گے۔ محنت و مشقت کم ہو جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں تم آج کل آئندہ سے بہتر ہو۔ ابن راہویہ، ہناد، الترمذی، حسن غریب، مسند ابی یعلیٰ

۱۷۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: اللہ کے پیغمبر کو سخت بھوک لاحق ہوئی۔ یہ بات علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کام کی تلاش میں نکلے تاکہ نبی ﷺ کی مدد کر سکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں آئے اور اس کے لیے سترہ ڈول پانی بھرا۔ اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کی۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ جو کھجوریں چاہو اٹھا لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سترہ عجوہ کھجوریں اٹھالیں۔ اور ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابواحسن! یہ کہاں سے حاصل ہوئیں؟ عرض کیا: مجھے بھی وہی کیفیت لاحق ہوئی جو آپ کو ہوئی تھی۔ اے اللہ کے نبی! پس میں آپ کے لیے کام کی تلاش میں نکلا تاکہ آپ کے لیے کھانے کا بندوبست کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو اس کام پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اکسایا تھا؟ عرض کیا: ہاں اللہ کے نبی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے فقرا اس کی طرف سیلاب سے زیادہ تیزی سے دوڑتا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اس کو ہمیشہ کی بلاؤں و مصیبتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت کی سند میں حشش ہے۔ جو ابو علی حسین بن قیس الرجبی الواسطی ہے۔ اس کا لقب حشش ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث نہیں لکھی جاتی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۵۳۶۔

اضطراری فقر

۱۷۱۲۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے فرمایا: فقر سرخ موت ہے۔ ابن النجار

فصل

ذم السؤال..... سوال کی مذمت

۱۷۱۳۔ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسا اوقات لگام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ پر لات مارتے اور اس کو بٹھاتے پھر اتر کر لگام اٹھاتے تھے۔ لوگ کہتے: آپ ہمیں کیوں نہیں فرمادیتے، ہم آپ کو اٹھا کر دے دیا کرتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ سوال نہ کروں۔

مسند احمد

کلام:..... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال کی تقسیم فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان لوگوں سے زیادہ حق دار تو اہل صفہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ مجھ سے نخش کلامی سے سوال کریں گے یا میں ان کے ساتھ بخل کروں۔ لیکن میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم، ابو عوانہ، ابن جریر

۱۷۱۵۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کیا وہ آگ کے پتھر ہیں جن کو وہ چباتا ہے۔ پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ کر لے۔ ابن حبان فی روضة العقلاء روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۶۔ سعید بن مسیب اور مروان رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام وعطیہ دیا۔ انہوں

نے اس کو کم سمجھا۔ حضور ﷺ نے بڑھا دیا۔ حکیم رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کے دونوں مرتبہ دینے والے عطیوں میں سے کون سا زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا، اے حکیم بن حزام یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل (صحیح کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو دل کے لالچ اور سوء اکل (برے کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہ دی جائے گی اور اس کی مثال اس شخص کی ہوگی جو کھاتا ہو مگر سیر نہ ہوتا ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پوچھا: یا رسول اللہ! آپ سے (لینے کا بھی یہی حکم ہے) فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۷..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکیم بن حزام کو یوم حنین کے موقع پر کوئی عطیہ دیا۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے اس کو کم سمجھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بڑھا دیا۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کا کون سا عطیہ زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس مال کو دل کے لالچ اور سوء اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی۔ اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو لیکن سیر نہ ہوتا ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے لینا بھی؟ فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آئندہ میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد جب آپ کا انتقال ہو گیا اس وقت تک کبھی آپ رضی اللہ عنہ کوئی وظیفہ قبول کیا اور نہ کوئی عطیہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو گواہ رہو میں حکیم بن حزام کو اس کا مالی حق دینے کے لیے باتا ہوں مگر وہ انکار کرتے رہتے ہیں۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اور نہ کسی سے کوئی چیز بھی قبول کروں گا۔ الجامع لعبدالرداف

۱۷۱۸..... حضرت اسید رضی اللہ عنہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا زادہ تھا کہ میں آپ سے کچھ مانگوں۔ میں نے ایک دوسرے شخص کو بھی مانگنے کا ارادہ کرتے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ اس سے منہ پھیرا پھر فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحافا (اصراراً) سوال کیا۔ تب میرے دل میں خیال آیا کہ فلا نہ (باندی) میرے پاس ہے، جو آٹھ اوقیہ سے بہتر ہے۔ لہذا میں آئندہ کسی سے سوال نہ کروں گا۔ ایک انصاری آدمی نے مجھے اپنا ایک پانی لانے والا اونٹ دیا، جس کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ رکھ لیا اور کچھ کھجوریں بھی دیدیں۔ پھر میں اس وقت تک ہمیشہ خیر ہی میں رہا۔ ابو نعیم

اللہ تعالیٰ سے غنی طلب کرنا

۱۷۱۹..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو سخت محنت و مشقت لاحق ہو گئی اس کی بیوی نے کہا: اگر تو نبی اکرم ﷺ کے پاس جائے تو اچھا ہو۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو سوال کرنے سے اجتناب مانگتا ہے اللہ اس کو سوال کرنے سے بے نیازی دیدیتا ہے اور جو ہم سے سوال کرے گا اور ہمارے پاس کچھ میسر ہو تو ہم اس کو دیں گے۔

آنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ایسا فرما رہے ہیں اور میں سن رہا ہوں اب میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی بات حق ہے۔ پس وہ اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ پھر اس نے واقعتاً دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سب سے بڑا مالدار ہے۔ ابن عساکر

۱۷۲۰..... ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا مانگا ہو سوال اپنی بغل میں دبا کر میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ اس کے لیے محض آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ آگ ہے تو آپ کیوں دیتے

ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کیا کروں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں پس میں دیدیتا ہوں کیونکہ اللہ پاک میرے لیے بخل کو ناپسند فرماتے ہیں۔ ابن جویہ

۱۷۱۲۱۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ کی قیمت مانگنے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دو دینار دیدیئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان دونوں سے ملے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر ان کے تعریف کرنے کی خبر سنائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے فلاں شخص کو جس سے سو تک (دینار) دیئے۔ لیکن اس نے تو تعریف تک نہیں کی۔ یعنی ابوسفیان نے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرے پاس سے اپنا سوال پورا کر کے بخل میں دبا کر نکلتا ہے حالانکہ وہ آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ ہمیں کیوں دیدیتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ وہ آگ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہو اور اللہ پاک میرے بخل کو انکار کرتا ہے۔

ابن جویہ، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۱۲۲۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سو نا تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دیتے آپ نے اس کو دیدیا۔ آدمی نے پھر کہا: اور دیتے آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس کو دیا۔

پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں وہ پھر مانگتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں۔ پھر وہ منہ پھیر کر نکل جاتا ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں آگ ہوتی ہے، اس کے کپڑے میں آگ ہوتی ہے اور وہ آگ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاتا ہے۔ ابن جویہ

۱۷۱۲۳۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آکر حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا آپ نے ان کو دیدیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو تھا ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو خیر ہوتی ہے میں اس کو تم سے ہرگز ذخیرہ نہیں کیا کرتا۔ جو اللہ سے بے نیازی طلب کرتا ہے اللہ اس کو بے نیازی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے۔ اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں عطا کی گئی۔ ابن جویہ

۱۷۱۲۴۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے اہل خانہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ طعام وغیرہ مانگنے کے لیے روانہ کیا۔ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے، جو (سوال سے) پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے اور جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور کسی بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ چیز کوئی نہیں دی گئی۔ ابن جویہ

۱۷۱۲۵۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھرانے کو سخت فاقوں کی نوبت آگئی تھی۔ مجھے میرے گھر والوں نے حکم دیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ سوال کروں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی جناب میں حاضری دی۔ میں نے پہنچ کر جو پہلی بات سنی وہ یہ تھی: جس نے غنی طلب کیا اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے پاکدامنی مانگی اللہ اس کو پاکدامن کر دے گا اور جس نے ہم سے سوال کیا ہم اس سے بچا کر ذخیرہ نہ کریں گے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے کچھ سوال نہ کیا اور واپس لوٹ گیا پھر ہم پر دینار برس گئی۔ ابن جویہ

۱۷۱۲۶۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک دن صبح کی اس حال میں کہ بھوک سے تنگ آکر انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ تب ان کی بیوی یا ان کی ماں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کچھ سوال کرو۔ کیونکہ فلاں شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور ان سے سوال کیا تھا۔ آپ نے ان کو دے دیا۔ پھر فلاں آدمی نے آکر سوال کیا آپ نے ان کو بھی دے دیا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کی بات یاد کر لی آپ فرما رہے تھے: جو پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو ہم سے

سوال کرے گا ہم یا تو اس کو دیدیں گے یا اس کی عم خواری کریں گے اور جو ہم سے نہ مانگے گا وہ ہم کو مانگنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں لوٹ گیا اور آپ سے کچھ سوال نہیں کیا۔ پس اللہ پاک ہمیں روزی دیتا رہا حتیٰ کہ میں کسی انصاری گھر کو نہیں جانتا جو ہم سے زیادہ مالدار ہو۔ ابن جریر

بلا ضرورت مانگنے پر وعید

۱۷۱۲۷..... اہل ربذہ کے ایک آدمی جس کا نام عبدالرحمن یا ابو عبدالرحمن تھا سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کچھ سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیدیا آپ کو کسی نے کہا: وہ تو مالدار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کا چہرہ خراش زدہ ہو۔ ابن جریر

۱۷۱۲۸..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دیکھ تو مجھ سے کیا سوال کر رہا ہے۔ کیونکہ تو مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے تجھ پر کوئی مصیبت زیادہ کر دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۲۹..... عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ میں بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ انہوں نے مجھے پیچھے کجاووں کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنی ضروریات پوری کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی باقی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! ہمارا ایک لڑکا پیچھے سواریوں کے کجاووں کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو مجھے بلانے کا حکم دیا۔ انہوں نے آ کر مجھے چلنے کا کہا۔ میں جب آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تجھے غنی کر دے تو لوگوں سے ہرگز سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والے کا ہے۔ اور اللہ کے مال (بیت المال) کے بارے میں سوال ہوگا اور وہ دینے کے لیے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری زبان میں بات چیت ارشاد فرمائی۔ ابن عساکر وقال: روی عروہ بن محمد بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ

۱۷۱۳۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا، اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا جب وہ مڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جو مال لیا وہ اس کے لیے نہیں تھا۔ ابن جریر

۱۷۱۳۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس کچھ دینے کے لیے نہ تھا۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ سوال نہیں کرتا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کی مالیت ہو تو وہ الحیا فافا اصراراً سوال کرتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۳۲..... عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ کھلا دیجئے میں بھوکا ہوں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پھر اندر گھر میں داخل ہونے سے قبل دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانب تھام کر ارشاد فرمایا: اگر تم کو سوال کی قباحت کا علم ہوتا جو مجھے علم ہے تو کوئی شخص جس کے پاس رات گزارنے کے بقدر روزی ہوتی ہرگز سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے طعام کا حکم دیا۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۷۱۳۳..... عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اس کو عطا کر دیا۔ جب اس نے نکلتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی سے سوال کرنے نہ جائے۔ ابن جریر

بلا ضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ

۱۷۱۳۴..... زیاد بن جاریس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس غنی کرنے والا مال ہے تو وہ محض جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام کی روزی روٹی کے لیے کافی ہو۔ ابن عساکر وسندہ حسن

۱۷۱۳۵..... حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا اس وقت آپ ﷺ عرفہ کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے تھے۔ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اتار کر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کرنا حرام ہو گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست و توانا کے لیے سوائے فقر کے جو خاک میں ملادے یا قرض کے جو گھبراہٹ میں ڈال دینے والا ہو۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس غرض سے سوال کرے کہ اپنا مال بڑھائے، اس کے چہرے میں قیامت کے دن خراشیں ہوں گی اور یہ سوال اس کے لیے جہنم کے پتھر بن جائیں گے جن کو وہ چاچبا کر کھائے گا پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۶..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار بڑھا دیا۔ آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے سوال کو ناپسند نہیں کرتا۔ مگر یہ مال سرسبز میٹھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل ہے۔ پس جس نے سخاوت کے ساتھ اس کو لیا اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جس نے اس کو لالچ اور طمع کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھائے مگر سیر نہ ہو۔ اللہ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے الغرض لینے والے کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے رہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۷..... حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر میں نے دو گھوڑوں کو لگام لگائی تھی۔ دونوں ہی اللہ کی راہ میں ختم ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دونوں گھوڑے مارے گئے ہیں۔ مجھے کچھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیدیا میں نے پھر اضافے کا سوال کیا آپ نے پھر دیدیا پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے اور جو لوگوں سے مانگے اس کو دو اور سوال کرنے والا ایسا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۸..... حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! میں تیرے سوال کو برا نہیں سمجھتا۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے لیکن اس کے باوجود لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ اور اللہ کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے، معطی کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے اور معطی کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۷۱۳۹..... حبشی بن جنادۃ السلولی سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کو عرفہ کے میدان میں کھڑے ہوئے فرماتے سنا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کی حرمت آئی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کرنا کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی کمانے والے ٹکڑے آدمی کے لیے سوائے خاک میں تڑپانے والے فقر کے یا پریشان کر دینے والے قرض کے۔ اور جو لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے یہ سوال اس کے چہرے پر قیامت کے دن خراش خراش ہوں گے اور جہنم کے پتھر ہوں گے جن کو وہ کھائے گا پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الحسن بن سفیان، العسکری فی الامثال، الکبیر للطبرانی، ابونعیم

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الا لحاظ: ۱۲۱، ضعیف الترمذی ۱۰۰۔

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید

۱۷۱۴۰..... ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے لیے ایک بات قبول کرے میں اس کے لیے جنت قبول کر لوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے سوال نہ کر، اگر تیرا کوڑا بھی نیچے گر جائے تو کسی کو نہ کہہ: مجھے اٹھا کر دیدے، بلکہ خود اتر کر لے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۱..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک بات کی ضمانت کون دیتا ہے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔

ابن جریر و ابو نعیم

۱۷۱۴۲..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۳..... یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن ابی سلمہ سے، وہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جن کو اسید مزنی کہا جاتا تھا۔ اسید کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ کچھ مانگنے کا تھا آپ کے پاس ایک آدمی پہلے سے کچھ مانگ رہا تھا۔ آپ نے اس سے دو تین مرتبہ منہ پھیرا۔ پھر ارشاد فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ کے بقدر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے سوال میں الحاف (حد) کر دی۔ اسید کہتے ہیں: میرے دل میں آیا کہ میرے پاس تو فلانہ (باندی) ہے جو آٹھ اوقیہ کی ہے۔ پس میں آپ ﷺ سے کچھ نہیں مانگتا۔ پھر مجھے ایک انصاری نے اپنا پانی بھر کر لانے والا اونٹ دیدیا۔ اور ساتھ میں کچھ کھجوریں بھی دیں۔ اس اونٹ کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ لگا لیا۔ میں ابھی تک خیر ہی خیر میں ہوں۔

ابن السکن و قال اسناد صالح، وابن مندہ و قال تفرد بہ ابن وہب و ابو نعیم

۱۷۱۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غنی کے باوجود سوال کیا اس نے سوال کر کے جہنم کے پتھر زیادہ کر لیے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! یعنی کیا ہے؟ فرمایا: رات کا کھانا میسر ہوتا۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الدارقطنی فی

السنن، الضعفاء للعقبی، العسکری فی المواعظ، السنن لسعید بن منصور، الضعفاء للعقبی
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰، ضعاف الدارقطنی ۵۰۷۰۔

فصل..... حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب

۱۷۱۴۵..... سعید بن عبد الرحمن سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں مکہ میں موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن حسن کے ساتھ تھا۔ میرا نان نفقہ ختم ہو گیا تھا۔ مجھے حسن بن علی کی اولاد میں سے کسی نے کہا: جب تجھ پر مصیبت اور فقر و فاقہ کی نوبت آتی ہے تو تجھے کس سے امید ہوتی ہے؟ میں نے کہا: موسیٰ بن عبد اللہ سے۔ آل حسن نے کہا: تب تو تیری حاجت پوری نہیں ہو سکتی اور تیرا مطلوب تجھے نہیں مل سکتا۔ میں نے کہا: آپ کو کیا علم؟ فرمایا: اس لیے کہ میں نے اپنے کسی بزرگ باپ کی دستاویز میں لکھا دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری بزرگی کی قسم! میرے بلند مقام پر میری بلندی کی قسم! میں ہر اس امید کو مایوسی کے ساتھ توڑ دوں گا جو میرے غیر سے رکھی جائے گی۔ اس کو میں لوگوں کے نزدیک ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ اپنے قرب سے اس کو دور کر دوں گا۔ اپنے فضل سے اس کو دھتکار دوں گا۔ کیا مصائب و شدائد میں میرے غیر سے امید رکھی جاتی ہے حالانکہ میں زندہ ہوں کیا میرے غیر کا آسرا کیا جاتا ہے حالانکہ تمام دروازوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور یہ سب دروازے بند ہیں، میرا دروازہ کھلا ہے ہر اس کے لیے جو مجھے پکارے۔ کیا لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جس کسی

مخلوق کو کوئی مصیبت لاحق ہو اس کو دور کرنے کی ہمت میرے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔ پس کیا بات ہے کہ میں بندہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کنارہ کر کے میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ کیا بات ہے کہ میں اس کو اپنے سے غافل دیکھتا ہوں۔ میں تو اپنا جو دو کرم تب بھی دیتا ہوں جب وہ مجھ سے سوال نہیں کرتا بلکہ میرے غیر سے سوال کرتا ہے میں سوال سے قبل ہی عطا کرتا ہوں پھر جب سوال کیا جائے گا تو کیوں نہیں عطا کروں گا؟ کیا میں تخیل ہوں جو بندہ مجھ سے (مانگنے میں) بخل کرتا ہے؟ کیا جو دو کرم میرا شیوہ نہیں ہے؟ کیا دنیا و آخرت کا فضل، رحمت اور ساری خیر میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ پس امید و میرے سوا کون پورا کر سکتا ہے؟ کیا میرے غیر سے امید باندھنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ اگر سارے آسمانوں والے اور ساری زمینوں والے تمام مل کر مجھ سے امیدیں باندھیں پھر میں سب کی امیدیں ان میں سے ہر ایک کو دیدوں تب بھی میری بادشاہی میں سے مجھ کے پر کے برابر بچی کمی نہ ہوگی۔ اور ایسی بادشاہت کم کیسے ہو سکتی ہے جس کا نگہبان میں ہوں؟ پس افسوس ہے اس شخص کے لیے جو میری نافرمانی کرتے اور مجھ سے ڈرتے نہیں۔

سعید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ حدیث مجھے لکھوادے میں اس کے بعد کبھی کسی سے کوئی حاجت نہیں مانگوں گا۔ ابن النجار

۱۳۶ھ اصحیح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین مجھے آپ سے ایک حالت ہے میں اس کو پہلے اللہ کی بارگاہ میں رکھ چکا ہوں اب آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے پوری کر دی تو میں اللہ کی حمد کروں گا اور آپ کا شکر یہ ادا کروں گا، اگر آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی تو تب بھی اللہ کی حمد کروں گا اور آپ سے معذرت قبول کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی حاجت زمین پر لکھ دے، میں تیرے چہرے پر سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا۔ آدمی نے لکھا: انسی محتاج، میں حاجت مند ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حلوہ جوڑا منگوایا اور وہ اس آدمی کو دے دیا اس نے زیب تن کیا اور یہ شعر کہے:

كسوتني حلة تبلى محاسنها
فسوف اكسوك من حسن الثنا حلالاً
ان نلت حسن ثنائی نلت مكرمة
ولنت تفضی بمما قد فلت به بدلاً
ان الثناء ليحيى ذكر صاحبه
كالغيث يحيى نداء السهل والجبلا
لا تزهد الدهر في خير توافقه
فكل عبد سيجزى بالذي عملا

تو نے مجھے ایسا جوڑا پہنایا ہے جس کی چمک دمک تو ماند پڑ جائے گی لیکن میں تعریف و توصیف کے تجھے جوڑوں پر جوڑے پہناؤں گا۔

اگر تو نے میرے تعریف و توصیف پالی تو عزت و کرامت پالی اور تو دیئے ہوئے عطیے کے بدلے میں تعریف نہیں چاہتا۔

بندہ تعریف و تعریف والے کے نام کو زندہ رکھتی ہے جس طرح بارش نرم و سخت ہر طرح کی زمین کو زندہ کرتی ہے۔

دنیا تو اس خیر سے محروم نہ کر جو تجھ سے ممکن ہو سکے بے شک ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ ضرور پاتا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سودینا کی تھیلی منگوائی اور وہ اس آدمی کو دے دی۔ اصحیح کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ایک

جوڑا اور ایک سودینا؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انزلوا الناس منازلهم

لوگوں سے ان کے مراتب کے موافق پیش آؤ۔ اور اس آدمی کا مرتبہ میرے نزدیک یہی ہے۔

کلام: اصبع بن نباتہ حنظلی مجاشعی کوفی کے متعلق ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں غلو کو پہنچ گئے تھے جس کی وجہ سے بڑی بڑی باتیں کہیں۔ امام نسائی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۲۷۱۔

حاجت کی دعا

۱۷۱۷۷۔ عبد اللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تجھے کوئی حاجت مطلوب ہو اور تو اس میں کامیابی چاہتا ہو تو پہلے یوں دعا پڑھ:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ العلی العظیم
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الحلیم الکریم

اس کے بعد اپنی حاجت مانگ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابن جریر

استخارہ

۱۷۱۷۸۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعائے استخارہ کر لیتے۔

اللہم خیر لی و اختر لی۔

اے اللہ! میرے لیے خیر کو اختیار کر اور میرے لیے صحیح راہ پسند کر۔

الترمذی، الضعفاء للعقبلی، العسکری فی المواعظ، الخرائط فی مکارم الاخلاق، الدارقطنی فی الافراد، ابن السنی، شعب الایمان
کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے اور ہم کو صرف زلف کی طرف سے پہنچی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

الترمذی رقم ۱۶

لینے کا ادب

۱۷۱۷۹۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے خبر دی، ان کو حویطب بن عبد العزی نے خبر دی، ان کو عبد اللہ بن سعدی نے خبر دی:

عبد اللہ بن سعدی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کی خلافت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تجھے کسی نے نہیں بتایا کہ تو لوگوں کے اعمال کا والی بنے گا جب تجھے اپنے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا جائے گا تو قبول نہیں کرے گا۔ عبد اللہ بن سعدی نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عرض کیا: میرے پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں اور میں بہت اچھی حالت میں ہوں لہذا میرا ارادہ یہ ہے کہ میرا وظیفہ مسلمانوں پر صدقہ کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر۔ کیونکہ میرا بھی یہی ارادہ تھا اور نبی اکرم ﷺ مجھے وظیفہ دیا کرتے تھے۔ میں کہا کرتا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دے دیں۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے وظیفہ دیا تو میں نے عرض کیا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دیدیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو لے لے، اس کے ساتھ مالداروں کو حاصل کر اور صدقہ کر۔ جو مال اس طرح آئے اور تیرا اس میں لالچ ہو اور نہ تو نے اس کا سوال کیا ہو تو اس کو لے لے اور جو ایسا نہ ہو تو نہ۔ اور اپنے نفس کو اس کی لالچ میں نہ لگا۔ مسند احمد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، البدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی۔

ابن خزیمہ، الدارقطنی فی الافراد، الصحیح لابن حبان، السنن للبیہقی

۱۷۱۸۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے مال بھیجا۔ میں نے وہ واپس کر دیا۔ پھر جب میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تجھے کس بات نے اس کو واپس کرنے پر مجبور کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا کہ کسی سے کوئی چیز نہ لینا۔ ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ تو کسی سے سوال نہ کرنا، لیکن جو مال تیرے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا رزق ہے جو اللہ نے تجھے بخشا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن عبدالبر و صحیحہ، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور، مؤطا امام مالک ۱۷۱۵۶..... زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے وہ مال کیوں واپس کر دیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہم کو یہ خبر نہیں دی کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی خیر اسی میں ہے کہ وہ ہم میں سے کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے (منع کیا) تھا۔ لیکن جو بغیر سوال کے حاصل ہو وہ ایسا رزق ہے جو اللہ پاک نے تجھے بخشا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا اور جو میرے پاس بغیر سوال کے آئے گا تو اس کو ضرور لوں گا۔

دینے والے کی شکر گزاری

۱۷۱۵۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے ان کے لیے دو دینار منگوائے۔ وہ دونوں آپ کی تعریف و توصیف میں مشغول ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں اور فلاں شخص آپ کی تعریف اور شکر یہ بیان کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جی، میں نے ان کو دو دینار دیئے ہیں۔ لیکن میں نے فلاں اور فلاں کو دس دینار دیئے تھے لیکن انہوں نے شکر یہ کیا اور نہ تعریف کی۔

ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلیٰ، الاسماعیلی فی معجمہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور ۱۷۱۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی ﷺ کو عرض کیا: میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کے لیے دعائے خیر اور ذکر خیر کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ نے اس کو دو دینار دیئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے تو فلاں کو دس سے سو دینار تک دیئے ہیں، لیکن اس نے کوئی خیر کی بات کہی اور نہ تعریف کی۔ اور ان میں سے (اکثر) کوئی میرے پاس سے اپنی حاجت بخل میں لے کر نکلتا ہے حالانکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ انکار کرتے ہیں کہ مجھ سے سوال کرنے سے باز نہ آئیں گے اور اللہ پاک میرے لیے بخل کا انکار فرماتا ہے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں اور اللہ پاک میرے لیے سخاوت کے سوا انکار فرماتے ہیں۔

ابن جریر فی تہذیبہ و صحیحہ، عبدالرزاق، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

بے مانگے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے

۱۷۱۵۴..... حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام کا ایک شخص معروف سماجی آدمی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے اہل شام کیوں محبت رکھتے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں ان کے شانہ بشانہ لڑتا ہوں اور ان کی ہمدردی اور غم خواری میں برابر کا شریک رہتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار درہم آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے لے اور ان کے ساتھ اپنے غزوے میں مدد حاصل کر۔ آدمی بولا: میں اس سے بے نیاز ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر مال پیش کیا تھا جو اس سے کم تھا میں نے بھی تیری طرح بات کی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے جس کا تو نے سوال نہ کیا ہو اور نہ تیرے دل میں اس کا لالچ ہوئی ہو تو اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ اللہ کا رزق ہے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۷۱۵۵..... عبداللہ بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر کو ایک ہزار دینار دیئے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان کی حاجت نہیں، یہ آپ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو دیدیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہر! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں پھر تو چاہے تو لے لینا ورنہ چھوڑ دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال دیا۔ میں نے تیرے والی بات عرض خدمت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس کو بغیر سوال کے اور بغیر امید و طمع کے کوئی مال دیا جائے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو اس کو قبول کر لینا چاہیے اور رد نہ کرنا چاہیے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کر لیا۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۷۱۵۶..... ابن السعدی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ پر عامل بنایا۔ جب میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدقہ کا مال دیا تو انہوں نے مجھے میرے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا۔ میں نے عرض کیا: میرا کام اور اس کی اجرت اللہ کے ذمہ ہے۔ ارشاد فرمایا: جو میں دے رہا ہوں وہ لے لے۔ کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ کام کیا تھا۔ آپ نے بھی مجھے میرے کام کا وظیفہ دیا تو میں نے بھی تیری طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں تجھے بغیر تیرے سوال کے کچھ دوں تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ ابن جریر

۱۷۱۵۷..... بہز بن حکیم اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی حاجت کے لیے یا کسی حادثے کے لیے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنی قوم کے درمیان صلح کرائے۔ پس جب وہ مقصد کو پہنچ جائے۔ یا قوم میں صلح ہو جائے تو مانگنے سے احتراز کرے۔ ابن النجار

۱۷۱۵۸..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مختار بن ابی عبید (ثقفی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مال بھیجا کرتا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس کو قبول فرما لیتے اور فرماتے: میں کسی سے سوال نہیں کرتا اور جو اللہ مجھے دیتا ہے اس کو رد نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۷۱۵۹..... قعقاع بن حکیم سے مروی ہے کہ عبدالعزیز بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا: مجھے اپنی ضروریات سے آگاہ کر دیا کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اور نہ تیرے دیئے ہوئے کو رد کرتا ہوں جو اللہ مجھے تیری طرف سے دے۔ چنانچہ ابن مروان نے آپ کو ایک ہزار دینار بھیج دیئے۔ جن کو آپ نے قبول فرمایا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۱۶۰..... حبال بن رفیدہ سے مروی ہے کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائل ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کسی خون بہا کو پورا کرنے کے لیے یا ہلا دینے والے قرض کے لیے یا خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے سوال کر رہا ہے تو تیرا حق واجب ہے ورنہ تیرا مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ میں نے کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے لیے ہی سوال کر رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی پھر انہوں نے بھی میرے لیے بھی اتنے ہی مال کا حکم دے دیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی انہوں نے دونوں سے کم مال دیا۔ ابن جریر

۱۷۱۶۱..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو کوئی عطیہ ملے اور وہ اس کا بدلہ پائے تو ضرور بدلہ دے جو نہ پائے وہ دینے والے کی تعریف کر دے۔ جس نے دینے والے کی تعریف کر دی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس کی نیکی کو چھپا لیا اس نے ناشکری اور انکار کر دیا۔ اور غیر میسر شے کے ساتھ نمائش کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۱۶۲..... حضرت سعید بن الحارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا گیا آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے۔ جب آپ کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ہم نے پوچھا: کس چیز کے ساتھ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: برکت کی دعا دو۔ چنانچہ ہم نے ان کو برکت کی دعا دی۔ پھر آپ علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جس کے ساتھ کوئی نیکی ہو جائے وہ اس کا بدلہ دے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اس کی تعریف کر دے اور جو ایسا نہ کرے اس نے ناشکری کی اور جس نے غیر موجود قابلیت یا نعمت کی تعریف کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن حسن بن علی الحنفی عن سفیان بن عیینہ، السنن لسعید بن منصور،

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن دینار
کلام: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں ایک راوی فلیح بن سلیمان مدنی ہے جس کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعفاء اور
مترکین میں شامل کیا ہے۔ فیض القدر ۱۵۲/۱

۱۷۱۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے
ان کے پاس کوئی دھکی ہوئی چیز تھی۔ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیدی۔ وہ دو دھکے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ برتن ہم سب کو دیا پھر حضرت علی رضی اللہ
عنہ کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: جزاک اللہ خیراً بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کو جزاک اللہ خیراً کہہ دیتا ہے تو وہ حد درجہ عا دے دیتا ہے۔ ابن عساکر

الکتاب الثانی..... حرف زاء

کتاب الزینت والتجمل زینت اور آراستگی

از قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول..... زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۱۴..... اپنے لباس کو اچھا رکھو اور اپنے کجاووں (سوار یوں) کو درست رکھو تا کہ تم لوگوں میں بڑے نظر آؤ۔

مستدرک الحاکم عن سهل بن الحظلة

۱۷۱۵..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے۔ مسلم، الترمذی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن ابی امامة،

مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، ابن عساکر عن جابر وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۱۶..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نعمت کا اثر اپنے بندے پر عیاں دیکھے۔ وہ محتاجی اور مفلسی دکھانے سے

نفرت کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید

۱۷۱۷..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے اور نظیف ہے نظافت (صفائی ستھرائی) کو پسند

کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ضعیف الجامع ۱۵۹۸

۱۷۱۸..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹..... کوڑا لگانے والی چیز کو بھی اچھا رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن قیس عن ابیہ

کلام: ضعف الجامع ۲۰۱، الضعیف ۲۰۸۰۔

۱۷۲۰..... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو اللہ کی نعمت کا اثر اور کرامت اپنی ذات پر دکھا۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن والد ابی الاحوص

- ۱۷۱۷..... جس کے پاس مال ہو وہ اس پر نظر آئے۔ التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی عن ابی حازم
- ۱۷۱۸..... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو وہ تجھ پر نظر آئے، بے شک اللہ پاک چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اچھا اثر بندے پر دیکھے اور وہ محتاجگی و مفلسی دکھانے کو ناپسند کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن زہیر بن ابی علقمہ
- ۱۷۱۹..... اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے پر انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

۱۷۲۰..... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے کھانے پینے میں دیکھے۔

ابن ابی الدنیا فی قری الضعیف عن علی بن زید بن جدعان مرسلًا

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۷۱۵۔

- ۱۷۲۱..... اپنے کپڑوں کو دھوؤ، اپنے بالوں کو سنوارو، مسواک کرو، زیب و زینت اختیار کرو اور صفائی ستھرائی رکھو۔ بے شک بنی اسرائیل ایسا نہیں کرتے تھے پس ان کی عورتیں زنا کاری کرنے لگ گئیں۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۹۸۷، المغیر ۳۲۔

۱۷۲۲..... اپنے بالوں کو اچھا رکھو اور ان کا خیال رکھو۔ النسائی عن ابی قتادہ

۱۷۲۳..... بالوں کا اکرام کرو۔ البزار عن عائشة رضی اللہ عنہا

بالوں کا اکرام کرنا

۱۷۲۴..... اگر تو بال رکھنا چاہتا ہے تو ان کا اکرام بھی کر۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵..... اچھے بال ایک خوبصورتی ہے جو اللہ پاک اپنے مسلمان بندے کو پہناتا ہے۔ زاہر بن طاہر فی خماسیاتہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۳۶۔

۱۷۲۶..... کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ اپنے سر کو سکون بخش لے؟ اس کو اپنے کپڑے دھونے کے لیے کوئی چیز (صابن وغیرہ) نہیں ملتی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۲۷..... اللہ تعالیٰ میل کچیل اور گندگی کو ناپسند کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... الضعیف ۲۳۲۵۔

۱۷۲۸..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی نعمت انعام کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ پاک محتاجگی و مفلسی دکھانے کو مکروہ سمجھتا ہے۔ پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو بھی مہغوض رکھتا ہے اور شرم و حیا رکھنے والے سوال سے احتراز کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۲۹..... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر ظاہر دیکھے۔ الترمذی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۳۰..... اپنی جان پر انعام کر جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ ابن النجار عن والد ابی الاحوص

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۲۷۔

۱۷۳۱..... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۱۶..... مؤمن کی اللہ کے ہاں کرامت اور عزت یہ ہے کہ اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھے اور تھوڑے پر راضی رہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۰۹۔

الاکمال

۱۷۱۷..... اللہ عزوجل جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۱۸..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔ بڑائی تو وہ ہے جو حق کو بے وقوف سمجھے اور

لوگوں کے اعمال کو حقیر سمجھے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... ابوریحانہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جمال (صفائی) اور خوبصورتی کو بہت چاہتا ہوں حتیٰ کہ اپنے جوتے اور اپنے کوزے کے چمڑے میں بھی۔ کیا یہ بڑائی کو نہیں ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۱۹..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ بڑائی تو یہ ہے کہ حق کے سامنے اڑنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

مسلم، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۷۲۰..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے، لیکن جو حق کو جاہل سمجھے اور لوگوں کو اپنی نظر میں کمتر خیال کرے یہ بڑائی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

مالداری کے اثرات ظاہر کرنا

۱۷۲۱..... اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ جب بندے پر انعام کرے تو اس کا اثر اس پر ظاہر دیکھے۔ اللہ پاک

محتاجگی اور مفلسی ظاہر کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ لیکن اگر تو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کو حقیر خیال کرے تو یہ بڑائی ہے۔

ہناد عن یحییٰ بن حورۃ مرسلًا

۱۷۲۲..... اللہ عزوجل چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے، وہ محتاجگی اور مفلسی کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ شرم و حیادار، بردبار، پاکدامن اور

لوگوں سے سوال کرنے میں کنارہ کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔ اور بکواس گو پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۳..... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے تو اس کا اثر تجھ پر نظر آئے۔ ابن حبان عن الاحوص عن ابیہ

۱۷۲۴..... جس پر اللہ نعمت کا انعام کرے تو وہ اس پر اس کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، عن عمران بن حصین

۱۷۲۵..... جب بھی اللہ کسی بندے پر اپنی نعمت کا انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کا اثر اس پر دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶..... اے عائشہ! اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ جب آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے جائے تو اپنے آپ کو تیار اور آراستہ کر لے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عائشۃ

کلام:..... اس میں یوب بن فدک متروک راوی ہے۔

۱۷۲۷..... کھاؤ اور پیو، صدقہ کرو اور تکبر کے بغیر پہنوا اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، تمام عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، صحیح

دوسرا باب..... زیب و زینت کی انواع و اقسام بالترتیب حروف تہجی

اکتجال..... سرمہ لگانا

- ۱۷۱۹۸..... مشک کی خوشبو کے ساتھ پسا ہوا اشم سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی النعمان الانصاری کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۹۱۔
- ۱۷۱۹۹..... جب تم میں سے کوئی سرمہ لگائے تو طاق عدد کے ساتھ لگائے اور جب دھونی دو تو طاق مرتبہ دھونی دو۔ مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۲۰۰..... تو سرمہ ضرور لگایا کر۔ سرمہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔ البغوی فی مسند عثمان عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۲۰۱..... اشم سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۰۲..... سرمہ طاق مرتبہ لگاؤ۔ تمام عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۲۰۳..... تم اشم سرمہ لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:.....اسنی المطالب ۹۱، ج۱۱، ج۲۵۔
- ۱۷۲۰۴..... سوتے وقت تم پر اشم سرمہ لازم ہے کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور آنکھوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔ ابن ماجہ عن جابر، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- کلام:.....ج۲۵، ج۲۵۔
- ۱۷۲۰۵..... تم اشم لازم رکھو و بالوں کو اگاتا ہے، آنکھوں کے کچرے کو دور کرتا ہے اور نگاہ کی صفائی کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ
- کلام:.....ج۲۵، ج۲۵۔

الاکمال

- ۱۷۲۰۶..... اشم سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور (پلکوں اور ابروؤں کے) بال اگاتا ہے۔ النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۰۷..... تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اشم ہے جو نگاہ بڑھاتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۰۸..... دونوں آنکھوں میں سرمہ لگانا نگاہ تیز کرتا ہے اور مسواک کرنا منہ کی ڈاڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ الدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۰۹..... تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ سوتے وقت اشم سرمہ لگانا ہے۔ تو بالوں کو اگاتا ہے اور نگاہ تیز کرتا ہے۔ ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تیل لگانا

۱۷۲۱۰..... جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو پہلے اپنی ابرؤوں پر لگائے وہ سردردی کو رفع کرتا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن قتادہ مرسلاً، مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۱..... تیل لگانا محتاجی کو بھگاتا ہے (اچھا) لباس پہننا غنی کو ظاہر کرتا ہے، خادم کے ساتھ احسان کرنا دشمن کو ناکام کرتا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن طلحة

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۰۲۳۔

۱۷۲۱۲..... تیلوں کا سردار تیل گل بنفشہ ہے۔ بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام تیلوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمام لوگوں پر ہے۔

الشیرازی فی الالقباب عن انس رضی اللہ عنہ وھو مثل طرفہ

کلام:..... التکنیت والافادۃ ۱۳۵، ضعیف الجامع ۳۳۱، الکشف الالہی ۴۵۳۔

۱۷۲۱۳..... جس نے تیل لگایا اور بسم اللہ نہیں پڑھی اس کے ساتھ ستہ شیاطین نے تیل لگایا۔

ابن السنی فی عمل یوم وليلة عن دوید بن نافع القرظی مرسلاً

کلام:..... الضعیفة ۶۵۱۔

الاکمال

۱۷۲۱۴..... لبان (کندر) تیل لگاؤ۔ یہ تمہارے لیے تمہاری عورتوں کے پاس زیادہ فائدہ والا ہے گل بنفشہ کا تیل لگاؤ وہ گرمیوں میں ٹھنڈا ہے اور

سردیوں میں گرم ہے۔ الکامل لابن عدی، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۵..... جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو اپنی ابرؤوں سے ابتداء کرے وہ سردردی کو رفع کرتا ہے اور یہ بال ابن آدم پر سب بالوں سے پہلے

اگتے ہیں۔ الحکیم عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

بالوں کا حلق کرنا..... منڈوانا، قص..... کاٹنا، تقصیر..... چھوٹے کرنا

۱۷۲۱۶..... (سر کے) سارے بالوں کو منڈوا دو یا سارے چھوڑ دو۔ ابو داؤد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۱۷..... مونچھوں کو اچھی طرح کترو۔ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

مسلم، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۸..... مونچھوں کو اچھی طرح کترو اور ڈاڑھی کو چھوڑو اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو (جو اس کی مخالفت کرتے ہیں)۔

الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۷، الضعیفة ۲۱۰، کشف الخفاء ۱۳۲

۱۷۲۱۹..... مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور ڈاڑھی کو بڑھتا چھوڑو۔ اور ناک کے بالوں کو اکھیرو۔

الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۶، ذخیرة الخفاء ۱۲۹۔

۷۲۲۰۔ جس نے زیر ناف بالوں کو نہیں کاٹا، اپنے ناخنوں کو نہیں تراشا اور اپنی مونچھوں کو مختصر نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد عن رجل من بنی غفار

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۸۳۸۔

۷۲۲۱۔ مونچھوں کے بالوں کو بائیں طرف اور ڈائری چھوڑو۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۲۲۔ ڈائریوں کو بڑھنے دو، مونچھوں کو تراشاؤ، اپنی سفیدی (بڑھاپے) کو تبدیل کر لو اور یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲۲۳۔ مونچھوں کو تراشنا اور ڈائری کو چھوڑو اور مجوس کی مخالفت کرو۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲۲۴۔ مشرکین کی مخالفت کرو۔ مونچھیں صاف کرو اور ڈائری پوری کرو۔ البخاری، مسلم عن ابن عمر

۷۲۲۵۔ اپنی ڈائریوں کو عرضاً لو اور طولاً چھوڑو۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد الدوری فی جزئہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۲۲۔

۷۲۲۶۔ مونچھیں کاٹو اور ڈائری چھوڑو۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲۲۷۔ دونوں کے ساتھ (والی) مونچھیں کاٹو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

ضعیف الجامع ۴۰۹۳۔

فطرت کی باتیں

۷۲۲۸۔ ناخن تراشنا، مونچھیں اور زیر ناف بال صاف کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۲۹۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، بغل کے بال لینا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں لینا یہ پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

البخاری، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲۳۰۔ فطرت میں سے زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں ہلکی کرنا ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۷۲۳۱۔ فطرت میں یہ امور شامل ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال لینا، زیر ناف بال

صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا اور وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۷۲۳۲۔ پانچ چیزیں فطرت کی ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کم کرنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال لینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲۳۳۔ طہارت چار چیزیں ہیں: مونچھیں کاٹنا، زیر ناف بال کاٹنا، ناخن کاٹنا اور مسواک کرنا۔

مسند البراز، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:.....حدیث ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۹/۳۲۷، ضعیف الجامع ۳۶۶۱۔

۷۲۳۴۔ دس چیزیں فطرت کی ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈائری چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل

کے بال لینا، زیر ناف بال صاف کرنا اور استنجاء کرنا۔ مسند احمد، مسلم، الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:.....دسواں امر فطرت کلی کرنا ہے مسلم ۲۲۳۱۔ یہ فائدہ میں نے کتاب کے حاشیے ہی سے لیا ہے یوسف بھائی۔

۷۲۳۵۔ رسولوں کی سنت میں سے ہے: برد باری، شرم و حیاء، حجامت مسواک، عطر لگانا اور کثرت سے شادیاں کرنا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: الا لحاظ ۶۵۰، ضعیف الجامع ۵۳۰۴۔

۱۷۲۳۶..... چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: شرم و حیاداری، عطر لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔

مسند احمد، الترمذی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۸۴۔ ضعیف ابن ماجہ ۱۰۳۔

۱۷۲۳۷..... پانچ باتیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: حیاداری، بردباری، حجامت، مسواک اور عطر۔

التاریخ للبخاری، الحکیم، البزار، البغوی، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفة. شعب الایمان للبیہقی عن حصین الحظمی

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

۱۷۲۳۸..... پانچ چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں حیاء، بردباری، حجامت، عطر اور نکاح۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۵۷۔

۱۷۲۳۹..... اپنے ناخن چھونے کرو، ناخنوں کے تراشے دن کرو، انگلیوں کے جوڑ صاف کرو، کھانے سے مسوڑھے صاف کرو اور مسواک کرو اور

میزے پاس اکڑتے ہوئے بدبو کے ساتھ داخل نہ ہو۔ الحکیم عن عبداللہ بن کثیر

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۰۹۲، الضعیفۃ ۱۳۷۲۔

۱۷۲۴۰..... ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، جمعرات کے دن کرو اور غسل کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا جمعہ کے دن کرو۔

الیمی فی مسلاتہ مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... اسنی المطالب ۹۹۳، ضعیف الجامع ۴۰۹۱۔

۱۷۲۴۱..... جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن تراش لیے وہ اگلے جمعہ تک بدی سے محفوظ رہے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۹۶، الضعیفۃ ۱۸۱۶۔

۱۷۲۴۲..... جس نے اپنی مونچھیں تم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ الدارقطنی فی السنن، الضعفاء للعقلی عن زید بن ارقم

کلام:..... ذخیرۃ الخناظہ ۵۵۶۵۔

۱۷۲۴۳..... ڈاڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں گھٹاؤ، بغل کے بال صاف کرو اور ناخن چھونے کرو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ۶۱۲۳۔

۱۷۲۴۴..... اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۴۵..... اپنے خون، بال اور ناخن دن کر دیا کرو تا کہ جادوگران کے ساتھ کھیل نہ سکیں۔ مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۶۲، الضعیفۃ ۲۱۷۹۔

الاکمال

۱۷۲۴۶..... ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں تراشاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۴۷..... اپنی مونچھیں کاٹو کیونکہ نبی اسرائیل ایسا نہ کرتے تھے پس ان کی عورتیں زنا کاری میں مبتلا ہو گئیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۴۸..... لیکن میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں ہلکی کروں اور ڈاڑھی چھوڑ دوں۔ ابن سعد عن عبداللہ بن عبداللہ مرسلأ

۱۷۲۴۹..... جس نے سب سے پہلے اپنی مونچھیں تراشی ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کشف الخفاء، ۸۳۵۔

۱۷۲۵۰..... جس نے جمعہ کے دن اپنی موچھیں کم کیں ہر بال جو گرے گا اس کو اس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۱..... اس کو لو اور اس کو چھوڑو۔ یعنی موچھیں ہلکی کرو اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

انواع زینت کو جامع احادیث..... الاکمال

۱۷۲۵۲..... فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ، زیناف بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور موچھیں تراشنا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۳..... فطرت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، موچھیں کاٹنا، بغل کے بال نوچنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، ناخن تراشنا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ الترمذی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۴..... زیناف بال مونڈنا، بڑھے ہوئے ناخنوں کو تراشنا، موچھیں چھوٹی کرنا فطرت میں شامل ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۵..... فطرت میں کلی کرنا، ناک کا اندر پانی سے صاف کرنا، مسواک کرنا، موچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال نوچنا، زیناف بال

صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا شامل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۶..... اے علی! جمعرات کو ناخن تراش لیا کر، بغل کے بال نوچ لیا کر اور زیناف بال صاف کر لیا کر اور جمعہ کے دن (غسل کرنے کے

بعد) خوشبو لگالیا کر اور اچھا لباس پہنا کر۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۷..... اے گروہ انصار! (اپنے سفید بالوں کو) سرخ کرو، زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! اہل کتاب شلواریں پہنتے ہیں بجائے تہبند باندھنے کے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شلواریں بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو اور یوں ان کی

مخالفت کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جو تہبند نہیں پہنتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جو تہ

بھی پہنو اور یوں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھیاں کاٹتے ہیں اور موچھیں لمبی رکھتے ہیں؟ ارشاد

فرمایا: تم موچھیں کاٹو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور، مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

ناخن کاٹنا..... الاکمال

۱۷۲۵۸..... جمعہ کے دن ناخن تراشنا شفاء لاتا ہے اور بیماری رفع کرتا ہے۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کشادگی لاتا ہے اور فقر کو

بھگاتا ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۹..... تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبریں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخن پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے (اور کاٹنا نہیں

ہے) جن میں جنابت، خباثت اور گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۰..... تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخنوں کو پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ

دیتا ہے جن میں جنابت خباثت اور میل کچیل جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں آسمانی خبر کیسے آسکتی ہے؟

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۱..... کیوں مجھے وحی آنے میں تاخیر ہو جاتی ہے کیونکہ تم میرے ارد گرد ہوتے ہو: مسواک کرتے ہو اور نہ ناخن تراشتے ہو، نہ اپنی موچھیں

کائے ہو اور نہ انگلیوں کے جوڑوں (کے گڑھوں) کی صفائی کرتے ہو۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ: پوچھا گیا یا رسول اللہ! اب کے جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کر دی؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۲..... کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تمہارے میل کچیل تمہارے ناخنوں اور پوروں میں موجود ہیں۔

عبدالرزاق عن قیس بن ابی حازم، مرسلًا، البزار عنہ عن عبداللہ وقال: لا یعلم احد اسندہ الا الضحاک بن زید، قال ابن حبان: الضحاک لا یجوز الاحتجاج بہ

کلام: روایت کی سند میں ضحاک راوی ہے جو اس کو سنداً بیان کرتا ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضحاک قابل حجت راوی نہیں ہے۔

۱۷۲۶۳..... کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تم میں سے کسی کے ناخنوں میں میل کچیل جمع ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، شعب الایمان للبیہقی عن قیس بن ابی حازم مرسلًا

بالوں میں کنگھی کرنا اور ان کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا..... الاکمال

۱۷۲۶۴..... اپنے بالوں کا اکرام کر اور ان کو سنوار کر رکھ۔ انسائی، ابن منیع، السنن لسعید بن منصور عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۵..... بالوں کا اکرام کیا کرو (یعنی خیال رکھا کرو)۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۸۔

۱۷۲۶۷..... جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کا اکرام کیا ہے؟ فرمایا: ہر روز تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

ابونعیم فی تاریخ اصہبان، ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: روایت کی سند میں اسحاق بن اسماعیل الرطبی ہے۔ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہوں نے اپنی یادداشت کے ساتھ کئی احادیث بیان کی ہیں اور ان میں خطا کھائی ہے۔ امام نسائی نے ان کو صالح فرمایا ہے۔ کنز العمال

۱۷۲۶۸..... ان کا اکرام کر اور ان میں تیل لگا۔ البغوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۹..... ایک دن یا اس سے زیادہ چھوڑ کر کنگھی کیا کر۔ الدیلمی عن عبداللہ بن مفضل

مونڈنے کی ممانعت

۱۷۲۷۰..... چھپنے لگوانے کے سوا گدی کے بال منڈوانا مجوسی پن ہے۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۲۷۴۰۔

۱۷۲۷۱..... حضور اکرم ﷺ نے (صرف) گدی کے بال صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر چھپنے لگواتے وقت۔

الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۶۰۶۳۔

- ۱۷۲۷۲..... بڑھا پانور سے۔ جس نے بڑھاپے (سفید بالوں) کو اکھیڑا اس نے اسلام کا نور اکھیڑ دیا۔ آدمی جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کو تین امراض سے بچالیتے ہیں: جنون، جذام اور برس۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۴۰، ضعیف الجامع ۳۲۵۱۔ الضعیفۃ ۲۳۵۳۔
- ۱۷۲۷۳..... حضور اکرم ﷺ نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو
- ۱۷۲۷۴..... سفید بالوں کو نہ اکھیڑو۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ اس کے لیے قیامت کے روز باعث نور ہوگا۔ ابو داؤد عن ابن عمرو
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۶۔
- ۱۷۲۷۵..... جو بال بگاڑ کر مثلہ کرے (سزاء) اپنے یا کسی کے سر کے بال موٹے یا بدھیٹ کرے (تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۵۴، الضعیفۃ ۳۲۱۔
- ۱۷۲۷۶..... حضور اکرم ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن عبد اللہ بن مفضل
کلام:..... المعانی ۲۵۰۔

الاکمال..... سفید بال مومن کا نور ہے

- ۱۷۲۷۷..... سفید بالوں کو مت اکھیڑو۔ کیونکہ وہ اسلام میں نور ہے۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ بڑھا پا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔ ابو داؤد، الشیرازی فی الالقب، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
- ۱۷۲۷۸..... سفیدی کو مت نوچو۔ کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جو مسلمان اسلام میں بوڑھا ہو جائے اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی مٹائے گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمرو
- ۱۷۲۷۹..... سفیدی کو مت اکھیڑو، بے شک وہ قیامت کے دن نور ہوگا اور جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک برائی مٹائی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- فائدہ:..... صرف سفید بالوں کو نوچنا اکھیڑنا اور کاٹنا منع لیکن اگر مہندی وغیرہ کے ساتھ ان کو رنگ لیا جائے تو ممنوع نہیں بلکہ مستحسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو جو بالکل سفید بالوں والے تھے بالوں کو رنگ بدلنے کا حکم دیا گیا۔
- ۱۷۲۸۰..... جو شخص جان بوجھ کر سفید سفید بالوں کو نوچے وہ بال قیامت کے دن اس کے لیے نیزے بن جائیں گے جو اس کو آ کر لگیں گے۔
الدہلی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... التکلیف والافادۃ ۱۵۰

۱۷۲۸۱..... کوئی شخص اپنی ڈاڑھی طول سے نہ لے بلکہ ڈاڑھی کے جانہن لے لے۔ الخطیب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۱۶۰، ترتیب الموضوعات ۸۱۱، التزییۃ ۲۷۴۲۔

۱۷۲۸۲..... اللہ تعالیٰ نے ان بالوں کو (نسک) قابل تکریم شے بنایا ہے اور ظالموں کے لیے ان کو سزاء اور عبرت بنایا ہے۔

عبد الجبار بن عبد اللہ الخولانی فی تاریخ دارباوا ابن عساکر عن عمر بن عبد العزیز

فائدہ:..... حضرت نمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عبیدۃ بن عبد الرحمن سہمی کو لاکھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم سر اور ڈاڑھی منڈوا دیتے ہو۔ حالانکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔

حجام کے آئینے میں دیکھنا..... الاکمال

۱۷۲۸۳..... حجام کے آئینے میں دیکھنا گھنیا پن ہے۔ الدیلمی عن خالد بن عبد اللہ عن ابی طوالة عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... کشف الخفاء، ۲۸۵۹۔

انگوٹھی پہننا

۱۷۲۸۴..... انگوٹھی اس اور اس انگلی کے لیے ہے یعنی چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی کے لیے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع، ۲۰۴۷۔

۱۷۲۸۵..... تحقیق پتھر کے ٹکینے والی انگوٹھی پہننا، وہ مبارک چیز ہے۔ الضعفاء للعقيلي، ابن لآل فی مکارم الاخلاق، الحاکم فی التاريخ، شعب
الایمان للبيهقي، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، مسند الفردوس عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... الاسرار المفوتة، ۱۳۳، تذکرۃ الموضوعات، ۱۵۹، ترتیب الموضوعات، ۸۱۹۔

۱۷۲۸۶..... تحقیق پتھر کی انگوٹھی پہننا وہ فخر و فاقہ کو فروغ کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ترتیب الموضوعات، ۸۲۱، التتبیہ، ۲۸۰۲۔

۱۷۲۸۷..... حضور اکرم ﷺ نے۔ مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۲۸۸..... حضور علیہ السلام نے سونے کی انگوٹھی اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ شعب الایمان للبيهقي عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۸۹..... ہم نے انگوٹھی رکھ لی ہے اور اس کا یہ نقش بنا لیا ہے لہذا تم میں سے کوئی اس نقش پر نقش نہ بنائے (کیونکہ وہ سرکاری مہر ہے)۔

۱۷۲۹۰..... میں نے چاندی کی انگوٹھی لی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ کا نقش بنوایا ہے لہذا کوئی شخص ایسا نقش نہ بنوائے۔
البخاری، النسائی، ابن ماجه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۹۱..... کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنوائے۔ مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
مسند احمد، البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۹۲..... کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش بنوائے۔ مسلم، ابن ماجه عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۹۳..... انگوٹھی چاندی کی بنالے اور سونے کی نہ بنا۔ ابن ابی شیبہ عن بريدة رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع، ۹۶۔

۱۷۲۹۴..... اللہ پاک ایسی ہتھیلی کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن مسلم بن عبد الرحمن
کلام:..... ضعیف الجامع، ۵۰۹۸۔

۱۷۲۹۵..... کیا بات سے میں تجھ پر اہل نار (جہنم) کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ یعنی لوہے کی انگوٹھی۔ ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن بريدة

۱۷۲۹۶..... تم میں سے کوئی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۹۷..... سونے کی انگوٹھی پہننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۲۹۸..... جو زردیا قوت کی انگوٹھی پہن لے وہ طاعون سے محفوظ ہو جائے گا۔ ابن زنجويه فی کتاب الخواتیم عن علی وسندہ ضعیف

۱۷۲۹۹..... جو اس جیسی انگوٹھی پہننا چاہے پہن لے مگر ایسا نقش نہ بنوائے۔ النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انگوٹھی پہن کر نکلے تو لوگوں کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۰ کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اس کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ میرے چہرے پر منگھس اور ہاتھ۔ مسند رک الحاکم و تعقب عن جابر
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن دغث نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگٹھی تھی۔ آپ نے اس کے سلام کا
جواب نہیں دیا۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۱ اس پر بڑا انگارہ ہے۔ مسند احمد عن یعلیٰ بن مرہ

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگٹھی دیکھی تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۲ تم میں سے وہی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پھین لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگٹھی دیکھی تو اس کو نکھو کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

خضاب

۱۷۳۰۳ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ۔ یہ نغمہ وہ پاکیزہ خوشبو سے اور دل کو تسکین بخشتی ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت فی سند میں حسن بن دعامہ ہے جو عمر بن شریک سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کو ضعفاء میں شامل
کیا ہے۔ فیض القدر ۲۰۸۔

۱۷۳۰۴ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ، وہ تمہارے شباب، جمال اور نکاح کو خوشگوار بناتا ہے۔

الجزار، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ، ابونعیم فی المعرفة عن درہم

کلام: اسی مطالب ۷۳، التکمیت والافادۃ ۱۳۸ میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کی سند
میں عبدالرحمن بن الحارث الغنوی ہے، جس پر میزان میں الاعتدالیہ کا حکم دیا گیا ہے یعنی اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ فیض القدر ۲۰۸۔

۱۷۳۰۵ خضاب لگاؤ، مانگ نکالو اور یہود کی مخالفت کرو۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت کی سند میں حارث بن عمران الجعفری ہے۔ میزان میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حارث ثقات پر حدیثیں
گھڑتے۔ فیض القدر ۲۰۹۔ نیز روایت کے ضعف کے حوالہ کے لیے دیکھئے: ذخیرۃ الحفظ ۱۳۹، ضعیف الجامع ۲۲۹۔

۱۷۳۰۶ مہندی کے ساتھ خضاب کرو، بے شک ملائکہ مؤمن کے خضاب لگانے سے خوش ہوتے ہیں۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: تخذیر المسلمین ۸۳، کشف الخفاء ۱۵۲

سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا

۱۷۳۰۷ اس کو لے جاؤ یعنی ابو قحافہ کو ان کی کسی عورت کے پاس وہ ان کے (سفید بالوں کے) رنگ کو تبدیل کر دیں، ہاں کالے نہ کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۸ اس (سفید رنگ) کو کسی رنگ کے ساتھ بدل دو اور سیاہ رنگ کرنے سے اجتناب کرنا۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۹ افضل چیز جس کے ساتھ تم سفید بالوں کو بدلو وہ مہندی اور کتم ہے (کتم ایک جڑی بوٹی ہے جس کے ساتھ بال قدرے سیاہ ہو جاتے ہیں)۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۱۰..... اچھی چیز جس کے ساتھ تم خضاب لگاؤ یہ کالا رنگ ہے، یہ تمہاری عورتوں کو تمہارے اندر رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا ڈر بٹھانے والا ہے۔ ابن ماجہ عن صہیب رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۷۹۳، ضعیف الجامع ۱۳۷۵۔

۱۷۳۱۱..... یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۲..... سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ تم اس سفیدی کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۳..... سب سے پہلے جس نے مہندی اور کتم کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے سیاہ

رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ فرعون تھا۔ مسند الفردوس للذہبی، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۱۳۵۔

۱۷۳۱۴..... اپنے بڑھاپے کو مہندی کے ساتھ ملا لو۔ یہ تمہارے چہروں کو خوبصورت کرے گا تمہارے منہ کو خوشبودار رکھے گا اور تمہاری

جماع کو کثرت (وقت) بخشنے گا۔ مہندی کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....التکلیف والافاد، ۱۳۹، ضعیف الجامع ۳۴۰۸۔

سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے

۱۷۳۱۵..... زور رنگ مؤمن کا خضاب ہے، سرخ رنگ مؤمن کا خضاب ہے اور سیاہ رنگ کافر کا خضاب ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۵۳، النافلہ ۱۴۳۔

۱۷۳۱۶..... تم خضابوں کے سردار مہندی کو رنگاؤ جو کھال کو خوشبودار اور اچھا کرتی ہے اور جماع۔ ہم بستری میں زیادتی کا باعث بنتی ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن ابی رافع

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۷۸۵، الامتصاصیہ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۱۷..... سفید بالوں کا رنگ تبدیل کر لو اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ذخیرۃ الخفا ۳۵۹۹، المعاد ۱۰۲۔

۱۷۳۱۸..... سفیدی کو تبدیل کر لو اور سیاہی کے قریب نہ جاؤ۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۳۱۹..... اس کو اس کی کسی عورت کے پاس لے جاؤ وہ اس (کے سفید بالوں) کا رنگ کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دے گی۔ سیاہ رنگ سے

اجتناب کرنا۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ابو قحافہ کولایا گیا۔ ان کا سر بالکل سفید تھا۔ پھر آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۲۰..... سفیدی بدلنے کے لیے افضل چیز مہندی اور کتم ہے۔ النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
کلام:.....ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۲۱..... اپنی سفیدی بدلنے کے لیے تمہارے واسطے بہترین مہندی اور کتم ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی: حسن صحیح،
مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، ابن ابی عاصم، ابن سعد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ،
الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۳۲۲..... زرد اور سرخ رنگ لگانے والوں کو خوش آمدید ہو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الآحاد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، ابن
السکن، الکبیر للطبرانی عن حسان بن ابی جابر السلمی
فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ کچھ نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا تھا تب
آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کلام:..... امام ابن السکن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔

۱۷۳۲۳..... اسلام کا خضاب زرد رنگ ہے اور ایمان کا خضاب سرخ رنگ ہے۔ الدیلمی عن عبداللہ بن ہداج

۱۷۳۲۴..... ان بالوں کے رنگ کو نہ بدلا کرو۔ جو ان کو ضروری بدلنا چاہے وہ مہندی اور کتم کے ساتھ بدلے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۵..... تم پر خضاب کی سردار مہندی لازم ہے وہ کھال کو اچھا کرتی ہے اور جماع میں زیادتی کرتی ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم، الدیلمی عن ابی رافع

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۷۸۵، الممتاھیہ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۲۶..... اس (سفید رنگ) کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر لو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۷..... اس سفید رنگ کو بدل لو، اہل کتاب کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو ڈاڑھی کو بڑھتا ہوا چھوڑو اور مونچھیں کاٹتے رہو۔

الشیرازی فی الالقباب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۸..... سفیدی بدل لو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ سیاہ رنگ استعمال کرو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۹..... سفیدی کو بدل دو اس سے تمہاری جوانی، خوبصورتی اور عورتوں کے ساتھ جماع کرنے میں اضافہ ہوگا۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۰..... اس کو بدل دو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان

۱۷۳۳۱..... اندھالی قیامت کے روز اس شخص کو (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا جو سیاہ رنگ کا خضاب استعمال کرے۔ ابن سعد عن عامر، مرسل

۱۷۳۳۲..... ایک قوم آخر زمانے میں سیاہ رنگ کا خضاب لگائے گی کبوتر کے پونوں کی طرح، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے۔

ابو داؤد، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عبدالکریم ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں ہوئی اس کی وجہ سے یہ حدیث
ضعیف ہے۔ عون المعبود ۲۶۶۔

سیاہ خضاب پر وعید شدید

۱۷۳۳۳..... جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب کیا اللہ پاک قیامت میں اس کو سیاہ چہرہ بنائے گا۔

الكبير للطبراني عن ابى الدرداء رضى الله عنه

کلام:..... جنة الرتاب ۲۸۳، ذخيرة الحفاظ ۵۲۸۵۔

۱۷۳۳۴..... جو اسلام میں بوڑھا ہو گیا یہ بڑھا یا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا جب تک کہ اس کو تبدیل نہ کرے۔

الحاكم فى الكنى عن ام سلمة رضى الله عنها

کلام:..... ضعيف الجامع ۵۶۳۹، المشتھر ۱۵۱

۱۷۳۳۵..... اللہ تعالیٰ انتہائی سیاہ بال بنانے والے بوڑھے سے نفرت فرماتا ہے۔ الكامل لابن عدی عن ابی ہریرة رضى الله عنه

کلام:..... ذخيرة الحفاظ ۱۰۰۵، ضعيف الجامع ۱۶۸۸۔

۱۷۳۳۶..... جس نے سیاہ رنگ کا خضاب کیا قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہ کرے گا اور جس نے سفید بالوں کو نوچا اللہ پاک

قیامت کے دن آگ کے گرز بنا دے گا۔ مستدرک الحاكم عن عمرو بن شعيب عن ابیه عن جدہ

خوشبو

۱۷۳۳۷..... مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو مہکے اور اس کا رنگ مدہم ہو۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو مدہم ہو۔

الترمذی عن ابی ہریرة رضى الله عنه، الكبير للطبراني، الضياء عن انس رضى الله عنه

۱۷۳۳۸..... مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تیز ہو اور رنگ ہلکا ہو۔ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ تیز ہو۔

الضعفاء للعقبلي عن ابی موسى رضى الله عنه

کلام:..... ضعيف الجامع ۲۹۱۳۔

۱۷۳۳۹..... آدمیوں کی بہترین خوشبو تیز مہک والی مدہم رنگ والی ہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو تیز اور شوخ رنگ والی ہلکی خوشبو ہے۔

الترمذی عن عمران بن حصين

۱۷۳۴۰..... جب تم میں سے کسی کو خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو جنت سے نکلی ہے۔

ابوداؤد فى مراسيلہ، النسائي عن عثمان النهدي مرسلأ

۱۷۳۴۱..... بہترین خوشبو مشک ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضى الله عنه

۱۷۳۴۲..... کرامت (کوئی عزت دے تو اس) کو قبول کرو۔ بہترین کرامت خوشبو ہے جس کا بو جھ ہلکا ہے اور خوشبو عمدہ ہے۔

الدارقطنى فى الافراد، الاوسط للطبراني عن زينب بنت جحش

کلام:..... ضعيف الجامع ۱۰۵۹۔

خوشبو کا ہدیہ رونہ کرنا

۱۷۳۴۳..... جس پر خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو رونہ کرے کیونکہ یہ ہلکا بو جھ ہے لیکن اچھی خوشبو ہے۔

مسند احمد، النسائي عن ابی ہریرة رضى الله عنه

۱۷۳۴۴ ... اہل جنت کی خوشبوؤں کی سرور مہندی ہے۔ الکبیر للطبرانی، التاريخ للخطیب عن ابن عدرو
کلام: الاسرار المرفوعة ۳۶۵، اسنی المطالب ۷۱۔

۱۷۳۴۵ مرزنجوش (دونا مروا) ضرور لو اور اس کو سونگھو وہ بندناک کے نتھنوں کے لیے بہترین چیز ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: التلکیت والافادہ ۱۳۵، ضعیف الجامع ۷۷۔

۱۷۳۴۶ مجھے دنیا کی خوشیوں میں صرف خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں۔ ابن سعد عن میمون مرسلًا

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۸، النواضح ۱۶۷۔

۱۷۳۴۷ تمہاری عمدہ خوشبوؤں میں مشک ہے۔ النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۸ مشک عمدہ ترین خوشبو ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۹ آپ علیہ السلام نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۰ اگر میں تم کو حکم دیتا کہ اس کو (زعفران) کو دھو دیا جائے (تو اچھا ہوتا)۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۹۔

الاکمال

۱۷۳۵۱ مشک عمدہ خوشبو ہے۔ مسلم، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۲ جب تم میں سے کسی کے پاس خوشبولائی جائے تو وہ اس کو چھوئے اور جب حلوی پیش کیا جائے تو اس میں سے کچھ ضرور کھائے۔

الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فضالہ بن الحصین عطار اس حدیث میں متفرد ہے اور اس حدیث کو بیان کرنے میں متہم بھی

ہے۔ جس کی وجہ سے حدیث موضوع ہے، دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۸۔

۱۷۳۵۳ جب تم میں سے کسی کو اچھی خوشبو پیش کی جائے وہ اس میں سے ضرور استعمال کرے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۴ جب کسی کے سامنے خوشبو رکھی جائے وہ ضرور لگائے اور اس کو رد نہ کرے۔ اور جب کسی کے سامنے حلوہ رکھا جائے تو وہ اس سے

ضرور کھائے اور رد نہ کرے۔ الحاکم فی التاريخ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند غیر قوی ہے۔ کنز العمال

۱۷۳۵۵ خوشبو کو رد نہ کرو اور نہ شہد کا گھونٹ رو کرو جب تمہارے پاس کوئی لائے۔ ابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن شرحبیل

کلام: ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح نام محمود بن شرحبیل ہے جس کی سند ضعیف ہے۔

خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان

۱۷۳۵۶ جا غسل کر، پھر غسل کر آئندہ یہ نہ لگا۔ الترمذی، حسن، عن یعلی بن مرہ

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ خلوق خوشبولائی ہوئی ہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

زیورات اور ریشم

۱۷۳۵۷..... سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہیں اور میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

الكبير للطبراني عن زيد بن رقم وعن وائلة

۱۷۳۵۸..... سونا مشرکوں کا زیور ہے، چاندی مسلمانوں کا زیور ہے اور لوہا اہل جہنم کا زیور ہے۔ الزمخشري في جزئه عن انس رضي الله عنه
کلام:..... ضعيف الجامع ۳۰۶۳۔

۱۷۳۵۹..... مجھے اپنی امت پر سونے سے زیادہ ان پر دنیا کے ٹوٹ پڑنے کا خوف ہے۔ پس کاش کہ میری امت سونا نہ پہنے۔ مسند احمد عن رجل
کلام:..... ضعيف الجامع ۳۸۲۰۔

۱۷۳۶۰..... سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور ان کے مردوں پر حرام ہے۔

مسند احمد، النسائي عن ابي موسى رضي الله عنه

۱۷۳۶۱..... جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے وہ سونا پہنے اور نہ ریشم۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابي امامة رضي الله عنه
۱۷۳۶۲..... جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

مسند احمد، البخاري، مسلم، النسائي، ابن ماجه عن انس رضي الله عنه

۱۷۳۶۳..... جس نے ریشم کا کپڑا پہنا، قیامت کے دن اللہ اس کو آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ مسند احمد عن جويرة

۱۷۳۶۴..... نبی اکرم ﷺ نے دیباچ، حریر اور استبرق۔ ریشم کی مختلف اقسام پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجه عن البراء رضي الله عنه

الاکمال

۱۷۳۶۵..... جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا حلقہ پہنائے تو وہ اس کو سونے کا ہار پہنادے۔ اور جو اپنے محبوب کو آگ کا طوق پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا طوق پہنادے۔ جو اپنے محبوب کو آگ کے کنگن پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا کنگن پہنادے۔ لہذا تم پر چاندی لازم ہے اس کے ساتھ کھیلو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابي هريرة رضي الله عنه، الكبير للطبراني عن سهل بن سعد

۱۷۳۶۶..... یہ آگ کے دوا نگارے ہیں۔ مسند احمد عن امرأة

فائدہ:..... ایک صحابیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر سونے کی دو بالیاں دیکھیں تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۶۷..... ہم نے عورتوں کو ورس اور ابر (مویٹی) ملنے کا حکم دے دیا۔ ورس (تل کی مانند ایک گھاس) جس سے رنگائی کا کام لیا جاتا ہے ان کے پاس یمن سے آئے گی اور مویٹی جزیہ والے ذمی لوگوں سے لیے جائیں گے۔

ابو نعيم، الكبير للطبراني عن حرب بن الحارث المحاربي

۱۷۳۶۸..... کسی بھی عورت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ چاندی کے موتی بنائے اور پھر زعفران میں اس کو خلط ملط کر لے وہ سونے کی طرح ہو جائے گی۔

الكبير للطبراني عن اسماء بنت يزيد

۱۷۳۶۹..... کیا میں تجھے اس سے اچھی چیز نہ بتاؤں تو اس کو چاندی کی بنا کر خلوق خوشبو اور رنگ میں ملا لے۔ وہ سونے کی طرح ہو جائے گی۔

الخطيب عن عائشة رضي الله عنها

۱۷۳۷۰..... عورتوں کے لیے دو چیزوں کی تباہی ہے سونا اور زعفران۔ ابو نعيم عن عذرة الاشجعية

کتاب الزینت..... قسم الافعال

زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۳۷۱..... ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر رسول اللہ ﷺ نے دو پرانے کپڑے دیکھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر اپنی جان پر انعام کر (خرچ کر) جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: ایک آدمی کا میرے پاس آنا ہوا تھا میں نے اس کی مہمانی کی تھی۔ لیکن جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے میری مہمانی نہیں کی کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۳۷۲..... عمر بن ابراہیم ایوب بن یسار سے وہ محمد بن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سفید کپڑوں میں ملبوس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! خوبصورتی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: حق بات کو صحیح طرح ادا کرنا۔ پوچھا: کمال کیا ہے؟ فرمایا: سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار

کلام:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر (بن ابراہیم) اس روایت میں متفرد ہے اور وہ قوی راوی نہیں۔

۱۷۳۷۳..... ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس بن عبدالمطلب صاف ستھری اجلی رنگت میں عمدہ جوڑا زیب تن کئے ہوئے تشریف لائے۔ اور آپ کے سر کے بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چچا! مجھے آپ کے جمال اور حسن نے خوش کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آدمی کی خوبصورتی کس میں ہے؟ ارشاد فرمایا: زبان میں۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت محل کلام ہے: بشذرة ۳۲۹، کشف الخفاء ۱۰۷۵۔

باب زینت کی انواع میں..... مردوں کی زینت

سرمہ لگانا

۱۷۳۷۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے نکلنے کا انتظار کیا کہ آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہا (آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ) نے آپ کو اتنا سرمہ لگایا ہوا تھا کہ آپ کی آنکھیں سرمہ سے بھری ہوئی تھیں۔ الحارث

بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا

۱۷۳۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی کے بال استرے کے ساتھ صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر چھپنے (سینٹی) لگواتے وقت۔ الاوسط، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ وابن النجار، ابن عساکر

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۳۷۶..... حضرت علاء بن ابی عاصمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حلاق (بال منڈانے والے

- حجام) کو بولایا۔ اس نے استرے کے ساتھ آپ کے بال صاف کئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا:
اے لوگو! یہ سنت نہیں ہے، لیکن نورہ (ہڑتال، چوننا) عیش و عشرت کا کام ہے، جو مجھے پسند نہیں۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ
- ۱۷۳۷۷..... محمد بن ربیعہ بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے بال لہجے تھے اور ہم مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔ محمد کہتے ہیں: میں اپنی اونٹنی پر تھا اور ذی الحجہ ماہ تھا، میرا حج کا ارادہ تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سر کے بال چھوٹے کرانے کا حکم دیا تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ ابن سعد
- ۱۷۳۷۸..... حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے (صاف کرانے) سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مثلہ ہے (شکل بگاڑنے کی صورت)۔ ابن جریر
- ۱۷۳۷۹..... محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اپنی مونچھیں اور ناخن صاف کرتے تھے۔ ابو نعیم
- ۱۷۳۸۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قزع۔ کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔

ابن عساکر، الکامل لابن عدی

- ۱۷۳۸۱..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ماہ نورہ (چونا) استعمال کرتے تھے (یعنی زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے) اور ہر پندرہ دنوں میں ناخن کاٹتے تھے۔ ابن عساکر
- کلام:..... تضعیف الجامع ۳۵۳۶، الضعیفۃ ۱۷۵۰۔
- ۱۷۳۸۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے اپنی پیشانی پر بال سیدھے جہاں تک بھی جاتے ماشاء اللہ پھر ان میں (بچ کی) مانگ نکالتے۔ ابن عساکر
- ۱۷۳۸۳..... حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بالوں اور ناخنوں کی صفائی سے طہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسدد
- ۱۷۳۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جمعرات کے روز ناخن کاٹتے تھے۔ پھر فرمایا: اے علی! ناخن کاٹنا بغسل کے بال نوچنا اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا جمعرات کے دن کیا کرو اور جمعہ کے روز غسل کیا کرو، خوشبو لگایا کرو اور صاف لباس پہنا کرو۔ ابو القاسم اسماعیل بن محمد التیمی فی مسلسلاتہ والدیلمی
- ۱۷۳۸۵..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر کے بال بالکل صاف کرنے یعنی مونڈنے سے منع فرمایا (صرف دوران حج معمولی چھوٹے کرانے کا حکم دیا)۔ البزار وسندہ حسن
- کلام:..... تضعیف الترمذی ۱۵۷، تضعیف الجامع ۵۹۹۸۔
- ۱۷۳۸۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عجمی وفد جنہوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوا رکھی تھیں اور مونچھیں بڑھا رکھی تھیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی مخالفت کرو مونچھیں صاف کراؤ اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ ابن النجار

زیر ناف بال صاف کرنا

- ۱۷۳۸۷..... ہمیں ہشام نے ابوالمشرک ریث بن ابی اسد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت نقل کی کہ:
رسول اللہ ﷺ جب زیر ناف بالوں پر چوتے ملتے تو اپنے ہاتھ سے ملتے تھے۔ ابن ابی شیبہ
- ۱۷۳۸۸..... محمد بن قیس اسدی ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوہے (یعنی استرے) کے ساتھ زیر ناف بالوں کی صفائی کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: آپ نورہ (چونا) کیوں نہیں استعمال کرتے؟ فرمایا: وہ عیش و عشرت کا کام ہے جو ہمیں پسند نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

انگوٹھی پہننا

۱۷۳۸۹..... حضرت عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ میں ایک یا دو دفعہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۳۹۰..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن سعد، البخاری، مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۱..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی نے انگوٹھی پہنی ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا: اس کو نکال دے۔ اس نے نکال دی پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ مسند احمد، رجالہ ثقات لکنہ منقطع

۱۷۳۹۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنی انگوٹھیوں میں نقش نہ کرو اور نہ عربی لکھو۔

ابن ابی شیبہ، الطحاوی

۱۷۳۹۴..... ابن سیرین رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارنے کا حکم فرمایا۔ آدمی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے (جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس (سونے) سے زیادہ بدبودار ہے۔ المصنف لعبد الرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۳۹۵..... ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ ابن سعد

۱۷۳۹۶..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھیوں میں عربی میں کچھ لکھنے سے منع فرمایا۔

رواہ ابن سعد

۱۷۳۹۷..... حضرت عامر شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال (گورنروں) کو لکھا: تم جس انگوٹھی میں عربی نقش دیکھو اس کو توڑ دو، انہوں نے عیسے بن فرقہ عامل کی انگوٹھی میں یہ بات پائی لہذا اس کو توڑ دیا۔ ابن سعد

۱۷۳۹۸..... قیس کے غلام عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اور زیاد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے سونے کی انگوٹھی رکھی ہے؟ ابو موسیٰ بولے: میری انگوٹھی تو لوہے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری یا فرمایا خبیث ہے۔ لہذا جو شخص تم میں سے انگوٹھی پہننا چاہے وہ چاندی کی انگوٹھی پہنے۔ ابن سعد، مسند

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے

۱۷۳۹۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، اس کا گلینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیا۔ پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں (سونے کی) بنوائیں۔ تب نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اس کو نہیں پہنتا۔ ابن عساکر

۱۷۴۰۰..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الخناظر، ۱۶۳۰، المتناہیۃ ۱۱۵۔

۱۷۴۰۱..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے وہ انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم آگ کا انگارہ لیتے ہو اور اپنے ہاتھ میں رکھ لیتے ہو۔ مسلم

۱۷۴۰۲..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن عساکر کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناہیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۴۰۳..... ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، قسی، رنگے ہوئے کپڑوں، درندوں کی کھالوں اور چیتے کی کھال کو حرام قرار دیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں یزید بن ربیعہ جسی متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۵/۱۲۵

۱۷۴۰۴..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ النسائی

۱۷۴۰۵..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے غلام سفیان جن کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات تھی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک انصاری صحابی آیا جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: کیا میں پیتل کی انگوٹھی بنا لوں؟ فرمایا: کیا بات ہے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے؟ پوچھا: کیا میں سونے کی انگوٹھی بنا لوں؟ فرمایا: کیا بات ہے میں تم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ نیز فرمایا: اس کو چاندی کی بنا لے اور سونے کی نہ بنا۔ المخلصی فی حدیثہ

۱۷۴۰۶..... حضرت خالد بن سعید سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خالد! یہ کیسی انگوٹھی ہے؟ میں نے عرض کیا: انگوٹھی ہے میں نے بنائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری طرف پھینک۔ میں نے انگوٹھی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھادی۔ آپ نے دیکھا تو وہ لوہے کی انگوٹھی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ اس کا نقش کیسا ہے! میں نے عرض کیا: محمد رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اس کو لے لیا اور پہن لیا۔ پس وہی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم

۱۷۴۰۷..... عبد خیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں۔ ایک میں یاقوت تھا جو (مال وغیرہ) پانے کے لیے تھا، ایک میں فیروزہ تھا مدد کے حصول کے لیے۔ یاقوت کا نقش تھا: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین، فیروزہ کا نقش تھا: اللہ الملک جینی لوہے کی انگوٹھی کا نقش تھا العزۃ للہ اور عقیق کا نقش تین سطریں تھیں: ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ۔

الحاکم فی التاریخ، الصابونی فی المائین، ابو عبد الرحمن السلمی فی امالیہ

کلام:..... سند میں ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی ہے جس کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز العمال

۱۷۴۰۸..... عبد اللہ بن نافع، عاصم بن عمر بن حفص، جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن النجار

فائدہ:..... ظاہر بات یہ ہے کہ اسناد میں راوی کو وہم ہو گیا ہے اور اصل اسناد علی بن الحسین۔ سے مروی ہے نہ کہ علی بن ابی طالب سے۔ اور روایت مرسل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش

۱۷۴۰۹..... جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نقش نعم القادر

اللہ تھا۔ اللہ بہترین قادر سے

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگٹھی کا نقش عقلت فاعمل تھا (تو سمجھ گیا ہے اب عمل کر)۔ الدبنوری

۱۷۴۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درمیانی انگلی میں انگٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ الکجی

۱۷۴۱۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ میں انگٹھی اس میں یا اس میں پہنوں، یعنی انگٹھے، اس کے

برابر اور اس کے برابر (درمیانی والی) تینوں انگٹیوں میں انگٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الحمیدی، مسند احمد، العینی، البخاری، مسلم،

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مسند، ابی یعلیٰ، الکجی، ابو عوانہ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگٹھی پہنتے تھے۔

ابو داؤد، الترمذی فی الشمانل، النسائی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگٹھی پہنتے تھے اور اس کا نمینہ ہتھیلی کی اندر کی جانب رکھتے تھے۔

الضیاء للمقدسی

۱۷۴۱۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگٹھی، سخت لباس درندوں کی کھالیں پہننے سے منع

فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، الطحاوی، ابن حبان، البخاری، مسلم، السنن لسعد بن منصور

۱۷۴۱۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو سونے کی انگٹھی پہنے دیکھا آپ نے فرمایا: اس کو

پھینک دے۔ پھر اس نے لوہے کی انگٹھی پہن لی۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگٹھی پہن لی۔ اس سے آپ

ﷺ نے سکوت فرمایا۔ الجند یساوری

۱۷۴۱۶۔ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگٹھی کا نقش تھا: آمنت بالذی خلق فسوی، میں

ایمان لایا اس ذات پر جس نے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک بنایا۔ ابن عساکر

۱۷۴۱۷۔ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگٹھی کا نقش تھا الملک لله، بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن سعد، ابن عساکر

خضاب

۱۷۴۱۸۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابی

تالیف رضی اللہ عنہ) کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ ابو تالیف رضی اللہ عنہ کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے۔ گویا سفید پھولوں والا درخت

ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے بزرگ کو آنے کی زحمت دی۔ میں خود چل کر ان کے پاس چلا جاتا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو خضاب لگاؤ اور

سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔ الحارث

۱۷۴۱۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (وسمہ) سے خضاب کرتے تھے۔

مؤطا امام مالک، سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۰۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو آپ کی ریش مبارک تیز سرخی کی وجہ سے

غرن (تیز ہی سے آگ پکڑنے والے) درخت کی آگ محسوس ہو رہی تھی۔ آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۱۔ ابو جعفر انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کا سر اور ڈاڑھی جھاؤ کے درخت کا (جلتا ہوا) انگارہ

محسوس ہو رہا تھا۔ ابن سعد

۱۷۳۲۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی باندی نے ڈاڑھی خضاب کرنے کے لیے خضاب پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میرا نور بجھانا چاہتی ہے جس طرح فلاں نے اپنے نور کو بجھالیا ہے۔ مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی المعرفة

سیاہ خضاب دھولنے کی تاکید

۱۷۳۲۳..... ابو قبیل معافری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور ڈاڑھی سیاہ رنگ میں خضاب کر رکھی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عمرو بن العاص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو تمہارا بڑھاپے کا حال یاد ہے اور آج تو تو جوان نظر آ رہا ہے۔ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے پاس سے نکلتے ہی اس سیاہی کو دھو دو۔ ابن عبد الحکم فی فتوح مصر

۱۷۳۲۴..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں اپنے بڑھاپے (کے سفید رنگ) کو تبدیل نہ کرتے تھے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! آپ رنگ کیوں نہیں بدلتے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ (بڑھا پا اور سفیدی) اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ لہذا میں اپنے بڑھاپے کو بدلنے والا نہیں ہوں۔

ابو نعیم فی المعرفة

۱۷۳۲۵..... قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کو خضاب لگایا گیا وہ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ تھے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر سفید پھولوں والا درخت محسوس ہو رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۳۲۶..... بنی ہبار کے مولیٰ اسحاق بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا، ان پر ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی اور اس کے اوپر علامہ تھا جس کا شملہ کا ندھوں پر جمبول رہا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۳۲۷..... عروہ بن رویم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابن قریظ حمص کا گورنر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک دلہن ہودج (ڈولی) میں بٹھا کر لائی گئی ہے اس کے ساتھ آگ جلانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہودج توڑ دیا اور آگ بجھادی۔ پھر صبح کو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

میں اہل صفہ کے ساتھ تھا وہ مسجد نبوی ﷺ میں مساکین تھے۔ ابو جندل نے امامہ سے نکاح کیا تو دو بڑے لگن کھانے کے بنوائے تھے جو کھانے سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا اور اللہ کی حمد و ثنا کی۔ جبکہ گذشتہ رات لوگ آگ کو ساتھ اٹھا کر لاتے ہیں۔ اور اہل کفر کی سنت پر عمل کیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام جب بوڑھے ہوئے تو سفیدی کو نور سمجھا اور اس پر اللہ کی حمد کی، جبکہ ابن الحرانہ نے اپنا نور بجھا دیا ہے اور اللہ پاک بھی قیامت کے دن اس کا نور بجھائے گا ابن الحرانہ اہل حمص میں سے پہلا شخص تھا جس نے سیاہ خضاب لگایا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۳۲۸..... عبدالرحمن بن عائد اشمانی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ڈاڑھی کو پیری کے بتوں کے ساتھ رنگتے تھے اور عجیبوں کی مخالفت کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۳۲۹..... عبید بن جریج سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کرتے دیکھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی رنگتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! وہ چند سفید بال تھے یہاں کے، (ڈاڑھی بچہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا)۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۷۳۳۰..... حسان بن ابی بابر سلمی سے مروی ہے کہ ہم طائف میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ کچھ

نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ میں اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا ہوا تھا تو میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: مرحبا زرد رنگ والوں کو اور سرخ رنگ والوں کو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الوجدان، البغوی، الباوردی، ابن السکن ابن السکن فرماتے ہیں: اس کی سند میں نظر ہے۔ ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۷۴۳۱۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کا خضاب کیا، حالانکہ آپ کے بیس بال صرف سفید ہونے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۴۳۲۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی سفید بالوں والا نہ تھا چنانچہ انہوں نے بھی مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کر لیا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۷۴۳۳۔۔۔ اسحاق بن الخارث قریشی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے عمیر بن جابر اور اشرس بن غاضرة کنڈی کو مہندی اور کتم (وسمہ) کے ساتھ خضاب لگائے دیکھا۔ یہ دونوں حضور ﷺ کے عجت یافتہ صحابی تھے۔ ابن ابی خیشمہ، البغوی، ابن مندہ، ابو نعیم

۱۷۴۳۴۔۔۔ حمید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو بڑھا پانہیں پہنچا تھا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی کا خضاب لگایا۔

ابن سعد، ابو نعیم

رسول اللہ ﷺ کے چند بال سفید تھے

۱۷۴۳۵۔۔۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صرف معمولی بال سفید ہونے تھے۔ لیکن آپ علیہ السلام کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب لگایا۔ ابن سعد، ابو نعیم

۱۷۴۳۶۔۔۔ عباس بن سہل بن سعد الساعدی سے مروی ہے فرمایا: میرے والد اپنی سفید ڈاڑھی اور سفید سر کو تبدیل نہ کرتے تھے۔

ابن مندہ ابن عساکر

۱۷۴۳۷۔۔۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص کالے رنگ کا خضاب کرتے تھے۔ ابو نعیم

۱۷۴۳۸۔۔۔ محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہندی کا خضاب کیا پھر چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابو نعیم فی المعرفة

۱۷۴۳۹۔۔۔ عبد الرحمن بن سعد جو اسود بن سفیان کے غلام تھے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب لگائے دیکھا۔

ابن سعد

۱۷۴۴۰۔۔۔ صلت سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان کو خطبہ دیتے دیکھا آپ کے جسم پر سیاہ قیص تھی اور آپ نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد

الترجیل کنگھی کرنا

۱۷۴۴۱۔۔۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا اکرام کیا کر۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن شامی کرتے تھے۔ ابن عساکر

آئینہ دیکھنا

۱۷۲۲۲..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:
الحمد لله الذي سوى خلقي فعدله وكرم صورته وجهي فحسنها وجعلني من المسلمين.
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق برابر کی، میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین شکل بنایا اور مجھے مسلمانوں
میں سے بنایا۔ ابن السنی والدیلمی

خوشبو

۱۷۲۲۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ہانڈی کے ابلتے ہوئے پانی سے ملا جائے یہ مجھے زعفران کے ملنے سے محبوب ہے۔
ابو عبید فی المغرب
۱۷۲۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روئے زمین کی خوشبوؤں میں سے اچھی خوشبو سرزمین ہند کی ہے۔ یہیں آدم علیہ السلام اترے
تھے اور یہاں کے درخت جنت کی خوشبو سے پیدا فرمائے گئے تھے۔ ابن جریر، البیہقی فی البعث، ابن عساکر
۱۷۲۲۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے ان میں سے ایک آدمی نے خلوق خوشبو لگا رکھی
تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سب پر سلام کیا اور مجھ سے منہ
کیوں پھیر لیا؟ ارشاد فرمایا تیری پیشانی پر انگارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی
۱۷۲۲۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس بیعت کرنے آیا اس پر خلوق خوشبو کا اثر تھا۔ آپ نے اس کو
بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے جا کر اس کو دھویا پھر آ کر بیعت کی۔ البزار

مردوں کی زینت میں مباح زینت

۱۷۲۲۷..... واقعہ بن عبد اللہ تمیمی سے مروی ہے وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے
اپنے دانتوں پر سونے کا پانی چڑھوایا تھا۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل
۱۷۲۲۸..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار میں چار سو درہم کی چاندی تھی۔ الخطیب فی رواة مالک

عورتوں کی زینت..... زیورات

۱۷۲۲۹..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ پہلی عورتیں اپنی قمیص کی آستینوں کو کشادہ کر کے ان میں اپنی انگلیاں چھپا لیتی تھیں جس سے انگلیوں
بھی چھپ جاتی تھی۔ ابن ابی شیبہ
۱۷۲۵۰..... عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک موتی لے کر اس میں دھاگہ پرویا پھر اپنی کسی گھر والی
کو دے دیا۔ ابو نعیم

عورتوں کا ختنہ

۱۷۲۵۱..... سخاک بن قیس سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا نام ام عطیہ تھا جو نواری لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو

نرمایا: اے ام عطیہ! جب تو ختنہ کرے تو پردہ بکارت کو نہ پھاڑا کر اس سے مرد کو زیادہ لطف اور عورت کو مسرور: ہو گا۔ ابن مندہ، ابن عساکر
 ۱۷۴۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام حضرت سارہ کی باندی تھیں۔ پھر حضرت سارہ نے وہ اپنے شوہر
 ابراہیم علیہ السلام کو دیدی۔ پھر اسماعیل۔ ہاجرہ کے لطن سے پیدا ہونے میں سبقت لے گئے۔ اور اسحاق علیہ السلام بعد میں سارہ علیہ السلام کے
 بطن سے تولد ہوئے۔ جب اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی گود میں بیٹھے تو سارہ علیہ السلام (کو غیرت آئی اور انہوں نے) کہا: اللہ کی قسم! میں اس
 کے تین عمدہ اعضاء کو بگاڑ دوں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ کہیں وہ ان کو نکلا نہ کر دے یا کانوں میں سوراخ نہ کر دے۔ حضرت ابراہیم علیہ
 السلام نے سارہ علیہ السلام کو فرمایا: تم ایسا کچھ کرو کہ قسم سے بری ہو جاؤ اور (زیادہ تکلیف نہ دو وہ یوں کہ تم) اس کے کان چھید دو اور اس کا ختنہ
 کر دو۔ تب پہلی مرتبہ ختنہ اس عورت کا ہوا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا کہ جب تو ختنہ کیا
 کرے تو ہلکا سا اشارہ کیا کر اور پردہ کو بالکل نہ ختم کیا کر یہ اس کے چہرے کے لیے خوشگوار اور شوہر کے لیے لطف اندوز ہوگا۔ الخطیب فی تاریخ

عورتوں کی متفرق زینت

۱۷۴۵۴..... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
 حاضر ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہلکے پھلکے جسم والے سفید رنگت کے مالک تھے۔ میں نے (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ
 گدے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے (کھینوں وغیرہ کو) ہنار ہی ہیں۔

ابن سعد، ابن منیع، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۴۵۵..... قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ
 سفید رنگت والے ہلکے جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اسماء بنت عمیس تھیں جو آپ پر جھول رہی تھیں ان کے ہاتھ گدے ہوئے
 تھے بربریوں کی طرح، جاہلیت میں گدے دئے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو دو گھوڑے دیئے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا مجھے دیدیا اور
 دوسرا میرے باپ کو دیدیا۔ ابن جریر

۱۷۴۵۶..... ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں اپنے بالوں کو کانوں تک لٹکے ہوئے کر لیا کرتی تھیں۔ ابن جریر
 ۱۷۴۵۷..... (عبدالرزاق کہتے ہیں) مجھے اسماعیل نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شوہر والی عورت کو منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیوں کو خالی
 رکھے (بلکہ پازیب پہننے کا حکم دیتی تھیں) نیز آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: عورت کو خضاب نہیں چھوڑنا چاہیے (ہاتھوں کی مہندی) کیونکہ
 رسول اللہ ﷺ مردوں کی طرح رہنے والی عورتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۴۵۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورت کو سر کے بالوں پر مشک لگانے سے منع فرماتی تھیں۔ عبدالرزاق
 ۱۷۴۵۹..... حرب بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے جمعہ کے روز برسر منبر ارشاد فرماتے سنا: ہم نے عورتوں کے لیے ورس
 (رنگائی کی بوٹی) اور ابر (موشیوں) کا حکم دیدیا ہے۔ ورس ان کے پاس یمن سے آئے گی اور موشی یمن کے ذمیوں سے جن پر جزیہ ہے لیے
 جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۰..... حسین بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس ہاتھی دانت کا ایک ٹکڑا تھا اور ان
 کے گلے میں موتیوں کی مالا تھی۔ آپ نے فرمایا: میرے باپ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو بغیر زیور کے ناپسند کرتے تھے۔ مسعود
 ۱۷۴۶۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ورس اور زعفران میں سے ہمارا حصہ بھیجتے تھے۔

ممنوعات

۱۷۳۶۲..... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کے زیورات سے منع فرمایا۔ الخطیب فی المتفق
 ۱۷۳۶۳..... (مسند عمار رضی اللہ عنہ) میں ایک سفر سے واپس ہوا تو میری اہلیہ نے مجھے زرد رنگ مل دیا۔ میں پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو
 آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا، جا اور غسل کر۔ میں نے آکر غسل کیا پھر کچھ اثر رہتے ہوئے واپس آپ کی خدمت میں آکر
 سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا: جا اور غسل کر۔ میں واپس آیا اور بچے ہوئے پانی کے ساتھ خوب جلد کور کڑا حتیٰ کہ مجھے یقین ہو گیا
 کہ میں صاف ہو گیا ہوں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: علیکم السلام بیٹھ جاؤ۔ پھر
 فرمایا: ملائکہ کسی کافر کے جنازے میں حاضر ہوئے اور نہ کسی جنسی کے پاس آئے حتیٰ کہ وہ غسل کر لے یا نماز جیسا وضو کر لے اور نہ زرد رنگ میں
 لتھڑے ہوئے آدمی کے پاس حاضر ہوئے۔ عبدالرزاق

۱۷۳۶۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی عورت کی طرح اپنی صفائی ستھرائی رکھے اور
 ہر روز سر مد لگائے اور عورت کے اپنے بالوں کی طرح ہر روز اپنی ڈاڑھی کو بنائے سنوارے۔ ابو ذر الہروی فی الجامع
 ۱۷۳۶۵..... جمید بن عبدالرحمن الحمیری سے مروی ہے کہ میں ایک صحابی رسول سے ملا جو چار سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا تھا جس طرح
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ساتھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہر روز کھنٹی کی جائے یا غسل خانے میں پیشاب کیا جائے، یا
 آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت آدمی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے لیکن دونوں ایک ساتھ پانی لے سکتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۳۶۶..... ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید بالوں کے نوچنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر
 ۱۷۳۶۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! سونے کی انگٹھی نہ پہن اور نہ عصفور کے ساتھ رزگا ہو اسرخ
 کپڑا کچھوے پر اہل۔ عویس فی جزئہ

حرف السین

اس میں دو کتاب ہیں کتاب السفر اور کتاب السحر۔

کتاب السفر قسم الاقوال

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول سفر کی ترغیب میں

اس فصل کی تمام احادیث محل کلام (ضعیف) ہیں۔

۱۷۳۶۸..... سفر بروحمت مندر ہوئے۔ ابن السنی، ابونعیم فی الطب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: الا لحاظ ۳۲۶، ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

۱۷۳۶۹..... سفر بروحمت حاصل کرو گے اور رزق نصیب ہوگا۔ عبدالرزاق عن محمد بن عبدالرحمن مرسلأ

کلام: ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۳۷۰..... سفر بروحمت مندہ ہو گے اور مال نقیمت پاؤ گے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط

للطبرانی، ابونعیم فی الطب، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۳۱۲۶، ضعیف الجامع ۳۲۱۲۔

۱۷۷۱..... سفر کرو صحت مند رہو گے، غزوہ کرو غنیمت پاؤ گے۔ مسند احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۱۰، الضعیفۃ ۲۵۴۔

الاکمال

۱۷۷۲..... سفر کرو صحت مند رہو گے عمامہ باندھو حلم و بردباری ملے گی۔ ابو عبد اللہ بن محمد بن وضاح فی فضل العمامہ عن ابی ملیح الہذلی عن ابیہ

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۳۱۲۵۔

دوسری فصل..... آداب سفر میں

۱۷۷۳..... جب تم میں سے کوئی سفر کو نکلے تو اپنے بھائیوں کو الوداع کہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان کی دعاؤں میں برکت کر دے گا۔

ابن عساکر، مسند الفردوس للذہبی عن زید بن ارقم

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سند میں نافع بن الحارث ہے جس کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف میں شمار کیا ہے اور امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ نیز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث پر ضعیف کا اشارہ فرمایا ہے۔ دیکھئے فیض القدر ۳۳۳۔

۱۷۷۴..... جب تو سفر کا ارادہ کرے یا کسی مقام پر جانے کے لیے نکلے تو اپنے گھر والوں کو یہ کلمات کہہ دے:

استودعکم اللہ الذی لا تخیب ودائعہ

میں تم کو اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوا کرتی۔ الحکیم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۵۳۔

۱۷۷۵..... حضرت لقمان حکیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی امانت رکھوائی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عمر

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۹۲۱۔

۱۷۷۶..... جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کر لے اس سے ان کی دعاؤں کے ساتھ اپنی دعا میں خیر کا اضافہ: وگا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعیف کا اشارہ فرمایا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض میں نقل کرتے ہیں کہ عراقی رحمۃ

اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ امام پیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں یحییٰ بن العلاء الجبلی ضعیف ہے۔ فیض

القدر ۲۶۹۔

۱۷۷۷..... اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی چیز امانت رکھوائی جائے اللہ تعالیٰ اس کے حفاظت فرماتے ہیں۔

ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۷۸..... اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن قتادہ بن عیاش

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۶۳۱۔

فائدہ:..... مذکورہ دعا مسافر کو دینی چاہیے جس کے عربی کلمات یہ ہیں:

جعل الله التقوى زادك. وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث ماتكون.

۱۷۴۷۹... استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك.

میں اللہ کی امانت میں دیتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس، ابن حبان، السنن للبيهقي عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۰... استودعك الله الذي لا تضيع ودائعه. میں تجھے اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۱... زدك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ماتكون.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور خیر کو تیرے لیے آسان کرے وہ جہاں ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۴۸۲... جب تو سفر پر نکلے تو اپنے پیچھے جس کو چھوڑ کر جائے اس کو یہ دعا دے:

استودعك الله الذي لا تضيع ودائعه. مسد احمد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ وحسن

۱۷۴۸۳... جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کہے، اس سے اللہ پاک ان کی دعاؤں کی بدولت سفر پر جانے والے کے لیے

خیر میں اضافہ فرمادے گا۔ ابن النجار عن زید بن ارقم

کلام:..... ضعيف ابامع ۳۲۱۔

۱۷۴۸۴... في حفظ الله وفي كنفه وزودك الله التقوى وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث توجهت.

تو اللہ کی حفاظت اور پناہ میں رہے، اللہ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے وہ جہاں کہیں ہو۔

ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۵... في حفظ الله وفي كنفه وزودك الله التقوى وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث ماكنت.

ابن السنی وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ اس کو یہ دعا دی۔

۱۷۴۸۶... اے لڑکے! اللہ تجھے تقویٰ کا توشہ دے، خیر کی طرف تجھے لے جائے اور تیرے رنج و غم کی کفایت کرے۔

جب لڑکا واپس آیا تو نبی علیہ السلام کو آ کر سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے سر اس کی طرف اٹھا کر فرمایا اے لڑکے! اللہ تیرا حج قبول کرے،

تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے تیرا خرچ کیا ہو مال زیادہ ہو کر ملے۔ ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۷... في حفظ الله وكنفه وزودك الله التقوى وغفر لك ذنبك واخلف نفقتك.

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۸... جب اللہ کی امانت میں کوئی چیز دی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۹... اے اللہ! مسافت کی دوری اس کے لیے پیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔

الترمذی حسن، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

- ۱۷۳۹۰..... نصیب والوں اور خوشحال لوگوں کے ساتھ سفر کرو۔ مسند الفردوس المدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۹۱..... جب تم میں سے کسی کا سفر طویل ہو جائے تو وہ رات کے وقت گھر واپس نہ آئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۹۲..... جب تورات کو داخل ہو تورات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا، تاکہ عورت زیناف بال صاف کر لے اور پراگندہ بالوں والی اپنے بال سنوار لے۔ البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۹۳..... جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آ جائے تاکہ عورت زیناف بال صاف کر لے اور اپنے بال سنوار لے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۹۴..... مہلت دو کہیں ہم رات کو داخل ہو جائیں تاکہ پراگندہ بالوں والی بال درست کر لے اور زیناف بال چھوڑنے والی عورت اپنے بالوں کی صفائی کر لے۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۹۵..... سفر کے بعد اچھا وقت گھر داخل ہونے کا رات کا شروع حصہ ہے۔ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۹۶..... جب صحراء میں کسی کی سواری کا جانور کھو جائے تو وہ یہ نداء پکارے:
- یا عباد اللہ احبسوا علی دابتی۔
اے اللہ کے بندو! میری سواری کو میرے لیے روک لو۔
پھر زمین پر جو اللہ کے حاضر بندے ہیں وہ اس کو تم پر روک دیں گے۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

- کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۱۱، ضعیف الجامع ۴۰۴، الضعیفۃ ۶۵۵۔
- ۱۷۳۹۷..... جب صحراء میں گمراہ کرنے والے شیاطین تم کو تنگ کریں تو اذان دیدو۔ بے شک شیطان اذان سنتا ہے تو ہوا نکالتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۴۳۶، الضعیفۃ ۱۱۳۰۔
- ۱۷۳۹۸..... جب تم میں سے کوئی اپنی چیز گم کر دے یا وہ کسی مدد کا محتاج ہو جائے ایسی زمین میں جہاں کوئی انیس (انسان غم خوار) نہ ہو تو وہ یوں کہے:

یا عباد اللہ اغیثونی یا عباد اللہ اغیثونی۔

اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو، اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو۔ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتے۔

الکبیر للطبرانی عن عتبہ بن غزو ان

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۸۳، الضعیفۃ ۶۵۶۔

۱۷۳۹۹..... جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو ایک آدمی کو اپنا امیر بنا لیں۔ ابو داؤد، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۰..... جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو اپنا امیر منتخب کر لیں۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۱..... جب تم سفر پر نکلو تو تمہارا بڑا قاری (عالم) تمہاری امامت کرے، خواہ وہ چھوٹا ہو اور جو تمہاری امامت کرے وہی تمہارا امیر بنے۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۲..... جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو زمین سے اونٹ کو اس کا حق دو۔ اور جب تم قحط زدہ (خشک) زمین میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ

چلو۔ جب تم رات کو پڑاؤ ڈالو تو راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ وہ زمین پر چلنے والے ہر ذی روح کا راستہ ہے اور رات کے وقت حشرات الارض کا ٹھکانہ ہے۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۳..... جب تم سرسبز گھاس والی زمین پر سفر کرو تو سواریوں کو ان کی غذا دو اور پڑاؤ کی جگہ سے تجاوز نہ کرو۔ جب تم قحط زدہ (خشک بنجر) زمین میں سفر کرو تو تیز چلو۔ تم پر سفر کے لیے رات کا وقت لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ جب گمراہ کن جنات تم کو جنگل وغیرہ میں بہکا دیں تو اذان دیدو راستوں پر نماز پڑھنے سے اور پڑاؤ ڈالنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور راستوں پر قضاء حاجت قطعاً نہ کرو کیونکہ اس سے لعنت پڑتی ہے۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۴..... اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے، اس کے ساتھ راضی ہوتا ہے اور اس پر مدد کرتا ہے جتنی سختی پر مدد نہیں کرتا۔ پس جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو پڑاؤ کی جگہوں پر پڑاؤ ڈال دو۔ جب قحط زدہ خشک زمین پر چلو تو (بغیر اترے) جلدی اس مقام کو عبور کر لو۔ رات کو سفر زیادہ رکھو۔ کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور راستوں میں رات بتانے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ زمین پر چلنے والوں کا راستہ اور (حشرات الارض) سانپوں (وغیرہ) کا ٹھکانہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن خالد بن معدان

۱۷۵۰۵..... تم پر رات کی تاریکی میں سفر لازم ہے کیونکہ اس سے زمین لپیٹ جاتی ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۶..... جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے آئے خواہ اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لائے۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے فیض القدر ۱/۴۱۵، اسنی المطالب ۱۳۳، ضعیف الجامع ۶۲۷۔

۱۷۵۰۷..... جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کے لیے کوئی ہدیہ لے کر آئے خواہ پتھر کیوں نہ ہوں۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۲۵، الضعیفۃ ۴۳۶، المتناہیۃ ۹۶۴۔

۱۷۵۰۸..... جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے کر آئے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنے تھیلے میں پتھر ڈال لائے یا لکڑیوں کا گٹھڑ باندھ لائے اس سے ان کو خوشی ہوگی۔ ابن شاہین، الدارقطنی فی الافراد، ابن النجار عن ابی رهم

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ۵۱۷، کشف الخفاء ۳۲۲۵۔

۱۷۵۰۹..... جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو رات کو گھر نہ آئے اور آتے ہوئے اپنے تھیلے میں پتھر ڈال لائے خواہ پتھر ہوں۔ مسند الفردوس للذہبی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۲۶، الضعیفۃ ۱۴۳۷۔

۱۷۵۱۰..... جب تم سفر پر ہو تو کہیں بھی پڑاؤ تھوڑا رکھو۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیلمی نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس میں حسن بن علی الاہوازی راوی ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابن عساکر نے اس کو کذب کے ساتھ مہتمم کیا ہے۔ فیض القدر ۱/۴۳۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸۵۔

۱۷۵۱۱..... جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور وہاں دو پہر کو دو گھنٹی آرام کرے تو پھر وہاں کم از کم دو رکعت پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ فیض
انقدیر ۲۴۶/۱

۱۷۵۱۲..... جب تم میں سے کوئی کسی مقام پر اترے تو یہ کلمات پڑھے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. میں پناہ
مانگتا ہوں اللہ کے تام کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے۔ پھر اس کو کوئی چیز وہاں ضرر نہ پہنچا سکے گی حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

مسلم عن خولة بنت حكيم

۱۷۵۱۳..... میری امت جب سمندر (یا پانی) میں سفر کرے تو اس کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے یہ کلمات امان ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمَرْسَاهَا. الآیة.

اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ. الآیة.

اور نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی (جیسا کہ اس کی) قدر کا حق (تھا)۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن السنی عن الحسن

کلام: ذخیرۃ الخفاء ۶۸۴، ضعیف الجامع ۱۲۲۸۔

۱۷۵۱۴..... تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو، لہذا اپنے کجاووں کو صحیح کر لو اور اپنے لباس درست کر لو گویا تم لوگوں میں بڑے اور معزز
ہو جاؤ بے شک اللہ پاک گندی بات کو اور گندے کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سهل بن الحنظلیہ، ۱۷۲۴

کلام: ضعیف الجامع ۲۰۳۹۔

۱۷۵۱۵..... ایک سواری شیطان ہے دو سواریاں دو شیطان ہیں اور تین سواریاں قافلہ ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۵۱۶..... شیطان ایک کو اور دو کو اور غلا لیتا ہے لیکن جب تین ہوتے ہیں تو ان کو نہیں ورغلا سکتا۔ مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۳۵۵، کشف الخفاء ۱۰۷۴۔

۱۷۵۱۷..... قوم کا سرداران کا خادم ہے۔ ابن ماجہ عن ابی قتادہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: مذکورہ حدیث ابن ماجہ میں نہیں ہے۔ امام عجلونی نے اس کو کشف الخفاء میں ذکر کیا اور اس کے تمام طرق بھی ذکر کیے اور خلاصہ

فرمایا: حدیث ضعیف ہے، لیکن تعدد طرق کی وجہ سے اس کو حسن لغیرہ بھی کہا گیا ہے۔ یقول المترجم ضعیف راجح ہے: دیکھئے: التمزیز ۹۱ م النشرة

۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۳۔

۱۷۵۱۸..... قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔ قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ ابو نعیم فی الاربعین الصوفیۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۱۹..... سفر میں قوم کا سردار (اور امیر) ان کا خدمت گار ہوتا ہے۔

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۶، ضعیف الجامع ۳۳۲۳۔

جو خدمت میں سب سے سبقت لے جائے اس سے دوسرے کسی عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جاسکتے سوائے شہادت کے۔

الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن سهل بن سعد

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۷۶، الشذرة ۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۵۔

۱۷۵۲۰..... آج۔ دوران سفر روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۱..... سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، تم میں سے کسی کو اس کے کھانے، پینے اور نیند سے روک دیتا ہے، پس جب مسافر اپنا کام پورا کر لے تو واپسی

میں جلدی کرے۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۲..... جب کوئی قوم سفر پر چلے تو اپنے نان نفقے (طعام وغیرہ) کو کسی ایک کے پاس جمع کرادے یہ ان کے لیے زیادہ خوش دلی کا باعث ہے اور اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۹۲۔

۱۷۵۲۳..... جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ اور جس کے پاس زائد توشہ (طعام وغیرہ) ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۷۵۲۴..... جب تم کسی ایسی زمین پر گزرو جس کے رہنے والوں کو اللہ نے (عذاب میں) ہلاک کر دیا ہو تو وہاں سے جلدی کوچ کر جاؤ۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۵..... شیطان ایک اور دو کوورغلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب تین ہوئے ہیں تو ان کوورغلانے کا خیال نہیں کرتا۔

مسند البزار عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۲۔

سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا

۱۷۵۲۶..... اے جبیر کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو سب سے زیادہ اچھی حالت میں اور زیادہ توشے والا ہو تو پھر یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کر: قل یا ایہا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ و الفتح، قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ اور ہر سورت کے شروع اور آخر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا رہ۔ مسند ابی یعلیٰ، الضیاء عن جبیر بن مطعم

۱۷۵۲۷..... اے اسلم غیر قوم کے ساتھ مل کر جہاد کرتیرے اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔ اپنے رفقاء پر تو معزز ہو جائے گا۔ اے اسلم! بہترین سفر کے ساتھی چار ہیں، بہترین مقدمتہ الجیش، چالیس آدمیوں کا ہے، بہترین سریرہ چار سو آدمیوں کا ہے، بہترین لشکر چار ہزار آدمیوں کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔ اور حدیث باطل ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ رقم ۲۸۲۷۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

۱۷۵۲۸..... اے گروہ مہاجرین و انصار! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان۔ لہذا تم ایک ایک یا دو دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۹..... اگر تم میں سے کوئی جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ پڑھ لے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

تو اس کو اس پڑاؤ میں کوئی ضرر نہ پہنچے گا حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ ابن ماجہ عن خولة بنت حکیم

۱۷۵۳۰..... مسافر اپنے پیچھے گھر والوں کے لیے دو رکعت سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں چھوڑ کر جاتا، جو وہ سفر کے ارادے کے وقت ان کے پاس پڑھ کر جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن المطعم بن المقدم، مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۵۹، الضعیفۃ ۳۷۷۲۔

۱۷۵۳۱..... کوئی مسافر جو اپنے سفر کے دوران اللہ کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتا ہے ایک فرشتہ اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے اور جب کوئی مسافر شعر (قصہ کہانی گانے) وغیرہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے۔

الایوسط للطبرانی عن عقبہ بن عامر

متفرق آداب..... از الاکمال

۱۷۵۳۲..... آدمی جب اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلتا ہے اور یہ پڑھتا ہے: بسم اللہ حسبی اللہ تو کلت علی اللہ تو فرشتہ کہتا ہے: تجھے کفایت ہوئی، ہدایت ہوئی اور ہر سرے سے تیری حفاظت ہوئی۔ ابن صصری فی امالیہ و حسنہ عن عون بن عبد اللہ بن عتبہ، مرسلہ

۱۷۵۳۳..... جو شخص اپنے گھر سے سفر وغیرہ کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللہ آمنت باللہ اعتصمت باللہ تو کلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر ایمان لایا، اس (کی رسی) کو مضبوط تھا، اللہ پر بھروسہ کیا اللہ کے بغیر کسی شر سے حفاظت نہیں اور اللہ کے بغیر کسی چیز کی طاقت نہیں۔

تو اس نکلنے میں اس کو خیر ملے گی اور اس نکلنے کے بعد اس کی شر سے حفاظت ہوگی۔ مسند احمد، ابن صصری فی امالیہ عن عثمان

۱۷۵۳۴..... جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت کہے:

بسم اللہ واعتصمت باللہ تو کلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ.
تو اس نکلنے میں اس کو خیر نصیب ہوگی اور شر سے حفاظت ہوگی۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۵..... کوئی بندہ جب سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو ان چار رکعات سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا جن کو وہ اپنے گھر میں ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اللہم انی اتقرب بہن الیک فاجعلہن خلیفتی فی اہلی و مالی.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں پس ان کو میرا خلیفہ بنا میرے اہل میں اور مال میں۔
تو یہ رکعات اس کے اہل اس کے مال، اس کے گھر اور اس کے آس پڑوس کے کئی گھروں کی حفاظت کا سبب بنیں گے۔

الحاکم فی التاریخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۶..... اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاہل اصحبنا بصحبۃ و اقبلنا بذمۃ اللہم ارزقنی قفل الارض و ہون علینا السفر، اللہم انی اعوذ بک من وعشاء السفر و کتابۃ المنقلب، اللہم ازولنا الارض و سیرنا فیہا.

اے اللہ تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے۔ ہم تیرے ساتھ پر راضی ہیں اور تیرے ذمہ کو قبول کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے زمین کے تالے کھول دے اور ہم پر سفر آسان کر دے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر اس میں تیز کر دے۔ مسند الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۷..... جب میری امت کے لوگ سمندر پر سفر کریں تو ان کے لیے غرقابی سے پناہ کے یہ کلمات ہیں:

بسم اللہ مجراہا و مر سہا الایۃ

وما قدر و اللہ حق قدرہ. الایۃ. مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر عن الحسن

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۳، ضعیف الجامع ۱۲۳۸۔

۱۷۵۳۸..... جب کوئی آدمی کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے:

بسم اللہ الملک الرحمن مجراہا و مر سہا ان ربی لغفور رحیم.

اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں جو بادشاہ ہے مہربان، اس (کشتی) کا چلنا اور رکنا اس کے نام کے ساتھ ہے بے شک میرا رب مغفرت

کرنے والا مہربان ہے۔

تو اللہ پاک اس کو غرق سے امان دے گا حتیٰ کہ اس سے بخیریت نکل آئے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۵۳۹..... اے خفاف! راستہ اپنانے سے پہلے راستے کا ساتھی لے لے۔ اگر تجھے کوئی حادثہ پیش آئے گا وہ تیری مدد کرے گا اور اگر تو اس کا
 محتاج ہوگا وہ تیرے کام آئے گا۔ الجامع للخطیب عن خفاف بن ندبة
 کلام:..... روایت محل کلام ہے، دیکھئے: مشکذ رقم ۱۳۶۶
 ۱۷۵۴۰..... جو جمعہ کے دن اپنے رہنے کے گھر سے سفر پر نکلا فرشتے اس پر بدعا کریں گے اور سفر میں کوئی اس کا ساتھی نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی
 حاجت اور ضرورت کے موقع پر کوئی اس کی مدد کرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 کلام:..... الضعیفہ: ۲۱۹۔

۱۷۵۴۱..... جب تم میں سے کوئی تھک جائے تو وہ تیز تیز چلے اس سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۷۵۴۲..... تم تیز چلو، ہم تیز چلے اور اس کو زیادہ (آسان اور) ہلکا پایا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن
 لنبیہنی، ابونعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ
 قائدہ:..... تو ان نے رسول اللہ ﷺ کو چلنے کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۵۴۳..... اللہ تعالیٰ نرم مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو سواری کو چرنے دو۔ اور وہاں پڑاؤ سے آگے نہ
 نکلو۔ اور جب تم قحط زدہ خشک زمین میں سفر کرو تو وہاں سے نکلنے کی کرو۔ تم پر رات کی تاریکی سفر کے لیے لازم ہے۔ کیونکہ زمین رات کو لپٹ جاتی
 ہے جب صحراء و جنگل میں گمراہ کن جنات و شیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دیدو۔ اور راستوں کے اوپر نماز پڑھنے سے گریز کرو کیونکہ وہ درندوں کی
 گذرگاہ اور سانپوں (اور حشرات الارض) کا ٹھکانہ ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم و لیلۃ عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۷۵۴۴..... جب زمین سرسبز و شاداب ہو تو میانہ روی کے ساتھ چلو۔ سواریوں کو ان کا حق دو (کہ اس زمین میں وہ چر پھر لیں)۔ بے شک اللہ
 تعالیٰ رفیق ہے اور رفیق کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جب زمین خشک اور بنجر ہو تو وہاں سے نجات پانے کی کرو۔ تم پر رات کا سفر لازم ہے۔ کیونکہ زمین
 رات کو سکتی جاتی ہے اور کسی راستے پر رات بتانے سے گریز کرو کیونکہ وہ حشرات کا ٹھکانہ اور درندوں کی گذرگاہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۵۴۵..... تم پر رات کو چلنا لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپٹ جاتی ہے، جب شیاطین تم کو ورغلائیں تو اذان دے دو۔
 ابن ابی شیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے: المعلة: ۵۸۔

۱۷۵۴۶..... سنت یہ ہے کہ جب قوم سفر پر ہو تو ان کا طعام پانی وغیرہ اکٹھا کر لیا جائے، یہ ان کے لیے خوش دلی اور اچھے اخلاق کا ضامن ہے۔
 الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے

۱۷۵۴۷..... جب سفر میں تین مسلمان جمع ہوں تو ان میں سے جو سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھا ہو وہ ان کی امامت کرے، خواہ وہ ان
 میں سب سے چھوٹا ہو اور جوان کی امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن، مرسلأ
 ۱۷۵۴۸..... جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سب سے بڑا قاری ان کی امامت کرے خواہ وہ عمر میں ان سے چھوٹا ہو جب وہ ان کی

امامت کرنے وہی ان کا امیر ہوگا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرسلًا

۱۷۵۳۹۔۔۔ جب تین افراد ہوں تو وہ ایک کو امیر بنالیں اور اللہ پر بھروسہ کریں اور آپس میں نرمی و محبت سے رہیں۔

المتفق والمفترق عن ابی الکنور یزید بن عامر الثعلبی

۱۷۵۵۰۔۔۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔ الدارقطنی فی السنن عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۱۔۔۔ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار سب سے زیادہ (کتاب اللہ کا)

پڑھا ہوا ہے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسلم، النسائی، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، السنن

للبيهقي عن ابی سعید، الشیرازی فی الالقباب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۷۵۵۲۔۔۔ جب تم سفر میں تین افراد ہو تو تم میں سے ایک امامت کرے اور تم میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو (کتاب اللہ کا) زیادہ پڑھا

ہوا ہے۔ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۳۔۔۔ جب تم میں سے کوئی ایک سفر کرے یا کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور اپنا سامان کہیں رکھے تو اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دے پھر یہ

کہے: اللہ ربی لا شریک لہ۔ تو اس کے سامان کی حفاظت ہوگی۔ ابو الشیخ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۴۔۔۔ جب آدمی کہیں چلا جائے تو رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۵۔۔۔ تم میں سے کوئی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۶۔۔۔ (سفر کے بعد) عشاء کی نماز کے بعد اپنی عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ذخیرة الحفاظ ۶۱۱۱۔

۱۷۵۵۷۔۔۔ جب تم میں سے کوئی سفر کے لیے نکلے پھر اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو کوئی نہ کوئی ہدیہ ضرور لائے خواہ پتھر لے آئے۔

الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۵۵۸۔۔۔ جب تو سفر سے لوٹے تو ہم بستری کے ساتھ اولاد طلب کر۔ البخاری، مسلم، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۹۔۔۔ تم میں سے جو شخص اس بستی میں اترے وہ اپنے گھر اس مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر نہ لوٹے پھر بعد میں اپنے گھر لوٹے۔

الکبیر للطبرانی عن سلم بن اسلم بن بحرة

۱۷۵۶۰۔۔۔ تم میں سے کسی کو بھی کیا مانع ہے کہ جب وہ دعا کی قبولیت دیکھ لے (مثلاً) مرض سے شفاء پالے یا سفر سے بخیر واپس آجائے تو

یہ کہے:

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمت کی بدولت نیک کام پورے ہوتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۵۶۱۔۔۔ ہم لوٹنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، الترمذی، النسائی،

مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن الربیع بن البراء بن عازب عن ابیہ

تیسری فصل..... سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۷۵۶۲۔۔۔ ہر گھنٹی (گانے باجے) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعيف الجامع ۱۹۸۰۔

- ۱۷۵۶۳ ... یہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو۔ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۶۴ ... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ مسند احمد، النسائی عن ام حبیبة
کلام: الا لحاظ ۷۷۹، ذخیرة الحفاظ ۶۱۰۴۔
- ۱۷۵۶۵ ... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔ ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۶۶ ... راستے پر رات گزارنے سے اجتناب کرو، اور ان پر نماز پڑھنے سے بھی احتیاط کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور ان پر قضاء حاجت کرنا تو لعنت کا سبب ہے۔ ابن ماجہ، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف ابن ماجہ، زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ابن ماجہ کے مفردات میں سے ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن ماجہ ۲۸۹۱۔
- ۱۷۵۶۷ ... گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۶۸ ... وہ قافلہ جس کے ساتھ (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو ملائکہ ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔
- الاکم فی الکنی، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۶۹ ... اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تمہا سفر وغیرہ میں کیا قباحت ہے جو مجھے معلوم ہے تو کوئی سواری کو اکیلا سفر نہ کرے۔
- مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۷۰ ... تمہارا یہ گناہیوں اور وادیوں میں پھیل کر بٹ جانا شیطان کا تم کو ذلیل کرنا ہے۔
- مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبة الخشنی
- ۱۷۵۷۱ ... ایک ایک شیطان ہے، دو دو شیطان ہیں اور تین افراد قافلہ ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۷۲ ... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا گھنٹی ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۷۳ ... رات کو عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۷۴ ... آپ علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کو گھر آئے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۱۷۵۷۵ ... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ مسدد، ابن قانع، البغوی، الباوردی، ابو نعیم عن حوط أو حویط بن عبد العزی وصحیح قال البغوی: مالہ غیرہ، قال ابن قانع: هو حوط اخر حویط بن عبد العزی
- ۱۷۵۷۶ ... ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ ایسے گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں گھنٹی (یا گانے باجے وغیرہ) ہوں۔
- ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۷۷ ... ان گھنٹیوں کو کانٹے کا حکم کرو۔ الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل عورت کے سفر میں

- ۱۷۵۷۸ ... عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا کوئی اور محرم ساتھ ہو اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن روزہ نہ رکھا جائے۔ مسند ابی، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- فائدہ: شرعی سفر جو اڑتالیس میل بنتا ہے اتنا سفر کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے تنہا حالت میں جائز نہیں۔ اور عید الاضحیٰ کے چار دن اور عید الفطر کے ایک دن یعنی مذکورہ پانچ دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۱۷۵۷۹..... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دنوں کا سفر کرنا جائز نہیں مگر محرم کے ساتھ۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۰..... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر حلال نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا بھائی ہو یا اور کوئی محرم ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۱..... جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور رات کا سفر تنہا کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۲..... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کا سفر بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۳..... کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا حلال نہیں ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۴..... عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۵..... کوئی عورت ایک برید سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس پر حرام ہو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... برید دو چوکیوں کے درمیانی فاصلے کو کہا جاتا تھا۔ کیونکہ برید کا معنی ڈاک ہے اور پہلے زمانے میں ڈاک کا نظام ایک چوکی سے دوسری چوکی تک علی الترتیب ہوتا تھا۔ ڈاک چوکی میں پہنچتی، وہ دوسری چوکی تک پہنچاتے دوسری چوکی والے تیسری چوکی تک پہنچاتے تھے۔ اور یہ فاصلہ تقریباً دو یا چار فرسخ کا ہوتا تھا اور ایک فرسخ تین میل ہاشمی ہوتا ہے یعنی تقریباً آٹھ کلومیٹر۔

۱۷۵۸۶..... کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی نامحرم اس کے پاس نہ آئے مگر اس حال میں کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۷..... عورت کا اپنے غلام کے ساتھ سفر کرنا ہلاکت خیز ہے، (ناجائز ہے)۔ مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۷۵۸۸..... کوئی عورت ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۹..... کوئی عورت دو دنوں کا سفر نہ کرے مگر شوہر کے ساتھ یا کسی محرم کے ساتھ۔ اور دو دن روزہ رکھنا جائز نہیں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج طلوع ہو اور عصر کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج غروب ہو اور کسی مسجد کے لیے کجاوہ نہ کسا جائے (یعنی دور کا سفر نہ کیا جائے) سوائے تین مساجد کے، مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۹۰..... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ آئے مگر جب عورت کے پاس کوئی محرم (یا اس کا شوہر) ہو۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۱..... کوئی عورت تین دنوں کا سفر بغیر شوہر یا بغیر محرم کے نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۲..... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور نہ کوئی آدمی عورت کے پاس جائے مگر جب جبکہ اس کے پاس اس کا کوئی محرم ہو اور جب

کوئی کسی عورت کے پاس جائے تو یہ جان لے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کتاب السفر قسم الافعال فصل سفر کی ترغیب میں

۱۷۵۹۳..... معمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سفر کرو صحت مند رہو گے۔ الجامع لعبدالرزاق کلام:..... روایت ضعیف ہے: الاحاظ ۳۳۶، ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

فصل آداب سفر میں الوداع کرنا

۱۷۵۹۴..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آدمی کو جب وہ سفر کو جاتا تو الوداع کرتے ہوئے یہ دعا دیا کرتے تھے:
زودك الله التقوى و غفر لك ذنبك و وجهك الى الخير حيث توجهت.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ کرے، تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی تو جائے۔ ابن النجار
۱۷۵۹۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا سفر کا ارادہ ہے، آپ مجھے کچھ نصیحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کب؟ عرض کیا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وہ آدمی اگلے دن حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا:

فی حفظ الله و كنفه و زودك الله التقوى و غفر ذنبك و وجهك للخير حيث توجهت و اينما كنت.
تو اللہ کی حفاظت اور اس کے سائے میں ہے، اللہ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخش دے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے
جہاں کہیں ہو۔ ابن النجار

۱۷۵۹۶..... ہشمل بن شحاک بن مزاحم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت فرماتے تو اس کو یہ دعا دیتے:

جعل الله زادك التقوى و لقاك الخير حيث كنت و رزقك حسن المآب.
اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تو جہاں ہو تجھے خیر عطا کرے اور تجھے اچھا ٹھکانہ نصیب کرے۔ ابو الحسن علی بن احمد المدینی فی اعمالہ

متفرق آداب کا بیان

۱۷۵۹۷..... زید بن وہب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی سفر پر ہوں تو ایک کو

امیر بنا لیں یہ وہ امیر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔ مسند البزار، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی الافراد، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم
۱۷۵۹۸..... زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر میں تین افراد ہو تو ایک کو اپنا امیر بنا لو۔ جب تم کسی اونٹوں یا بکریوں کے چرواہے کے پاس سے گزرو تو تین مرتبہ ان کو میزبانی کا کہو۔ اگر وہ تم کو (ہاں میں) جواب دیں تو ٹھیک ورنہ اترو اور دودھ نکالو اور پوچھو ان کو (چرنے کے لیے) چھوڑ دو۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی و صحیحہ

۱۷۵۹۹..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کا آدھا سر اور آدھی داڑھی سفید ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ آدمی بولا: میں بنی فلاں کے مقبرے کے پاس سے رات کے وقت گزرا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے دوسرے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ وہ جب بھی اس کو پالیتا ہے تو کوڑا مارتا ہے، جس کے اثر سے اس کے سر سے پاؤں تک آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ آدمی جب میرے قریب ہوا تو بولا: یا عبد اللہ اغثنی اے اللہ کے بندے میری مدد

کر۔ پڑنے والے نے کہا: اے اللہ کے بندے! اس کی مدد نہ کر۔ یہ بہت برا بندہ ہے اللہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اسی وجہ سے تمہارے نبی ﷺ نے ناپسند کیا ہے کہ کوئی آدمی تنہا سفر کرے۔ ہشام بن عمار فی مبعث النبی ﷺ

۱۷۶۰۰۔ حوریت بن ذباب سے مروی ہے کہ میں ایک مقام میں تھا کہ ایک آدمی قبر سے نکلا جس کا چہرہ اور سر آگ کے طوق میں بھڑک رہا تھا۔ وہ مجھے بولا: مجھے اپنے برتن سے پانی پلا پانی پلا۔ ایک دوسرا آدمی اس کے پیچھے آنکلا اور بولا: کافر کو پانی نہ پلا کافر کو پانی نہ پلا۔ آخر اس نے اس کو آلیا اور اس کے طوق کے سرے سے پکڑ کر کھینچا اور گر لیا۔ پھر اس کو کھینچتا ہوا لے گیا اور دونوں قبر میں داخل ہو گئے۔ حوریت کہتے ہیں: یہ (ہولناک منظر) دیکھ کر میری اونٹنی بھاگ اٹھی اور میرے قابو سے نکل گئی بھاگتے بھاگتے اس کی اندام نہانی بھی پسینے سے بھیک اٹھی اور اونٹنی بل کھا کر بیٹھ گئی۔ پھر میں نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اور پھر سوار ہو گیا حتیٰ کہ صبح مدینے میں آ کر کی۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوریت اللہ کی قسم! میں تجھے متہم نہیں کرتا (کہ تو جھوٹ بول رہا ہے) تو نے بہت بڑی خبر سنائی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے قبیلے کے بڑے بوڑھے لوگوں کو باایا جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ پھر حوریت کو بھی باایا اور فرمایا: حوریت نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے اور میں اس کو تہمت نہیں لگاتا، اے حوریت! وہ واقعہ ان کو سنا۔ ان لوگوں نے۔ واقعہ سن کر کہا: یا امیر المؤمنین! یہ آدمی بنی غنار کا تھا جو جاہلیت میں مر گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور اس واقعہ کی سچائی پر خوش ہوئے اور ان لوگوں کو فرمایا: مجھے اس کا حال بتاؤ۔ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ آدمی جاہلیت کے اچھے آدمیوں میں سے تھا لیکن مہمان کا کوئی حق نہ سمجھتا تھا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت

۱۷۶۰۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جمعہ آدمی کو سفر سے نہیں روکتا جب تک کہ اس کا وقت نہ آ جائے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

سفر سے واپسی کے آداب

۱۷۶۰۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے جب (مدینے کے قریب مقام) جرف تک پہنچے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! عورتوں کے پاس رات کو نہ جاؤ اور نہ ان کو دھوکے میں رکھو (کہ اچانک ان کے پاس پہنچ جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک سوار کو مدینہ بھیج دیا تاکہ وہ اعلان کر دے کہ لوگ صبح کو اپنے اپنے گھروں میں آئیں گے۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۳۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے سفر کرنے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۴۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم سفر میں کم از کم تین آدمی جمع ہو جاؤ۔ اگر ایک مر جائے تو دو اس کا انتظام کر لیں۔ ایک آدمی ایک شیطان ہے اور دو آدمی دو شیطان ہیں۔ النسائی، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۵۔ قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں اور وہ کہہ رہا ہے: اگر جمعہ نہ ہوتا تو میں سفر پر نکل جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو سفر پر نکل، کیونکہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۷۶۰۶۔ عبداللہ بن سر جس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے تو یہ دعا فرماتے: اللہم بلغنا بلاغ خیر و مغفرة۔ اے اللہ! ہم کو خیر اور مغفرت کے ساتھ (منزل تک) پہنچا۔ حلیۃ الاولیاء

۱۷۶۰۷۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالتے تو منادی کو حکم کر دیتے وہ اعلان کر دیتا کہ رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جانا۔ ایک مرتبہ دو آدمیوں نے جلدی کی اور اپنے گھر چلے گئے۔ دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی پایا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ جاؤ۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۶۰۸..... ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی سفر پر جاتا تھا تو یہ پڑھتا:

اللهم بلغ بلاغا يبلغ خيراً ومغفرة منك ورضواناً بيدك الخير انك على كل شيء قدير، اللهم انت
الصاحب في السفر وانت الخليفة في الامل هون علينا السفر واطولنا الارض، اللهم انا نعوذ بك من
وعناء السفر ومآبة المنقلب.

اے اللہ! خیر تک پہنچا، اپنی مغفرت اور رضاء عطا فرما۔ تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے، تو پیچھے گھروالوں میں خلیفہ ہے۔ ہم پر سفر کو آسان کر اور زمین کو ہمارے لیے پیٹ دے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ ابن جریر

۱۷۶۰۹..... ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیں خواہ ان کو جلدی ہو۔ السنن لسعد بن منصور

۱۷۶۱۰..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے سفر کے لیے نکلتے تو واپس لوٹنے تک دو رکعت نماز (نفل) ضرور ادا فرماتے۔ ابن جریر وصحیحہ

۱۷۶۱۱..... ابراہیم سے مروی ہے کہ کہا جاتا تھا جب تو سفر میں نماز پڑھے اور تجھے شکر ہو کہ سورج کا زوال ہو گیا ہے یا نہیں تو کوچ کرنے سے قبل نماز پڑھ لے۔ السنن لسعد بن منصور

۱۷۶۱۲..... مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے یہ کلمات نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کو تکلیف کرتا ہے، اس کی کفایت کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اللهم لا شيء الا انت ولا شيء الا ماشئت ولا حول ولا قوة الا بك لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا هو مولانا وعلى الله فليتوكل المؤمنون حسبي الله لا اله الا هو اللهم فاطر السموات والارض انت وليي في الدنيا والآخرة توفني مسلماً والحقني بالصالحين.

اے اللہ! کوئی چیز نہیں سوائے تیرے، کوئی چیز نہیں مگر جو تو چاہے، بدی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری بدولت ممکن ہے، ہم کو صرف وہی (مصیبت یا رحمت) پہنچتی ہے جو تو نے ہمارے لیے لکھ دی، وہ (اللہ) ہمارا آقا ہے، اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اے اللہ! مجھے مسلمان حالت میں فوت کر اور صالحین کے ساتھ مجھے شامل کر۔ ابن جریر

۱۷۶۱۳..... معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی (سفر سے واپسی کے بعد) عشاء کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔

المصنف لعبد الرزاق

توشہ سفر

۱۷۶۱۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔ آمین، سرمہ دانی، کٹھنھی، مدری۔ کھجانے کے لیے بال درست کرنے کے لیے باریک سینگ اور مسواک۔ ابن النجار
کلام:..... روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ المختار ۲۷۹۳، المتناہیۃ ۱۱۲۶۔

۱۷۶۱۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو پہلے وضو کرتے اور اچھی طرح کامل وضو کرتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر قبلہ رو ہو کر وہیں بیٹھے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي خلقني ولم يك شيئا رب اعني احوال الدهر وبوائق الدهر وكربات الآخرة

ومصیبات اللیالی والایام رب فی سفری فاحفظنی فی اہلی فاحفظنی و فیما رزقتنی فبارک فی ذلك۔
 تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کچھ نہیں تھا، اے پروردگار! میری مدد فرما زمانے کی ہولناکیوں پر اور زمانے کی مصیبتوں پر اور آخرت کے عذابوں پر۔ راتوں اور دنوں کی تکالیف پر میرے اس سفر میں اے پروردگار! پس میرے گھر والوں کی حفاظت فرما اور ان میں میرا خلیفہ بن اور تو جو رزق مجھے نصیب کرے اس میں مجھے برکت عطا کر۔ الدبلیمی
 ۱۷۶۱۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الہل، اللہم اصحب لنا بنصح و اقبلنا بذمة، اللہم ازولنا الارض و ہون علينا السفر، اللہم انی اعوذ بک من و عشاء السفر و کتابة المنقلب و سوء المنظر فی الہل و المال اللہم اطولنا الارض و ہون علينا السفر۔

اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے، میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! خیر خواہی کے ساتھ ہمارا ساتھی بن، ہماری ذمہ داری قبول کر، اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہم پر آسان کر دے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور اہل و مال میں برے منظر سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر کو ہم پر آسان کر دے۔ ابن جریر

۱۷۶۱۷..... ابورائطہ عبداللہ بن کراۃ المذحجی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ علیہ السلام نے ایک مسافر قوم کو ارشاد فرمایا:
 کوئی فال تو پھرنے والا جانو تمہارے ساتھ نہ ہونا چاہیے، نہ تم میں سے کوئی کسی گمشدہ شے کا ضامن بنے، نہ کوئی سائل کو واپس کرے اگر تم کو نفع و سلامتی مقصود ہے۔ اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو کوئی جادو گر یا جادو گر نی سفر میں تمہاری ساتھی نہ بنے، نہ کاہن اور کاہنہ (آئندہ کا حال بتانے والے)، نہ کوئی نجومی اور نجومیہ اور نہ شاعر اور شاعرہ۔ اور ہر عذاب جو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے کسی کو دینا چاہتا ہے تو پہلے اس کو آسان دینا پر بھیجتا ہے۔ پس میں تم کو شام کے وقت اللہ کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔ اللولابی فی الکنی، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر
 کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام

۱۷۶۱۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اپنے سفر میں اللہ کا ذکر کرتے رہو ہر پتھر اور درخت و جھاڑی کے پاس۔ شاید

قیامت کے دن وہ تمہاری گواہی دینے آجائے۔ ابن شاہین فی الترغیب فی الذکر

۱۷۶۱۹..... ابو ثعلبہ اشجی سے مروی ہے کہ لوگ جب سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کہیں اترتے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں پھیل جاتے۔ نبی

اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا: تمہارا وادیوں اور گھاٹیوں میں (ادھر ادھر) پھیل جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ جب بھی

کسی پڑاؤ پر اترتے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے کہ اگر ایک کپڑا ان پر ڈالا جاتا تو سب کو چھاجاتا تھا۔ ابن عساکر، ۱۷۵۷۰

۱۷۶۲۰..... عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم روایت کرتے ہیں کہ بنی الحارث بن خزرج کے ایک بوڑھے محمد بن مسلم بن بجرہ کے دل میں

خیال ہوا کہ مدینے جا کر بازار سے اپنی ضرورت کا سامان لایا جائے۔ چنانچہ وہ مدینہ گیا اور بازار سے اپنا سامان لیا اور پھر گھر آ گیا۔ جب اس نے

چادر اتاری تو اس کو یاد آیا کہ اس نے مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھی اور یونہی واپس آ گیا ہے۔ بولا: اللہ کی قسم! میں نے مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو

رکعتیں نفل بھی نہیں پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم میں سے جو اس (مدینے کی) بستی میں اترے وہ واپس اپنے گھر نہ جائے جب تک

اس مسجد میں دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔

چنانچہ اس نے دوبارہ چادر اٹھائی اور مدینہ گیا اور مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں پڑھ کر پھر واپس اپنے گھر آ گیا۔

۱۷۶۲۱... حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے، جب آلیتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے پھر وہیں بیٹھ جاتے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۲... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو تو یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ بِلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا مَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِبَيْدِكَ الْخَيْرِ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْقَلِبِ، اللَّهُمَّ اطْوِلْنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

اے اللہ! مجھے خیر تک پہنچا ایسی خیر تک جس سے تیری مغفرت اور تیری رضا حاصل ہو، بے شک تمام چیزیں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے۔ اہل و عیال میں خلیفہ (دیکھ بھال کرنے والا) ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کر دے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۳... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر بیٹھ جاتے سفر پر نکلتے ہوئے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مَقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَىٰ وَالْعَمَلَ بِمَا تَحِبُّ وَتَرْضَىٰ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِعْنَا بَعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْقَلِبِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس (سواری) کو مسخر کیا اور ہم اس کو تابع کرنے کی سکت نہیں رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے محبوب ہو، جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر سفر کو آسان کر اور ہم سے دوری کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل میں خلیفہ ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور گھر اور مال میں برے منظر سے۔

اور پھر جب سفر سے واپسی ہوتی تو یہی دعا پڑھتے اور یہ اضافہ فرمادیتے:

أَنْبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ ابن جریر

۱۷۶۲۴... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ پر جاتے یا سفر پر جاتے اور آپ کو رات ہو جاتی تو یہ کہتے:

يَا أَرْضُ رَبِّي، وَرَبِّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرْكَ وَشُرْمَا فَيْكُ وَشُرْمَا خَلْقِ فَيْكُ وَشُرْمَا يَدِ بَعْدِ عَيْكَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرْكَ كَلِّ اسْدَ وَاسْوَدَ وَحِيَّةٍ وَعَقْرَبٍ وَمَنْ سَاكِنِ الْبِلْدُو مِنْ شُرِّ وَالِدِ وَمَا وَلَدِ.

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے ہیں اس کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر درندے اور شیر سے، بچھو اور سانپ سے۔ اس جگہ کے رہنے والوں سے اور والد اور اولاد کے شر سے۔ ابن النجار

۱۷۶۲۵... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو بھی (سفر سے واپسی کے بعد) رات کو گھر آنے سے منع فرمایا۔

ابن عساکر

۱۷۶۲۶... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الضَّعِيفَةِ فِي السَّفَرِ وَالْكَآبَةِ فِي الْمَنْقَلِبِ، اللَّهُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل و عیال میں میرا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں تباہی سے اور واپسی

میں رنج و غم سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو سمیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کر دے۔
پھر حضور ﷺ جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

آلہون تائبون لربنا حامدون.

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: توبوا لربنا أوماً لایغادر حوباً. ہم اپنے رب سے سفر سے واپسی پر ایسی توبہ کرتے ہیں جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔

اور جس دن مدینہ داخل ہونے کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے: توبوا الی ربنا توباً لایغادر علیہ منا حوباً. ہم اپنے رب سے توبہ کرتے ہیں ایسی توبہ جو ہم پر کسی گناہ کو نہ چھوڑے۔ ابن جریر

سفر کی ایک اہم دعا

۱۷۶۲۷۔۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللہم انت صاحب فی السفر والخلیفة فی الاہل، اللہم انی اعوذ بک من الفتنة فی السفر والکآبة فی المنقلب، اللہم اقبض لنا الارض وھون علینا السفر.

اور جب واپسی کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون.

اور جب اپنے گھر والوں کے پاس آتے تو یہ پڑھتے:

توبوا توباً لربنا اوباً لایغادر علینا حوباً. ابن ابی شیبہ

۱۷۶۲۸۔۔۔ عبداللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللہم انت صاحب فی السفر والخلیفة فی الاہل. اللہم انی اعوذ بک من وعشاء السفر وکآبة المنقلب والحوار بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الاہل والمال.

اے اللہ تو میرا ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور رنج و غم کی واپسی سے۔ معاملے کے سلجھنے کے بعد الجھنے سے۔ مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال میں برے منظر سے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۹۔۔۔ ابو بکر محمد بن الحسن بن کوثر، اسماعیل بن اسحاق، مسدد، عبدالوارث، حسین المعلم عبداللہ بن بریدہ، حویطب بن عبدالعزیٰ کہتے ہیں کہ مصر سے ایک قافلہ آیا جس میں گھنٹیاں (ننگریں) تھیں آپ ﷺ نے ان گھنٹیوں کو کانٹے کا حکم دیا اسی وجہ سے گھنٹیاں مکروہ قرار دی گئیں نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مائتکہ اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ ابو نعیم

۱۷۶۳۰۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم کسی بالائی جگہ چڑھتے تو اللہ اکبر کہا کرتے اور جب کسی نشیبی جگہ اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابن عساکر

۱۷۶۳۱۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم مدینے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! مسجد میں داخل ہو اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۲۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غزوہ سے واپس ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

آلہون ان شاء اللہ لربنا حامدون. ابن ابی عاصم، الکامل لابن عدی، المحاملی فی الدعاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷۵

۱۷۶۳۳..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر دو رکعات نفل نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۴..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون. ابو داؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور
۱۷۶۳۵..... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم بلغ بلاغاً يبلغ خيراً مغفرة منك ورضواناً بيدك الخير انك على كل شىء قدير، اللهم انت
الصاحب في السفر، والخليفة في الاهل، اللهم هون علينا السفر واطولنا الارض، اللهم انى اعوذ بك
من وعناء السفر وكتابة المنقلب. ابن جرير، الديلمی

۱۷۶۳۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی سفر کا ارادہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل یہ کلمات ضرور پڑھے:

اللهم لك انتشرت واليك توجهت وبك اعتصمت، اللهم انت تقتي وانت رجائي، اللهم اكفني ما اهمني
وما لا اهتم له وما انت اعلم به اللهم زدني التقوى واغفر لي ذنبي ووجهني للخير اينما توجهت.

اے اللہ! میں تیرے لیے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری رسی کو تھاما، اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ اے
اللہ! میرے اہم وغیر اہم کام میں اور اس کام میں جس کا تجھی کو علم ہے میری کفایت فرما۔ اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا کر، میرے
گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف راغب کر جہاں کہیں میں منہ کروں۔

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر سفر پر نکل جاتے تھے۔ ابن جریر

کلام:..... الاحاظ ۷۰۔

رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت

۱۷۶۳۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ داخل ہوتے وقت مدینے کی دیواریں دیکھتے ہی جس سواری پر سوار
ہوتے اس کو ایڑا لگا دیتے اور اونٹ کو تیز دوڑا دیتے مدینہ کی خوشی میں۔ ابن النجار

۱۷۶۳۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں سفر پر جانا چاہتا ہوں اور
میں نے اپنی وصیت لکھ لی ہے، اب میں وہ وصیت کس کے حوالے کروں اپنے والد کے، اپنے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے کپڑے باندھ لیتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس اس سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر
جاتا کہ اپنے گھر میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل هو اللہ احد پڑھے پھر یہ دعا کرے:

اللهم انى اتقرب بهن اليك فاجعلن خليفتي فى اهلى ومالى.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔ پس ان کو میرے اہل اور میرے مال میں میرا خلیفہ بنا۔

پس یہ رکعات اس کے لیے اس کے اہل، مال، گھر اور اس پاس کے گھروں میں خلیفہ بنا دیتا ہے جب تک کہ وہ واپس آئے۔ الديلمی

۱۷۶۳۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب۔ واپسی میں مقام بیدا، یا حرد پر پہنچے تو آپ نے یہ کلمات پڑھے:

آبون تائبون عابدون ان شاء الله لربنا حامدون. ابن ابی شیبہ

۱۷۶۴۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ

کرتے خواہ نصف النہار ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو کجاوے خالی ہونے تک مسلسل تسبیح کرتے رہتے تھے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۷۶۳۲..... حفص بن عبداللہ بن انس سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے سفر پر تھے جب سورج کا زوال ہوتا اور آپ کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ پھر جب کوچ کرتے اور عصر کا وقت ہو جاتا تو اگر زوال شمس سے قبل چل رہے ہوتے پھر نماز کا وقت ہو جاتا تو ہم کہتے الصلاة! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو حتیٰ کہ جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت ہو جاتا تو دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ چاشت کے وقت سے چلتے رہتے اور دن ڈھل جاتا تو ایسا کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ۔

۱۷۶۳۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: محاق (مہینے کی آخری تین راتوں) میں سفر نہ کرو۔ اور نہ اس وقت سفر کرو جب قمر عقرب میں نزول کرتا ہے۔ ابو الحسن بن محمد بن جیش الدینوری فی حدیثہ

۱۷۶۳۴..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو غروب شمس کے بعد چل پڑتے جب تاریکی چھانے لگتی تو اتر کر نماز مغرب ادا فرماتے پھر عشاء کا کھانا منگواتے اور تناول کرتے پھر عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر کوچ کر لیتے اور فرماتے یونہی رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۶۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللہم بک اصول و بک احوال و بک اسیر۔

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں، تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ چلتا ہوں۔ مسند احمد، ابن جریر و صحیحہ

۱۷۶۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

الاولیٰ للطبرانی

سفر میں نمازوں کا اہتمام

۱۷۶۳۷..... عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہو گیا اور تاریکی چھا گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ ڈال دیا پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر فوراً عشاء کی نماز ادا کی پھر فرمایا: میں نے اس طرح رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۷۶۳۸..... ابوسلمہ بن عبدالرحمن، عبداللہ بن رواحہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن رواحہ فرماتے ہیں میں غزوے میں تھا میں نے جلدی کی اور اپنے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور میں ایک سفید چیز کے پاس کھڑا ہوں میں نے اپنی تلوار سونت لی تلوار کو حرکت دی تو میری عورت بیدار ہو گئی اور بولی ٹھہرو! ٹھہرو! فلاں عورت میرے پاس ہے جو مجھے کنگھی کر رہی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ کہتے ہیں کہ میں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خبر دی تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا کہ کوئی آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ مستدرک الحاکم

۱۷۶۳۹..... جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبیر! کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے ساتھیوں میں سب سے افضل ہو اور سب سے زیادہ تیرا توشہ ہو؟ تو یہ پانچ سورتیں اول و آخر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ پڑھ لیا کر سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔

جبیر کہتے ہیں: میں بہت مال والا نہ تھا لیکن میں ان سورتوں کو پڑھتا رہا اپنے سفر میں بھی اور اقامت میں بھی۔ حتیٰ کہ کوئی صحابی میرے مثل نہ رہا۔

ابوالشیخ، ابن حبان فی النوات

کلام:..... روایت کی سند میں حکیم بن عبداللہ بن سعد اُلملی ہے جو متہم ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام احادیث موضوع ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ائمہ نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ میزان الاعتدال ۵۷۲/۶

کتاب السحر والعین والکھانہ

جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول..... جادو میں

۱۷۶۵۰..... جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جو کسی چیز کے ساتھ متعلق ہو (جادو وغیرہ کے ساتھ) تو اس کو اسی کے سپرد کر دیا گیا۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف النسائی ۲۷۶- ضعیف الجامع ۵۷۰۲- المیزان ۳۷۸/۲

۱۷۶۵۱..... اے عائشہ! کیا تیرا خیال ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ (ہاں) میرے پاس دو فرشتے آئے تھے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ سروالے نے پاؤں والے کو یا پاؤں والے نے سروالے کو کہا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو ہو گیا ہے۔ پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ بولا لبید بن العاصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں؟ بولا: کنگھی میں، بالوں میں اور کھجور کے گانھے کے گچھے میں۔ پوچھا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ بولا: براروان میں (یعنی اروان کے کنویں میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کو لے کر اس کنویں کے پاس گئے۔ پھر واپس آئے تو فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی مہندی کے دھوون جیسا تھا اور اس (کے آس پاس) کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۵۲..... اللہ لعنت کرے زہرہ پر، اس نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو فتنہ میں مبتلا کیا۔ ابن راہویہ، ابن مردویہ عن علی
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۶۸۵، الضعیفۃ ۹۱۳۔

الاکمال

۱۷۶۵۳..... جس نے جادو کی کوئی چیز سیکھی تھوڑی یا زیادہ اس کی آخری عمر اللہ کے ہاتھ میں ہے (اور خطروں کی زد میں ہے)۔

المصنف لعبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلًا، الکامل لابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۴..... اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام ایک رات کو نکلے اور فرمایا: اللہ سے کوئی سوال نہ کرے گا (اس وقت) مگر اس کی دعا قبول ہوگی سوائے جادو گر یا عشار (عشروصول کرنے والے کے)۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۵..... جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ قرعہ اندازی کی، یا بدفالی لی جس نے اس کو سفر سے لوٹا دیا تو قیامت کے دن وہ جنت کے بلند درجات نہ دیکھ پائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... بدفالی لی جیسا کہ بلی کے راستے کاٹنے پر سفر چھوڑ دیا یہ سب ناجائز باتیں ہیں۔

دوسری فصل..... نظر لگنا

- ۱۷۶۵۶..... نظر لگنا حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عامر بن ربیعۃ
 ۱۷۶۵۷..... نظر لگنا حق ہے جو حلق (تقدیر کے منکر قدری) کو اپنی رائے سے ہٹا دے گی۔
- مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۶۵۸..... نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کر جاتی۔ اور جب کوئی تم سے منہ ہاتھ دھلوائے (تا کہ جس پر تمہاری
 نظر لگی ہے وہ پانی اس پر چھڑک دیا جائے) تو تم دھو دو۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۶۵۹..... بد نظری حق ہے، جس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور ابن آدم کا حسد کام کرتا ہے۔ الکجی فی سننہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۹۰۲۔
- ۱۷۶۶۰..... نظر آدمی پر قبر میں بھی لگ جاتی ہے اور ہانڈی میں گوشت پر بھی لگ جاتی ہے۔
- الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۱۷۶۶۱..... نظر سے اللہ کی پناہ مانگو، بے شک نظر لگنا حق ہے۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند کاروی ابو واقد جس کا نام صالح بن محمد بن زائدہ لیشی ہے ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمۃ
 اللہ علیہ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے۔ میزان الاعتدال ۲۹۹۲۔ ابن ماجہ رقم ۳۵۰۸۔
- ۱۷۶۶۲..... اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے بعد اکثر اموات جو واقع ہوتی ہیں وہ نظر لگنے سے ہوتی ہیں۔ الطیب السی، التاریخ للبخاری، الحکیم،
 الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السجزی فی الابانۃ عن عبداللہ بن ابی اوفی، الزہد للامام احمد عن سلمان موقوفا
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء ۴۹۶۔
- ۱۷۶۶۳..... نظر لگنا آدمی کو تڑپا دیتا ہے اللہ کے حکم سے، حتیٰ کہ حلق (سر منڈانے والے تقدیر کے منکر) پر بھی نظر پڑھ جاتی ہے اور اس کو گرا دیتی ہے۔
 مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۶۶۴..... اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جاتی تو نظر سبقت کر جاتی۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن اسماء بنت عمیس
 ۱۷۶۶۵..... اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرئی تو نظر سبقت کرتی جب تم سے اعضاء دھونے کو کہا جائے تو دھو دو۔
- الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۶۶۶..... میری امت کے لیے جو قبریں کھودی جاتی ہیں آدمی نظر کی وجہ سے کھودی جاتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت عمیس
 کلام:..... روایت ضعیف ہے التمییز ۲۹، الشذرة ۱۳۰، ضعیف الجامع ۵۹۵۔
- ۱۷۶۶۷..... کس بناء پر کوئی آدمی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ جب وہ اپنے بھائی کی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔
 النسائی، ابن ماجہ عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف
 ۱۷۶۶۸..... جب تم میں سے کوئی اپنی جان، اپنے مال، یا اپنے بھائی کی کوئی خوش کن شے دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ بے شک
 نظر لگنا حق ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عامر بن ربیعۃ
 ۱۷۶۶۹..... کتاب اللہ میں آئینہ آیات نظر (کے علاج) کے لیے ہیں سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی۔ مسند الفردوس عن عمران بن حصین
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۰۱۵۔
- ۱۷۶۷۰..... جب کوئی خوش کن شے دیکھے تو ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہو دے تب نظر اس کو کوئی نقصان نہ دے سکے گی۔
 ابن السنی عن اس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت (نجومی پن)

۱۷۶۷۱ ہرگز جنت کے عالی درجات میں داخل نہ ہوگا جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ حصے تقسیم کیے (مشرکین عرب کے دستور کے مطابق) یا وہ اپنے سفر سے بدقالی کی وجہ سے واپس لوٹا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۲ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہے تو ملائکہ پروردگار کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے پر مارتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں پڑ رہی ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا: اور وہ عالی ذات بڑائی والی ہے۔ پس چوری چھپے سننے والے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر اس بات کو سنتے ہیں۔ بعض اوقات شہاب (ٹوٹنے والے تارا) چور کو اس سے پہلے آلیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو بات بتائے اور اس کو جلا ڈالتا ہے۔ اور بعض اوقات شہاب اس کو نہیں پاسکتا اور وہ (شیطان جن) اپنے سے نیچے والے کو بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو حتیٰ کہ وہ زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر وہ بات جادوگر کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ سوجھوٹ ملا کر بولتا ہے اور لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں: کیا اس نے ہم کو فلاں فلاں دن یہ یہ بات نہیں بتائی جو ہم نے حق سچ دیکھی۔ اس بات کے متعلق کہتے ہیں جو آسمان سے سنی گئی تھی۔

البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، البخاری ۶/۱۵۲

کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں

۱۷۶۷۳ ملائکہ عنان میں اترتے ہیں، عنان بادل ہے۔ پھر وہ آسمان میں اترنے والے فیصلے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شیاطین بات کو سن لیتے ہیں اور کاہنوں کو بتا دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سوجھوٹ ملا کر بول دیتے ہیں۔ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۷۴ یہ ستارے (جو ٹوٹتے ہیں) کسی کی موت یا زندگی پر نہیں مارے جاتے بلکہ ہمارا پروردگار تبارک و تعالیٰ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر دیتا ہے تو حاملین عرش اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر ان کے قریب آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دنیا کے آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر حاملین عرش کے قریب آسمان والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ بتاتے ہیں کہ اللہ نے کیا فرمایا۔ اس طرح آسمان والے ایک دوسرے سے وہ خبر پوچھتے ہیں حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر جنات بات کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں، پس جو خبر اس طرح آتی ہے وہ حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا لیتے ہیں اور اضافے کر لیتے ہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، مسلم، الترمذی عنہ عن رجل من الانصار

۱۷۶۷۵ جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی یا کسی حائضہ عورت کے ساتھ مجامعت کی یا عورت کے ساتھ پانچھانے میں جماع کیا وہ بری ہو گیا ان تعلیمات سے جو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۶ جو کسی کاہن کے پاس آیا، اور اس سے کسی چیز کا سوال کیا پس چالیس راتوں تک اس کی توجہ کا دروازہ بند ہو گیا اور اگر اس کی بات کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے کفر کر دیا۔ الکبیر للطبرانی عن وائلۃ

۱۷۶۷۷ کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۸ جو کسی عراف (نجومی) یا کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی اس نے مجھ پر نازل

شدہ کا کفر کر دیا۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۹ جو کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے کوئی سوال کیا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔

مسند احمد، مسلم عن بعض امہات المؤمنین

کتاب السحر والعین والکہانت قسم الافعال..... جادوگر کو قتل کرنا

۱۷۶۸۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کر دو۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۱..... نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کر دیا اور اس بات کا اقرار بھی کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن بن زید کو اس کے قتل کا حکم دیا۔ عبدالرحمن نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت کے خلیفہ) نے اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا آپ ام المؤمنین کی بات کو ناپسند کرتے ہیں ایسی عورت کے لیے جس نے جادو کیا اور اس کا اقرار بھی کیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

المصنف لعبدالرزاق ورستہ فی الایمان، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۲..... ابن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کو سینے میں مارا مارا پتھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبدالرزاق

نظر لگنا

۱۷۶۸۳..... ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف کے پاس سے گزرے سہل غسل کر رہے تھے۔ عامر نے کہا: میں نے آج جیسا منظر نہیں دیکھا اور نہ ایسی چھپی ہوئی جلد دیکھی۔ پس تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ سہل پچھاڑ کھا کر گر گئے۔ ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور آپ کو کہا گیا کہ سہل کو مرگی ہو گئی ہے۔ پوچھا: تم پر کس پر تہمت لگاتے ہو؟ (کسی نے نظر لگائی ہے؟) لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھتا ہے تو اس کو برکت کی دعا کیوں نہیں دیتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے عامر کو حکم دیا اور اس نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک اور شرم گاہ دھوئی پھر اس پانی کو سہل پر چھڑک دیا گیا (جس سے نظر اتر گئی)۔ النسائی، ابونعیم

کہانت

۱۷۶۸۳..... حضرت..... رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو کسی کا بن (غیب کی باتیں بتانے والا) یا عرف (نجومی) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ رستہ کلام:..... المعملہ ۳۳۱

الصلی اللہ علیہ وسلم ختم شد

مترجم محمد اصغر غفر اللہ له ولوالدیہ ولذریئہ



خداوندی تعلیم و ہدایت کا جو سرمایہ قائم النہین حضرت محمد ﷺ کے ذریعے دنیا کو ملا اس کے دو حصے ہیں، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے وہ ارشادات اور تمام قولی و عملی ہدایات و تعلیمات جو آپ نے بحیثیت نبی و رسول اللہ تعالیٰ کی کتاب کے معلم و شارح ہونے کی بحیثیت سے اُمت کو دی ہیں۔ دنیا کی ہمیشہ کے لیے رہنمائی کے لیے رسول اللہ ﷺ نے یہ دو حصے چھوڑے ہیں جن کی ظاہری و باطنی حفاظت کے انتظامات اللہ تعالیٰ نے فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ کی عملی زندگی محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء و محدثین نے مختلف مجموعے تیار کیے ہیں۔ کنز العمال کا شمار بھی انہی مجموعوں میں ہوتا ہے جو علامہ علاء الدین علی المصطفیٰ کی تالیف ہے۔ آپ نے اُمت مسلمہ کی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے اور ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے مذکورہ مجموعہ تیار کیا، ہر دور میں اس کی افادیت مسلم رہی اُمت نے اس سے بھرپور استفادہ کیا، واعظین، خطباء، علماء، مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا۔ بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔

ذخیرۃ احادیث کے اس عظیم مجموعہ سے براہِ راست استفادہ عربی میں ہونے کی وجہ سے علماء تک محدود تھا۔ کتاب کی افادیت اور عصر حاضر کے خاص علمی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کے مشورہ سے کتاب ہذا کا اپنے انتظامات سے اردو ترجمہ مختلف جید علماء سے کروایا گیا۔ جس کی پہلی حدیث کا ترجمہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ نے فرمایا تھا۔ جو بعینہ شامل ہے۔

پہلی فصل

ایمان کی حقیقت کے بارے میں

۱ " ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اہل اس کے فرشتوں پر، اور اس کے کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لادو، نیز جنبت، جہنم اور نارا لادو، اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے کا طابہ سیرا لادو، اور اچھی بڑی تقدیر سیرا لادو "

الحمد للہ اردو ترجمہ کا یہ کام تقریباً نو سال کی محنت کے بعد مکمل ہوا۔ آسان، عام فہم و سلیس ترجمہ اس انداز سے کیا گیا کہ مفہوم باسانی سمجھ میں آجائے۔ نیز روایۃ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا ہے اس سے اردو نسخہ کی افادیت میں اضافہ ہو گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جلدیہ الرشید کراچی نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی و بالاسیعیاب موازنہ کیا اور عنوانات کا اضافہ بھی فرمایا، جاہجا تصحیحات کے مزید نافع بنادیا۔ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی تعلیمات و ہدایات پر بے مثال کتاب اور ہر زمانے کے طالبانِ ہدایت کے لیے مشعلِ راہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی آخر الزمان ﷺ کی اتباع اور آخرت میں شفاعت نصیب فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کا محض فضل و کرم ہے کہ ذخیرۃ احادیث کی ۱۶ جلدوں پر مشتمل کتاب کا اردو ترجمہ علماء کرام کی جماعت کے ذریعہ کرا کے اردو داں مسلمانوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں جہانوں کے لیے قبول فرمائیں۔ آمین

E-mail: ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk

کنز العمال



DIU-03815